Scanned & PDF Copy by
RFI

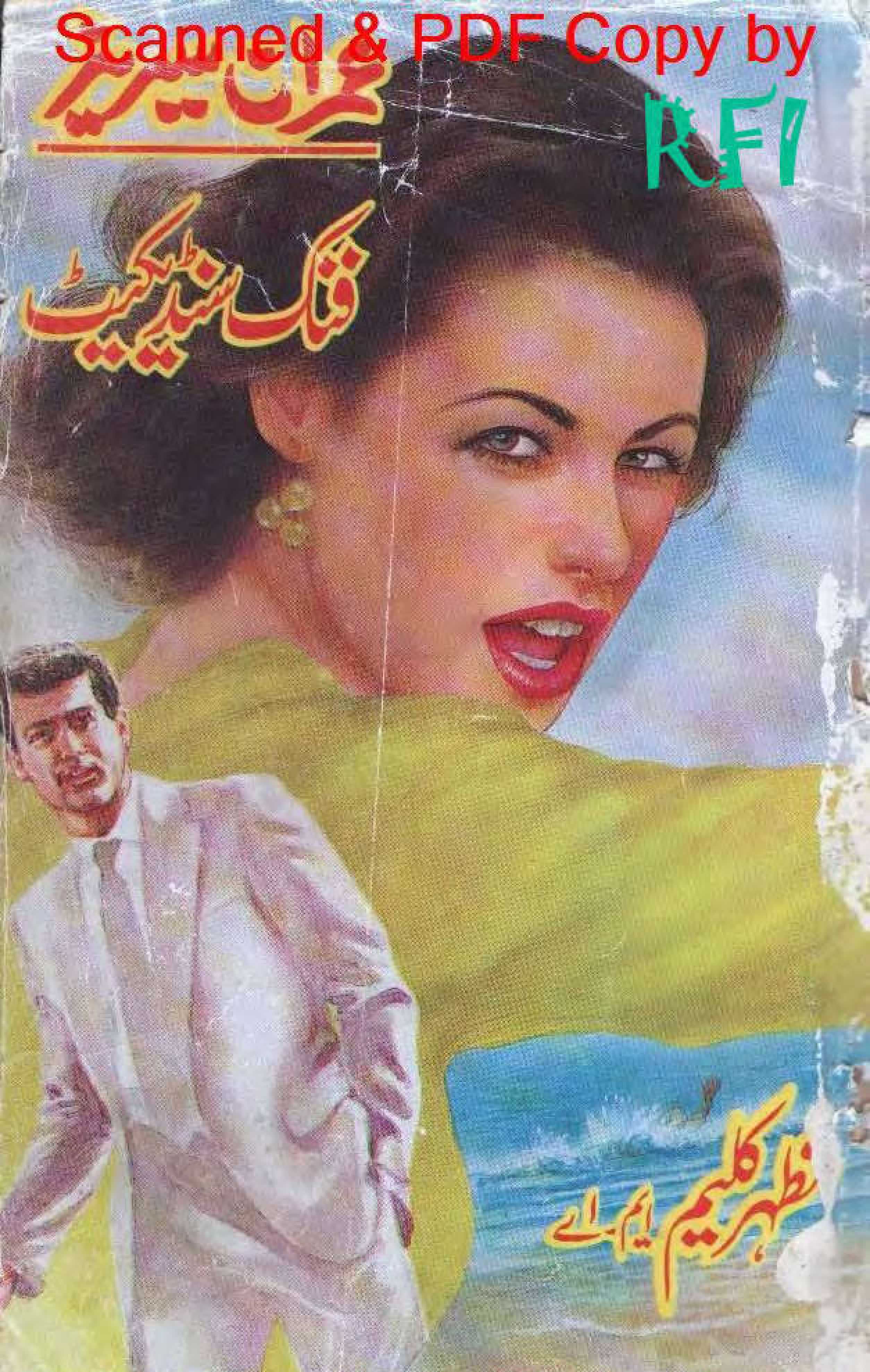

Scanned & PDF Copy by

RFI

ہوٹل پیراڈائز کی بارہ منزلہ شاندار عمارت اس وقت رنگ برنگی روشنیوں سے دلہن کی طرح سجی ہوئی نظر آرہی تھی۔ ہوٹل پیراڈائز دارالحکومت کا سب سے بڑا اور مشہور ہوٹل تھا۔ ویسے تو یہ ہوٹل پاکیشیا کی اعلیٰ سوسائٹی میں عام حالات میں بے حد مقبول تھا لیکن جب کبھی اس میں کوئی فنکشن ہوتا تو پھر تو دارالحکومت کی اعلیٰ سوسائٹی کی اس فنکشن میں شرکت کریز کی صورت اختیار کر جاتی تھی اور انتہائی بھارتی مالیت کی ٹکٹیں ہفتوں پہلے ہاٹ کیک کی طرح بک جاتی تھیں۔ ہوٹل پیراڈائز میں سالانہ فنکشن منائے جانے کی روایت بھی موجود تھی۔ یہ سالانہ فنکشن انتہائی شاندار انداز میں منایا جاتا تھا اور اس روز ہوٹل پیراڈائز کو دلہن کی طرح سجایا جاتا تھا۔ سالانہ فنکشن میں ہر سال دوسرے مختلف فنکشن کے ساتھ ساتھ مس پیراڈائز کا انتخاب بالکل مس ورلڈ کے مقابلہ حسن کے انداز میں کرایا جاتا۔ یہی

For Sharing Purpose Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

وجہ تھی کہ اعلیٰ سوسائٹی کے لوگ اور خاص طور پر نوجوان طبقہ اس سالانہ فنکشن کا انتظار پورا سال ایک ایک دن گن گن کر کرتے رہتے تھے آج بھی ہوٹل پیراڈائز کا سالانہ فنکشن تھا اور آج کے فنکشن کی خاص بات بھی مس پیراڈائز کا انتخاب تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ پوری دنیا کے معروف پاپ سنگرز کے درمیان ایک انوکھا مقابلہ بھی تھا جس میں پاکیشیا کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے معروف و مشہور پاپ سنگرز گروپ حصہ لے رہے تھے۔ یہ مقابلہ جیتنے والوں کے لئے انتہائی بھاری مالیت کے انعامات کا اعلان کیا گیا تھا اور انعامات کے ساتھ ساتھ ظاہر ہے مقابلہ جیتنے والے گروپ کو پوری دنیا میں پبلسٹی مل جانی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ پاپ سنگرز کے انتہائی معروف و مشہور گروپ اس مقابلے میں حصہ لے رہے تھے۔ پاپ سنگرز کے ہر گروپ کو اپنے فن کے مظاہرے کے لئے باقاعدہ مخصوص وقت دیا گیا تھا اور جس قدر گروپ اس مقابلے میں حصہ لے رہے تھے اس سے مقابلہ پوری رات جاری رہنے کی توقع تھی۔ سالانہ فنکشن کے روز شرکت کرنے والوں کو سوائے انتہائی بھاری مالیت کے ٹکٹ لینے کے اور کوئی اخراجات نہ کرنے پڑتے تھے۔ ڈنر سے لے کر صبح تک ہر قسم کے مشروبات اور دیگر لوازمات ہوٹل انتظامیہ کی طرف سے مفت سپلائی کئے جاتے تھے۔ جس میں انتہائی قیمتی شراب بھی شامل تھی۔ لیکن پاکیشیا میں چونکہ شراب پر پابندی تھی اس لئے شراب صرف غیر ملکی افراد کو ہی سپلائی کی جاتی تھی یہ اور بات ہے کہ فنکشن کے دوران اس بات کا لحاظ کم ہی رکھا جاتا تھا کہ کون غیر ملکی ہے اور کون مقامی۔ اخبارات میں کئے گئے اعلانات کے مطابق مس پیراڈائز کا انتخاب ڈنر سے پہلے کیا جانا تھا اور پھر ڈنر کے بعد پاپ سنگرز گروپوں کے درمیان مقابلہ تھا اور اس مقابلے کے منصفین کا بھی اعلان کیا جا چکا تھا۔ اس میں دنیا کے وہ معروف ترین لوگ شامل تھے جو پاپ سنگنگ کی روح سے اچھی طرح واقف تھے اور جن کی دیانت کی پوری دنیا معترف تھی اس فنکشن کا اعلان آج سے دو ماہ پہلے کر دیا گیا تھا اور پھر دو ماہ تک اس کی اس طرح بھرپور پبلسٹی کی گئی تھی کہ پورا شہر اس پبلسٹی کی لپیٹ میں آ گیا تھا کیونکہ اس بار ہوٹل انتظامیہ نے اس فنکشن کو ٹیلی ویژن پر براہ راست پیش کرنے کا بھی اعلان کیا تھا اور یہ بتایا گیا تھا کہ اس فنکشن کو نہ صرف مقامی ٹیلی ویژن پر بلکہ مصنوعی سیاروں کے ذریعے دنیا بھر کے ٹی وی چینلز پر بھی پیش کیا جائے گا۔ یہی وجہ تھی کہ دارالحکومت کے لوگوں نے سر شام ہی اپنا کاروبار بند کر کے ٹیلی ویژنوں کے سامنے ڈیرے جما لئے تھے حتیٰ کہ چھوٹے ہوٹل تو کیا بڑے بڑے ہوٹلوں نے بھی اپنے ان گاہکوں کو جو اس فنکشن میں براہ راست شرکت نہ کر سکتے تھے اسے ٹیلی ویژن پر دکھانے کے انتظامات کئے تھے یہی وجہ تھی کہ آج پاکیشیا کے تمام چھوٹے بڑے ہوٹل بھی گاہکوں سے پر نظر آ رہے تھے۔ چونکہ توقع یہی تھی کہ یہ فنکشن ساری رات جاری رہے گا اس لئے لوگوں نے ہوٹلوں میں جا کر اس فنکشن کو دیکھنا زیادہ پسند کیا تھا کیونکہ فنکشن کے ساتھ ساتھ انہیں ہوٹل کی طرف سے

Scanned & PDF Copy by RFI

ساری رات سروس بھی مل سکتی تھی لیکن جو لوگ ہوٹلوں میں جانے کی سکت نہ رکھتے تھے یا جانا پسند نہ کرتے تھے۔ انہوں نے گھروں میں ساری رات جاگنے اور فنکشن دیکھنے کے پروگرام بنا لئے تھے اور اس سلسلے میں خصوصی انتظامات بھی کر لئے گئے تھے۔ ہوٹل پیراڈائز کا ہال اس وقت عورتوں اور مردوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ سٹیج کی جگہ چھوڑ کر باقی تمام ہال میں لوگ بھرے ہوئے تھے حتیٰ کہ خصوصی سیٹیں بھی لگائی گئی تھیں اور یہ تمام سیٹیں تقریباً ایک ماہ پہلے ہی بک ہو چکی تھیں اور ایک ماہ سے اس سلسلے میں ہاؤس فل کا بورڈ مسلسل اس بکنگ آفس کے باہر لگا دیا گیا تھا جو فنکشن کی بکنگ کے لئے مخصوص تھا ہوٹل کی وسیع وعریض پارکنگ اس وقت رنگ برنگے ماڈلوں کی انتہائی قیمتی کاروں سے بھری ہوئی تھی اور دلچسپ بات یہ تھی کہ سٹیج کے بالکل قریب وی وی آئی پی سیٹوں پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ارکان موجود تھے لیکن ان میں عمران شامل نہ تھا۔ اس فنکشن میں شرکت پر سیکرٹ سروس کے ارکان کو تنویر نے آمادہ کیا تھا اور پھر اسی نے ہی ایکسٹو کو فون کر کے اس سے اس فنکشن میں شرکت کی اجازت بھی حاصل کر لی تھی اور سیٹوں اور ٹکٹوں کا انتظام بھی اسی نے ہی کیا تھا۔ گو جولیا اور صفدر کے ساتھ ساتھ باقی سب ممبرز نے عمران کو بھی اس فنکشن میں شامل کرنا چاہا تھا لیکن تنویر نے اس کی سختی سے مخالفت کی تھی کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے جس فنکشن میں عمران شامل ہو اس فنکشن میں گڑبڑ ضرور ہو جاتی ہے اور تنویر ایسے فنکشن میں کسی قسم کی گڑبڑ نہ چاہتا تھا۔ وہ ویسے بھی اس قسم کے فنکشن اٹنڈ کرنے کا بے حد شوقین تھا اس لئے اس کے شوق اور خواہش کے پیش نظر سب اس بات پر رضامند ہو گئے کہ اس فنکشن میں عمران کو دعوت نہ دی جائے لیکن اس کے باوجود جولیا نے جب عمران کو فون کر کے اسے اپنے طور پر فنکشن میں شرکت کرنے کے لئے کہا تو عمران نے اسے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ وہ ایسے فنکشنز کو سوائے وقت کے ضیاع کے اور کچھ نہیں سمجھتا اس لئے جولیا بھی خاموش ہو گئی تھی۔ ویسے نجانے اسے کیوں موہوم سی توقع ضرور تھی کہ شاید عمران کو خیال آ جائے اور وہ فنکشن میں شرکت کرنے کے لئے آ جائے۔ اسے یہ معلوم تھا کہ ٹکٹ اور سیٹ حاصل کرنا عمران کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن پھر جب سوائے تین خالی خصوصی سیٹوں کے پورے ہال کی سیٹیں لوگوں سے بھر چکی تھیں حتیٰ کہ سپیشل سیٹیں بھی بھر گئیں تو جولیا سمجھ گئی کہ اب عمران کے آنے کی کوئی توقع باقی نہیں رہی۔ گو اسے اس بات پر دل ہی دل میں ملال ضرور ہوا تھا لیکن تنویر اور دوسرے ساتھیوں کے انتہائی خوشگوار موڈ کو دیکھ کر اس نے کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا تھا اور اپنے آپ کو باتوں میں لگا لیا تھا چونکہ ابھی مس پیراڈائز کے انتخاب کے آغاز میں خاصی دیر تھی اس لئے ہال میں مشروبات سرو کر دیئے گئے تھے ہال کی تمام بتیاں روشن تھیں اور لوگ ایک دوسرے سے باتیں کرنے اور ہنسی مذاق میں مصروف تھے۔ ہال میں خواتین کی مترنم ہنسی کے ساتھ ساتھ مردانہ قہقہے بھی گونج رہے تھے۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"اگر عمران یہاں ہوتا تو فنکشن کا لطف دوبالا ہو جاتا"...... اچانک صفدر نے کہا۔

"خاک دوبالا ہو جاتا۔ الٹا اس نے اپنی بور باتوں اور مضحکہ خیز حرکتوں سے پورے فنکشن کو بدمزہ کر دینا تھا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس سے بات کی تھی"...... اچانک جولیا نے کہا تو سب چونک کر جولیا کی طرف دیکھنے لگے۔

"کونسی بات مس جولیا"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"یہی فنکشن میں شرکت کرنے کی۔ میں نے اسے کہا تھا کہ وہ اپنے طور پر فنکشن میں شرکت کرے۔ لیکن اس نے صاف جواب دے دیا کہ وہ ایسے فنکشنز میں شرکت کرنا اپنا وقت ضائع کرنے کے مترادف سمجھتا ہے۔ اس لئے میں خاموش ہو گئی"...... جولیا نے جواب دیا۔

"وہ ہے ہی بور آدمی۔ وہ صرف وہاں کھل کھیلتا ہے جہاں اس کی شخصیت کو اہمیت دی جائے"۔ تنویر نے جواب دیا اور سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ارے وہ عمران صاحب"...... اچانک صدیقی کی آواز سنائی دی۔ وہ گیٹ کی طرف دیکھ رہا تھا اور ان سب کی گردنیں بے اختیار گیٹ کی طرف مڑ گئیں۔ جولیا کے دل میں بے پناہ مسرت کی لہر سی اٹھی اور اس کا چہرہ مسرت کی شدت سے گلنار ہو گیا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران صرف اس کے کہنے پر آیا ہے اور یہ ظاہر ہے اس کے لئے بے پناہ مسرت

نقش خیال تھا۔

"ہونہہ۔ اب کہاں بیٹھے گا۔ یہاں تو جگہ ہی نہیں ہے۔ خود ہی واپس چلا جائے گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران گیٹ میں کھڑا اس طرح الوؤں کی طرح آنکھیں گھما گھما کر ہال کو دیکھ رہا تھا جیسے زندگی میں پہلی بار اتنے بڑے مجمع کو دیکھ رہا ہو اس کے جسم پر مخصوص ٹیکنی کلر لباس تھا۔ نیلے رنگ کی پتلون۔ سبز رنگ کی قمیض۔ گہرے سرخ رنگ کی ٹائی اور براؤن رنگ کا کوٹ تھا اس کے عقب میں جوانا اور جوزف بھی کھڑے تھے لیکن ان کے جسموں پر تھری پیس سوٹ تھے۔ عمران کے چہرے پر حماقتوں کا آبشار بہہ رہا تھا۔

"واقعی یہاں تو بیٹھنے کی جگہ ہی نہیں ہے"...... صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اسی لمحے جوزف نے کچھ کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران تیزی سے سٹیج کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے پیچھے جوزف اور جوانا چل رہے تھے۔

"یہ کہاں بیٹھیں گے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"کوئی نہ کوئی بندوبست کر ہی لیا ہو گا عمران صاحب نے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ادھر کوئی سیٹ نہیں ہے جناب آپ ادھر کہاں آ رہے ہیں"۔ اچانک راستے میں کھڑے ایک نوجوان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس نوجوان نے ہوٹل کی مخصوص یونیفارم پہنی ہوئی تھی اس

Scanned & PDF Copy by RFI

کے سینے پر سپروائزر کا نیلے رنگ کا مخصوص بیج لگا ہوا تھا۔

"پہلے یہ بتاؤ ادھر جنت ہے یا دوزخ"....... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے بڑے معصوم سے لہجے میں اس سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"جنت دوزخ ۔ کیا مطلب ۔ کیا آپ نے سیٹیں ریزرو کرا لی تھیں"....... سپروائزر نے حیران ہو کر کہا۔ چونکہ یہ ساری گفتگو جولیا اور اس کے ساتھیوں سے تھوڑے فاصلے پر ہو رہی تھی اس لئے آواز ان تک پہنچ رہی تھی۔

"مجھے میرے سوال کا جواب دو ۔ ادھر کونسی جگہ ہے جنت یا دوزخ"....... عمران نے کہا۔

"جناب ۔ ادھر سٹیج ہے اور وی آئی پی سیٹیں ہیں ۔ ادھر نہ جنت ہے نہ دوزخ"....... سپروائزر نے اس بار قدرے تلخ اور درشت لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت چیختا ہوا کئی فٹ فضا میں اٹھتا چلا گیا اور پورا ہال اس کی آواز سن کر اور اسے اس طرح فضا میں اٹھتا دیکھ کر بے اختیار چونک کر ادھر دیکھنے لگا اور ہال میں یکلخت خاموشی طاری ہو گئی ۔ سپروائزر کی گردن جوزف کے ہاتھ میں تھی اور جوزف نے اسے فضا میں اٹھا رکھا تھا۔

"آئندہ اگر اس طرح اس لہجے میں باس سے بات کی تو تمہاری یہ دھاگے جیسی گردن ٹوٹ بھی سکتی ہے ۔ سمجھے"....... جوزف نے اونچی آواز میں غراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے سپروائزر کو واپس اس کی جگہ پر کھڑا کر دیا اور سپروائزر بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلنے لگا۔

"ہاں ۔ اب بتاؤ کیا ہے ادھر ۔ جنت یا دوزخ"....... عمران نے اسی طرح معصوم سے لہجے میں کہا۔

"م ۔ م ۔ مجھے نہیں معلوم جناب"....... سپروائزر نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ دوڑتا ہوا سٹیج کی اندرونی طرف چلا گیا اور عمران ایک بار پھر پہلے کی طرح اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

"یہ بدمعاشی نہیں چلے گی یہاں ۔ ابھی ایک منٹ میں اسے باہر نکال دیا جائے گا"....... تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے عمران بڑے اطمینان سے سٹیج کے ساتھ موجود مہمانان خصوصی کے لئے رکھی گئی کرسیوں میں سے درمیان کی سب سے شاندار کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جوزف اور جوانا اس کے عقب میں جنوں کی طرح کھڑے ہو گئے جیسے حکم ملتے ہی وہ عمران کو کرسی سمیت اٹھا کر فضا میں پرواز کر جائیں گے سب لوگ اب حیرت سے عمران کو دیکھ رہے تھے کہ اچانک ایک طرف سے سوٹوں میں ملبوس دو آدمی تیزی سے دوڑتے ہوئے عمران کے قریب آئے ۔ ان دونوں کے چہروں پر انتہائی خشونت اور غصے کے آثار نمایاں تھے ۔ ان دونوں کے پیچھے وہی سپروائزر تھا جسے جوزف نے گردن سے پکڑ کر فضا میں اٹھا لیا تھا۔

"آپ پلیز یہ جگہ چھوڑ دیں ۔ یہ مہمان خصوصی کے لئے ریزرو

Scanned & PDF Copy by RFI

ہے"...... ان میں سے ایک نے بظاہر تو انتہائی اخلاق بھرے انداز میں کہا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ بڑی مشکل سے اپنے غصے کو کنٹرول کر رہا ہے۔

"کیا مہمان خصوصی کے سیٹنگ ہوتے ہیں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا لیکن اس کی آواز اتنی اونچی تھی کہ اردگرد بیٹھے ہوئے کافی لوگوں تک پہنچ گئی۔ ویسے بھی اب ہال میں سکوت طاری ہو گیا تھا اور سب لوگ اس دلچسپ تماشے کی طرف متوجہ ہو گئے تھے

"میں کہہ رہا ہوں کہ آپ یہاں سے اٹھ جائیں"...... اچانک اس آدمی نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ آدمی یکلخت چیختا ہوا اچھل کر عقب میں بیٹھے ہوئے افراد پر جا گرا اور وہ سب بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ یہ جوانا کا کام تھا۔ اس کا بازو اچانک لہرایا تھا اور اس آدمی کے چہرے پر پڑا تھا جس کے نتیجے میں وہ چیختا ہوا پیچھے جا گرا تھا۔

"اب اگر غلط لہجے میں بات کی تو گولیوں سے چھلنی کر دوں گا۔ بات کرنی ہے تو تمیز اور نرم لہجے میں بات کرو"...... جوانا نے اونچی آواز اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"پولیس کو بلاؤ۔ پولیس کو بلاؤ"...... اچانک تھپڑ کھا کر گرنے والے آدمی نے اٹھ کر ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"سارے دارالحکومت کی پولیس کو بلا لینا تاکہ ہال میں جو جرائم پیشہ افراد بیٹھے ہیں وہ بھاگ جائیں اور باہر کھڑے ہوئے شرفاء کو

سیٹیں مل سکیں"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور ہال میں یکلخت قہقہے بلند ہونے شروع ہو گئے۔

"ہیلو۔ کیا بات ہے یہ کیا ہو رہا ہے یہاں"...... اچانک ایک سائیڈ سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کے باوقار آدمی نے ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"سر۔ یہ نوجوان یہاں زبردستی گھس آیا ہے اور اس کے ساتھ غنڈے ہیں۔ انہوں نے پہلے سپروائزر پر تشدد کیا ہے اور اب مجھے بھی تھپڑ مار دیا ہے"...... تھپڑ کھانے والے آدمی نے رک رک کر بات کرتے ہوئے کہا اس نے اپنے گال پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

"کون ہے یہ"...... آنے والے نے کہا اور پھر وہ تیزی سے ان سیٹوں کی طرف آیا جہاں عمران بڑے اطمینان سے ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا ہوا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو عمران ہے۔ سر عبدالرحمن کا لڑکا عمران"۔ اس باوقار آدمی نے قریب آکر بے اختیار حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے انکل آپ۔ آپ کیسے نوجوانوں کے اس فنکشن میں آ گئے۔ اگر آنٹی کو پتہ چل گیا کہ آپ یہاں مقابلہ حسن دیکھنے آئے ہیں تو آپ کے منہ میں مصنوعی دانتوں کی پوری بتیسی کھٹ سے باہر آ گرے گی فوراً چلے جائیے انکل"...... عمران نے یکلخت کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے واقعی آنے والے سے دلی ہمدردی محسوس ہو رہی

Scanned & PDF Copy by RFI

ہو۔

"نانسنس۔ بدتمیز۔ احمق۔ بڑوں سے مذاق کرتے ہو۔ چلو میرے ساتھ چلو"...... آنے والے نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت آگے بڑھ کر عمران کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنی طرف کھینچنے لگا۔

"ارے ارے انکل۔ میرے دانت تو اصلی ہیں بلکہ دودھ کے دانت ہیں۔ ٹوٹ بھی گئے تو اور نکل آئیں گے۔ آپ مجھے کہاں لے جا رہے ہیں"...... عمران نے اونچی آواز میں احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں میرے ساتھ چلو بس۔ ورنہ میں سب کے سامنے پیٹ دوں گا"...... آنے والے نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے رک جاؤ۔ یہ انکل کرامت حسین خان صاحب ہیں اس ہوٹل کے مالک اور ڈیڈی کے لنگوٹیئے دوست۔ ڈیڈی اور ان کے لنگوٹ ایک ہی سائز کے تھے اس لئے اکثر بھول کر ایک دوسرے کے لنگوٹ باندھ لیا کرتے تھے۔ کیوں انکل"...... عمران نے جوزف اور جوانا کو ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا جو شائد پہلے کی طرح آنے والے پر بھی ہاتھ چھوڑنے کے لئے اس کی طرف بڑھ رہے تھے اور عمران کی اس بات پر پورے ہال میں جیسے قہقہے ہی قہقہے گونج اٹھے۔ سب لوگ اس طرح ہنس رہے تھے جیسے ان کے سامنے انتہائی دلچسپ تماشہ ہو رہا ہو۔

"لیکن انکل۔ آپ کے دفتر سے تو یہ سٹیج نظر نہیں آئے گا۔ دراصل

میں آج اس لئے آیا تھا تاکہ مقابلہ حسن میں سے ڈیڈی کی ہونے والی بہو کا انتخاب کر سکوں"...... عمران نے پہلے سے بھی زیادہ اونچی آواز میں کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت بگڑ سا گیا جب کہ تنویر کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔

"میں تمہارے لئے یہاں سپیشل سیٹیں لگوا دوں گا۔ لیکن اس وقت تم میرے ساتھ آؤ"...... کرامت حسین خان نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"وعدہ رہا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں۔ وعدہ۔ آؤ تم"...... کرامت حسین خان نے کہا۔

"تو چلیئے آپ کا دفتر بھی دیکھ لیا جائے۔ سنا ہے بڑے خوبصورت انداز میں سجا رکھا ہے اسے آپ نے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرامت حسین خان ہونٹ بھینچ کر مڑا اور تیزی سے واپس اس طرف کو چلنے لگا جدھر سے آیا تھا اور عمران اس طرح اکڑتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا تھا جیسے کہہ رہا ہو کہ دیکھا کس طرح سیٹیں حاصل کی ہیں جوزف اور جوانا بھی اس کے پیچھے چل رہے تھے اور پورا ہال عجیب سی نظروں سے اس پریڈ کو دیکھ رہا تھا۔

"اگر یہ ہوٹل کا مالک عمران کے ڈیڈی کا دوست نہ ہوتا تو آج اس کا حشر ہو جاتا"...... تنویر نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس نے سیٹیں لینی تھیں وہ لے لیں اور اسے کیا چاہئے تھا"۔ صفدر نے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"میں تو سوچ رہی تھی کہ آج اسے جوتے لگیں گے اور سب تماشہ دیکھیں گے لیکن کچھ بھی نہ ہوا"...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو تنویر نے چونک کر جولیا کی طرف دیکھا اور اس کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ جولیا شاید عمران کے اس فقرے پر خار کھائے ہوئے تھی جو اس نے مقابلہ حسن میں سے اپنے ڈیڈی کی ہونے والی بہو کے انتخاب کے بارے میں کہا تھا۔

"ہوٹل والے شکر کریں کہ ہوٹل کا مالک سر عبدالرحمن کا دوست تھا ورنہ عمران نے ان کے اس سارے فنکشن کا بیڑا غرق کر کے رکھ دینا تھا"...... خاور نے کہا اور سب نے ایک بار پھر سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے مہمان خصوصی کی آمد اور فنکشن شروع ہونے کے اعلان ہونے لگ گئے اور وہ سب سٹیج کی طرف متوجہ ہو گئے۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود ایک رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا۔ سلیمان مارکیٹ گیا ہوا تھا۔ لیکن جانے سے پہلے وہ فلاسک میں چائے بھر کر عمران کی میز پر رکھ گیا تھا۔ کیونکہ اس نے آج مہینے بھر کی شاپنگ کرنی تھی اور سلیمان کی عادت تھی کہ وہ ایک ایک دکان گھوم کر اور باقاعدہ بھاؤ تاؤ کر کے سامان خریدا کرتا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس کی واپسی کم از کم پانچ چھ گھنٹوں بعد ہوتی ہے اور عمران پر ان دنوں چونکہ مطالعے کا بھوت سوار تھا اور سلیمان جانتا تھا کہ مطالعے کے دوران عمران کو مسلسل چائے ملنا ضروری ہے اس لئے وہ چائے کا فلاسک بھر کر رکھ گیا تھا۔ اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسالہ بند کر کے میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"بروزن ستم زدہ۔ فون زدہ علی عمران بے چارہ بے سہارا۔ بحر بے

Scanned & PDF Copy by RFI

کنارہ ۔ مطلب ہے مارا مارا"...... عمران کی زبان رسیور اٹھاتے ہی مسلسل رواں ہو گئی۔

" کرنل فریدی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کرنل فریدی کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی اس نے عمران کی بات کاٹ کر اپنا تعارف کرا دیا تھا۔

" اوہ پیر و مرشد ۔ خاکپائے جہاں ۔ اوہ سوری ۔ یہ تو مرید کا لقب ہو سکتا ہے ۔ لیکن پیر و مرشد کے علاوہ اور کوئی لقب اس وقت میرے ذہن میں آ ہی نہیں رہا ۔ حالانکہ میں نے ایک بار دیوار پر کسی محفل سماع کا جہازی سائز کا اشتہار لگا ہوا دیکھا تھا اس پر پیر و مرشد کے اتنے لقب درج تھے کہ شاید ڈکشنری میں بھی اتنے لفظ نہ ہوں گے"۔ عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

" فنک کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے کرنل فریدی نے ایک بار پھر اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا لیکن اس بار اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

" یقین جانیئے میں نے فلیٹ پر موجود تمام خالی کاغذ اکٹھے کرنے کی کوشش کی تاکہ رپورٹ لکھی جا سکے لیکن جب تلاش شروع کی تو پتہ چلا کہ ایک بھی خالی کاغذ موجود نہیں ہے ۔ سب پر سلیمان نے اپنی تنخواہوں، اوور ٹائموں اور بونسوں کے حساب کتاب لکھ رکھے ہیں ۔ ہمسائیوں کے دروازے کھٹکھٹائے کہ چلو ان کے بچوں کی خالی کاپیاں مل جائیں لیکن وہاں سے بھی یہی اطلاع ملی کہ خالی کاپیوں پر بچوں نے

تصویریں بنا رکھی ہیں اور یہ تصویریں اس قدر خوبصورت ہیں کہ انہیں آپ کے پاس بھیجنا ان کی خوبصورتی کی توہین ہے اور"...... عمران نے ایک بار پھر بولنا شروع کر دیا تھا۔

" مطلب یہ کہ فنک کو تم چیک نہیں کر سکے ۔ او کے ۔ میں خود دیکھ لوں گا ۔ خدا حافظ"..... دوسری طرف سے کرنل فریدی نے ایک بار پھر اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" ارے ارے ہمسائیوں تک ہی سن کر بھاگ گئے ۔ ابھی تو میں نے شہر کی سٹیشنری کی دکانوں کی رپورٹ دینی تھی ہونہہ ۔ ایک تو لوگوں کو نجانے اتنی جلدی کیوں ہوتی ہے ۔ تحمل، برداشت اور بردباری تو عنقا ہو گئی ہے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر رسالہ اٹھا لیا ۔ لیکن ابھی اس نے رسالہ پڑھنے کے لئے کھولا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ایک بار پھر رسالہ بند کر کے میز پر رکھا اور رسیور اٹھا لیا۔

" جی پیر و مرشد ۔ ارے ہاں ۔ ایک لقب یاد آ گیا ۔ وہ کیا تھا ایک تو یہ میری یاد داشت ۔ پتہ نہیں سلیمان نے مونگ کی دال میں "یادداشت غائب" کوئی نسخہ ڈالنا شروع کر دیا ہے یا مونگ کی دال ہی نقلی آنے لگ گئی ہے ۔ ارے ہاں یاد آ گیا ۔ وہ"...... عمران رسیور اٹھا کر ایک بار پھر پہلے کی طرح سٹارٹ ہو گیا۔

" ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... عمران کے ایک لمحے کے لئے رکتے ہی دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"ارے تم ۔ میں سمجھا کہ میرا پیرو مرشد ابھی تک لائن پر ہے"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"باس ۔ ہوٹل پیراڈائز کے فنکشن میں شرکت کرنے والے تمام گروپس میں فنک نام کا کوئی آدمی نہیں ہے ۔ میں نے مکمل چیکنگ کی ہے"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیسے چیکنگ کی ہے ۔ نظروں سے کی ہے یا کاغذات سے"۔ عمران نے پوچھا۔

"باس ۔ میں نے ہوٹل سے تمام گروپس کے کاغذات کی نقولات حاصل کیں اور پھر ان کاغذات پر درج ان سب کے پتوں پر فون کر کے ان کے متعلق کنفرم کیا ہے ۔ وہ سب اصل ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میرا بھی یہی خیال تھا کیونکہ میں نے فنکشن سے پہلے کامن روم میں جا کر ان تمام گروپس کے افراد کو دیکھا تھا ان میں سے کوئی بھی میک اپ میں نہیں تھا ۔ بہرحال ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس ۔ یہ فنک ہے کون"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے ڈرتے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

"فاک لینڈ کا کوئی مجرم ہے ۔ فاک لینڈ اسرائیل کا انتہائی قریبی حلیف ہے لیکن اس کے تعلقات مسلم ممالک سے بھی ہیں ۔ کرنل فریدی کو کہیں سے اطلاع ملی کہ اسرائیل نے پاکیشیا کی کسی اہم

شخصیت کے اغوا کے لئے فنک کی خدمات حاصل کی ہیں اور کرنل فریدی کی مزید تحقیقات کے مطابق فنک پاپ سنگر گروپ کی صورت میں اپنے آدمیوں کو لے کر پاکیشیا پہنچ رہا ہے جہاں وہ ہوٹل پیراڈائز کے سالانہ فنکشن میں شرکت کرے گا ۔ چنانچہ کرنل فریدی نے مجھے فون کر کے اطلاع دی کہ میں ہوٹل پیراڈائز میں پہنچنے والے پاپ سنگر گروپس کو چیک کروں ۔ چنانچہ مجھے وہاں جانا پڑا ۔ لیکن وہاں جب معلوم ہوا کہ فاک لینڈ سے کوئی گروپ یہاں آیا ہی نہیں تو میں نے یہی سمجھا کہ یہ لوگ کسی اور ملک کے کاغذات سے آئے ہوں گے لیکن وہاں تقریباً بیس ملکوں سے گروپس آئے ہوئے تھے ۔ اس لئے میں نے سوچا کہ ان کو ایک نظر دیکھ لیا جائے ۔ یہ لوگ چونکہ جعلی کاغذات پر آئے ہیں تو پھر یقیناً یہ میک اپ میں ہوں گے لیکن وہاں کوئی بھی میک اپ میں نہ تھا ۔ اس لئے میں نے تمہارے ذمے یہ کام لگایا کہ تم کاغذات کے مطابق ان لوگوں کے کوائف چیک کرو"...... عمران نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے باس کہ کرنل صاحب کو اطلاع غلط ملی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا کہا جا سکتا ہے ۔ غلط بھی ہو سکتی ہے اور درست بھی ۔ خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر اس نے ایک بار پھر رسالہ اٹھا لیا ۔ لیکن اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی اور عمران نے بے اختیار منہ بنا لیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"آج کا دن شاید مطالعے کا دن ہی نہیں ہے۔ او کے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور رسالہ رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"...... عمران نے کنڈی کھولنے سے پہلے حسب عادت پوچھا۔

"عمران صاحب۔ دروازہ کھولیئے"...... دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی تو عمران نے کنڈی کھول دی۔ دروازہ کھلنے پر صفدر اندر آگیا۔

"اکیلے آئے ہو"...... عمران نے باہر سر نکال کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو مس جولیا سے کہا تھا کہ وہ میرے ساتھ چلیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا"...... صفدر نے عمران کا مطلب سمجھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ارے پھر تم اکیلے کیوں آگئے"۔ عمران نے دروازہ بند کر کے کنڈی لگاتے ہوئے کہا۔

"اکیلے کیوں آگئے۔ کیا مطلب۔ میں کہہ رہا ہوں کہ مس جولیا نے آنے سے انکار کر دیا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اکیلے کیوں آگئے"۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"بس یہی عورتوں کی نفسیات نہ سمجھنے کی بنا پر تو ابھی تک تم کنوارے پھر رہے ہو۔ ورنہ اب تک دس بارہ ٹیاؤں ٹیاؤں تمہارے

آگے پیچھے نہ پھر رہے ہوتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں اب سٹنگ روم کی طرف بڑھ رہے تھے۔

"عورتوں کی نفسیات۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں عمران صاحب"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بھائی ایک مشہور قول ہے کہ جو عورت ناں نہ کرے وہ عورت ہی نہیں ہے اور جو سیاستدان ہاں نہ کرے وہ سیاستدان ہی نہیں ہوتا"۔ عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کا مطلب ہے کہ جولیا عورت ہے اس لئے اس نے انکار کر دیا لیکن اس سے آپ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ عورت تو وہ ہے"...... صفدر نے بھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا۔

"چلو تم نے یہ بات تو مان لی کہ جولیا عورت ہے۔ اب دوسرا قول سنو کہ عورت کا انکار دراصل انکار نہیں ہوتا۔ اس لئے اس نے اگر یہاں آنے سے انکار کیا تھا تو دراصل وہ یہاں آنا چاہتی تھی لیکن تم منہ اٹھائے اکیلے چلے آئے"...... عمران نے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس روز ہوٹل پیراڈائز کے فنکشن میں آپ نے اپنے انکل سے ایک فقرہ کہا تھا کہ آپ یہاں مقابلہ حسن دیکھنے آئے ہیں تاکہ اپنے ڈیڈی کی بہو کا انتخاب کر سکیں۔ بس اسی لمحے کے بعد مس جولیا کا موڈ بدل گیا۔ وہ سارے فنکشن کے دوران بھی خاموش رہیں اور آج بھی اسی وجہ سے شاید انہوں نے انکار کر دیا ہے"...... صفدر نے مسکراتے

Scanned & PDF Copy by RFI

ہوئے کہا۔

"ارے میں نے غلط تو نہیں کہا تھا۔ تم خود فیصلہ کرو جب ہال میں پہنچی ہوئی خواتین کے درمیان مقابلہ حسن ہوتا تو نمبرون کسے قرار دیا جاتا اور جسے نمبرون قرار دیا جاتا اسے لامحالہ میں نے ڈیڈی کی بہو منتخب کرنا ہی تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر ایک بار پھر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"یہ بات آپ کو مس جولیا کو بتانی چاہئے تھی۔ ویسے مقابلہ ہال میں موجود خواتین میں نہ ہونا تھا۔ مقابلے میں حصہ لینے والی خواتین اور تھیں"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ کیا واقعی۔ پھر تو واقعی مجھ سے غلطی ہو گئی۔ میں خواہ مخواہ یہ سوچ کر واپس آگیا کہ ہال میں موجود خواتین کا مقابلہ حسن دیکھ کر کیا کرنا ہے۔ ان سب نے تو حسن کے پہلے امتحان میں ہی فیل ہو جانا تھا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مس جولیا بھی فیل ہو جاتیں"...... صفدر نے عمران کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ تنویر اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور جس پر تنویر کا سایہ پڑ جائے اس سے حسن تو کوسوں دور بھاگ جاتا ہے"...... عمران نے کہا اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ آپ اس روز پھر واپس ہی نہیں آئے۔ ہم تو آپ کا انتظار کرتے رہے۔ میں آج اسی لئے یہاں آیا ہوں کہ آپ سے یہ پوچھ سکوں کہ آخر آپ وہاں کس چکر میں گئے تھے"...... صفدر نے کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ مجھے اس ٹائپ کے فنکشن سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور یہ بھی مجھے معلوم تھا کہ تم سب وہاں گئے ہوئے ہو۔ میں نے سوچا کہ آخر تم سب میرے دوست ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہوٹل والوں نے تمہیں سیٹیں ہی نہ دی ہوں یا اگر دی ہوں تو کسی کونے کھدرے میں بٹھا دیا ہو۔ اس لئے میں تو چیکنگ کرنے گیا تھا اور جب میں نے دیکھ لیا کہ تم سب ماشاء اللہ وی وی آئی پی سیٹوں پر براجمان ہو تو میں واپس چلا آیا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو آپ بتانا نہیں چاہتے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ آپ کی مرضی"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ایک تو ان گھنٹیوں نے تنگ کر رکھا ہے۔ کبھی فون کی گھنٹی بج اٹھتی ہے اور کبھی کال بیل کی۔ شاید ترقی اسی کا نام ہے کہ بیٹھے گھنٹیاں سنتے رہو اور وہ بھی کرخت قسم کی۔ پہلے زمانے میں اونٹوں کے گلوں میں پڑی گھنٹیاں بجتی تھیں۔ مندروں میں کانسی کی گھنٹیاں بجتی تھیں۔ دماغ میں خطرے کی گھنٹیاں بجتی تھیں۔ کم از کم مترنم آوازیں تو ہوتی تھیں ان کی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا لیا۔

"اگر آپ کی آواز بھی فون کی گھنٹی کی طرح کرخت ہے تو پھر برائے مہربانی بولنے سے پہلے اپنے گلے کی اوورہالنگ کرا لیں بلکہ آئلنگ کرا

Scanned & PDF Copy by RFI

لیں اور اگر آپ کی آواز مترنم اور دلکش ہے تو پھر بسم اللہ سخن آزمائی شروع کیجئے۔ بندہ سماعت بگوش ہے"....... عمران نے رسیور اٹھاتے ہی بولنا شروع کر دیا اور صفدر بے اختیار مسکرانے لگا۔

"سلطان بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے سر سلطان کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"ج۔ج۔جی۔م۔م۔میں عمران بول رہا ہوں جناب۔جان کی امان دے دیجئے۔میں سمجھا تھا کہ سیکرٹری وزارت خارجہ بول رہے ہوں گے اور آپ جانتے تو ہیں کہ خواتین سیکرٹریوں کی آواز تو واقعی دلکش ہوتی ہے۔لیکن مرد سیکرٹری تو رکھے ہی ایسے جاتے ہیں تاکہ ان کا صاحب بھاگ جائے۔اب مجھے کیا معلوم تھا کہ جناب ہزہائی نس سر سلطان عالی مقام بہ دہن خود فرمان شاہی جاری فرما رہے ہوں گے"....... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"عمران۔غضب ہو گیا ہے۔فاک لینڈ کی وزارت سائنس کے ایک اہم ترین دفاعی ماہر مسٹر آرتھر میک کو ان کی اہلیہ سمیت رات ان کی رہائش گاہ سے اغوا کر لیا گیا ہے۔حکومت اس سلسلے میں انتہائی پریشان ہے کیونکہ فاک لینڈ کا یہ دفاعی ماہر انتہائی خفیہ طور پر پاکیشیا آیا ہوا تھا۔پاکیشیا نے فاک لینڈ کی حکومت کے ساتھ پاکیشیا کے دفاعی نظام کو ناقابل تسخیر بنانے کا معاہدہ کیا ہے اور فاک لینڈ کا یہ دفاعی ماہر پاکیشیا آیا تھا تاکہ پاکیشیا کے دفاعی نظام کا مطالعہ کر کے اس سلسلے میں تجاویز مرتب کرے۔چنانچہ انہیں دفاعی نظام کے بارے میں تفصیلی فائل دے دی گئی انہوں نے رات کو اس فائل کا مطالعہ کرنا تھا لیکن صبح معلوم ہوا کہ ان کی کوٹھی پر تعینات تمام حفاظتی گارڈ مع وہاں موجود ملازمین ہلاک ہو چکے ہیں اور آرتھر میک اور اس کی اہلیہ کو اغوا کر لیا گیا ہے اور سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ وہ فائل بھی غائب ہے"....... سر سلطان نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن فاک لینڈ تو اسرائیل کا حلیف ہے پھر اس کے ساتھ ایسا دفاعی معاہدہ اور اس کے ماہر کو فائل دے دینا۔یہ کس بزرجمہر کا کارنامہ ہے"....... عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"اب سے کچھ عرصہ پہلے واقعی ایسا تھا لیکن اب گذشتہ ایک سال سے صورت حال بدل چکی ہے۔فاک لینڈ اور اسرائیل کے درمیان ایک سرحدی تنازعہ کی وجہ سے سخت دشمنی پیدا ہو چکی ہے اور فاک لینڈ چونکہ اسرائیل کا انتہائی قریبی حلیف رہا ہے اس لئے اسے اسرائیل کے دفاعی نظام کے ساتھ ساتھ دوسرے ممالک کے دفاعی نظام پر حملہ آور ہونے والے نظام کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہیں اور تمہیں معلوم ہے کہ اسرائیل کے آج کل کافرستان کے ساتھ انتہائی قریبی تعلقات پیدا ہو گئے ہیں اور اطلاعات یہ ملی تھیں کہ کافرستان نے پاکیشیا کے دفاعی نظام کو مفلوج کرنے کے لئے اسرائیل کے دفاعی ماہرین کی خدمات حاصل کر لی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اسرائیل سے حملہ آور نظام بھی حاصل کر رہا ہے۔ایسی صورت میں ہمارے لئے ضروری ہو گیا تھا کہ ہم اس کا فوری طور پر توڑ کریں۔چنانچہ فاک

Scanned & PDF Copy by RFI

لینڈ کی حکومت کے ساتھ اس سلسلے میں بات چیت کی گئی اور طویل خفیہ مذاکرات کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان معاہدہ ہو گیا۔ اس معاہدے کے تحت فاک لینڈ کا دفاعی ماہر اپنی اہلیہ کے ساتھ پاکیشیا آیا تھا۔ اس دورے کو انتہائی خفیہ رکھا گیا تھا اس لئے انہیں کسی ہوٹل میں ٹھہرانے کی بجائے ایک پرائیویٹ رہائش گاہ میں رکھا گیا۔ اس رہائش گاہ کی حفاظت کے لئے فوجی تربیت یافتہ گارڈ مقرر کی گئی اور ملٹری انٹیلی جنس کے تربیت یافتہ افراد کو بطور ملازمین رہائش گاہ میں جگہ دی گئی تاکہ کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش نہ آسکے اور انہی انتظامات کی بنا پر دفاعی نظام کی ٹاپ سیکرٹ فائل آرتھر میک کے حوالے کی گئی کیونکہ جب تک وہ اس فائل کا مطالعہ نہ کر لیتا بات آگے نہ بڑھ سکتی تھی لیکن صبح کو گارڈ کے بیس افراد اور رہائش گاہ کے چھ ملازمین مردہ پائے گئے ہیں۔ ان سب کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے اور آرتھر میک اور اس کی اہلیہ مع فائل کے غائب ہو چکے ہیں ملٹری انٹیلی جنس کے ساتھ ساتھ سنٹرل انٹیلی جنس بھی انہیں پورے ملک میں تلاش کر رہی ہے لیکن چھ گھنٹے گزر جانے کے باوجود ان کے بارے میں کسی قسم کی کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ اس بات نے حکومت کو ہلا کر رکھ دیا ہے کیونکہ دفاعی نظام کی یہ فائل اگر کافرستان یا اسرائیل کے ہاتھ لگ گئی تو پھر پاکیشیا کی سلامتی کو انتہائی شدید خطرات لاحق ہو جائیں گے۔ اس لئے صدر مملکت نے اب اس فائل کی فوری برآمدگی کے لئے سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے"...... دوسری

طرف سے سر سلطان نے انتہائی تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چیف کو اطلاع کر دیتا ہوں۔ اگر انہوں نے یہ کیس لے لیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ آپ سے براہ راست بات کر لیں یا پھر مجھے کہہ دیں۔ یہ ان کی مرضی ہے جناب"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے صفدر کی موجودگی کی وجہ سے وہ کھل کر بات نہ کر سکتا تھا۔

"سنو عمران چیف تمہاری بات مانتا ہے۔ یہ واقعی حکومت سے حماقت ہوئی ہے کہ اس نے جناب ایکسٹو کو اطلاع دیئے بغیر صرف ملٹری انٹیلی جنس پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ سب کچھ کیا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ چیف اب کیس ہاتھ میں لینے سے انکار کر دیں لیکن یہ انتہائی اہم اور فوری نوعیت کا معاملہ ہے۔ جو حماقت ہو گئی وہ تو ہو گئی لیکن اب پاکیشیا کی سلامتی شدید خطرے میں ہے اس لئے میری درخواست ہے کہ تم چیف کو اس کیس کو لینے پر رضامند کرنا"۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے جواب دیا۔ وہ بھی انتہائی سمجھدار آدمی تھے اس لئے عمران کے جواب سے ہی وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران کے پاس ضرور کوئی آدمی ایسا موجود ہے جس کی وجہ سے عمران براہ راست بات نہیں کر رہا۔

"میں سمجھتا ہوں جناب۔ میں اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گا باقی چیف کی مرضی۔ خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور جلدی سے کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے دانش منزل کے نمبر ڈائل کرنے شروع

Scanned & PDF Copy by RFI

کر دیئے۔

"ایکسٹو"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران بول رہا ہوں جناب اپنے فلیٹ سے۔ صفدر آیا تھا اور میں صفدر کے ساتھ بیٹھا بات چیت کر رہا تھا کہ سر سلطان کا فون آگیا"....... عمران نے بڑے سنجیدہ مگر مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر سلطان سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

"سر سلطان براہ راست مجھ سے بھی تو بات کر سکتے تھے۔ انہوں نے تمہیں فون کیوں کیا"....... دوسری طرف سے ایکسٹو نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"شاید آپ کی ناراضگی کی وجہ سے انہوں نے ایسا کیا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ملکی سلامتی کے معاملات میں ناراضگی یا چوں چراں کے بارے میں سوچنا میرے نزدیک غداری ہے۔ سر سلطان نے تمہیں اب کال کیا ہے جبکہ مجھے پہلے ہی اس کی اطلاع مل چکی ہے اور میں نے ممبرز کی ڈیوٹی لگا دی ہے کہ وہ آرتھر میک اور اس کی اہلیہ کے اس اغوا کا فوری طور پر سراغ لگائیں۔ صرف صفدر اپنے فلیٹ پر نہیں مل سکا تھا اور اب تم بتا رہے ہو کہ وہ تمہارے پاس موجود ہے۔ اس سے میری بات کراؤ"....... ایکسٹو نے سخت لہجے میں کہا تو عمران نے رسیور صفدر کی

طرف بڑھا دیا جس کے چہرے پر ایکسٹو کی بات سن کر انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس سر۔ صفدر بول رہا ہوں"....... صفدر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں میری ہدایات یاد نہیں رہی تھیں کہ فلیٹ سے جاتے وقت فون ٹیپ میں اپنی منزل کے بارے میں ٹیپ کر کے جایا کرو"۔ ایکسٹو نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"آئی۔ ایم۔ سوری سر۔ میں سمجھا تھا کہ جب کیس ہو تب اس ہدایت پر عمل کیا جانا ہے ویسے میں مس جولیا کو بتا آیا تھا کہ میں عمران صاحب کے پاس جا رہا ہوں"....... صفدر نے جواب دیا۔

"ایمرجنسی میں کسی بھی وقت ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اس لئے آئندہ اس ہدایت پر عمل ہونا چاہئے۔ جولیا کو تم نے کہا تھا کہ تم عمران سے ملنا چاہتے ہو لیکن یہ نہیں کہا تھا کہ تم فوراً اس سے ملنے جا رہے ہو۔ بہرحال تم فوراً اپنے فلیٹ پر پہنچو۔ جولیا نے وہاں تمہارے لئے ہدایات ٹیپ کرا دی ہوں گی"....... ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"رسیور عمران کو دو"....... ایکسٹو نے کہا اور صفدر نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا اور خود کرسی سے اٹھنے لگا لیکن عمران نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بیٹھنے کے لئے کہا تو وہ ہونٹ بھینچ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"یس سر"...... عمران نے رسیور ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"تم فوری طور پر سر سلطان سے مل کر اس رہائش گاہ پر پہنچو جہاں یہ واردات ہوئی ہے اور وہاں سے مجرموں کا کلیو تلاش کرو"۔ ایکسٹو نے کہا۔

"بہتر سر۔ لیکن سر۔ آپ کو کس طرح اس واردات کی اطلاع مل گئی"...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میرے اپنے بھی ذرائع ہیں۔ ضروری نہیں ہے کہ مجھے سرکاری طور پر ہی ایسے معاملات کی اطلاع ملے"...... ایکسٹو کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"آپ کو آرتھر میک اور اس کی اہلیہ کے حلیوں کے بارے میں یقیناً معلومات مل گئی ہوں گی۔ تب ہی آپ نے سیکرٹ سروس کے ممبرز کی ڈیوٹی لگائی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ آرتھر میک اور اس کی بیوی فاک لینڈ کے سیاحوں کے روپ میں پاکیشیا آئے تھے۔ ان کے کاغذات ایئر پورٹ کے ریکارڈ سے فوری طور پر حاصل کر لئے گئے ہیں اور ان پر ان کی تصاویر بھی موجود ہیں"...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"کمال ہے۔ ایکسٹو نے اب باقاعدہ مخبر رکھ لئے ہیں"...... عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ وہ صرف ہمارا محتاج کیسے رہ سکتا ہے بہرحال آپ نے

مجھے کیوں روکا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میں نے سوچا کہ تمہارے ساتھ جا کر کام کروں گا لیکن اب چیف نے نئی ڈیوٹی لگا دی ہے۔ ٹھیک ہے تم جاؤ۔ میں سر سلطان سے بات کر کے اس رہائش گاہ کا پتہ کرتا ہوں جہاں سے انہیں اغوا کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ سلام کر کے راہداری سے ہوتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف چلا گیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ تمہیں کس نے اطلاع دی تھی اس واقعے کی"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سر سلطان صاحب نے پہلے آپ کو فون کیا لیکن آپ کا نمبر مصروف تھا اس لئے انہوں نے مجھے فون کیا۔ وہ بے حد پریشان تھے اس لئے میں نے انہیں کہہ دیا کہ میں فوری حرکت میں آجاتا ہوں۔ وہ آپ سے بات کر لیں۔ یہ بات بھی مجھے سر سلطان نے ہی بتائی تھی کہ آرتھر میک اور اس کی اہلیہ سیاحوں کے روپ میں آئے تھے اور انہوں نے تاریخ بتا کر مجھے کہہ دیا تھا کہ میں ایئر پورٹ سے ریکارڈ حاصل کروں۔ چنانچہ میں نے فوراً جولیا کی ڈیوٹی لگا دی اور ساتھ ہی اسے کہہ دیا کہ وہ وہاں سے حلیے معلوم کر کے تمام ممبرز کو ان کی تلاش پر لگا دے"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ اغوا نہ ہوئے ہوں بلکہ

Scanned & PDF Copy by RFI

ایک سازش کے تحت فائل لے کر غائب ہو گئے ہوں۔ بہر حال اس فائل کی فوری برآمدگی ضروری ہے۔ تم ایسا کرو کہ کافرستان میں ناٹران کو فون کر کے الرٹ کر دو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ زمینی راستے سے پہلے کافرستان جائیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے سر سلطان کے آفس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی۔ اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"پا ایک کمرے میں اور سر دوسرے کمرے میں، ہو تو باقی آدمی کہاں ہوگا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔ لیکن یہ پا اور سر کے علیحدہ علیحدہ کمروں میں ہونے کا کیا مطلب ہے"...... دوسری طرف سے پی۔ اے نے عمران کی آواز پہچان کر ہنستے ہوئے پوچھا۔

"پی۔ اے کے الفاظ کو ملایا جائے تو پا ہی بنتا ہے اور پا پیر کو کہتے ہیں۔ باقی بات اب تم خود ہی سمجھ لو کیونکہ سنا ہے کہ کسی صنف کی عقل پیروں میں بھی ہوتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے پی اے بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"آپ نے مجھے پیر بنانے کے ساتھ ساتھ میری صنف ہی بدل ڈالی۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اب آپ سے کون بحث کر سکتا ہے ورنہ آپ دوسری تو کیا تیسری صنف بھی بنا سکتے ہیں۔ سر سلطان سے بات

کریں"...... دوسری طرف سے پی اے نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی فون پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹے۔ کچھ پتہ چلا"...... سر سلطان نے اسی طرح پریشان سے لہجے میں کہا۔

"آپ بھی کمال کرتے ہیں۔ میں علم نجوم تو نہیں جانتا کہ زائچہ بناؤں اور مجرموں کو ٹریس کر لوں۔ ویسے یہ ایک گہری سازش لگتی ہے۔ بہرحال آپ مجھے اس فائل کے بارے میں بھی تفصیلات بتا دیں اور اس رہائش گاہ کے بارے میں بھی۔ جس میں یہ واردات ہوئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"دراصل یہ بات اس قدر پریشان کن ہے کہ صدر صاحب کا فون بار بار آ رہا ہے کہ فائل ملی ہے یا نہیں۔ پوری حکومت میں کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ لیکن ظاہر ہے اتنی بڑی واردات منظم سازش کے تحت ہی ہو سکتی ہے۔ میں صدر صاحب کو بھی سمجھا دوں گا۔ باقی فائل اور رہائش گاہ کے بارے میں تفصیلات تم براہ راست سیکرٹری وزارت دفاع سر راشد سے معلوم کر لو۔ وہ تمہیں جانتے ہیں۔ اس لئے ان سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے میں نے انہیں فون کر کے کہہ دیا تھا کہ سیکرٹ سروس نے کیس لے لیا ہے کیونکہ وہ بھی بے حد پریشان تھے اور بار بار فون کر رہے تھے"...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بات کر لیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور

Scanned & PDF Copy by RFI

کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر سیکرٹری وزارت دفاع کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

کمرے کا دروازہ کھلتے ہی ایک نوجوان کمرے میں داخل ہوا تو کمرے میں موجود ایک مرد اور ایک عورت نے چونک کر آنے والے کی طرف دیکھا۔

"کیا ہوا۔ بن گئی فلم"...... اس مرد نے چونک کر آنے والے نوجوان سے پوچھا۔

"نہیں۔ اس فائل کے کاغذات پر کوئی خاص کام کیا گیا ہے۔ مگر نہ فلم بنتی ہی نہیں۔ میں نے اپنے طور پر ہر طریقہ آزما لیا ہے لیکن فلم بالکل سادہ آتی ہے"...... آنے والے نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی سرخ رنگ کی فائل کو اس مرد کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"پھر اب تو یہ فائل ہمیں ساتھ لے جانی پڑے گی اور یہ بڑا مسئلہ ہے۔ اب تک تو پورے ملک میں پولیس، انٹیلی جنس اور دوسری سرکاری ایجنسیاں پاگل کتوں کی طرح ہماری تلاش کر رہی ہوں

Scanned & PDF Copy by RFI

گی"...... مرد نے فائل کھول کر اسے ایک نظر دیکھ کر دوبارہ بند کرتے ہوئے کہا۔

" یہ ہے بھی کوڈ میں۔ اس لئے ہم اسے پڑھ بھی نہیں سکتے ورنہ تو ہاتھ سے نقل کر کے پھر اس کی مائیکرو فلم بنا لیتے۔ اب تو بہر حال اسے ساتھ لے جانا ہوگا"...... عورت نے کہا۔

" باس۔ آپ خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہیں۔ فائل کا کیا ہے۔ اسے موڑ کر جیب میں رکھ لیں گے۔ ہم جب یہاں سے نکلیں گے تو یہ فائل بھی ہمارے ساتھ ہی نکل جائے گی"...... آنے والے نوجوان نے کہا۔

" ظاہر ہے۔ اب ایسا ہی کرنا پڑے گا۔ وہ ریمزے ابھی تک واپس نہیں آیا اور نہ ہی اس نے فون کیا ہے"...... مرد نے کہا۔

" آجائے گا باس۔ آخر اس نے انتظامات کرنے ہیں اور انتظامات بھی فول پروف"...... آنے والے نوجوان نے کہا۔

" ویسے جیک۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا تھا کہ ہم یہ فائل یہاں فاک لینڈ کے سفارت خانے پہنچا دیتے اور وہاں سے سفارتی بیگ میں یہ آسانی اور حفاظت سے نکل جاتی"...... عورت نے کہا۔

" نہیں۔ حکومت فاک لینڈ اس سلسلے میں سامنے آنا ہی نہیں چاہتی اس لئے تو اس نے باس فنک کی خدمات حاصل کی ہیں۔ ورنہ تو یہ کام وہ آسانی سے کرا لیتی کہ اس کا کوئی ماہر یہاں آجاتا اور وہ فائل کا کوڈ حل کر کے ساری فائل جیب میں ڈال کر لے جاتا اور کسی کو شک تک نہ پڑتا"...... جیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آرہی کہ حکومت فاک لینڈ کو یہ فائل ہی چاہئے تھی اور وہ آسانی سے اسے حاصل بھی کر سکتی تھی لیکن اس نے اس فائل کے حصول کے لئے اتنا لمبا چوڑا چکر چلایا ہے اور خود بھی سامنے نہیں آئی"...... عورت نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ انتہائی پیچیدہ معاملات ہوتے ہیں ڈیئر ایلسی۔ تم ان باتوں کو نہ سمجھ سکو گی"...... جیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر بھی کچھ بتاؤ تو سہی"...... ایلسی نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

" دیکھو اتنا تو تمہیں معلوم ہے کہ فاک لینڈ اور اسرائیل کے درمیان گہرے تعلقات ہیں لیکن کچھ عرصہ پہلے اسرائیل کو معلوم ہوا کہ مسلم ممالک میں اس کے خلاف جنگ کے لئے کام ہو رہا ہے اور تمام مسلم ممالک خفیہ طور پر ایسے انتظامات کر رہے ہیں کہ سب مل کر اور اچانک اسرائیل پر حملہ کر دیا جائے اور واقعی اگر ایسا ہو جائے تو اسرائیل کا وجود ہی صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا۔ اسرائیلی ایجنٹوں نے اس سلسلے میں معلومات حاصل کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن وہ ناکام رہے حتیٰ کہ ایکریمین ایجنٹ بھی کچھ معلوم نہ کر سکے۔ چنانچہ اسرائیل اور فاک لینڈ نے ایک طویل المعیاد منصوبہ بنایا پھر ایک سرحدی تنازعہ کھڑا کر کے انہوں نے آپس میں رنجش پیدا کر لی اور اس کے بعد فاک لینڈ نے مسلم ممالک کے ساتھ تیزی سے روابط بڑھانا شروع کر دیئے۔ شروع شروع میں تو کسی مسلم ملک نے فاک لینڈ پر اعتماد نہ کیا لیکن پھر آہستہ آہستہ وہ اعتماد کرنے لگ گئے لیکن اصل

Scanned & PDF Copy by RFI

منصوبے کی ابھی تک فاک لینڈ کو ہوا نہیں لگ سکی ۔ البتہ اتنا معلوم ہو گیا ہے کہ اس معاہدے کا مرکزی کردار پاکیشیا ادا کر رہا ہے ۔ چنانچہ فاک لینڈ اور اسرائیل کے درمیان یہ طے ہوا کہ پاکیشیا کا کسی طرح خاتمہ کر دیا جائے یا اسے اس قدر کمزور کر دیا جائے کہ وہ اس منصوبے پر عمل کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہ سکے ۔ کافرستان پاکیشیا کا دشمن ہے اور وہ ہر وقت اس انتظار میں رہتا ہے ۔ کہ پاکیشیا پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لے یا اسے اپنی کالونی بنا لے لیکن پاکیشیا کا حلیف شوگران ہے اور پاکیشیا نے شوگران کے ساتھ مل کر اپنا دفاعی نظام ایسے انداز میں تیار کیا ہے کہ کافرستان کو جب تک مکمل دفاعی نظام کا علم نہ ہو جائے وہ اس پر حملہ نہیں کر سکتا اور پاکیشیا اپنے دفاعی نظام کی انتہائی سخت حفاظت کرتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود کوشش کے کافرستان یا دوسرے ممالک کے ایجنٹس اس نظام کی تفصیلات حاصل نہیں کر سکے ۔ چنانچہ یہ طے ہوا کہ پہلے پاکیشیا سے اس کے دفاعی نظام کی تفصیلات حاصل کی جائیں ۔ اس کے لئے ایک خاص منصوبہ تیار کیا گیا ۔ پاکیشیا حکومت کے اعلیٰ ترین عہدوں پر مامور افراد میں سے چند کو خریدا گیا ۔ خاص طور پر وزارت دفاع کے ایڈیشنل سیکرٹری کو اور پھر یہ تحریک چلائی گئی کہ کافرستان اسرائیلی ماہروں سے مل کر پاکیشیا کے دفاعی نظام کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے اس سلسلے میں ایسے ثبوت بھی مہیا کئے گئے جن کی وجہ سے حکومت یہ بات سمجھنے پر مجبور ہو گئی کہ واقعی ایسا ہو رہا ہے ۔ پھر یہ تحرک کیا گیا کہ فاک لینڈ کے دفاعی ماہرین

سے مل کر اسرائیل کے حملہ آور نظام کو حاصل کیا جائے اور پاکیشیا کے دفاعی نظام میں موجود ایسی خامیاں دور کی جائیں جن کی وجہ سے اسرائیل کافرستان سے مل کر پاکیشیا کا خاتمہ کر سکتا ہو ۔ یہ سارے کام طویل المیعاد منصوبہ بندی کے تھے لیکن یہ سب کام اطمینان اور سکون سے طے ہوتے گئے اور حکومت پاکیشیا نے اس سلسلے میں فاک لینڈ حکومت سے خفیہ مذاکرات شروع کر دیئے ۔ پھر یہ معاہدہ ہو گیا اور اس معاہدے کے تحت دفاعی ماہر آرتھر میک اپنی بیوی کے ساتھ سیاحوں کے روپ میں یہاں آ گیا اور پاکیشیا کی سب سے ٹاپ سیکرٹ فائل اس کے حوالے کر دی گئی" .... جیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"اوہ ۔ اس قدر طویل اور پیچیدہ منصوبہ بندی ۔ لیکن تم تو وہ آرتھر میک نہیں ہو ۔ پھر حکومت نے تم پر کیسے اعتماد کر لیا" .... ایلسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"چونکہ یہ سارا کام انتہائی خفیہ طور پر ہو رہا تھا اس لئے حکومت فاک لینڈ نے آرتھر میک کی نشانی کے طور پر خاص کوڈ طے کر لئے جن کی تفصیل مجھے بھی بتا دی گئی ۔ جب میں نے یہاں کے اعلیٰ حکام سے ان کوڈورڈز کا تبادلہ کیا تو پھر شک کی گنجائش ہی ختم ہو گئی اور فائل مجھے مل گئی" ۔ جیک نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"لیکن اب پاکیشیا کو معلوم تو ہو جائے گا کہ اصل آرتھر میک نہیں آیا ۔ پھر وہ یہ نہ سوچے گی کہ حکومت فاک لینڈ نے اس کے ساتھ

Scanned & PDF Copy by RFI

ہاتھ کیا ہے"...... ایلسی بھی پوری طرح جرح کرنے پر تلی ہوئی تھی۔

"آرتھر میک کو انڈر گراؤنڈ کر دیا گیا ہے اور ہم نے یہاں جس انداز میں کام کیا ہے اس سے یہی تاثر ملتا ہے کہ ہمیں اغوا کیا گیا ہے۔ اس لئے اب تو فاک لینڈ حکومت الٹا پاکیشیا سے احتجاج کرے گی کہ اس کا انتہائی اہم دفاعی ماہر پاکیشیا کی غلطی کی وجہ سے اغوا ہو گیا ہے۔ جب یہ فائل اسرائیل پہنچ جائے گی تو پھر حکومت فاک لینڈ اپنے دفاعی ماہر آرتھر میک کی قربانی دے دے گی اور اسے پاکیشیا پہنچا کر ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس طرح فاک لینڈ حکومت ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہو جائے گی"...... جیک نے جواب دیا۔

"لیکن باس۔ یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ اصل آرتھر میک یہاں آتا اور اسے اغوا کر لیا جاتا یا اسے ہلاک کر کے اس سے فائل حاصل کر لی جاتی اور فائل کو اسرائیل پہنچا دیا جاتا"...... آنے والے نوجوان نے کہا۔

"ہاں یہ تو ہو سکتا تھا لیکن حکومت فاک لینڈ کا یہ خفیہ مشن کسی بھی وقت ٹریس ہو سکتا تھا لیکن اب ایسا نہیں ہو سکے گا کیونکہ اگر کوئی بات ٹریس بھی ہوتی ہے تو ظاہر ہے فنک سنڈیکیٹ ہی ٹریس ہو گا۔ حکومت فاک لینڈ تو سرکاری طور پر ملوث نہ ہو گی"...... جیک نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک اور نوجوان اندر داخل ہوا۔

"آؤ ریمزے۔ تم نے بہت دیر کر دی"...... جیک نے آنے والے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس۔ انتہائی فول پروف انتظامات کرنے تھے اس لئے دیر ہو گئی۔ اپنے یہاں نکاسی کے ہر راستے پر انتہائی سخت چیکنگ ہو رہی ہے"۔ ریمزے نے کہا۔

"اوہ پھر تو مسئلہ بن گیا۔ کیونکہ فائل کی مائیکرو فلم نہیں بن سکی۔ اب اصل فائل کو ساتھ لے جانا پڑے گا اور اسے بہرحال چیک کیا جا سکتا ہے"...... جیک نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں باس۔ میں نے انتظامات ہی ایسے کئے ہیں کہ ہم انتہائی اطمینان سے فاک لینڈ پہنچ جائیں گے اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو گی"...... ریمزے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسے۔ مجھے تفصیل بتاؤ"...... باس نے کہا۔

"باس۔ یہاں سے ہم ٹورسٹ بسوں میں سوار ہو کر پہلے شمالی علاقوں میں جائیں گے اور وہاں سے ہم شوگران چلے جائیں گے مجھے معلوم ہے کہ صرف شوگران جانے والے راستے پر چیکنگ کا انہیں خیال نہ آئے گا باقی ہر ملک کو جانے والے راستے پر انہوں نے چیکنگ کرا رکھی ہو گی۔ شوگران میں چیف باس نے انتظامات پہلے ہی کر رکھے ہیں اس لئے ہم وہاں سے اطمینان سے فائل سمیت فاک لینڈ پہنچ جائیں گے"...... ریمزے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹورسٹ بسوں کو چیک نہیں کیا جائے گا"...... جیک نے پوچھا۔

"صرف ان کو چیک کیا جا رہا ہے جو ان علاقوں کی طرف جا رہے

Scanned & PDF Copy by RFI

ہیں جو کافرستان اور دوسرے ممالک کی سرحدی علاقے ہیں ۔ شمالی علاقوں کی طرف سوائے شوگران اور بہادرستان کے اور کسی ملک کی سرحد نہیں ہے ۔ اس لئے اس طرف جانے والوں کو چیک نہیں کیا جا رہا ۔ پھر ہمارے کاغذات اصل ہیں اور اب آپ بھی اصل چہروں میں ہیں میک اپ میں نہیں ہیں اس لئے اب کوئی کسی طرح بھی نہ پہچان سکے گا"...... ریمزے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ کب روانگی ہے"...... جیک نے کہا

"ایک گھنٹے بعد باس"...... ریمزے نے جواب دیا اور جیک نے اطمینان بھرے انداز میں سرہلا دیا۔

دو کاریں انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ آگے پیچھے دوڑتی ہوئی گلبہار کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں ۔ آگے والی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا اور پچھلی سیٹ پر کیپٹن شکیل اور تنویر موجود تھے ۔ جبکہ پچھلی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر چوہان تھا ۔ سائیڈ سیٹ پر صدیقی اور عقبی سیٹ پر خاور اور نعمانی تھے ۔

"عمران صاحب ۔ یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ فائل گلبہار کالونی کی کوٹھی میں موجود ہے"...... صفدر نے کہا۔

"علم نجوم بڑا مفید علم ہے ۔ بس زائچہ بنایا ۔ ستاروں کو دیکھا کر وہ ایک دوسرے کو کن نظروں سے دیکھ رہے ہیں اور بس جواب حاضر"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ بتانا نہیں چاہتے حالانکہ میرا خیال ہے

Scanned & PDF Copy by RFI

کہ اس میں نہ بتانے والی کوئی بات نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یار تم میری وہ فیس بھی مروانا چاہتے ہو جو میں نے زائچہ بنانے کی تمہارے چیف سے طے کی ہے۔ بڑی مشکل سے تو میں نے اسے اس بات پر قائل کیا ہے کہ زائچہ بنانا بڑا جان جوکھوں کا کام ہے۔ بڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔ ستارے بڑے چکر باز ہوتے ہیں ایک دوسرے کو ترچھی نظروں سے دیکھتے ہیں اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ جیسے ٹیڑھی نظروں سے دیکھ رہے ہوں۔ اس لئے ان کی اصل نظروں کو سمجھنا ہی زائچہ بنانے والے کا کمال ہے اور یہ کمال صرف مجھے ہی حاصل ہے ورنہ اگر ستاروں کی نظروں کا فرق نہ پہنچانا جائے تو فائل گلبہار کالونی کی بجائے گلبرگ کالونی پہنچ جاتی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو اس بار صفدر نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔

"اب واقعی ہمارا یار صفدر بوڑھا ہوتا جا رہا ہے۔ اب تو اس سے بولا بھی نہیں جاتا"...... عمران نے کہا لیکن صفدر نے کوئی جواب نہ دیا۔ کیپٹن شکیل کے لبوں پر البتہ مسکراہٹ تھی جبکہ تنویر پہلے سے ہی برا سا منہ بنائے بیٹھا ہوا تھا۔

"اچھا بھائی اچھا۔ بتا دیتا ہوں۔ تم لوگوں کی شکلیں دیکھ کر میرا دل بھی دنیا سے اچاٹ ہوتا دکھائی دے رہا ہے اور میں ابھی دنیا میں رہنا چاہتا ہوں۔ آخر ابھی میں نے دنیا میں دیکھا ہی کیا ہے۔ تو سنو روٹھے ہوئے لوگو۔ بڑا سیدھا سا مسئلہ ہے۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ

اس خصوصی فائل کے صفحات پر ایک خاص قسم کا مصالحہ لگایا گیا ہے جسے سائنسی زبان میں ڈی۔ ایکس کہا جاتا ہے تاکہ کسی بھی صورت میں اس فائل کا فوٹو یا فلم نہ بنائی جا سکے تو بات بن گئی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ ڈی ایکس میں سے الٹرا وائلڈ ریز تھری ڈی مستقل طور پر نکلتی رہتی ہیں اور ان ریز کو آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے سرداور سے رابطہ قائم کیا اور انہیں تفصیل بتائی تو انہوں نے اپنی لیبارٹری میں موجود خصوصی مشین کے ذریعے وہ ریز اس قدر رینج میں فضا میں پھیلا دیں کہ یہ ریز پورے دارالحکومت پر پھیل جائیں۔ پھر ان ریز کی وجہ سے وہ سپاٹ سامنے آ گیا جہاں سے الٹرا وائلڈ تھری ڈی ریز نکل کر فضا میں پہنچ رہی تھیں اور اس مشین کے ذریعے سپاٹ کی نشاندہی ہو گئی اور اس نشاندہی کے مطابق یہ سپاٹ گلبہار کالونی کی کوٹھی اے بلاک سکس زیرو سکس ہے بس اتنی سی بات ہے"۔ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ اسے اتنی سی بات کہہ رہے ہیں۔ یہ تو آپ نے ہاتھ پر سرسوں اگانے والی بات کر دی ہے کہ اس قدر اہم فائل کو اس انداز میں ٹریس کر لیا ہے"...... صفدر نے اس بار ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ واقعی سائنسی جادوگری ہے۔ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس طرح بھی اس فائل کو تلاش کیا جا سکتا ہے"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"ویسے جب عمران اس انداز میں کام کرتا ہے تو مجھے ایسے محسوس

Scanned & PDF Copy by RFI

ہوتا ہے کہ جیسے اس کے اندر سامری جادوگر کی روح حلول کر گئی ہو"۔ تنویر نے کہا تو کار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"سامری جادوگری کی روح مجھ میں ہوتی تو اب تک تم پتھر کے بن چکے ہوتے اور میں کسی کو اڑا کر لے جاتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس بار تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ حسرت ہمیشہ تمہارے دل میں ہی رہے گی"...... تنویر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب ہم گلبہار کالونی پہنچ گئے ہیں"...... اچانک صفدر نے کہا تو عمران چونک کر سیدھا ہو گیا اور پھر تھوڑی سی جدوجہد کے بعد انہوں نے اے بلاک میں کوٹھی نمبر سکس زیرو سکس کو تلاش کر لیا۔ یہ ایک درمیانے سائز کی کوٹھی تھی۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا۔

"کہیں یہ لوگ نکل نہ گئے ہوں"...... صفدر نے ایک سائیڈ پر کار روکتے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے"...... عمران نے کہا اور جیب سے ایک فکس فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ سرداور اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری مگر باوقار آواز سنائی دی۔

"سرداور۔ کیا پوزیشن ہے۔ سپاٹ خالی تو نہیں ہو گیا۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں اسے مسلسل چیک کر رہا ہوں۔ اوور"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ بس یہی معلوم کرنا تھا۔ ہم اس وقت سپاٹ پر پہنچ چکے ہیں۔ میں آپ کو کام مکمل ہونے پر کال کروں گا۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں رکھ لیا۔

"ابھی فائل اس کوٹھی کے اندر موجود ہے۔ اب ہم نے طے شدہ منصوبے کے تحت کام کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا اس کے ساتھ ہی اس کے باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ چوہان کی کار بھی ان سے کچھ فاصلے پر رک گئی تھی جب یہ لوگ کار سے اترے تو وہ سب بھی کار سے نیچے اتر آئے اور پھر عمران کے مخصوص انداز کے ہاتھ کے اشارے پر وہ سب بجلی کی سی تیزی سے سڑک کراس کر کے کوٹھی کی سائیڈ گلی کی طرف بڑھتے چلے گئے جبکہ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کوٹھی کی دوسری سمت میں واقع پتلی سی گلی کی طرف بڑھ گئے اور عمران اطمینان سے چلتا ہوا کوٹھی کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد سائیڈ گلیوں میں سے ایک میں سے صفدر اور دوسری میں سے چوہان واپس آ گئے۔

"بے ہوش کر دینے والی گیس فائر ہو گئی ہے ویسے میرا خیال ہے کہ ہمیں عقبی طرف سے اندر جانا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"سامنے کے رخ پر بھی کسی نہ کسی کی موجودگی ضروری ہے۔ تم

Scanned & PDF Copy by RFI

ایسا کرو کہ عقبی طرف سے اندر جا کر یہ پھاٹک کھول دو۔ میں اس دوران یہیں رہوں گا"...... عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا واپس گلی میں چلا گیا۔

"آپ سامنے کے رخ کیوں رہنا چاہتے ہیں عمران صاحب۔ اب تک تو اندر موجود افراد بے ہوش ہو چکے ہوں گے اور بے ہوش افراد تو نہیں نکل سکتے"...... چوہان نے کہا۔

"یہ معلوم نہیں کہ اندر موجود افراد کہاں کسی تہہ خانے میں ہوں یا کسی ایسی جگہ جہاں ہم لوگ فوری نہ پہنچ سکیں اور ہمیں ان کے آئندہ پروگرام کا بھی علم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری عدم موجودگی میں مین گیٹ سے اندر کوئی میزائل پھینک دے۔ میں ہر قیمت پر اس فائل کو بچانا چاہتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ واپس نہ گیا تھا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھل گیا اور پھاٹک میں صفدر کی شکل نظر آئی۔

"آیئے عمران صاحب۔ اندر تین افراد ہیں اور تینوں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"چوہان۔ تم باہر ہی رکو گے بلکہ سامنے جا کر کار کے پاس ٹھہر جاؤ۔ اگر ہمارے باہر آنے تک کوئی آئے تو بی ٹو ٹرانسمیٹر پر ہمیں اطلاع کر دینا"...... عمران نے چوہان سے کہا اور پھر چھوٹا پھاٹک کراس کر کے وہ کوٹھی کے اندر داخل ہو گیا۔ کوٹھی کے برآمدے میں کیپٹن شکیل

تنویر اور صدیقی موجود تھے۔

"عمران صاحب۔ ان تین افراد کے علاوہ اور کوئی آدمی کوٹھی میں موجود نہیں ہے۔ ہم نے پوری کوٹھی چیک کر لی ہے"...... صدیقی نے عمران کے قریب آنے پر کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں تین افراد جن میں ایک عورت بھی شامل تھی کرسیوں پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ تینوں غیر ملکی تھے۔

"ان کی تلاشی لو صفدر اور اگر ان کے پاس فائل نہ ہو تو پھر پوری کوٹھی میں فائل چیک کرو"...... عمران نے کہا تو صفدر تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے ایک مرد کی تلاشی لی لیکن اس سے فائل نہ مل سکی لیکن دوسرے آدمی کے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہی وہ چونک پڑا۔ اس میں تہہ شدہ فائل موجود تھی اس نے تیزی سے فائل باہر کھینچ لی۔

"یہی فائل ہے عمران صاحب"...... صفدر نے سرخ رنگ کی فائل عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے بجلی کی سی تیزی سے فائل جھپٹ لی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"خدایا تیرا شکر ہے۔ تو نے پاکیشیا کی سلامتی کو محفوظ رکھا"۔ فائل دیکھتے ہی عمران کے منہ سے بے اختیار کلمہ شکر نکلا اور اس کے سارے ساتھیوں کے ستے ہوئے چہرے یکلخت کھل اٹھے۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"میں یہ فائل سر سلطان کو پہنچا دوں ۔اس کا فوری پہنچنا انتہائی ضروری ہے ۔تم ایسا کرو کہ ان تینوں کو کار میں لاد کر دانش منزل پہنچا دو ۔البتہ دو آدمی یہاں کوٹھی پر رہیں گے تاکہ اگر ان کے مزید ساتھی آئیں تو انہیں کور کیا جا سکے"...... عمران نے فائل کو تہہ کر کے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی بانس کی طرح لمبے اور دبلے آدمی نے اس کا سر انڈے کی طرح صاف نظر آرہا تھا چہرہ لمبوترا سا تھا ۔خاص طور پر ٹھوڑی کافی نیچے کو جاتی ہوئی دکھائی دیتی تھی ۔اس کے چہرے کی ہڈیاں باہر کو نکلی ہوئی تھیں اس کے چہرے پر خاص چیز اس کی آنکھیں تھیں جو اتنی بڑی بڑی تھیں کہ یوں لگتا تھا جیسے پورے چہرے پر آنکھیں ہی آنکھیں ہوں اور آنکھیں کسی شاعر کی آنکھوں کی طرح خوابناک دکھائی دیتی تھیں ۔یہ فنک تھا ۔فاک لینڈ کا وہ مشہور آدمی جسے غنڈے اور بدمعاش ماسٹر فنک اور حکومت فاک لینڈ اسے لارڈ فنک کہا کرتی تھی ۔فنک کے رابطے نہ صرف حکومت فاک لینڈ کے انتہائی اعلیٰ ترین حکام کے ساتھ تھے بلکہ حکومت اسرائیل کے اعلیٰ حکام بھی فنک کے ساتھ رابطے رکھتے تھے اور وہ اسے اپنے لئے اعزاز سمجھتے تھے ۔فنک فاک لینڈ کا بہت بڑا جاگیردار تھا اور اس کے ساتھ ساتھ پورے فاک لینڈ

Scanned & PDF Copy by RFI

میں اس کے کلبوں، ہوٹلوں اور باروں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ فنک منشیات، شراب، اسلحہ اور نجانے کس کس چیز کی سمگلنگ میں پوری طرح ملوث رہتا تھا۔ اس کے پاس بے شمار گینگ تھے جن کا سربراہ وہ خود تھا اور یہ گینگ ہر برے کام میں ملوث رہتے تھے اور فاک لینڈ حکومت کا صدر تک فنک سے ہر وقت خوفزدہ رہتا تھا کیونکہ فاک لینڈ کی حکومت کی تبدیلی فنک کے لئے صرف ایک آنکھ کے اشارے کی مرہون منت تھی لیکن فنک کی یہ عادت تھی کہ وہ سیاست میں سوائے اشد ضرورت کے کبھی دخل نہ دیتا تھا بلکہ فاک لینڈ کے لئے وہ غیر سرکاری طور پر بھی کام کرتا رہتا تھا۔ اس کے لئے اس نے سیکرٹ سروس کی طرز کا ایک باقاعدہ گروپ بنا رکھا تھا جسے وہ ریڈ گروپ کے نام سے پکارتا تھا۔ ان سب برائیوں کے ساتھ ساتھ فنک انتہائی مخیر، ادب نواز اور شاعر طبیعت کا آدمی تھا۔ فاک لینڈ میں ہونے والے تمام فلاحی کاموں میں وہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا۔ ویسے بھی وہ عام آدمی کی عزت کرنے کا قائل تھا اور اس کے سنڈیکیٹ کے کسی آدمی کو یہ جرأت نہ تھی کہ وہ کسی عام اور شریف آدمی کو ناجائز طور پر تنگ کر سکے لیکن اپنے حریفوں اور دشمنوں کے لئے وہ انتہائی ظالم اور سفاک آدمی تھا۔ وہ صرف اپنے دشمن کی جان لینے کا ہی قائل نہ تھا بلکہ وہ اس کے پورے گھر کو بموں اور میزائلوں سے اڑا دیا کرتا تھا اور اس کے تمام قریبی عزیز اس کے بیوی بچے سب کو وہ اس طرح بے دریغ تہہ تیغ کر دیتا تھا کہ لوگ اس کی دشمنی کا تصور تک نہ کر سکتے تھے۔

یہی وجہ تھی کہ وہ ایک لحاظ سے فاک لینڈ کے تمام سیاہ و سفید کا مالک تھا۔ فاک لینڈ کے دارالحکومت سان کے عین وسط میں اس کا ایک شاندار اور وسیع و عریض رقبے پر پھیلا ہوا محل تھا۔ جسے فنک پیلس کہا جاتا تھا۔ فنک مستقل طور پر اس محل میں ہی رہتا تھا اور محل کے اندر اس کا انتہائی شاندار دفتر تھا جہاں سے وہ اپنے پورے سنڈیکیٹ کو کنٹرول کرتا تھا۔ ویسے تو ہر گروپ اور ہر کام کے علیحدہ علیحدہ چیف مقرر تھے جو خاصی حد تک خود مختار تھے لیکن بہرحال آخری کنٹرول فنک کے ہاتھ میں ہی تھا۔ ویسے وہ اپنے کاروباری دفتر میں بہت کم ہی آتا تھا اور اکثر وہ اپنے سٹڈی روم میں بیٹھا رہتا تھا جہاں سگار اور مشروب پینے کے ساتھ ساتھ شاعری اور ادب کا مطالعہ اس کا پسندیدہ شغل تھا۔ حیرت انگیز بات یہ تھی کہ اس پورے محل میں ایک عورت بھی نہ تھی کیونکہ فنک کا یہ شروع سے ہی نظریہ تھا کہ مرد کی کمزوری عورت ہوتی ہے اس لئے وہ ایسی کمزوری سے ہمیشہ دور رہتا تھا یہ اور بات ہے کہ اس کے بے شمار ہوٹلوں کلبوں، باروں اور گروپس میں بے شمار عورتیں کام کرتی تھیں لیکن فنک کسی عورت کو اپنے قریب لے آنے کا قائل ہی نہ تھا۔ اس سارے سیٹ اپ میں البتہ ایک استثنیٰ تھا اور وہ تھا فنک کی اکلوتی بیٹی وینا۔ جو فاک لینڈ کی ایک یونیورسٹی میں الیکٹرونکس کی طالبہ تھی۔ وینا انتہائی معصوم اور پاکیزہ فطرت لڑکی تھی جو ہر قسم کی برائیوں سے یکسر علیحدہ رہتی تھی۔ اس کے نزدیک اس کا والد لارڈ فنک صرف ایک مخیر، سخی اور انسان

Scanned & PDF Copy by RFI

دوست آدمی تھا اور وہ اس پر فخر بھی کرتی تھی اور جب کبھی اگر کوئی اسے فنک کی زندگی کا برا رخ بتانے کی کوشش کرتا تو وہ اسے تسلیم کرنے سے یکسر انکار کر دیتی تھی۔ وینا کی ماں اس وقت فوت ہو گئی تھی جب وہ پرائمری سکول کی طالبہ تھی اور اسے اس کی نانی نے پالا تھا جو دارالحکومت کے ایک مضافاتی علاقے میں رہتی تھی۔ فنک صرف ویک اینڈ پر وہاں جاتا تھا اور ویک اینڈ وہ وینا کے ساتھ ہی گزارتا۔ پھر جب وینا ہائی سکول میں داخل ہوئی تو اس کی نانی بھی فوت ہو گئی اور فنک نے وینا کو ہوسٹل میں داخل کرا دیا۔ تب سے اب یونیورسٹی میں پہنچ جانے کے باوجود وہ ہوسٹل میں ہی رہتی تھی اور جس طرح پہلے اس کا والد ویک اینڈ پر اس سے ملنے آتا تھا اس طرح اب وہ ویک اینڈ اپنے والد سے ملنے فنک پیلس جایا کرتی تھی اور فنک بھی چاہے پورا ہفتہ دنیا کے کسی بھی خطے میں گزارے لیکن ویک اینڈ کو وہ ہمیشہ اپنے محل میں اپنی بیٹی وینا کے ساتھ ہی گزارتا تھا۔ اس وقت بھی فنک اپنے سٹڈی روم میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فنک کی آواز اس کی جسامت کے لحاظ سے بے حد بھاری اور کرخت سی تھی۔

"سپیشل گروپ کا رانسن بول رہا ہوں ماسٹر"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بولو کیا کہنا چاہتے ہو"...... فنک نے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

اس کی نظریں ابھی تک کتاب پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

"پاکیشیا میں ہمارا مشن ناکام ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"کس مشن کی بات کر رہے ہو"...... فنک نے اسی طرح بے نیازانہ لہجے میں پوچھا۔ ناکامی کی بات سن کر اس کی پیشانی پر ہلکی سی شکن بھی نہ پڑی تھی۔ اور نہ ہی چہرے پر کسی قسم کی کوئی تبدیلی آئی تھی۔

"اسرائیلی سپیشل مشن"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"یہ وہی مشن ہے جس میں ہم نے وہاں سے دفاعی فائل حاصل کر کے اسرائیل پہنچانی تھی"...... فنک نے جواب دیا۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کس طرح ناکام ہوا ہے۔ مختصر الفاظ میں بتاؤ"...... فنک نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تمام پلاننگ کامیاب رہی ماسٹر۔ دفاعی فائل حاصل کر لی گئی۔ صرف اسے وہاں سے باہر نکالنا تھا اور اس کے لئے بھی تمام انتظامات کر لئے گئے تھے لیکن پھر اچانک وہاں موجود سپیشل گروپ فائل سمیت غائب ہو گیا۔ فائل واپس وزارت دفاع میں پہنچ گئی۔ وہاں ہمارے تمام مخبر پکڑ لئے گئے اور آج تک ان کا پتہ بھی نہ چل سکا کہ وہ کہاں گئے انہیں زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔ الٹا حکومت پاکیشیا نے حکومت ٹاک لینڈ سے اس سلسلے میں سخت ترین احتجاج کیا کہ انہوں نے اصل

Scanned & PDF Copy by RFI

دفاعی ماہر کی بجائے نقلی دفاعی ماہر آرتھر میک بھجوا دیا تھا جس پر حکومت فاک لینڈ نے جواب دیا کہ ان کے دفاعی ماہر آرتھر میک کو ہلاک کر دیا گیا اور انہیں اس کی خبر تک نہیں ہو سکی۔ انہوں نے اس کا سارا الزام اسرائیل پر ڈال دیا ہے"...... رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تمام سکیم کس نے بنائی تھی۔ تم نے"...... فنک نے اسی طرح مطمئن لہجے میں پوچھا۔

"نہیں ماسٹر۔ یہ سکیم آپ کے خصوصی حکم پر پلاننگ گروپ کے بوفیلو نے بنائی تھی۔ ہم نے تو اس پر عمل درآمد کیا تھا"۔ رانسن نے جواب دیا۔

"تم نے معلوم کیا کہ وہاں ہماری سکیم کس طرح فیل ہوئی"۔ فنک نے پوچھا۔

"یس ماسٹر۔ جو حتمی اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق یہ کام پاکیشیا سیکرٹ سروس نے سرانجام دیا ہے"...... رانسن نے جواب دیا تو فنک پہلی بار چونک پڑا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ تمہارا مطلب ہے کہ جس کے لئے علی عمران کام کرتا ہے۔ اس کی بات کر رہے ہو"...... فنک کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو کیا بوفیلو نے سکیم بناتے وقت پاکیشیا سیکرٹ سروس سے اسے خفیہ رکھنے کی کوئی پلاننگ نہ کی تھی۔ کیا وہ پاکیشیا سیکرٹ

سروس کے بارے میں نہیں جانتا تھا"...... فنک نے کہا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں ماسٹر"...... دوسری طرف سے رانسن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم ایسا کرو کہ سوائے بوفیلو کے اس مشن میں حصہ لینے والے ہر آدمی کو آف کر دو اور بوفیلو کو فون کر کے کہو کہ وہ مجھ سے بات کرے"...... فنک نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر اس نے ایک بار پھر نظریں کتاب پر جما دیں۔ اس کے چہرے سے قطعاً یہ محسوس نہ ہوتا تھا کہ اس نے رانسن کو کم از کم دس بارہ جیتے جاگتے انسانوں کی فوری ہلاکت کا حکم دے دیا ہے اور اسے بھی معلوم تھا کہ اس کے حکم کی تعمیل فوری ہونی تھی۔ کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فنک نے پہلے کی طرح مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"بوفیلو بول رہا ہوں ماسٹر"...... دوسری طرف سے ایک منمناتی ہوئی اور سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا میں مشن کی پلاننگ بناتے وقت تم نے وہاں کی مشہور زمانہ سیکرٹ سروس کو مدنظر رکھا تھا"...... فنک نے اسی طرح مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ سیکرٹ سروس انتہائی فعال اور تیز سروس ہے اس لئے میں نے تمام پلاننگ اس انداز میں کی کہ فائل اسرائیل پہنچ جائے اور سیکرٹ سروس کے کانوں تک اس کی بھنک

Scanned & PDF Copy by RFI

بھی نہ پڑ سکے لیکن اس کے باوجود وہ حرکت میں آ گئی اور انتہائی حیرت انگیز طور پر وہ فائل تک پہنچ بھی گئی اور اس کے ساتھ ہی وہاں موجود پورا سیٹ اپ بھی ختم ہو گیا ویسے وہاں موجود میرے مخبروں کے مطابق یہ کام علی عمران نے کیا ہے"...... بوفیلو نے جواب دیا۔

"کیا ہو گا۔ وہ ایسے کاموں کے لئے مشہور ہے لیکن ہمیں تو ناکامی کا صدمہ اٹھانا پڑا ہے اس لئے تمہاری سزا موت ہے۔ اپنے آپ کو ایک گھنٹے کے اندر خود ہلاک کر لو یہ تمہارے لئے کم سے کم سزا ہے ورنہ ایک گھنٹے بعد تمہارے ساتھ ساتھ تمہارا پورا خاندان موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا"...... فنک نے تیز اور سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر کتاب پر نظریں جما دیں۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"یس"...... فنک نے اس بار کتاب کو میز پر رکھ کر رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"آرنلڈ بول رہا ہوں لارڈ۔ سیکرٹری سپیشل سروسز"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"بولو کیا بات ہے"...... فنک نے ایسے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا جیسے حکومت فاک لینڈ کا سب سے بااختیار آدمی اس کا ادنیٰ ترین ملازم ہو۔

"آپ کو دفاعی فائل والے مشن کی رپورٹ مل گئی ہو گی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں اور میں نے متعلقہ افراد کو سزا بھی دے دی ہے"...... فنک نے جواب دیا۔

"اب اس فائل کے حصول کا کیا کیا جائے"...... آرنلڈ نے کہا۔

"فوری طور پر تو شاید ممکن نہ ہو کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں آ گئی تھی اور اب وہ اس بارے میں انتہائی محتاط ہو جائیں گے البتہ کچھ عرصے بعد دوسری کوشش کی جا سکتی ہے"...... فنک نے جواب دیا۔

"لیکن اسرائیلی حکام اس سلسلے میں بے حد بے چین ہیں۔ انہوں نے کافرستان میں خفیہ طور پر تمام انتظامات کر لئے تھے۔ صرف اس فائل کی ضرورت تھی اس کے بعد پاکیشیا پر جنگ تھوپ دی جاتی اور اسے ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جاتا۔ لیکن اب فائل کے بغیر یہ منصوبہ مکمل نہیں ہو سکتا"...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

"سوری آرنلڈ۔ میں کافرستان کے لئے اپنے آدمیوں کو مزید موت کے منہ میں نہیں دھکیل سکتا۔ پلاننگ تبدیل کر دو"...... فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کوئی سزا نہیں دیں گے جس نے اس مشن کو ناکام کیا ہے"...... آرنلڈ نے کہا تو فنک کے لبوں پر پہلی بار مسکراہٹ رینگ گئی۔

"بالکل دوں گا لیکن یہ میرا اپنا مسئلہ ہے۔ فنک کے آدمیوں سے ٹکرانے والے کسی صورت زندہ نہیں رہ سکتے۔ چاہے وہ عمران ہو یا

Scanned & PDF Copy by RFI

پاکیشیا سیکرٹ سروس ۔ لیکن میں اس معاملے میں جلدی نہیں کرنا چاہتا"...... فنک نے جواب دیا۔

"لارڈ اگر آپ اجازت دیں تو ایک تجویز پیش کروں"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد آرنلڈ نے کہا۔

"بولو ۔ جب میں نے تمہیں پہلے ہی بولنے کی اجازت دے دی ہے تو پھر دوبارہ اجازت مانگنے کی کیا ضرورت ہے"...... فنک نے کہا۔

"اگر آپ کسی طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہاں فاک لینڈ میں اپنے مقابلے کے لئے بلوا لیں تو پھر اس سروس کا خاتمہ آسانی سے اور یقینی طور پر ہو سکتا ہے اور اس سروس کی عدم موجودگی میں وہاں سے آسانی سے فائل حاصل کی جا سکتی ہے"...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ دونوں کام میں کروں"...... فنک نے کہا۔

"نہیں لارڈ ۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہاں بلانے اور اس کے خاتمے کا مشن آپ اپنے ذمے لے لیں تو پاکیشیا سے فائل کا حصول ہمارے یا اسرائیلی ایجنٹ کر لیں گے"...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

"لیکن اس کے لئے انہیں یہاں بلوانے کی کیا ضرورت ہے ۔ ان کا خاتمہ وہاں پاکیشیا میں بھی تو ہو سکتا ہے"...... فنک نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یقیناً آپ ایسا کر سکتے ہیں لیکن اس طرح ہمارا وہاں کام کرنے کا سکوپ نہ رہے گا کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہر طرف نگاہ رکھتی ہے ۔ جب وہ لوگ یہاں آ جائیں گے تو پھر وہاں کام آسان ہو جائے گا"۔

آرنلڈ نے جواب دیا۔

"ہاں تمہاری آسانی کے لئے ایسا ہو سکتا ہے ۔ ٹھیک ہے ان لوگوں کو ختم تو ہونا ہی ہے وہاں ہوں یا یہاں ہوں ۔ ایک ہی بات ہے ۔ اوکے تمہاری تجویز میں نے تسلیم کر لی اور کچھ"...... فنک نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا۔

"آپ کی مہربانی ہے لارڈ ۔ لیکن یہ کام جس قدر جلد ممکن ہو سکے ہو جانا چاہئے"...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔ ہو جائے گا"...... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحے وہ بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے رسیور اٹھا لیا اور اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سٹام سے میری بات کراؤ"...... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فنک نے حسب عادت کہا۔

"سٹام بول رہا ہوں ماسٹر"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کافی کچھ جانتے ہو کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم نے ایکریمیا کی خفیہ سروس میں کافی عرصے تک

Scanned & PDF Copy by RFI

کام کیا ہے"...... فنک نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس نے پاکیشیا میں میرے سپیشل گروپ کے ایک مشن کو ناکام کیا ہے اس لئے میں نے اس سروس کے خاتمے کا فیصلہ کر لیا ہے لیکن حکومت فاک لینڈ اور اسرائیل کے اعلیٰ حکام کی درخواست پر میں نے انہیں پاکیشیا میں سزا دینے کی بجائے ان کا مدفن فاک لینڈ کے دارالحکومت کو قرار دے دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ دارالحکومت ہسان کی سڑکوں پر ان کا خون بہے اور دارالحکومت کے کتے ان کی لاشیں نوچیں"...... فنک نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... سٹام نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم سمجھ گئے ہو گے کہ میں چاہتا ہوں کہ فوری طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہاں آنے پر مجبور کر دوں۔ اس کے لئے تمہارے پاس کیا تجویز ہے"...... فنک نے کہا۔

"ماسٹر۔ کیا انہیں یہ بتانا ہے کہ انہیں آپ یہاں بلوا رہے ہیں یا اسے خفیہ رکھنا ہے"...... سٹام نے جواب دیا۔

"نہیں۔ انہیں یہاں آنے سے پہلے بھی معلوم ہونا چاہئے کہ ان کا مقابلہ اب فنک سے ہو گا اور یہاں مرنے سے پہلے بھی انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ان کی موت فنک کی وجہ سے ہوئی ہے"...... فنک نے جواب دیا۔

"یس ماسٹر۔ یہ انتہائی آسان سی بات ہے۔ پاکیشیا کی کسی بھی اہم

شخصیت کو قتل کر دیا جائے اور اس قتل کی ذمہ داری کھلے عام فنک سنڈیکیٹ قبول کر لے"۔ سٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ قتل کو پی جائیں اور میرے مقابلہ پر نہ آئیں۔ کوئی اور تجویز"...... فنک نے کہا۔

"پھر ماسٹر۔ اس سروس کے لئے ایک سوئس لڑکی کام کرتی ہے اس کا نام مس جولیانا ہے اور کہا جاتا ہے کہ عمران اسے پسند کرتا ہے۔ اگر مس جولیا کو اغوا کر کے یہاں لے آیا جائے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس سر کے بل یہاں پہنچ جائے گی"...... سٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ انتہائی گھٹیا کام ہے۔ فنک کے شایان شان تجویز پیش کرو"...... فنک نے سخت لہجے میں کہا۔

"پھر یہی ہو سکتا ہے ماسٹر کہ آپ اسے کھلے عام چیلنج کر دیں"۔ سٹام نے جواب دیا۔

"وہ تو ہو گا۔ لیکن ان کی یہاں آمد۔ اوہ۔ ٹھیک ہے میرے ذہن میں ایک آئیڈیا آ گیا ہے۔ او کے"...... فنک نے بات کرتے کرتے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر بٹن پریس کر دیا۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"اسرائیلی چیف ایجنٹ ناتھن سے بات کراؤ"...... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی بج اٹھی تو فنک نے رسیور اٹھا

Scanned & PDF Copy by RFI

لیا۔

"یس"...... فنک نے کہا۔

"ناتھن بول رہا ہوں لارڈ"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ناتھن۔ تم نے چھ ماہ پہلے پاکیشیا میں مشن سرانجام دیا تھا۔ کوئی سائنسی مشن تھا"...... فنک نے پوچھا۔

"لارڈ۔ میں نے پاکیشیا کے زیرو ایکس میزائلوں کی خصوصی جگہوں پر تنصیب کے بارے میں تفصیلات کی فائل حاصل کی تھی"...... ناتھن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"پوری تفصیل بتاؤ"...... فنک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لارڈ۔ حکومت اسرائیل کو اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیا نے اپنے خاص اڈوں کی حفاظت کے لئے شوگران سے انتہائی خصوصی میزائل حاصل کرنے کی پلاننگ کی ہے اور اس سلسلے میں ان کے مذاکرات شوگران سے جاری ہیں اور انہوں نے شوگران کے اعلیٰ دفاعی حکام کو ایک خصوصی رپورٹ پیش کی ہے کہ وہ یہ میزائل کہاں کہاں نصب کرنا چاہتے ہے۔ حکومت اسرائیل نے اس میں دلچسپی لی چنانچہ میں وہاں گیا اور اس رپورٹ کی فائل کی کاپی لے آیا تھا۔ جو میں نے حکومت اسرائیل کے حوالے کر دی تھی"...... ناتھن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہارے اس مشن کی اطلاع وہاں کے اعلیٰ دفاعی حکام کو

یقیناً ہو گئی ہو گی۔ اس صورت میں کیا وہ اپنی رپورٹ کو تبدیل نہیں کر سکتے"...... فنک نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے لارڈ کہ میں نے یہ مشن اس انداز میں مکمل کیا ہے کہ اس رپورٹ کی نقل کے حصول کا پاکیشیائی حکام کو علم تک نہیں ہو سکا اور اگر ہو بھی جائے تو وہ ان جگہوں کو تبدیل نہیں کر سکتے صرف میزائلوں کی تنصیب کے پوائنٹس تبدیل کر سکتے ہیں۔ اس سے حکومت اسرائیل کو کوئی فرق نہیں پڑتا"...... ناتھن نے جواب دیا۔

"اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تمہارے اس مشن کے بارے میں علم ہو جائے تو کیا وہ یہ کاپی واپس حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ کیا انہیں اسے اب واپس حاصل کرنے کا کوئی فائدہ ہو گا"...... فنک نے پوچھا۔

"اگر انہیں یہ یقین دلا دیا جائے کہ یہ کاپی ابھی تک اسرائیلی حکام تک نہیں پہنچی تو پھر تو وہ لامحالہ اسے واپس حاصل کرنے کی کوشش کریں گے ورنہ میرا خیال ہے کہ وہ اسے واپس حاصل کرنے کی بجائے اس اصل رپورٹ کو ہی تبدیل کر دینے میں زیادہ دلچسپی لیں گے"۔ ناتھن نے جواب دیا

"اس رپورٹ کا کوئی خاص کوڈ نمبر وغیرہ"...... فنک نے پوچھا۔

"یس لارڈ اس کا کوڈ تھری زیرو ہے"...... دوسری طرف سے ناتھن نے جواب دیا۔

"اوکے"...... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر

Scanned & PDF Copy by RFI

قدرے مایوسی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"یہ بھی فضول بات ہے۔ چھ ماہ پہلے کی رپورٹ اب وہ حاصل کرنے کیوں آئیں گے۔ مجھے کچھ اور سوچنا پڑے گا"...... فنک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"رتھمین سے بات کراؤ"...... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فنک نے عادت کے مطابق کہا۔

"رتھمین بول رہا ہوں ماسٹر"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رتھمین۔ زیرو گروپ کے دس بارہ آدمی پاکیشیا بھجوا دو۔ وہ وہاں جا کر بے دریغ قتل وغارت کریں۔ پھر ان میں سے ایک آدمی کو گرفتار کرا دو۔ وہ حکام کو بتائے گا کہ کافرستان نے فاک لینڈ کے فنک سنڈیکیٹ سے مل کر پاکیشیا کو تباہ کرنے کا معاہدہ کیا ہے اور اب فنک سنڈیکیٹ مسلسل پاکیشیا میں وارداتیں کرتا رہے گا اس کے بعد اس آدمی کو چھڑوا لینا اور پھر کچھ روز خاموش رہ کر دوبارہ قتل وغارت کر کے اور فنک گروپ کا نام مشہور کر کے واپس آجانا ہے"...... فنک نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیا تم میرا مطلب سمجھ گئے ہو کہ میں دراصل کیا چاہتا ہوں"۔ فنک نے کہا۔

"سوری ماسٹر۔ لیکن آپ کے حکم کی تعمیل ہو جائے گی"۔ رتھمین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنے خلاف کام کرنے کے لئے فاک لینڈ بلوانا چاہتا ہوں تاکہ وہاں ان کی عدم موجودگی میں ایک اہم مشن مکمل کیا جا سکے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہاں آنے پر ہر طرف سے گھیر کر ختم کر دیا جائے۔ میں انہیں یہاں بلانے کے لئے یہ واردات کرانا چاہتا ہوں تاکہ وہ فنک گروپ کے خاتمے کے لئے خود ہی یہاں آ جائیں"...... فنک نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ اب میں ساری بات سمجھ گیا ہوں۔ لیکن ماسٹر۔ ہمیں کیسے اطلاع ملے گی کہ وہ لوگ یہاں پہنچ گئے ہیں"...... رتھمین نے کہا۔

"وہ لوگ یہاں پہنچ کر بہرحال فنک گروپ کے خلاف ہی کام کریں گے اور یہاں جیسے ہی انہوں نے اس سلسلے میں معمولی سی حرکت کی تو مجھے اطلاع مل جائے گی۔ تم سے جو کچھ کہا جا رہا ہے وہ کرو بہرحال تم نے اپنی کارروائیوں سے انہیں اس بات پر مجبور کر دینا ہے کہ وہ ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے یہاں آنے پر مجبور ہو جائیں"...... فنک نے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"یس ماسٹر۔اب میں اچھی طرح سمجھ گیا ہوں۔اب آپ کے حکم کی تعمیل آسانی سے ہو جائے گی"...... رحمین نے با اعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"او کے۔حکم کی تعمیل کرو اور فوری"...... فنک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور ایک بار پھر کتاب اٹھا لی اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے جیسے اس کی ساری پریشانیاں دور ہو گئی ہوں۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا جبکہ بلیک زیرو کچن میں اس کے لئے چائے بنانے کے لئے گیا ہوا تھا کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔اگر صاحب یہاں ہوں تو بات کرائیں"۔ دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے سلیمان۔کیوں فون کیا ہے"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔اس کے لہجے میں ناخوشگواری کا عنصر نمایاں تھا۔

"صاحب۔کرنل فریدی صاحب کا فون آیا تھا انہوں نے کہا ہے کہ آپ جہاں بھی ہوں انہیں فوری فون کریں۔اس لئے میں نے یہاں

Scanned & PDF Copy by RFI

فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے سلیمان نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور دوسرے ہاتھ سے کریڈل دبا کر چند لمحوں بعد کریڈل چھوڑ دیا۔ جب ٹون آ گئی تو اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"اسلامک سیکورٹی آفس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل فریدی صاحب سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کرنل فریدی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد کرنل فریدی کی آواز سنائی دی۔

"پیرو مرشد کی خدمت میں خلیفہ خاص علی عمران سلام عرض کرتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے بلیک زیرو ہاتھوں میں چائے کے دو کپ اٹھائے آپریشن روم میں داخل ہوا۔ اس کے لبوں پر بھی عمران کا فقرہ سن کر مسکراہٹ آ گئی تھی لیکن اس نے خاموشی سے چائے کا ایک کپ عمران کے سامنے میز پر رکھا اور دوسرا کپ اٹھائے وہ اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران۔ کیا اب تم نے علم نجوم بھی سیکھ لیا ہے"...... دوسری طرف سے کرنل فریدی کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"علم نجوم سیکھا بھی جاتا ہے۔ حیرت ہے۔ میرا تو خیال تھا کہ بس کاغذ پر دس بارہ خانے بنائے۔ ان میں سیاروں کے نام لکھے اور پھر کسی سیارے کو کان سے پکڑ کر دوسرے سیارے سے ٹکرا دیا اور کسی کو اٹھا کر کسی اور خانے میں پھینک دیا اور یہ کام اس وقت تک ہوتے رہنا چاہئے جب تک تمام نجوم ہاتھ جوڑ کر سامنے نہ کھڑے ہو جائیں۔ لیکن آپ تو کہہ رہے ہیں کہ اسے باقاعدہ سیکھنا پڑتا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ تو دوسری طرف سے کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے فائل کی تلاش میں جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ واقعی ایسا ہے کہ میں خود حیران رہ گیا ہوں۔ اس لئے تو میں نے پوچھا ہے کہ کہیں تم نے علم نجوم تو نہیں سیکھ لیا کہ بس زائچہ بنایا اور جا کر مجرموں کو کان سے پکڑ لیا اور ان سے فائل اگلوا لی"...... دوسری طرف سے کرنل فریدی نے مسکراتی ہوئی آواز میں کہا۔

"آپ کس فائل کی بات کر رہے ہیں پیر مرشد"...... عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا کی اہم ترین دفاعی فائل۔ ویسے مجھے جو معلومات ملی تھیں ان کے مطابق یہی معلوم ہوا تھا کہ فنک گروپ کا مقصد پاکیشیا کی کسی اہم ترین شخصیت کا اغوا ہے اور اس سلسلے میں ہوٹل پیراڈائز کے سالانہ فنکشن کا بھی اشارہ ملا تھا اس لئے میں نے تمہیں کال کیا تھا لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ ان کا مقصد اہم ترین شخصیت سے اہم ترین فائل

Scanned & PDF Copy by RFI

ہوگا"...... کرنل فریدی نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"انہوں نے واقعی اہم ترین شخصیت کو ہی اغوا کیا ہے اور اس بنا پر وہ اس فائل کو بھی حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ لیکن اہم ترین شخصیت پاکیشیائی نہیں بلکہ فاک لینڈ کی تھی۔ اس کا نام تھا آرتھر میک۔ جو فاک لینڈ کا بہت مشہور دفاعی ماہر ہے"...... عمران نے بھی اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو یہ اس انداز میں واردات ہوئی ہے لیکن تم اس قدر جلد اس فائل تک کیسے پہنچ گئے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اب آپ تو پیرو مرشد ہیں۔ آپ سے تو کوئی چیز چھپائی بھی نہیں جا سکتی۔ ورنہ کوئی اور پوچھتا تو اس سے دس من مٹھائی اور دو سو گز ململ کی پگڑی لئے بغیر ہرگز نہ بتاتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کرنل فریدی کو بتا دیا کہ فائل کو کاپی ہونے سے بچانے کے لئے اس پر خاص کوٹنگ کی گئی تھی جس سے ریز نکلتی رہتی ہیں اور اس نے کس طرح سرداور سے مل کر ان ریز کو ٹریس کیا اور کس طرح یہ فائل واپس حاصل کر لی۔

"تمہاری ذہانت کبھی کبھی واقعی ناقابل یقین کارنامے سرانجام دیتی ہے لیکن جن آدمیوں کو تم نے پکڑا ہے انہوں نے کیا کہا ہے کیونکہ فنک کے بارے میں مجھے جو تازہ ترین اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق وہ فاک لینڈ کا مشہور گینگسٹر ہے۔ اس نے باقاعدہ سنڈیکیٹ بنایا ہوا ہے۔ خود وہ کبھی کسی کے سامنے نہیں آتا۔ لیکن فاک لینڈ میں

اس کے نام کا طوطی بولتا ہے۔ لیکن ایسے آدمی تو اس قسم کی وارداتوں میں ملوث نہیں ہوا کرتے۔ ایسی وارداتیں تو سیکرٹ ایجنسیاں ہی کراتی ہیں"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق فنک کے تعلقات اسرائیل کے اعلیٰ ترین حکام کے ساتھ انتہائی قریبی ہیں اور میرا آئیڈیا ہے کہ یہ واردات اسرائیل نے فنک کے ذریعے کرانے کی کوشش کی ہے۔ ویسے اس نے تمام پلاننگ انتہائی ذہانت کے ساتھ بنائی تھی۔ کسی کو بھی آخری لمحات تک یہ احساس نہ ہو سکا تھا کہ آنے والا اصل آرتھر میک نہیں ہے اور ان لوگوں نے اسے پاکیشیا سے باہر لے جانے کی بھی انتہائی فول پروف پلاننگ کی تھی اور اگر اس فائل پر اتفاق سے وہ خاص کوٹنگ نہ ہوتی اور سرداور اسے چیک نہ کر سکتے تو پھر یہ فائل بڑی آسانی سے اسرائیل پہنچ جاتی اور اس کے ساتھ ہی پاکیشیا کا دفاع انتہائی زبردست خطرے میں پڑ جاتا۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو فنک دوہری شخصیت کا مالک لگتا ہے۔ وہ عام بدمعاش اور گینگسٹر بھی ہے اور ساتھ ہی ساتھ وہ سیکرٹ ایجنسی کے انداز میں بھی کام کرتا رہتا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"میرے آدمیوں نے فاک لینڈ سے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق تو وہ عام سا گینگسٹر ہی ہے۔ بہرحال تمہارا تجزیہ زیادہ درست ہے۔ ایسا ہو بھی سکتا ہے۔ اس لحاظ سے تو یہ فنک اسلامی دنیا کے لئے خطرناک حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا خاتمہ ضروری ہے"۔ کرنل

Scanned & PDF Copy by RFI

فریدی نے کہا۔

"ہاں ۔آپ کی بات درست ہے لیکن اس کے لئے آپ کو تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سلسلے میں پہلے ہی فیصلہ کر چکی ہے کہ پاکیشیا کی سلامتی تک پہنچ جانے والے اس ہاتھ کو ہمیشہ کے لئے توڑ دیا جائے اور میں آپ کا فون آنے پر فاک لینڈ کے بارے میں ہی فائل کا مطالعہ کر رہا تھا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر تمہارا چیف یہ فیصلہ کر چکا ہے تو پھر ٹھیک ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتی ہوئی آواز میں کہا۔

"بڑی مشکل سے منایا ہے چیف کو ۔وہ تو کسی صورت مان ہی نہیں رہے تھے ۔کہتے تھے کہ اب سیکرٹ سروس عام سے بدمعاش سے لڑتی پھرے گی لیکن آپ تو جانتے ہیں کہ آج کل مہنگائی اس قدر ہے کہ فارغ بیٹھا نہیں رہا جا سکتا ۔خدا خدا کر کے کوئی فائل گم ہوئی ہے اور وہ اتنی جلدی برآمد ہو گئی ہے کہ چیف صاحب کہتے ہیں کہ تم نے کیا ہی کیا ہے کہ تمہیں معاوضہ دیا جائے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"بات تو تمہارے چیف کی درست ہے کہ تم جیسے بڑے نامور سیکرٹ ایجنٹ اب فنک جیسے عام سے بدمعاشوں سے لڑتے پھریں گے"...... کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے خدا کے لئے آہستہ بولیئے ۔چیف کے کان بڑے لمبے

ہیں ۔اپنے مطلب کی بات سو میل سے سن لیتا ہے ۔اس نے آپ کی بات سن لی تو جو میں نے بڑی مشکل سے سکوپ بنایا ہے وہ بھی ہاتھ سے جاتا رہے گا"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے کرنل فریدی اپنی عادت کے خلاف قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر اپنے چیف کو میری طرف سے بتا دینا کہ فنک نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو فاک لینڈ بلانے کے لئے باقاعدہ دعوت نامہ ارسال کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور یہ دعوت نامہ پاکیشیا میں بے دریغ قتل وغارت پر مشتمل ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کہیں آپ مذاق تو نہیں کر رہے"...... اس بار عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"تم جو چاہے کہتے رہو ۔میں کچھ کہوں تو وہ مذاق ہو جاتا ہے"۔ کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔اس کا مطلب ہے کہ آپ کو اس کی باقاعدہ اطلاع مل چکی ہے"...... عمران کا لہجہ اسی طرح سنجیدہ تھا۔

"ہاں اور اسی لئے میں نے فون کیا تھا ۔فاک لینڈ میں فنک کے ایک سیکشن میں میرا مخبر موجود ہے ۔مجھے پاکیشیا سے اطلاع مل گئی تھی کہ تم نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں فائل واپس حاصل کر لی ہے اس پر میں سمجھ گیا تھا کہ یہ فنک لامحالہ تمہارے خلاف انتقامی

Scanned & PDF Copy by RFI

کارروائی کرے گا۔ چنانچہ میں نے اپنے مخبر کو الرٹ کر دیا تھا اور پھر مجھے اطلاع مل گئی کہ فنک نے اپنے ایک خاص زیرو گروپ کو پاکیشیا بھجوایا ہے تاکہ وہ وہاں جا کر بے دریغ قتل وغارت کرے اور اس بات کی باقاعدہ تشہیر کی جائے کہ کافرستان نے فنک گروپ کی خدمات حاصل کر لی ہیں کہ پاکیشیا میں مسلسل قتل وغارت اور تباہی مچائی جائے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس فنک سنڈیکیٹ کے خاتمے کے لئے فاک لینڈ آنے پر مجبور ہو جائے اور اسے یہاں ختم کر دیا جائے جبکہ اس کی عدم موجودگی میں پاکیشیا سے اس فائل کو حاصل کرنے کا مشن دوبارہ سرانجام دیا جائے۔ مجھے جیسے ہی یہ اطلاع ملی میں فوراً ہی حرکت میں آگیا اور پھر میرے آدمیوں نے وہ طیارہ فضا میں ہی تباہ کرا دیا جس میں فنک کے زیرو گروپ کے افراد پاکیشیا آ رہے تھے۔ یہ لوگ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے پاکیشیا آ رہے تھے اور طیارہ بھی فنک کی ہی اپنی ذاتی کمپنی کا تھا اس لئے میں نے طیارہ تباہ کرا دیا تاکہ یہ لوگ پاکیشیا جا کر منصوبے کے مطابق بے گناہ افراد کو ہلاک نہ کر سکیں اور تمہیں فون کال کرنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ تمہیں اس صورت حال سے آگاہ کر دیا جائے۔ اب جبکہ تم نے بتا دیا ہے کہ تمہارے چیف نے فنک کے خلاف کام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو میں مطمئن ہو گیا ہوں"۔ کرنل فریدی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا وہ مخبر اب بھی وہاں کام کر رہا ہے یا ٹریس ہو چکا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تمہیں کیسے اندازہ ہوا کہ وہ ٹریس ہو چکا ہے"...... کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس قدر اہم ترین معلومات حاصل کرنے والے آدمی کو طیارہ تباہ ہونے کے بعد لازماً ٹریس کر لیا گیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے افسوس ہے کہ اسے ٹریس کر لیا گیا اور اس کی لاش سڑک پر پڑی ہوئی پائی گئی"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کی بے حد مہربانی کرنل صاحب کہ آپ نے پاکیشیا کے بے گناہ شہریوں کو ہلاکت سے بچانے کی کارروائی کی۔ اب میں اس فنک سے خود ہی نمٹ لوں گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا چونکہ اسلامی ملک ہے اس لئے اس کے شہریوں کو اس طرح کی ہلاکت سے بچانا میرا فرض تھا جو میں نے ادا کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ اگر تم کہو تو فنک کے خلاف میں خود کوئی کارروائی کروں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"نہیں پیر و مرشد۔ اس سے میں خود نمٹ لوں گا۔ آپ بڑے آدمی ہیں۔ آپ کا ایسے گھٹیا مجرموں کے مقابل آنا درست نہیں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ خدا حافظ"...... دوسری طرف سے کرنل فریدی نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"آپ کی چائے تو ٹھنڈی ہو گئی ہو گی۔ اسے دوبارہ گرم کر لاؤں"...... بلیک زیرو نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ کرنل فریدی کی گرم گرم باتیں سن کر اب مزید کسی گرمی کی گنجائش نہیں رہی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چائے کی پیالی اٹھا کر اس نے بڑے بڑے گھونٹ لینے شروع کر دیئے۔

"کیا واقعی آپ فنک کے خلاف کام کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ آپ نے مجھے تو بتایا نہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"فاک لینڈ کی فائل میں اسی لئے دیکھ رہا تھا۔ فنک کے بارے میں جو معلومات میں نے مختلف ایجنسیوں سے حاصل کی ہیں ان سب کے مطابق فنک ایک عام سا بدمعاش ہے لیکن جس ذہانت سے اس نے دفاعی فائل حاصل کرنے کی پلاننگ کی ہے اس سے مجھے اس بات پر یقین نہ آرہا تھا کہ فنک ایک عام سا بدمعاش ہو سکتا ہے ویسے بھی عام سے بدمعاش اس قسم کی دفاعی فائلوں کو حاصل کرنے کے لئے کام نہیں کیا کرتے لیکن کسی طرف سے بھی کوئی اطلاع نہ مل رہی تھی جس سے یہ ثابت ہو جاتا کہ اس کا تعلق حکومت سے ہے لیکن اب کرنل فریدی کی بات سن کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ فنک دراصل اسرائیلی ایجنٹ ہے اب دیکھو اس نے فائل حاصل کرنے کا جو پلان دوبارہ بنایا ہے وہ بھی اس کی انتہائی ذہانت کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو فاک لینڈ بلانا چاہتا ہے تاکہ اس کی عدم

موجودگی میں یہاں آسانی سے کارروائی کر سکے اور چونکہ فاک لینڈ میں اس کا سنڈیکیٹ بے حد مضبوط ہے اس لئے اسے یقین ہے کہ وہ آسانی سے وہاں سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دے گا اور اس بات سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں اس کا مخبری کا نظام خاصا طاقتور ہے کہ اسے وہاں بیٹھے معلوم ہو گیا ہے کہ فائل کی برآمدگی کی کارروائی پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کی ہے اور ایسے نظام رکھنے والے لوگ صرف بدمعاش نہیں ہوا کرتے"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ کی وجہ سے اسے معلوم ہوا ہے کیونکہ آپ کے متعلق تو شاید اب دنیا کا ہر آدمی جاننے لگ گیا ہے کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہی ہوا ہو گا لیکن اس سے اس کی مخبری کے نظام کی طاقت کا تو پتہ چلتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ وہاں جا کر کیا کریں گے۔ کیا فنک کے بدمعاشوں سے لڑیں گے۔ ان کے کلب وغیرہ تباہ کریں گے اگر ایسا ہے تو اس سے کیا فائدہ ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میرا خیال ہے کہ چیف حضرات کے ذہن کسی بین الاقوامی سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں کہ ایک جیسے خیالات ہی سب کے ذہنوں میں آتے ہیں۔ فنک ایک سنڈیکیٹ کا چیف ہے۔ اس نے بھی یہی سوچا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آئے گی تو اس کے بدمعاشوں سے

Scanned & PDF Copy by RFI

لڑتی پھرے گی اور تم سیکرٹ سروس کے چیف ہو۔ تم نے بھی یہی بات کی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور آپ کر بھی کیا سکتے ہیں۔ آپ کے سامنے کوئی مشن تو ہو گا نہیں"...... بلیک زیرو نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فنک نے جس طرح انتہائی ذہانت سے پلاننگ بنا کر پاکیشیا کی اہم ترین فائل حاصل کی تھی ایسے آدمی کا خاتمہ ہی سب سے بڑا مشن ہے بلیک زیرو۔ اس بار تو اس کا مشن ناکام ہو گیا ہے لیکن ضروری نہیں کہ آئندہ بھی وہ ناکام رہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ ایسے آدمی کا خاتمہ پاکیشیا کے مفاد میں ہے لیکن آپ کو تو وہ لوگ پہچانتے ہیں۔ ظاہر ہے جیسے ہی آپ یہاں سے روانہ ہوں گے ویسے ہی انہیں اس کا علم ہو جائے گا اور پھر پورے فاک لینڈ کے بدمعاش وہاں آپ کو گھیرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے"...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم جو کچھ سوچ رہے ہو۔ وہ میں سمجھ رہا ہوں کہ سیکرٹ سروس فاک لینڈ پہنچ کر خواہ مخواہ بدمعاشوں سے الجھتی رہے گی لیکن ایسا نہیں ہو گا۔ صرف ایک آدمی کے ہلاک کرنے کے مشن کے لئے سیکرٹ سروس کو حرکت میں لانا ہی سیکرٹ سروس کی توہین ہے اور کم از کم میں تو ایسی توہین کا سوچ بھی نہیں سکتا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں واقعی یہی بات سوچ رہا تھا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے فنک کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں ان میں ایک اہم بات یہ سامنے آئی ہے کہ فنک کی ایک لڑکی فاک لینڈ کی ایک یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہے اور وہ وہیں ہوسٹل میں ہی رہتی ہے اور ویک اینڈ پر اپنے والد سے ملنے جاتی ہے اور فنک بھی چاہے پورا ہفتہ کہیں بھی رہے لیکن ویک اینڈ پر وہ ہر صورت میں اپنی لڑکی جس کا نام وینا بتایا گیا ہے سے ملنے اپنی رہائش گاہ پر ضرور پہنچ جاتا ہے۔ ہمارا مقصد صرف فنک کا خاتمہ ہے اس لئے یہ کام اس کی لڑکی کے ذریعے ہی کرایا جا سکتا ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ آپ اس لڑکی کے میک اپ میں دوسری عورت بھیج دیں گے جو فنک کو ہلاک کر دے گی لیکن جیسے ذہین آدمی نے لامحالہ اس بارے میں بھی انتظامات کر رکھے ہوں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ایسا سوچنا تو انتہائی حماقت ہے بلیک زیرو۔ میں نے کوئی فائنل بات نہیں کی۔ ایک آئیڈیا ہی بتایا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں ایک تجویز پیش کروں"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اچانک بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"کیسی تجویز۔ کھل کر بات کرو"...... عمران نے کہا۔

"آپ سب یہاں رہیں۔ میں فاک لینڈ چلا جاتا ہوں۔ وہاں فنک کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کر دوں گا۔ فنک آپ کے بارے میں تو جانتا ہے لیکن میرے بارے میں کچھ نہیں جانتا"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم اکیلے وہاں جا کر کچھ نہیں کر سکو گے۔ فاک لینڈ میں فنک کی جو حیثیت ہے اور جس طرح اس کے آدمی وہاں کام کر رہے ہیں اس کا مجھے کچھ کچھ اندازہ ہے۔ اس قسم کے سنڈیکیٹ انتہائی خطرناک ہوتے ہیں۔ ان کی دہشت عام لوگوں پر اس قدر ہوتی ہے کہ لوگ بھی خوف کی وجہ سے ان کے مخبر بن جاتے ہیں اور فنک بٹ تو انتہائی طاقتور سنڈیکیٹ ہے البتہ اس کا یہ حل ہو سکتا ہے یرٹ سروس کا ایک گروپ وہاں باقاعدہ جائے اور وہاں فنک لیٹ کے خلاف کام شروع کر دے جبکہ دوسرا گروپ خفیہ رہ کر ت کے خاتمے کے لئے کام کرے۔ اس طرح فنک بھی مطمئن ہو جائے گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کی سوچ کے عین مطابق جال میں پھنس گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن پھر یہاں بھی تو سیکرٹ سروس کو کام کرنا پڑے گا کیونکہ فنک کا منصوبہ تو یہی ہے کہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچے تو وہ اپنے آدمی یہاں بھجوا دے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ یہاں بھی سیکرٹ سروس کا رہنا ضروری ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے اس معاملے میں زیادہ گہرائی میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایک گروپ کو لے کر کھلے عام وہاں پہنچ جاتا ہوں تم یہاں دوسرے گروپ کے ساتھ محتاط رہنا"۔ عمران نے اس طرح طویل سانس لیتے ہوئے کہا جیسے اس نے اچانک سب باتیں سوچنا چھوڑ کر کوئی فیصلہ کر لیا ہو۔

"میرے خیال سے یہ بہتر رہے گا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

فنک اس وقت اپنے محل میں موجود میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور فنک نے فائل سے نظریں ہٹائے بغیر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"....... فنک نے کہا۔

"رابرٹ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے ماسٹر"....... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"......... فنک نے مختصر الفاظ میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں ماسٹر"....... چند لمحوں بعد رسیور سے ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"بولو"...... فنک نے اسی طرح فائل پر نظریں جمائے ہوئے جواب دیا۔

"باس۔ رتھمین نے جو زیرو گروپ پاکیشیا بھجوایا تھا اسے راستے میں ہی ختم کر دیا گیا ہے اور یہ کام اسلامک سیکورٹی کونسل کے کرنل فریدی کی طرف سے ہوا ہے"...... رابرٹ نے کہا تو فنک بے اختیار چونک پڑا۔

"کرنل فریدی کی طرف سے۔ لیکن اس کا اس سارے معاملے سے کیا تعلق ہے"........ فنک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا اسلامی ملک ہے ماسٹر اور کرنل فریدی اسلامک سیکورٹی کونسل کا چیف ہے"....... رابرٹ نے جواب دیا۔

"کیسے معلوم ہوا کہ یہ کام کرنل فریدی کا ہے"....... فنک نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"رتھمین کے گروپ میں اس کا مخبر موجود تھا ماسٹر۔ زیرو گروپ جس چارٹرڈ طیارے پر پاکیشیا جا رہا تھا اس چارٹرڈ طیارے کو فضا میں ہی تباہ کرا دیا گیا اور وہ آدمی اس کی اطلاع کرنل فریدی کو ایک خاص ساخت کے ٹرانسمیٹر پر دے رہا تھا کہ اسے پکڑ لیا گیا اور پھر تشدد کے بعد اس نے یہی بتایا ہے کہ پہلے بھی جو مشن پاکیشیا میں ناکام ہوا ہے اس میں بھی کرنل فریدی کا ہاتھ ہے اور اب بھی زیرو گروپ کے وہاں خاتمے کے بارے میں اس نے ہی کرنل فریدی کو اطلاع دی تھی"۔ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ مخبر ابھی زندہ ہے"....... فنک نے پوچھا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"نہیں ماسٹر۔ وہ تشدد کے دوران ہلاک ہو گیا ہے"....... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمارے خلاف دو گروپ کام کر رہے ہیں"۔ فنک نے کہا۔

"کرنل فریدی کے بارے میں اطلاع ملنے کے بعد ہم نے اپنے طور پر وہاں موجود کچھ لوگوں سے معلومات حاصل کر لی ہیں ان معلومات کے مطابق کرنل فریدی براہ راست آپ کے خلاف میدان میں نہیں آ رہا۔ البتہ اس نے پاکیشیا میں عمران کو فون کر کے اسے آپ کے متعلق بتا دیا ہے اور عمران نے اسے بتایا ہے کہ وہ آپ کے خلاف کام کرنے کے لئے فاک لینڈ آ رہا ہے اور ماسٹر۔ ابھی چند لمحے پہلے یہ اطلاع کنفرم بھی ہو گئی ہے۔ علی عمران اپنے چار ساتھیوں سمیت فاک لینڈ کے لئے پاکیشیا سے روانہ ہو گیا ہے"....... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری پلاننگ کامیاب جا رہی ہے"....... فنک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ماسٹر۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس صرف چار افراد پر مشتمل تو نہیں ہو گی"....... رابرٹ نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے بعد لامحالہ ان کا انتقام لینے کے لئے باقی افراد بھی یہاں پہنچ جائیں گے۔ اس طرح پوری سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہو جائے گا"....... فنک نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ حکم دیں تو جس طرح کرنل فریدی نے زیرو گروپ کے طیارے کو فضا میں تباہ کر دیا ہے اسی طرح اس طیارے کو بھی فضا میں تباہ کر دیا جائے جس میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت سفر کر رہا ہے"....... رابرٹ نے کہا۔

"نہیں رابرٹ۔ میں ان کے شایان شان موت انہیں دینا چاہتا ہوں۔ ابھی تم لوگ صرف ان کی نگرانی کرو گے انہیں یہاں پہنچ کر کچھ دنوں تک آزادی سے کام کرنے دو تاکہ میں بھی دیکھوں کہ وہ یہاں آکر کیسے کام کرتے ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ عمران انتہائی ذہین آدمی ہے۔ میں اس کی ذہانت دیکھنا چاہتا ہوں"....... فنک نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے ماسٹر کو وہ جو کچھ کرتے رہیں۔ ان کو کچھ نہ کہا جائے"....... رابرٹ کے لہجے میں حیرت تھی۔

"نہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ تم اور تمہارا گروپ ان کی نگرانی کرے گا جبکہ جیکب گروپ یہاں ان کے مقابلے پر اترے گا۔ جیکب کو میرا حکم پہنچا دینا کہ میں چاہتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ اس کے ہاتھوں ہو"....... فنک نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ میں سمجھ گیا ہوں"....... رابرٹ نے کہا تو فنک نے رسیور رکھ دیا لیکن رسیور رکھتے ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فنک نے چونک کر ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... فنک نے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"ماسٹر۔اسرائیل سے جناب زارش آپ سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا۔بات کراؤ"...... فنک نے چونک کر کہا۔

"ہیلو زارش بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"یس سر۔میں فنک بول رہا ہوں"...... اس بار فنک کا لہجہ خاصا مؤدبانہ تھا۔

"فنک۔مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا میں تمہارا مشن ناکام ہو گیا ہے اور اب عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ فاک لینڈ آرہا ہے تاکہ تمہیں ٹریس کر کے تمہارا خاتمہ کر سکے"...... زارش کا لہجہ سرد تھا۔

"آپ کی اطلاع درست ہے لیکن فاک لینڈ اسے میں نے خود بلوایا ہے"...... فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"خود بلوایا ہے۔کیا مطلب۔کیوں بلوایا ہے"...... زارش کے لہجے میں حیرت تھی۔اور جواب میں فنک نے اسے پوری تفصیل بتا دی۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ وہ یہاں آکر تمہارے دوٹکے کے بدمعاشوں سے لڑتا پھرے گا اور تمہارے سنڈیکیٹ کے لوگ اس کا خاتمہ کر دیں گے"...... زارش کے لہجے میں بے پناہ تلخی تھی۔

"یس سر۔یہاں آنے کے بعد اس کی موت میری مٹھی میں ہو گی۔

یہاں کا ہر آدمی اس کا دشمن ہو گا اور میں جب چاہوں گا ایک اشارے سے اس کا اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دوں گا"...... فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آج تک تمہارے متعلق مجھ سمیت سب کی یہی رائے تھی کہ تم انتہائی ذہین آدمی ہو۔لیکن آج پہلی بار مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تم دنیا کے سب سے بڑے احمق ہو"...... زارش نے انتہائی درشت لہجے میں کہا تو فنک کا چہرہ بگڑ سا گیا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں سر"...... فنک نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بڑی مشکل سے اپنے آپ پر کنٹرول کر کے بول رہا ہو۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔جسے تم اپنے بدمعاشوں کے ہاتھوں مروانا چاہتے ہو۔اس کو مارنے میں اسرائیل کی تمام ایجنسیاں، ایکریمین، گریٹ لینڈ، ویسٹرن کارمن اور نجانے کس کس ملک کی سیکرٹ ایجنسیاں اور سیکرٹ ایجنٹس ناکام رہے ہیں اور نجانے کتنی بین الاقوامی مجرم تنظیمیں یہی حسرت لئے خاک میں مل گئی ہیں۔وہ ہزار آنکھیں اور ہزار دماغ رکھنے والا ایک ایسا عفریت ہے جس کا کوئی توڑ ہی نہیں ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ وہ صرف اس لئے فاک لینڈ آرہا ہے کہ اسے کسی نہ کسی طرح اطلاع مل گئی ہو گی کہ فاک لینڈ میں اسرائیل کی تھری ایکس لیبارٹری کام کر رہی ہے اور تم اس کے انچارج ہو۔وہ لامحالہ تمہارے ذریعے اس لیبارٹری کا کھوج لگا لے گا اور پھر تمہارے ساتھ ساتھ اس لیبارٹری کو بھی تباہ کر دے گا اور تم جانتے ہو

Scanned & PDF Copy by RFI

که اس لیبارٹری میں بننے والے ہتھیار پر اسرائیل نے اپنی بقا کا انحصار کر رکھا ہے"...... زارش کے لہجے میں بے حد تلخی تھی۔

"نہیں سر۔ ایسا ناممکن ہے۔ پورے فاک لینڈ میں میری ذات کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ لیبارٹری ہے بھی ہی یا نہیں۔ اسے کیسے معلوم ہو سکتا ہے"...... فنک نے جواب دیا۔

"نہیں۔ اس معاملے میں ہم کوئی رسک نہیں لے سکتے۔ اس لیبارٹری اور اس ہتھیار پر اسرائیل کے مستقبل کا انحصار ہے۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ عمران کے فاک لینڈ پہنچنے سے پہلے پہلے اسرائیل شفٹ ہو جاؤ۔ فوری طور پر بغیر کوئی لمحہ ضائع کئے اور یہ رعایت بھی صرف تمہارے لئے ہے ورنہ تمہاری جگہ کوئی دوسرا ہوتا تو ہم اسے ان حالات میں زندہ بلانے کی بجائے اسے ہلاک کر دینا زیادہ بہتر سمجھتے"...... زارش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ آپ کا حکم ہے"...... فنک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"صرف میرا ہی نہیں ہے بلکہ تمام اعلیٰ حکام کا فیصلہ ہے۔ جیسے ہی ہمیں یہ اطلاع ملی کہ عمران فاک لینڈ تمہارے خلاف کام کرنے آ رہا ہے تو فوری طور پر ہنگامی میٹنگ کال ہوئی اور پھر طویل بحث مباحثے کے بعد جو فیصلہ ہوا وہ تم تک میں پہنچا رہا ہوں ویسے بیشتر حکام کا خیال تھا کہ تمہیں ہلاک کر دیا جائے لیکن میں نے اس کی مخالفت کی اور پھر میرے ٹھوس دلائل کی وجہ سے تمہاری زندگی بچ گئی"۔ زارش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا بے حد شکریہ جناب کہ آپ نے وہاں میری حمایت کی۔ لیکن میں آپ کے اس فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہوں۔ میرا نام فنک ہے اور میں اس طرح ایک آدمی سے چھپ کر نہیں بیٹھ سکتا آپ زیادہ سے زیادہ میری موت کا حکم صادر کر دیں گے۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔ میں اپنا تحفظ کر سکتا ہوں۔ لیکن یہ بتا دوں کہ اگر اسرائیل کے کسی ایجنٹ نے مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو اسرائیل کی لیبارٹری ایک لمحے میں جل کر راکھ ہو جائے گی"۔ فنک نے تیز لہجے میں کہا تو دوسری طرف چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی۔

"کیا تم اسرائیل سے بغاوت کر رہے ہو"...... چند لمحوں بعد زارش کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"نہیں۔ لیکن میں اس طرح اسرائیل کے ہاتھوں کھلونا بھی نہیں بن سکتا کہ جب چاہیں مجھے آف کر دیں اور جب چاہیں مجھے آن کر دیں"...... فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو فنک۔ تم اسرائیل کے ایک اچھے ایجنٹ ہو۔ ہم نہیں چاہتے کہ تم اس عمران کے ہاتھوں ضائع ہو جاؤ"...... اس بار زارش کا لہجہ پہلے سے نرم تھا۔

"یہ تو وقت بتائے گا کہ کون کس کے ہاتھوں ضائع ہوتا ہے۔ بہرحال یہ بات طے ہے کہ میں اس عمران کا اور پوری سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دوں گا پھر آپ سے بات کروں گا"...... فنک نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"نانسنس۔ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ فنک کے ناخدا بن گئے ہیں"۔ فنک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ سے بات کراؤ"...... فنک نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"...... فنک نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں ماسٹر۔ آپ نے یاد کیا تھا"...... دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"سنو رابرٹ۔ میں نے اپنا پہلا فیصلہ تبدیل کر دیا ہے۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کو کوئی موقع نہیں دیا جائے گا۔ پورے سنڈیکیٹ اور تمام شعبوں کو ریڈ الرٹ کر دو اور انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی فوری ہلاکت کی کال دے دو۔ اب چاہے اس کا طیارہ فضا میں ہی تباہ کر دیا جائے یا اس کا خون زمین پر بہاؤ۔ میں اس کی اور اس کے ساتھیوں کی فوری ہلاکت چاہتا ہوں اور تم بھی سن لو اور تمام سیکشنز کو بھی بتا دینا کہ جو بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے میں ناکام رہا وہ موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ اٹ از فائنل آرڈر"...... فنک نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"اب میں دیکھوں گا کہ عمران مزید کتنے سانس لیتا ہے اور اب ان اسرائیلی حکام کو بھی علم ہو جائے گا کہ فنک کیا حیثیت رکھتا ہے"...... فنک نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر فائل پر نظریں جما دیں۔ اس کا چہرہ تیزی سے پرسکون ہوتا چلا گیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"عمران صاحب ۔ فاک لینڈ میں ہمارا مشن کیا ہے"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔ وہ سب اس وقت ہوائی جہاز کی نشستوں پر براجمان تھے اور جہاز فضا میں انتہائی تیز رفتاری سے فاک لینڈ کی طرف اڑا چلا جارہا تھا ۔ عمران کے ساتھ صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور خاور تھے ۔ جولیا اس بار ٹیم کے ساتھ نہ آئی تھی ۔ اس لئے صفدر عمران کے ساتھ والی نشست پر بیٹھا ہوا تھا ۔ وہ سب اپنے اصل چہروں میں تھے اور انہیں پاکیشیا سے روانہ ہوئے کئی گھنٹے گزر چکے تھے اور فاک لینڈ کے دارالحکومت سان تک پہنچنے میں اب تھوڑا سا وقت رہ گیا تھا ۔ عمران سارے عرصے میں نشست سے سر ٹکائے خراٹے ہی لیتا رہا تھا جبکہ دوسرے ساتھی رسائل کے مطالعے میں مصروف رہ کر وقت گزار رہے تھے ۔ اب سے تھوڑی دیر پہلے عمران نے آنکھیں کھولیں اور پھر اٹھ کر وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا تھا ۔ باتھ روم سے واپس آ کر وہ

نشست پر بیٹھا ہی تھا کہ صفدر نے سوال کر دیا تھا ۔

"خاک چھاننا"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور ایک بار پھر نشست سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں ۔

"لیکن چھاننی تو آپ ساتھ لائے نہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں ۔

"کیا وہاں نہیں ملے گی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"کہاں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"خاک لینڈ میں ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جہاں خاک ہو وہاں چھاننی نہ ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا ۔

"تو آپ خاک لینڈ جارہے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"یہ جدید دور ہے مسٹر صفدر سعید ۔ اب وہ قدیم زمانہ نہیں کہ سینڈ لینڈ میں جا کر لیلیٰ لیلیٰ پکارنا پڑے ۔ اب تو خاک لینڈ کا دور ہے جہاں خاک بھی مل جاتی ہے اور لینڈ بھی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا ۔

"جب آپ سے کوئی بات بن نہ سکے ۔ تب پھر آپ اس انداز میں بات کر دیتے ہیں جیسے آپ کی بات میں بڑے گہرے راز پوشیدہ ہوں ۔ جدید دور ۔ خاک اور لینڈ ۔ کیا معنی ہوا"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا ۔

"خاک جانتے ہو کسے کہتے ہیں"...... عمران نے کہا ۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"مٹی کو کہتے ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"یعنی تمہیں مٹی اور خاک میں فرق کا بھی علم نہیں ہے۔ مٹی اور چیز ہوتی ہے اور خاک اور چیز۔ مٹی کے اوپر جو دھول سی ہوتی ہے اسے خاک کہا جاتا ہے۔ لینڈ کا مطلب ہے زمین۔ یعنی مٹی کا مجموعہ۔ اس لئے خاک لینڈ کا مطلب ہوا کہ لینڈ کے اوپر موجود خاک۔ اب کچھ سمجھ میں آیا ہے کہ نہیں"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے استاد کسی کم فہم بچے کو سمجھاتا ہے۔

"مجھے تو اب بھی کچھ سمجھ نہیں آیا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہارا قصور نہیں ہے۔ اتنی بلندی پر پہنچ کر واقعی اچھے بھلے ذہن بند ہو جاتے ہیں آکسیجن کی کمی کی وجہ سے۔ جب تم خاک لینڈ پہنچو گے تو پھر تمہیں خود بخود سمجھ آجائے گی"...... عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر نشست سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔

"لیکن میں نے تو مشن کے بارے میں پوچھا تھا"...... صفدر نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور میں نے بتا دیا تھا"...... عمران نے آنکھیں بند کئے کئے جواب دیا۔

"اس بار چیف نے جولیا کو کیوں ساتھ نہیں بھیجا"...... صفدر نے کہا۔

"تاکہ وہ خاک آلودہ نہ ہو جائے"...... عمران نے جواب دیا اور

صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔ لیکن اسی لمحے ایک ایئر ہوسٹس تیزی سے ان کی سیٹوں کے قریب آئی۔

"آپ کا نام علی عمران ہے"...... اس نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی نہیں۔ ان کا نام علی عمران ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"خوبصورت ہو تو مجھے بتا دینا تاکہ میں دونوں آنکھیں کھول دوں۔ قبول صورت ہو تو ایک آنکھ اور اگر بدصورت ہو تو پھر میری طرف سے تم خود دیکھ لینا"...... عمران نے اسی طرح آنکھیں بند کئے کئے پاکیشیائی زبان میں صفدر سے کہا۔

"ان کو جگا دیجئے ان کا فون ہے"...... ایئر ہوسٹس نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گئی۔

"ارے اس کا مطلب ہے کہ اسے پاکیشیائی زبان آتی ہے"۔ عمران نے آنکھیں کھول کر اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے سیٹوں سے نکل کر پائلٹ کیبن کے ساتھ بنے ہوئے فون روم کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ اتنا تو وہ سمجھ گیا تھا کہ کوئی انتہائی اہم بات ہوئی ہے جس کی وجہ سے یہاں فون کیا گیا ہے۔

"کرنل فریدی بول رہا ہوں عمران"...... دوسری طرف سے کرنل

Scanned & PDF Copy by RFI

فریدی کی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اب تو مجھے پوچھنا پڑے گا کہ کہیں آپ نے جادو تو نہیں سیکھ لیا کہ وہیں جادو کے گولے میں آپ کو سب کچھ نظر آجاتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"میں نے تمہیں پاکیشیا کال کیا تھا۔ وہاں سے تمہارے چیف نے بتایا ہے کہ تم سیر کرنے فاک لینڈ جارہے ہو۔ بہرحال تمہارے لئے ایک اہم اطلاع ہے کہ تمہاری فاک لینڈ روانگی کا علم فنک کو ہو گیا ہے اور فنک نے تمہاری فوری ہلاکت کا حکم دے دیا ہے اور اب فاک لینڈ میں اس کا پورا سنڈیکیٹ حرکت میں آچکا ہے اور ہو سکتا ہے کہ فاک لینڈ ایئر پورٹ پر ہی تم پر پہلا حملہ ہو جائے۔ اس لئے محتاط رہنا"....... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"کیا آپ کا مخبر مر کر دوبارہ زندہ ہو گیا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایک اور مخبر میں نے پیدا کر لیا ہے"....... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"اگر آپ کے مخبر پیدا کرنے کی یہی رفتار رہی تو مجھے امید ہے کہ جلد ہی کرۂ ارض زیادہ بوجھ سے دب کر تحت الثریٰ میں جا گرے گا"۔ عمران نے کہا اور کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے تمہیں اطلاع دینی تھی وہ دے دی۔ اب خدا حافظ"۔

دوسری طرف سے کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور پھر فون روم سے نکل کر واپس اپنی نشست پر آگیا۔

"کس کا فون تھا"....... صفدر نے پوچھا۔

"کرنل فریدی کا"....... عمران نے جواب دیا تو صفدر چونک پڑا۔

"کرنل فریدی کا۔ انہیں کیسے معلوم ہوا کہ ہم اس طیارے میں سفر کر رہے ہیں"....... صفدر نے حیران ہو کر کہا

"یہی بات میں نے اس سے پوچھی تھی کہ ان کے ہاتھ کہیں سے جادو کا گولہ تو نہیں آگیا کہ وہ اس میں سے دیکھ لیتے ہیں۔ لیکن انہوں نے یہ بتا کر سارا مزہ کرکرا کر دیا کہ انہوں نے چیف کو فون کیا اور چیف نے انہیں اس طیارے میں ہمارے سفر کے بارے میں بتا دیا"....... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن انہوں نے فون کیوں کیا تھا"....... صفدر نے کہا۔

"وہ بھی خاک لینڈ کے معنی پوچھ رہے تھے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ نے انہیں کون سے معنی بتائے ہیں"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہی جو تمہیں بتائے تھے۔ تم بلندی پر ہو۔ اس لئے تمہیں سمجھ نہیں آئے لیکن وہ زمین پر تھے اس لئے انہیں سمجھ آگئے"....... عمران نے جواب دیا اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

مطلب ہے کہ آپ کو اس طرح پراسرار بننے میں لطف آتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ میں پراسرار بن سکتا ہوں لیکن اب کرنل فریدی کے فون کے بعد مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اس اسرار کو اب پر کرنا میرے بس کی بات نہیں ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... صفدر کے لہجے میں تشویش نمایاں تھی۔

"ہاں اور اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ہمارا اصل مشن کیا ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے تفصیل بتا دی۔

"یعنی ہم نے اس فنک کو ٹریس کر کے ختم کرنا ہے۔ بس یہی مشن ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں یہی مشن ہے۔ فنک کے بہت سے روپ ہیں۔ وہ ایک عام بدمعاش بھی ہے۔ گینگسٹر بھی ہے۔ سمگلنگ اور ایسے ہی دوسرے جرائم میں بھی ملوث ہے۔ اس کا باقاعدہ سنڈیکیٹ ہے جسے فنک سنڈیکیٹ کہا جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ اسرائیلی ایجنٹ بھی ہے اور اس کے لئے بھی اس کے پاس کوئی خصوصی گروپ موجود ہے اور فائل حاصل کرنے میں ناکام ہونے پر اس نے اسے دوبارہ حاصل کرنے کے لئے جو پلاننگ کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ذہین آدمی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اب کرنل فریدی نے فون پر کیا بتایا ہے جس کی وجہ سے آپ پریشان ہو گئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"مجھے معلوم تھا کہ فنک کا پاکیشیا میں مخبری نظام موجود ہے اس لئے میں جان بوجھ کر اپنے اصل چہرے کے ساتھ وہاں سے براہ راست فاک لینڈ کے لئے چلا تھا تاکہ فاک لینڈ کے دارالحکومت سان پہنچ کر ہمارا زیادہ وقت ضائع نہ ہو اور فنک کے آدمی ہم پر حملہ کریں یا نگرانی کریں تو ان کے ذریعے ہم اپنا مشن تیزی سے آگے بڑھائیں لیکن اب کرنل فریدی نے بتایا ہے کہ فنک نے اپنے سنڈیکیٹ اور دیگر گروپس کو ہم سب کی فوری ہلاکت کا حکم دے دیا ہے اور بقول کرنل فریدی ہو سکتا ہے کہ یہ کارروائی سان کے ایئرپورٹ سے ہی شروع ہو جائے اور فنک سنڈیکیٹ کا جس طرح سان میں ہولڈ ہے اس صورت حال میں ہمیں وہاں سنبھلنے کا بھی موقع نہ ملے گا۔ اگر جہاز نے سان پہنچنے سے پہلے اب راستے میں کہیں رکنا ہوتا تو ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہ ہوتا۔ اب جہاز براہ راست سان ایئرپورٹ پر لینڈ کرے گا اور وہاں وہ لوگ موجود ہوں گے جن کے متعلق ہمیں کچھ بھی معلوم نہ ہو گا جبکہ ان لوگوں کے پاس یقیناً ہمارے حلیوں کی تفصیلات موجود ہوں گی اور سنڈیکیٹ کے لوگوں کی فطرت ہوتی ہے کہ وہ بے دھڑک کام کرتے ہیں۔ ان کے دلوں میں قانون کے خوف نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی"...... عمران نے جواب دیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"یہ لوگ بہرحال ایئرپورٹ سے باہر ہی ہوں گے اور ہم باہر جانے سے پہلے ماسک میک اپ وغیرہ کر لیں گے"...... صفدر نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ اندر ہی موجود ہوں۔ لیکن میں نے تمہیں یہ سب کچھ اس لئے نہیں بتایا کہ تم پریشان ہو جاؤ۔ میرا مطلب صرف اتنا ہے کہ تم ہوشیار اور محتاط رہو۔ اپنے ساتھیوں کو بھی آگاہ کر دو۔ ابھی سان ایئرپورٹ آنے میں تقریباً ایک گھنٹہ موجود ہے اور میں اس دوران اس سلسلے میں کوئی لائحہ عمل سوچنے کی کوشش کرتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر اس نے سیٹ کی پشت سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں جبکہ صفدر سیٹ سے اٹھا اور اس نے عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل کے ساتھ بیٹھے ہوئے خاور کو اپنی سیٹ پر پہنچنے کا اشارہ کیا تو خاور اٹھ کر اس کی سیٹ پر آ گیا اور صفدر اس کی جگہ بیٹھ گیا اور پھر اس نے مختصر طور پر کیپٹن شکیل کو سب کچھ بتا دیا۔ خاور بھی مڑ کر بات چیت سنتا رہا۔

"تنویر کو بھی بتا دو"...... صفدر نے سیٹ سے اٹھتے ہوئے کیپٹن شکیل سے کہا اور کیپٹن شکیل نے مڑ کر عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر کو اشارہ کیا تو تنویر اٹھ کر اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا جب کہ صفدر تنویر کی جگہ جا کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بار پھر اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے لیکن اب سب کے چہرے ستے ہوئے تھے۔ عمران مسلسل آنکھیں بند کئے ہوئے تھا لیکن اس کے چہرے پر

پریشانی کی بجائے گہرے سکون کے تاثرات تھے۔

"عمران صاحب۔ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے"۔ اچانک کچھ دیر بعد صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے اسے سن تو لیں"...... اس بار صفدر نے قدرے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے عمران کا بازو پکڑ کر اسے آہستہ سے جھنجھوڑ بھی دیا۔

"اوہ کیا ہوا۔ کیا سان ایئرپورٹ آ گیا ہے"...... عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے چونک کر کہا۔

"کیا مطلب کیا آپ سو گئے تھے لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ آپ لائحہ عمل سوچ رہے ہیں"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"لائحہ عمل سوچنے سے نہیں بنا کرتے۔ موقع محل کے مطابق خود بخود بن جاتے ہیں۔ میں نے تو تمہیں اس لئے یہ بات کہی تھی کہ تم مجھے ڈسٹرب نہ کرو اور میں اطمینان سے سان ایئرپورٹ پہنچنے تک سو لوں۔ لیکن تم نے پھر بھی مجھے جگا دیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا ذہن اور اعصاب واقعی حیرت انگیز ہیں۔ یہ سب حالات معلوم ہونے کے باوجود آپ اس طرح اطمینان سے سو رہے ہیں جیسے سان ایئرپورٹ پر مشین گنوں کی گولیوں کی بجائے ہم پر پھولوں کی بارش کی جانے والی ہو"...... صفدر نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں

Scanned & PDF Copy by RFI

کہا۔

"موت کا جو لمحہ مقرر ہے وہ مقرر ہے ۔ پھر اس سلسلے میں پریشانی کیسی"۔ عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"اس انداز میں آپ ہی سوچ سکتے ہیں ۔ بہر حال میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے کہ ہم ایئر پورٹ پر پہنچ کر بکھر جائیں اور پھر عام راستے کی بجائے علیحدہ علیحدہ کسی خاص دوسرے راستے سے باہر چلے جائیں اور پھر کسی جگہ اکٹھے ہو جائیں"...... صفدر نے کہا۔

"اس کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی ۔ ایئر پورٹ پر پہنچ کر جو صورت حال ہو گی ویسے ہی کر لیا جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارے خدشات ہی سرے سے غلط ثابت ہوں ۔ اسی لئے تو میں تم لوگوں کو تفصیل نہیں بتایا کرتا کہ تم لوگ خواہ مخواہ پریشان ہو جاتے ہو ۔ میرا مقصد صرف اتنا تھا کہ تم ہوشیار اور محتاط ہو جاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر پشت سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔

دفتر کے انداز میں سجے ہوئے ایک بڑے کمرے میں بچھے ہوئے قالین پر ایک لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کا آدمی مسلسل ٹہل رہا تھا وہ بار بار کلائی پر بندھی ہوئی اپنی گھڑی کو دیکھتا اور پھر ٹہلنا شروع کر دیتا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کی بجائے تجسس کے تاثرات نمایاں تھے ۔ وہ بار بار میز پر رکھے ہوئے ایک خصوصی ساخت کے ٹرانسمیٹر کی طرف بھی دیکھتا اور اسے خاموش پڑا دیکھ کر وہ دوبارہ ٹہلنا شروع کر دیتا ۔ یہ رابرٹ تھا ۔ فنک کا نمبر ٹو ۔ جسے فنک سنڈیکیٹ میں چیف کے نام سے پکارا جاتا تھا ۔ فنک کے بعد وہ سب سے زیادہ با اختیار آدمی تھا اور فنک سنڈیکیٹ کے تمام گروپس اس کے کنٹرول میں رہتے تھے ایک لحاظ سے وہ فنک کا دست راست تھا ۔ وہ مسلسل ٹہلے چلا جا رہا تھا کہ اچانک میز پر موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی تیز آواز سنائی دی اور وہ یہ

Scanned & PDF Copy by RFI

آواز سن کر اس طرح اچھلا جیسے اس کے پیر میں اچانک کسی بچھو نے ڈنک مار دیا ہو۔ پھر وہ تیزی سے میز کی طرف بڑھا۔ اس نے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اٹھایا اور اس کا ایک بٹن دبا دیا۔ اس بٹن کے دبتے ہی اس میں سے مسلسل نکلنے والی سیٹی کی آواز بند ہو گئی اور اس کی جگہ ایک انسانی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ مارتھر کالنگ چیف۔ اوور"...... بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... رابرٹ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"چیف۔ عمران اور اس کے ساتھی انتہائی حیرت انگیز طور پر ایئر پورٹ سے نکل گئے ہیں۔ اوور"...... مارتھر نے جواب دیا تو رابرٹ ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو مارتھر۔ کیا تم نے انتظامات نہیں کئے تھے۔ اوور"...... رابرٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"پورے انتظامات کئے تھے چیف۔ ہم نے امیگریشن سے لے کر پیسنجر لاؤنج تک اپنے آدمی متعین کئے ہوئے تھے۔ ان سب کو ان کے حلئے بتا دیئے گئے تھے۔ ایئر پورٹ سے یہ کنفرم ہو گیا تھا کہ ان حلیوں کے پانچ افراد جہاز میں موجود ہیں۔ اس لئے ہم ان پر فائر کھولنے کے لئے پوری طرح تیار تھے۔ میں خود امیگریشن ڈیسک کے قریب موجود تھا پھر پیسنجر کوچیز وہاں پہنچیں اور جہاز کے مسافران سے اتر کر امیگریشن

میں آنے لگے لیکن ان میں سے کوئی بھی عمران یا اس کا ساتھی نہ تھا۔ ہم انتظار کرتے رہے کہ شاید آخر میں وہ لوگ آئیں لیکن جب آخری مسافر بھی وہاں پہنچ گیا اور امیگریشن کاؤنٹر کراس کر گیا تو میں بے حد حیران ہوا۔ میں نے کوچز اسکوارڈ سے بات کی تو پتہ چلا کہ ان حلیوں پر مشتمل پانچ افراد کسی کوچ میں بیٹھے ہی نہیں۔ ہم نے مزید پڑتال کی تو اتنا پتہ چلا کہ پانچ ایشیائی افراد پائلٹ سپیشل کار میں بیٹھ کر پائلٹس آفس کی طرف گئے ہیں وہاں سے معلوم ہوا کہ پائلٹ انہیں لے آیا تھا اور اس نے انہیں اپنے خاص دوست بتایا تھا پھر اچانک پائلٹ سمیت وہ سب کہیں غائب ہو گئے۔ مزید پڑتال پر پتہ چلا کہ پائلٹ انہیں اپنے خصوصی راستے سے نکال کر لے گیا ہے۔ پائلٹ کی رہائش گاہ کو چیک کیا گیا تو وہاں پائلٹ مردہ پڑا پایا گیا اور وہ پانچوں غائب ہیں۔ اوور"...... مارتھر نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں کسی طرح طیارے میں ہی اس بات کی اطلاع مل گئی تھی کہ ہم ان کے استقبال کے لئے ایئر پورٹ پر موجود ہیں۔ بہرحال ہم نے انہیں ہر حال میں اور فوری طور پر ختم کرنا ہے۔ تم ایسا کرو کہ پورے دارالحکومت میں ان کی تلاش شروع کرا دو۔ تمام مخبر گروپس کو حرکت میں لے آؤ۔ تمام ہوٹلز چیک کرو اور ایسی رہائش گاہیں بھی چیک کراؤ جہاں سیاح ٹھہرتے ہیں۔ کوئی جگہ مت چھوڑو اور پھر جیسے ہی ان کا کلیو ملے۔ انہیں گولیوں

Scanned & PDF Copy by RFI

سے اڑا دو۔اوور"۔رابرٹ نے کہا۔

"یس چیف میں نے پہلے ہی اس کے احکامات دے دیئے ہیں۔وہ کسی صورت بھی ہم سے بچ نہیں سکتے۔اوور"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"وہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں اور لامحالہ انہوں نے میک اپ وغیرہ کر لیا ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ یہاں کوئی خاص گروپ ان کی مدد کرے۔اس لئے تم نے ہر طرف سے ہوشیار رہنا ہے۔اوور"۔رابرٹ نے تیز لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔اوور"...... مارتھر نے جواب دیا تو رابرٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا لیکن اب اس کے چہرے پر تجسس کی بجائے پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔وہ اب میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔کچھ دیر تک وہ خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔پھر اس نے ہاتھ بڑھایا اور میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"فنک پیلس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں۔ماسٹر سے بات کراؤ"۔رابرٹ نے کہا۔

"سپیشل کوڈ پلیز"۔دوسری طرف سے کہا گیا تو رابرٹ نے سپیشل کوڈ دوہرا دیئے۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس"......چند لمحوں بعد فنک کی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں ماسٹر"...... رابرٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بولو"...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا۔

"ماسٹر۔عمران اور اس کے ساتھی ایئر پورٹ پر ہمارے آدمیوں سے بچ کر نکل گئے ہیں لیکن اب ہم انہیں شہر میں تلاش کر رہے ہیں"...... رابرٹ نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تفصیل بتاؤ"...... دوسری طرف سے فنک نے کہا تو رابرٹ نے مارتھر سے ملنے والی پوری تفصیل دوہرا دی۔

"تم نے وہ طیارہ کیوں نہیں تباہ کرایا"...... فنک نے سرد لہجے میں کہا۔

"جب آپ نے حکم دیا ماسٹر تو طیارہ پچھلے ایئر پورٹ سے روانہ ہو چکا تھا۔فوری طور پر سمندر میں انتظامات نہ ہو سکتے تھے اور سمندر کے فوراً بعد ایئر پورٹ آجاتا ہے۔اس لئے میں نے ایئر پورٹ پر انتظامات کرائے تھے لیکن شاید انہیں ہمارے ان اقدامات کے بارے میں طیارے میں ہی اطلاع مل گئی تھی اور وہ اس انداز میں نکل گئے"۔رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ان کے مخبر ہمارے اندر موجود ہیں جنہوں نے انہیں ایسی اطلاع دی"...... فنک نے کہا۔

"اگر واقعی ایسا ہوا ہے ماسٹر۔تو ان افراد کے قتل کے بعد ان

Scanned & PDF Copy by RFI

مخبروں کو بہرحال میں تلاش کر لوں گا لیکن فی الحال تو ہماری پوری توجہ ان کی تلاش پر مرکوز ہے"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں نے پہلے ہی فیصلہ دے رکھا ہے کہ ناکامی کی سزا موت ہو گی"...... فنک نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر۔ مجھے معلوم ہے لیکن پہلے اقدام کو ناکامی تو نہیں کہا جا سکتا۔ ابھی تو کھیل شروع ہوا ہے ماسٹر"...... رابرٹ نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ جب وہ لوگ آکر میری گردن دبوچ لیں تب میں اسے ناکامی سمجھوں"...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایسی بات نہیں ہے ماسٹر۔ بہرحال وہ لوگ حد درجہ فعال اور خطرناک ایجنٹ ہیں اس لئے ایسا ہو گیا ہے لیکن وہ جلد از جلد مار دیئے جائیں گے"...... رابرٹ نے کہا۔

"سنو رابرٹ۔ میں نے اس کے لئے اسرائیل سے براہ راست ٹکر لے لی ہے اس لئے اب میں حکومت اسرائیل پر یہ ثابت کر دینا چاہتا ہوں کہ میں اس عمران کا خاتمہ انتہائی کم وقت میں کر سکتا ہوں اس لئے میں تمہیں اس کام کے لئے صرف دو روز دے رہا ہوں۔ اگر دو روز کے اندر اندر ان پانچوں افراد کی لاشیں میرے سامنے نہ پہنچیں تو پھر نتیجہ تم خود جانتے ہو کہ کیا نکلے گا"...... فنک نے کہا۔

"دو روز تو بہت ہیں ماسٹر۔ صرف چند گھنٹوں کے اندر ہی آپ کے حکم کی تعمیل ہو جائے گی"...... رابرٹ نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے فنک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ رابرٹ نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رابرٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہائی فائی سے نارتھن بول رہا ہوں چیف۔ میرے گروپ نے ان پانچوں افراد کو تلاش کر لیا ہے لیکن وہ ایسی جگہ موجود ہیں کہ جہاں فوری طور پر ان پر ہاتھ نہیں ڈالا جا سکتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رابرٹ چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کہاں ہیں وہ"...... رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فاک لینڈ کے چیف سیکرٹری سر نارمن کی رہائش گاہ پر موجود ہیں وہ لوگ"...... نارتھن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیسے معلوم ہوا۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... رابرٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہمارے گروپ کو جب مارتھر نے اطلاع دی اور ساتھ ہی تفصیلات بتائیں تو ہم نے چیکنگ شروع کر دی۔ پھر ہمیں اطلاع ملی کہ پانچ ایشیائی افراد کو ایک بس میں بیٹھے دیکھا گیا ہے۔ اس بس کے کنڈیکٹر کو تلاش کیا گیا تو اس نے بتایا کہ پانچ ایشیائی افراد ایئرپورٹ سے بس میں سوار ہوئے اور وہ پانچوں سپیشل کالونی پوائنٹ میں اتر

Scanned & PDF Copy by RFI

گئے۔ چنانچہ سپیشل کالونی پوائنٹ پر لوگوں سے پوچھ گچھ شروع کی گئی تو پتہ چل گیا کہ یہ پانچوں سپیشل کالونی کے آغاز میں واقع ایک ریستوران گئے وہاں سے ان میں سے ایک نے فون کیا اور تھوڑی دیر بعد ایک گاڑی ریستوران پہنچی اور وہ پانچوں اس گاڑی میں بیٹھ کر چلے گئے۔ اس گاڑی کے متعلق مزید معلوم ہوا کہ یہ چیف سیکرٹری صاحب کی سرکاری گاڑی تھی۔ میں نے اس گاڑی کے سرکاری ڈرائیور کو گھیر لیا۔ اس نے بتایا کہ سرنارمن نے اسے حکم دیا تھا کہ وہ کالونی پوائنٹ پر ریستوران سے اس کے پانچ ایشیائی مہمانوں کو لے آئے چنانچہ وہ انہیں لے آیا اور سرنارمن ان سے بڑے تپاک سے ملے اور اب تک وہ پانچوں وہیں موجود ہیں"...... نارتھن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ بڑی غلط جگہ پہنچ گئے ہیں یہ لوگ۔ لیکن ان کا فوری خاتمہ ہر حالت میں ضروری ہے۔ تم ایسا کرو کہ کوٹھی کی سخت نگرانی کراؤ۔ جس وقت چیف سیکرٹری صاحب کوٹھی میں موجود نہ ہوں کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دو۔ یا اگر یہ لوگ باہر آئیں اور چیف سیکرٹری ان کے ساتھ نہ ہو تو اس کار کو میزائلوں سے اڑا دو"۔ رابرٹ نے کہا۔

"اس وقت چیف سیکرٹری کوٹھی میں موجود نہیں ہیں۔ وہ تھوڑی دیر پہلے اپنی کار میں کلب گئے ہیں۔ البتہ ان کے بچے کوٹھی میں موجود ہیں"...... نارتھن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ بچوں کی فکر مت کرو۔ صرف چیف سیکرٹری کو زندہ رہنا چاہئے کیونکہ وہ ماسٹر کے انتہائی گہرے دوست ہیں تم ایسا کرو کہ فوری انتظامات کرو اور کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دو۔ مکمل طور پر تباہ کرا دو اور پھر مجھے کال کرو۔ لیکن اس وقت جب ان پانچوں ایشیائیوں کی موت کی حتمی تصدیق ہو جائے"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر تجسس کے تاثرات دوبارہ نمودار ہو گئے تھے لیکن اسے معلوم تھا کہ اس کارروائی اور پھر تصدیق میں بہرحال وقت تو لگے گا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید ترین انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بجی تو رابرٹ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابرٹ نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"نارتھن بول رہا ہوں چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔ وہ پانچوں ایشیائی ہلاک ہو گئے ہیں"...... دوسری طرف سے نارتھن نے کہا۔

"پوری تفصیل سے رپورٹ دو"........... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ آپ کے حکم کے بعد میں نے فوری کارروائی شروع کی اور پھر اس کوٹھی کو چاروں طرف سے میزائل فائر کر کے مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا۔ فائرنگ کرنے والے تو اپنا کام کر کے چلے گئے جبکہ میں

Scanned & PDF Copy by RFI

تصدیق کے لئے وہیں رہ گیا۔ فوری طور پر پولیس، اعلیٰ حکام اور ایمبولینس وغیرہ وہاں پہنچ گئیں اور ملبہ ہٹانا شروع کر دیا گیا۔ تھوڑی دیر بعد چیف سیکرٹری صاحب خود بھی وہاں پہنچ گئے۔ ملبہ ہٹانے والوں کے نگران نے انہیں بتایا کہ اندر سے جو لاشیں ملی ہیں وہ سب کی سب بری طرح جل گئی ہیں لیکن ان پانچوں افراد کے مخصوص قدوقامت سے انہیں پہچان لیا گیا ہے۔ یہ پانچوں لاشیں ملبہ اٹھانے والوں کو ایک ہی کمرے سے ملی ہیں۔ یہ لاشیں ایمبولینس میں ڈال کر پولیس ہیڈ کوارٹر لے جائی جا رہی تھیں کہ میں نے کارروائی کرتے ہوئے ایمبولینس کے ڈرائیور اور اس کے ساتھی کو راستے میں ہلاک کر دیا اور لاشیں ایمبولینس سے نکال کر ڈبل سیون پہنچا دی ہیں۔ اب وہ پانچوں لاشیں وہاں موجود ہیں۔ آپ اگر اپنی تسلی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں"...... نارتھن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ میں مزید تسلی کروں گا اور ہو سکتا ہے کہ ماسٹر بھی تسلی کریں۔ ڈبل سیون کی پوری طرح نگرانی کرو"...... رابرٹ نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے نارتھن نے کہا اور رابرٹ نے جلدی سے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"فنک پیلس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں۔ ماسٹر سے بات کرائیں"...... رابرٹ نے کہا۔

"سپیشل کوڈ دوہرائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے سپیشل کوڈ دوہرا دیا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے ایک طویل سانس لیا۔ یہ سب کچھ بھی کوڈ تھا۔ اگر وہ یہ کوڈ پوچھنے سے پہلے دوہرا دیتا تب بھی کال کو مشکوک سمجھا جاتا۔

"یس"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد فنک کی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں ماسٹر"...... رابرٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بولو"...... فنک نے اپنی عادت کے مطابق کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے ماسٹر"...... رابرٹ نے قدرے فخریہ لہجے میں کہا۔

"تفصیل سے بات بتایا کرو"...... فنک نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور رابرٹ نے نارتھن کی پہلی کال سے لے کر دوسری کال تک تمام تفصیل بتا دی۔

"جب لاشیں مل گئی ہیں تو کیسے چیک ہوں گی کہ یہ واقعی وہی لوگ ہیں"...... فنک نے کہا۔

"ان کے مخصوص قدوقامت سے چیکنگ ہو سکتی ہے۔ اب اور تو کوئی ذریعہ نہیں ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"ایک اور ذریعہ بھی ہے ۔ ایشیائی لوگوں کے بالوں کی جڑوں اور فاک لینڈ کے مقامی افراد کے بالوں کی جڑوں میں خاص طور پر بہت فرق ہوتا ہے ۔ بال جل سکتے ہیں لیکن ان کی جڑیں بہرحال محفوظ ہوں گی ۔ تم ایسا کرو کہ ڈاکٹر مائیکل کو وہاں بھیج دو ۔ وہ ایسے معاملات کے ماہر ہیں ۔ وہ چیک کر لیں گے ۔ پھر مجھے رپورٹ دینا اور ہاں ۔ یہ بالوں کی جڑوں والی بات تو میرے ذہن میں ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر مائیکل کے ذہن میں اور بھی چیکنگ کا کوئی طریقہ ہو ۔ اس لئے تم نے اسے بھی کہنا ہے کہ وہ اپنے طور پر مکمل چیکنگ کر کے بتائے کہ یہ لاشیں ایشیائی افراد کی ہیں یا مقامی افراد کی ۔ پھر مجھے رپورٹ دینا" .... فنک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔

"ماسٹر واقعی بے حد ذہین آدمی ہے" .... رابرٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ٹون کی آواز آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

"یس ۔ ایڈورڈ ہسپتال" .... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی ۔

"ڈاکٹر مائیکل سے بات کراؤ ۔ میں رابرٹ بول رہا ہوں" ۔ رابرٹ نے کہا ۔

"یس سر ۔ ہولڈ آن کریں" .... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

"ہیلو ۔ ڈاکٹر مائیکل بول رہا ہوں" .... چند لمحوں بعد ایک باوقار سی مردانہ آواز سنائی دی ۔

"رابرٹ بول رہا ہوں ڈاکٹر مائیکل" .... رابرٹ کا لہجہ تحکمانہ تھا کیونکہ ڈاکٹر مائیکل کا تعلق بھی سنڈیکیٹ سے تھا ۔

"اوہ یس چیف ۔ حکم فرمایئے" .... دوسری طرف سے ڈاکٹر مائیکل کی آواز سنائی دی ۔

"ماسٹر فنک نے پانچ ایشیائی دشمنوں کا خاتمہ کرنا تھا ۔ وہ ایک کوٹھی میں مل گئے ۔ ہم نے میزائلوں سے وہ کوٹھی ہی اڑا دی ۔ اس طرح ان پانچوں کی لاشیں اس بری طرح جل گئی ہیں کہ اب ہمارے لئے ان کی شناخت مسئلہ بن گئی ہے ۔ ہم نے اب ان کے قدوقامت اور جسامت کے لحاظ سے اور اس بنا پر کہ یہ پانچ لاشیں اکٹھی ملی ہیں یہ اندازہ لگایا ہے کہ یہ انہی پانچ افراد کی لاشیں ہیں جو ہمارا ٹارگٹ تھے لیکن ماسٹر فنک مکمل تصدیق چاہتے ہیں ۔ اس لئے ہم نے ان پانچوں لاشوں کو وہاں سے اٹھا کر ڈبل سیون پہنچا دیا ہے ۔ ماسٹر فنک نے حکم دیا ہے کہ آپ کو وہاں فوراً بھجوایا جائے تاکہ آپ بالوں کی جڑوں یا جو بھی دیگر طریقے ہوں ان سے چیک کر کے یہ حتمی رائے دیں کہ یہ لاشیں واقعی ایشیائی افراد کی ہیں یا مقامی افراد کی اور ماسٹر فنک یہ کام فوری چاہتے ہیں اور ہاں یہ بھی سن لیں کہ آپ کو انتہائی محتاط انداز میں انہیں چیک کر کے رائے دینی ہو گی کیونکہ یہ انتہائی سنجیدہ معاملہ ہے" ۔ رابرٹ نے ڈاکٹر مائیکل کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے چیف ۔ میں معاملے کی سنجیدگی کو اچھی طرح سمجھ گیا ہوں اور میں یقینی اور حتمی رائے دوں گا ۔ میں ان باتوں کا سپیشلسٹ

Scanned & PDF Copy by RFI

ہوں"...... ڈاکٹر مائیکل نے جواب دیا۔

"او کے۔آپ فوراً ڈبل سیون پہنچ جائیں اور پھر محتاط رائے قائم کر کے وہیں سے مجھے فون کر دیں۔وہاں کے انچارج میتھو سے آپ کہہ دینا وہ مجھ سے کال ملوا دے گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"یس سر۔آپ فکر نہ کریں۔میں میتھو کو اچھی طرح جانتا ہوں اور وہ بھی مجھے جانتا ہے"...... ڈاکٹر مائیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور رابرٹ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اچھا ہے مکمل تصدیق ہو جائے تاکہ ماسٹر کی پوری طرح تسلی ہو جائے"...... رابرٹ نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک ریموٹ کنٹرول نکال کر اس نے اس کا بٹن دبایا تو سامنے دیوار میں نصب ٹی وی سکرین روشن ہو گئی۔ٹی وی پر خبروں کا تازہ ترین بلٹن دکھایا جا رہا تھا اور رابرٹ سکرین پر نظر آنے والا منظر دیکھ کر چونک پڑا۔یہ ایک تباہ شدہ کوٹھی کا منظر تھا۔ساتھ ساتھ واقعہ کی تفصیل بتائی جا رہی تھی اور رابرٹ کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ یہ خبر چیف سیکرٹری کی رہائش گاہ پر ہونے والی میزائلوں کی بارش کے بارے میں نشر کی جا رہی تھی۔رابرٹ اطمینان سے بیٹھا خبر کی تفصیلات سنتا رہا لیکن جب نیوز ریڈر نے کہا کہ چیف سیکرٹری صاحب کے پانچ ایشیائی مہمان بھی اس حملے کا شکار ہو گئے ہیں اور ان کی جلی ہوئی لاشیں بھی غائب کر دی گئیں ہیں تو وہ پھر چونک کر خبر کی

تفصیل سننے لگا اور پھر اس کے چہرے پر خود بخود گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ یہ خبر ایک لحاظ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت کی سرکاری تصدیق کا درجہ رکھتی تھی۔وہ بیٹھا ٹی وی دیکھتا رہا اور جب نیوز بلٹن ختم ہو گیا تو اس نے ریموٹ کنٹرول کی مدد سے ٹی وی آف کیا اور ریموٹ کنٹرول کو واپس میز کی دراز میں رکھ دیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دراز بند کرتا۔میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رابرٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈبل سیون سے میتھو بول رہا ہوں چیف۔ڈاکٹر مائیکل آپ سے فوری طور پر بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے میتھو کی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"...... رابرٹ نے کہا۔

"ہیلو چیف میں ڈاکٹر مائیکل بول رہا ہوں ڈبل سیون سے"۔چند لمحوں بعد ڈاکٹر مائیکل کی آواز سنائی دی۔

"یس۔کیا رپورٹ ہے"...... رابرٹ نے اطمینان بھرے لہجے میں پوچھا۔

"سر میں نے حتمی طور پر تصدیق کر لی ہے۔یہ پانچوں لاشیں ایشیائیوں کی ہیں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر مائیکل نے کہا تو رابرٹ کے ہونٹوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔

"او کے۔میں تمہاری رپورٹ ماسٹر فنک کو پہنچا دیتا ہوں"۔

Scanned & PDF Copy by RFI

رابرٹ نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے تاکہ ماسٹر فنک کو ڈاکٹر مائیکل کی حتمی رائے سے آگاہ کر سکے۔

سان ایئر پورٹ پر جہاز کے لینڈ کرنے میں کچھ دیر باقی تھی کہ عمران نے جو مسلسل سیٹ سے سر ٹکائے آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔ آنکھیں کھولیں اور پھر سیٹ سے اٹھ کر وہ جہاز کے اس حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں جہاز کا کریو بیٹھتا تھا۔ فرسٹ کلاس اور کریو والے حصے کے درمیان پارٹیشن تھی جس میں دروازہ لگا ہوا تھا۔ ابھی عمران اس دروازے کے قریب پہنچا تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک ایئر ہوسٹس تیزی سے باہر آئی لیکن اپنے سامنے عمران کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک کر رک گئی۔

"جی آپ ادھر"...... ایئر ہوسٹس نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ مسافروں کا کریو والے حصے میں جانا ممنوع تھا اور اس کے لئے پارٹیشن پر باقاعدہ بورڈ بھی لگا ہوا تھا۔

"سینئر پائلٹ میرے چچا کے ماموں کی بڑی جٹھانی کے بیٹے کے ہونے والے داماد کا حقیقی والد ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

Scanned & PDF Copy by RFI

کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ ایئر ہوسٹس شاید کچھ نہ سمجھنے کی وجہ سے آگے چلی گئی تھی کیونکہ وہ اس کے پیچھے نہ آئی تھی۔ عمران تیزی سے کاک پٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور کاک پٹ میں داخل ہو گیا جہاں سینئر اور سیکنڈ پائلٹ بیٹھے ہوئے تھے۔ جہاز آٹو میٹک مشینری سے چل رہا تھا۔ اور وہ دونوں اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھے آپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھے

"آپ کون ہیں"...... عمران کے اندر داخل ہوتے ہی دونوں نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ میں شریف آدمی ہوں۔ آپ سینئر پائلٹ ہیں ناں"...... عمران نے سینئر پائلٹ کے قریب پہنچ کر بڑے نرم لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ مگر یہاں آنا منع ہے۔ بلکہ جرم ہے"...... سینئر پائلٹ نے خاصے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ ایک لاکھ ڈالر نقد کمانا چاہتے ہیں"...... عمران نے جھک کر سینئر پائلٹ کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا تو سینئر پائلٹ یکلخت چونک پڑا۔

"ہاں۔ مگر"...... سینئر پائلٹ نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اب حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"ہم پانچ افراد ہیں۔ ہمیں یہاں جہاز میں ہی فون پر اطلاع ملی ہے کہ ہمارے دشمن ایئرپورٹ پر ہمیں گولیوں سے اڑانے کے لئے تیار

کھڑے ہیں۔ ہم فنک سنڈیکیٹ کے چیف فنک کے خاص آدمی ہیں لیکن ہماری مجبوری ہے کہ ہم جب تک فنک کے کسی اڈے تک نہ پہنچ جائیں اس بات کا اظہار نہیں کر سکتے نہ کسی کو اطلاع دی جا سکتی ہے جبکہ فنک سنڈیکیٹ کے مخالف ہمیں فنک کے اڈے تک پہنچنے سے روکنے کے لئے یہاں پہنچے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ کاؤنٹر کے پاس موجود ہیں اس لئے مجھے یہاں آپ کے پاس آنا پڑا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کو خصوصی حصے کی طرف لے جانے کے لئے خصوصی کار آتی ہے اس لئے اگر آپ ہم پانچ افراد کو اپنی کار میں بٹھا کر اپنے خصوصی حصے تک لے جائیں اور پھر ایئرپورٹ سے باہر نکال دیں تو ایک لاکھ ڈالر آپ کو مل جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے مسٹر"...... سیکنڈ پائلٹ نے یکلخت تلخ لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"مسٹر آپ کو خاموش رہنے کی قیمت ادا کر دی جائے گی دس ہزار ڈالر۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر آپ نے ہمارے ساتھ تعاون نہ کیا تو ہم تو بہرحال کسی نہ کسی طرح نکل ہی جائیں گے لیکن آپ کو رقم بھی نہ ملے گی اور فنک سنڈیکیٹ سے دشمنی بھی ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ ہم تیار ہیں۔ کیوں جیکب"...... سینئر پائلٹ نے دوسرے پائلٹ سے کہا۔

"جی ہاں۔ ہمیں کیا اعتراض ہے لیکن میری رقم۔ وہ کب ملے

Scanned & PDF Copy by RFI

گی"...... سیکنڈ پائلٹ نے کہا۔

"کیا تمہیں اپنے سینئر پر اعتماد ہے۔ تو ہم انہیں دے آپ کے حصے کی رقم"...... عمران نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے"...... سیکنڈ پائلٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں آپ کی آفر منظور ہے جناب۔ آپ ایسا کریں کہ سب سے آخر میں جہاز سے اتریں۔ جب تک ہماری ویگن آجائے گی اور ہم آپ کو اس میں سوار کر کے اپنے حصے تک لے جائیں گے اور پھر وہاں سے باہر نکال بھی دیں گے۔ لیکن رقم آپ کب اور کہاں دیں گے"...... سینئر پائلٹ نے کہا۔

"آپ ایسا کریں کہ ہمیں اپنے ساتھ اپنی رہائش گاہ پر لے جائیں اور وہاں پہنچتے ہی فون کر کے ہم رقم منگوا لیں گے اور آپ کے حوالے کر کے وہاں سے چلے جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"او کے"...... سینئر پائلٹ نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور تھوڑی دیر بعد وہ اپنی سیٹ پر پہنچ گیا۔

"آپ کریو روم گئے تھے"...... صفدر نے عمران سے کہا۔

"ساتھیوں کو بتا دو کہ ہم نے اس وقت جہاز سے اترنا ہے جب تمام مسافر اتر جائیں گے اور اس کے بعد ہم نے پائلٹس کے لئے آنے والی مخصوص ویگن پر سوار ہو جانا ہے۔ سب لوگ تیار رہیں"۔ عمران نے صفدر سے آہستہ سے کہا اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے گردن

موڑی اور پھر سرگوشی کے انداز میں اس نے پچھلی رو میں بیٹھے ہوئے دوسرے ساتھیوں کو بتا دیا۔ اس کے بعد جس طرح عمران نے پائلٹ سے بات کی تھی ایسے ہی ہوا اور وہ ایئرپورٹ سے پائلٹس کے لئے آنے والی مخصوص ویگن میں بیٹھ کر ان کے لئے مخصوص حصے میں پہنچ گئے پھر وہاں سے ایک خصوصی راستے سے نکل کر وہ پائلٹ کی بڑی کار میں سمٹ سمٹا کر اس کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔

"اب میری رقم آپ مجھے دے دیں"...... پائلٹ نے کہا۔

"بالکل جناب۔ ابھی لیں۔ ہم تو سودا نقد کرنے کے قائل ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تنویر کی طرف مڑ گیا۔

"تنویر۔ پائلٹ صاحب کو ان کے باتھ روم میں لے جا کر انہیں مکمل ادائیگی کر دو۔ یہاں اوپن ایریئے میں لین دین اچھا نہیں لگتا۔ لیکن خیال رکھنا۔ نوٹوں کے گننے کی آوازیں ساتھ والے ہمسایوں کے کانوں تک نہ پہنچ سکیں"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ مسٹر"...... تنویر نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا مطلب۔ باتھ روم میں کیوں۔ یہاں دو۔ یہ باتھ روم کا کیا مطلب"...... پائلٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جس فلیٹ میں رہتے ہو۔ اس کی دیواریں بے حد پتلی سی ہیں اور نوٹوں کے گننے کی آوازیں اگر ہمسایوں کے کانوں میں پڑ گئیں تو

Scanned & PDF Copy by RFI

گی"...... سیکنڈ پائلٹ نے کہا۔

"کیا تمہیں اپنے سینئر پر اعتماد ہے۔ تو ہم انہیں دے آپ کے حصے کی رقم"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے"...... سیکنڈ پائلٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں آپ کی آفر منظور ہے جناب۔ آپ ایسا کریں کہ سب سے آخر میں جہاز سے اتریں۔ جب تک ہماری ویگن آ جائے گی اور ہم آپ کو اس میں سوار کر کے اپنے حصے تک لے جائیں گے اور پھر وہاں سے باہر نکال بھی دیں گے۔ لیکن رقم آپ کب اور کہاں دیں گے"...... سینئر پائلٹ نے کہا۔

"آپ ایسا کریں کہ ہمیں اپنے ساتھ اپنی رہائش گاہ پر لے جائیں اور وہاں پہنچتے ہی فون کر کے ہم رقم منگوا لیں گے اور آپ کے حوالے کر کے وہاں سے چلے جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے"...... سینئر پائلٹ نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور تھوڑی دیر بعد وہ اپنی سیٹ پر پہنچ گیا۔

"آپ کریو روم گئے تھے"...... صفدر نے عمران سے کہا۔

"ساتھیوں کو بتا دو کہ ہم نے اس وقت جہاز سے اترنا ہے جب تمام مسافر اتر جائیں گے اور اس کے بعد ہم نے پائلٹس کے لئے آنے والی مخصوص ویگن پر سوار ہو جانا ہے۔ سب لوگ تیار رہیں"۔ عمران نے صفدر سے آہستہ سے کہا اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے گردن

موڑی اور پھر سرگوشی کے انداز میں اس نے پچھلی رو میں بیٹھے ہوئے دوسرے ساتھیوں کو بتا دیا۔ اس کے بعد جس طرح عمران نے پائلٹ سے بات کی تھی ایسے ہی ہوا اور وہ ایئرپورٹ سے پائلٹس کے لئے آنے والی مخصوص ویگن میں بیٹھ کر ان کے لئے مخصوص حصے میں پہنچ گئے پھر وہاں سے ایک خصوصی راستے سے نکل کر وہ پائلٹ کی بڑی کار میں سمٹ سمٹا کر اس کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔

"اب میری رقم آپ مجھے دے دیں"...... پائلٹ نے کہا۔

"بالکل جناب۔ ابھی لیں۔ ہم تو سودا نقد کرنے کے قائل ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تنویر کی طرف مڑ گیا۔

"تنویر۔ پائلٹ صاحب کو ان کے باتھ روم میں لے جا کر انہیں مکمل ادائیگی کر دو۔ یہاں اوپن ایریئے میں لین دین اچھا نہیں لگتا۔ لیکن خیال رکھنا۔ نوٹوں کے گننے کی آوازیں ساتھ والے ہمسایوں کے کانوں تک نہ پہنچ سکیں"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ مسٹر"...... تنویر نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا مطلب۔ باتھ روم میں کیوں۔ یہاں دو۔ یہ باتھ روم کا کیا مطلب"...... پائلٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جس فلیٹ میں رہتے ہو۔ اس کی دیواریں بے حد پتلی سی ہیں اور نوٹوں کے گننے کی آوازیں اگر ہمسایوں کے کانوں میں پڑ گئیں تو

Scanned & PDF Copy by RFI

پھر نہ تم زندہ رہو گے اور نہ ہم۔ تنویر باتھ روم میں جا کر شاور کھول دے گا اور پھر جیبوں سے بڑے نوٹوں کی گڈیاں نکال کر تمہیں دے گا اور خود باہر آ جائے گا تم وہاں انہیں آرام سے گنتے رہنا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پائلٹ سر ہلاتے ہوئے باتھ روم کی طرف مڑ گیا۔ تنویر کے لبوں پر مسکراہٹ تیر گئی اور وہ تیزی سے اس کے پیچھے باتھ روم میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد باتھ روم کا دروازہ کھلا اور تنویر باہر آ گیا۔ اس نے اپنے عقب میں دروازہ بند کر دیا۔

" پائلٹ کو نوٹ گنتے چھوڑ کر آئے ہو نا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ اب قیامت تک نوٹ ہی گنتا رہے گا۔ آخر لمبی رقم ہے"۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران سمیت باقی ساتھی بھی مسکرا دیئے۔

" اب کیا پروگرام ہے"...... صفدر نے کہا۔

" وہاں سنڈیکیٹ کے افراد جب ہمیں نہ پائیں گے تو لامحالہ وہ انکوائری کریں گے اور انہیں معلوم ہو جانا ہے کہ ہم کس طریقے سے یہاں پہنچے ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ پائلٹ ہمارے متعلق مزید تفصیلات بتانے کے قابل نہ رہ جائے لیکن اب یہاں ہمارا ٹھہرنا بھی خطرناک ہے اور دوسری بات یہ کہ ہمیں لباس بھی تبدیل کرنا ہے اور حلیے بھی اور اس کے لئے ہمیں دو کام کرنے ہوں گے۔ ایک تو یہ کہ ہم نے فوری طور پر یہ فلیٹ چھوڑنا ہو گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ فوری

طور پر ہمیں اسی بلڈنگ میں دوسرا ٹھکانہ بھی حاصل کرنا ہو گا۔ میں نے اس فلیٹ تک آتے ہوئے دو فلیٹ پہلے ایک فلیٹ کے دروازے پر تالا لگا ہوا دیکھا تھا چنانچہ ہم پہلے اس فلیٹ میں منتقل ہوں گے۔ اس لئے تم یہاں ٹھہرو۔ میں جا کر اس کا دروازہ کھولتا ہوں پھر تمہیں بلاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

" آپ یہاں ٹھہریں۔ یہ کام میں زیادہ آسانی سے کر لوں گا"۔ خاور نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ ہاں میں تو بھول ہی گیا تھا۔ لیکن خیال رکھنا یہ پاکیشیا کے تالے نہیں ہیں۔ جن میں تمہیں مہارت حاصل ہے اور آئے روز اخبارات میں خبریں چھپتی رہتی ہیں لیکن آج تک کوئی تمہیں پکڑ نہیں سکا ہے۔ یہ فاک لینڈ کے تالے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو خاور اور دوسرے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

" آپ نے تو خاور کو سکہ بند چور بنا دیا ہے تالے کھولنے والا"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے خواہ مخواہ۔ میں نے تو ایسا نہیں کہا اور تمہیں سچ بولنا ہی تھا تو اس کے لئے میرے کاندھے کی کیا ضرورت تھی"...... عمران نے مصنوعی طور پر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اس کام میں میرے استاد عمران صاحب ہی ہیں"...... خاور نے ہنستے ہوئے کہا اور فلیٹ قہقہوں سے گونج اٹھا اور خاور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران بھی خاور کے اس خوبصورت جواب

Scanned & PDF Copy by RFI

پر بے اختیار ہنس پڑا تھا۔

" میک اپ اور لباسوں کے بارے میں آپ نے کوئی تجویز سوچی ہے"...... صفدر نے کہا۔

" تجویز کیا سوچنی ہے۔ بس بازار جائیں گے وہاں سے لباس خریدیں گے اور ماسک میک اپ کا سامان بھی اور کسی باتھ روم میں جا کر لباس بھی تبدیل کر لیں گے اور میک اپ بھی"...... عمران نے کہا۔

" تو پھر دوسرے فلیٹ کی کیا ضرورت تھی۔ ہم یہیں سے براہ راست بازار چل پڑتے"...... صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ ہم اس وقت تک اس فلیٹ میں رہیں گے جب تک سنڈیکیٹ کے لوگ اس پائلٹ کے فلیٹ کو چیک نہیں کر لیتے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم ان سے راستے میں ہی ٹکرا جائیں۔ ہم تو انہیں نہیں پہچان سکیں گے لیکن وہ ہمیں پہچان لیں گے"...... عمران نے جواب دیا اور اسی لمحے دروازہ کھلا اور خاور اندر آ گیا۔

" میں نے دروازہ کھول دیا ہے اور فلیٹ کو چیک بھی کر لیا ہے۔ فلیٹ کسی مرد کا ہے۔ وارڈروب مردانہ لباسوں سے بھری ہوئی ہے۔ میرے خیال میں ہمیں لباسوں کے لئے مارکیٹ میں نہ جانا پڑے گا"...... خاور نے کہا۔

" اوہ گڈ شو۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے دروازے سے نکلے اور راہداری میں سے ہوتے ہوئے اس دوسرے فلیٹ میں داخل ہو گئے۔ خاور نے سب سے آخر میں اندر آ کر دروازہ بند

کر دیا۔

" خاور۔ تم دروازے پر ہی رکو اور چیک کرتے رہو۔ اس پائلٹ کے فلیٹ پر اگر لوگ آئیں تو مجھے بتا دینا"...... عمران نے کہا اور خاور سر ہلاتے ہوئے دروازے کے قریب ہی رک گیا گو دروازہ بند تھا لیکن باہر آنے جانے والوں کے قدموں کی آوازیں اسے بخوبی سنائی دے رہی تھیں اور اسے اندازہ تھا کہ پائلٹ کا فلیٹ کتنے فاصلے پر ہے۔ اس لئے اگر کوئی اس فلیٹ کے دروازے کے سامنے رکا تو وہ قدموں کی آواز سے ہی اندازہ لگا لے گا"...... عمران نے آگے بڑھ کر دوسرے کمرے میں موجود وارڈروب کھولی۔ وہ واقعی مردانہ لباسوں سے بھری ہوئی تھی۔

" فوری طور پر کام بن جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک لباس باہر نکال لیا۔

" اپنی اپنی پسند کے لباس نکال لو۔ فی الحال چھوٹے بڑے کا خیال نہ رکھنا۔ انیس بیس کا فرق چل جائے گا"...... عمران نے کہا اور لباس لے کر وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی بھی الماری کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران باتھ روم سے باہر آیا تو وہ لباس بدل چکا تھا۔ اس کے بعد کیپٹن شکیل باتھ روم میں داخل ہو گیا اور پھر ایک ایک کر کے ان سب نے لباس بدل لئے۔

" اب تم جا کر لباس بدل لو۔ میں یہاں دروازے پر ڈیوٹی دیتا ہوں"...... عمران نے خاور کے قریب جا کر کہا اور خاور سر ہلاتا ہوا

Scanned & PDF Copy by RFI

الماری کی طرف بڑھ گیا لیکن خاور کے لباس تبدیل کر لینے کے باوجود جب پائلٹ کے فلیٹ کے دروازے پر کوئی نہ رکا تو عمران نے منہ بنا لیا۔

"اب کہاں تک انتظار کریں۔ میرا خیال ہے کہ ایک ایک کر کے نکل چلیں۔ ہم نے کوشش کرنی ہے کہ ہمارے چہرے کم سے کم لوگوں کی نگاہ میں آئیں۔ ٹرانس روڈ پر ایک ہوٹل ہے ٹرانس ہوٹل۔ ہم سب نے وہاں اکٹھے ہونا ہے۔ لیکن وہاں داخل ہونے سے پہلے ہمارے چہرے تبدیل ہو جانے چاہئیں۔ تم نے کاؤنٹر پر جا کر پرنس آف ڈھمپ کا نام لینا ہے تو تمہیں مجھ تک پہنچا دیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا یہ ضروری ہے کہ تم ہم سے پہلے وہاں پہنچ جاؤ"...... تنویر نے کہا۔

"اگر کاؤنٹر مین پرنس آف ڈھمپ کو جاننے سے انکار کر دے تو تم نے ہال میں ہی بیٹھ جانا ہے لیکن علیحدہ علیحدہ اکٹھے نہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ تم کب آئے ہو۔ ہم کب تک وہاں بیٹھے رہیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں تمہیں خود ہی تلاش کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور پھر دروازہ کھول کر وہ کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لفٹ کے ذریعے نیچے پہنچا اور باہر سڑک پر آ گیا۔ سڑک پر آتے ہی وہ فٹ

پاتھ پر چلنے والے افراد میں سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور ابھی وہ سو دو سو گز ہی چلا ہو گا کہ اسے ایک سپر مارکیٹ نظر آ گئی اور وہ اس میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے وہاں سے ریڈی میڈ میک اپ کا سامان خریدا اور سامان کے ساتھ ساتھ اس نے ڈریس سیکشن سے اپنے ناپ کا لباس بھی خرید لیا کیونکہ یہ لباس اسے قدرے ڈھیلا ڈھالا سا محسوس ہو رہا تھا۔ اپنے ناپ کا لباس خرید کر وہ سپر مارکیٹ کے ایک کونے میں بنے ہوئے باتھ رومز کی ایک قطار کی طرف بڑھ گیا اس نے ایک باتھ روم کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور سب سے پہلے میک اپ کا سامان کھول کر اس نے تیزی سے اپنے چہرے پر مقامی میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ خاصی تیز رفتاری سے چل رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ فاک لینڈ کا مقامی آدمی بن چکا تھا۔ اس نے اپنا پہنا ہوا لباس اتارا اور پھر خریدا ہوا لباس پہن کر اتارے ہوئے لباس میں موجود سارا سامان اس نے پہنے ہوئے سوٹ کی جیبوں میں منتقل کیا اور پھر اتارا ہوا لباس اس نے باقاعدہ تہہ کر کے اسے ڈبے میں ڈالا۔ اس کے ساتھ ہی میک اپ کا سامان بند کر کے اس نے شاپر میں ڈالا اور باتھ روم کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے دونوں تھیلے بیرونی دروازے کے پاس ایک سائیڈ میں بنے ہوئے ردی کے ڈرم میں ڈالے اور تیز تیز قدم اٹھاتا سڑک پر آ گیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"ٹرانس ہوٹل"۔۔۔۔۔۔ عمران نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی تقریباً نصف گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد ٹیکسی ٹرانس ہوٹل کی دو منزلہ عمارت کے سامنے جا کر رک گئی۔ عمران نے میٹر دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور ساتھ ہی ٹپ بھی دی اور پھر بڑے بڑے قدم اٹھاتا ہوا وہ مین گیٹ کی طرف جانے کی بجائے عمارت کی دائیں طرف کو بڑھ گیا۔ یہاں آخر میں سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں اور سیڑھیوں کے باہر دو مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔

"کراؤن دفتر میں اکیلا ہے یا پریاں بھی ساتھ ہیں اس کے"۔ عمران نے قریب جا کر ایک مسلح آدمی سے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کون ہیں"۔۔۔۔۔۔ دونوں مسلح افراد نے چونک کر پوچھا۔

"اگر کراؤن اوپر موجود ہے تو اسے بتا دو کہ پرنس آف ڈھمپ بنفس نفیس اس سے ملاقات کے لئے تشریف لائے ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ کیا مطلب"۔۔۔۔۔۔ ان دونوں نے چونک کر کہا۔ اب وہ دونوں بڑی حیرت بھری نظروں سے عمران کو سر سے پیر تک دیکھ رہے تھے۔

"ڈھمپ بھوتوں یا جنوں کی ریاست نہیں ہے۔ انسانوں کی ہے۔ مجھے یا تم اس سے بات تو کرو۔ تمہارا باس وہاں کافی عرصہ بطور شاہی مہمان گزار چکا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے ان کی حیرت دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو وہ دونوں چونک پڑے۔

"کیا یہ ریاست فاک لینڈ میں ہے"۔۔۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے تھی لیکن اب ہم نے اسے خلا میں شفٹ کرا دیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری جناب۔ باس دفتر میں موجود نہیں ہیں"۔۔۔۔۔۔ مسلح دربان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو۔ جب میں اسے فون پر بتاؤں گا تو اس نے سب سے پہلے تم دونوں کے سینوں میں گولیاں اتارنی ہیں۔ کیونکہ پرنس آف ڈھمپ کا اس سے ملاقات کے لئے خود آنا اس کی زندگی کا سب سے بڑا اعزاز ہے جس سے وہ تمہاری وجہ سے محروم ہو جائے گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو ایک دربان نے جیب سے ایک موبائل فون نکالا اور اس کے کئی بٹن یکے بعد دیگرے دبا دیئے۔

"یس"۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران یہ آواز سنتے ہی پہچان گیا کہ یہ کراؤن کی مخصوص آواز ہے وہ اسی طرح دھاڑنے کے سے انداز میں بولنے کا عادی تھا۔

"جیمز بول رہا ہوں باس۔ یہاں ایک مقامی صاحب آئے ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ پرنس آف ڈھمپ ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں لیکن باس۔ وہ باتیں بڑی عجیب سی کرتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ جیمز نے رک رک کر کہا تو دوسری طرف سے چند لمحے خاموشی طاری رہی۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون آیا ہے۔ پھر بتاؤ"...... کراؤن نے جیسے پھٹ پڑنے کے سے انداز میں کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ باس"...... جیمز نے اس بار قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پرنس آف ڈھمپ آیا ہے اور تم نے اسے وہیں روک رکھا ہے۔ اوہ۔ یو نانسنس۔ احمق۔ جلدی بھیجو اسے"...... اس بار دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"یس باس"...... اس بار مسلح آدمی نے تیزی سے کہا اور بٹن آف کر دیا۔

"تشریف لے جائیے جناب۔ ہمیں امید ہے کہ آپ ہمیں معاف کر دیں گے کیونکہ ہمارا پہلے آپ سے تعارف نہ تھا"...... مسلح آدمی نے انتہائی لجاجت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور آئندہ بھی شاید نہ ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ سیڑھیاں چڑھ کر وہ اوپر ایک راہداری میں پہنچا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ راہداری کے اختتام پر موجود بند دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا اور کمرے کے فرش پر بچھے ہوئے دبیز قالین پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی وہ ایک جھٹکے سے مڑا اور دوسرے لمحے اس

کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

"تم۔ تم کون ہو"...... اس ادھیڑ عمر نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس طرح دھاڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ آج تک فیلیا تو تمہاری اس دھاڑ سے ڈری نہیں۔ پرنس آف ڈھمپ کیسے ڈر جائے گا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے اپنے اصل لہجے میں کہا تو ادھیڑ عمر جو کراؤن تھا بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم۔ پرنس تم"...... کراؤن نے اس بار انتہائی مسرت بھرے لہجے میں پہلے سے زیادہ بلند آواز میں چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح عمران کی طرف دوڑ پڑا جیسے اسے اٹھا کر قالین پر پٹخ دے گا۔

"ارے ارے۔ رک جاؤ۔ تمہاری پسلیاں کمزور ہیں۔ فیلیا کی جوتیاں کھا کھا کر۔ ایسا نہ ہو کہ ساری اکٹھی ہی ٹوٹ جائیں اور تم کسی غار میں پڑے دھاڑتے رہ جاؤ"...... عمران نے تیزی سے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا لیکن کراؤن نے آگے بڑھ کر اسے دونوں بازوؤں میں جکڑ لیا اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ایک زوردار قہقہہ نکلا۔ پھر اس نے عمران کو ایک جھٹکا دے کر فضا میں اٹھانا چاہا لیکن دوسرے لمحے اس کا قہقہہ دم توڑتا چلا گیا کیونکہ پوری قوت لگانے کے باوجود وہ عمران کے قدم زمین سے نہ اٹھا سکا تھا۔

"اب۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم واقعی پرنس ہو"...... کراؤن

Scanned & PDF Copy by RFI

نے شرمندہ سے انداز میں ہنستے ہوئے کہا اور عمران کو چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا۔

"اور مجھے یقین آگیا ہے کہ تم ابھی تک کراؤن ہو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کراؤن قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"بس ایک تم ہی ہو جس کے مقابل مجھے ہمیشہ ہی شرمندہ ہونا پڑتا ہے ورنہ تو بڑے بڑے پہلوان میرے بازوؤں میں پچکنے لگ جاتے ہیں"....... کراؤن نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر عمران کو ساتھ لئے وہ ایک سائیڈ میں پڑے ہوئے صوفوں کی طرف بڑھ گیا۔

"کاغذی پہلوان ہوں گے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کراؤن ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"سب سے پہلے تو ایک کام کرو کہ ہوٹل کے کاؤنٹر پر اطلاع دے دو کہ جو کوئی بھی کاؤنٹر پر آکر پرنس آف ڈھمپ کا نام لے اسے خاموشی سے یہاں بھجوا دیا جائے۔ میرے چار ساتھیوں نے آنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا"....... کراؤن نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر وسیع و عریض میز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"پہلے کاؤنٹر مین سے پوچھ لینا کہ اب تک کسی نے یہ نام لیا ہے یا نہیں اور اگر لیا ہے اور کاؤنٹر مین نے اسے واپس بھجوا دیا ہے تو وہ ہال میں موجود ہوگا۔ اسے تلاش کر کے یہاں بھجوا دے"....... عمران نے کہا اور کراؤن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر کے اس نے کاؤنٹر مین سے بات شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور واپس مڑ گیا۔

"ابھی تک تو کوئی نہیں آیا۔ البتہ اب جو آئے گا وہ یہاں پہنچ جائے گا"....... کراؤن نے دوبارہ سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اب تم سناؤ فیلیا کی گنتی کا کیا حال ہے۔ اب بھی سو کے قریب پہنچ کر بھول جاتی ہے یا نہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ سو کے قریب جا کر بھول جانے کا کیا مطلب"۔ کراؤن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے خود مجھے بتایا تھا کہ جب اسے تم پر غصہ آتا ہے تو وہ تمہارے سر پر جوتیاں برسانا شروع کر دیتی ہے۔ اور ہمیشہ ننانوے پر پہنچ کر گنتی بھول جاتی ہے اور پھر ایک سے گننا شروع کر دیتی ہے"........ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کراؤن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت اداسی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"ارے ارے۔ کیا ہوا۔ کیا فیلیا نے جوتیاں مارنی بند کر دی ہیں۔ پھر تو خوشی کی بات ہے۔ اداس کیوں ہو گئے ہو"....... عمران نے چونک کر کہا۔

"فیلیا دو ماہ پہلے ایک ایئر کریش میں ہلاک ہو چکی ہے"۔ کراؤن نے آہستہ سے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر

Scanned & PDF Copy by RFI

یکلخت شدید افسوس بھرے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ کراؤن اور فیلیا کے درمیان انتہائی گہرے تعلقات تھے اور فیلیا سے شادی کے بعد کراؤن نے کسی اور عورت کی طرف دیکھنے کی بھی قسم اٹھا رکھی تھی۔ وہ کافی عرصہ سے کراؤن اور فیلیا سے واقف تھا۔ کراؤن پہلے ایکریمیا میں رہتا تھا لیکن پھر اس نے ایکریمیا سے نقل مکانی کر کے یہاں ہوٹل بنا لیا کیونکہ فیلیا فاک لینڈ کی رہنے والی تھی اور اس نے کراؤن سے خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ اپنے وطن میں ہی رہنا چاہتی ہے اور کراؤن اس سے اس قدر محبت کرتا تھا کہ اس نے فیلیا کے صرف ایک بار کہنے پر ہی ایکریمیا میں اپنا انتہائی شاندار بزنس فروخت کر دیا اور یہاں آ گیا تھا۔ اسے فاک لینڈ آئے ہوئے پانچ چھ سال ہو گئے تھے۔ ان سالوں میں عمران ویسے ہی ایک بار یہاں اس سے اور فیلیا سے ملنے آیا تھا۔ اس کے بعد اب آیا تھا۔ کراؤن فیلیا سے شادی کرنے سے پہلے ایکریمیا کی جرائم پیشہ دنیا میں خاصا مشہور آدمی تھا لیکن فیلیا انتہائی نیک فطرت خاتون تھی۔ اس نے کراؤن کو جرائم کی دنیا سے باہر نکال لیا اور اب یہاں فاک لینڈ میں تو کراؤن بس ہوٹل بزنس ہی کرتا تھا اس کا کسی قسم کے جرائم سے کوئی تعلق یا واسطہ نہ رہا تھا۔

"اوہ۔ ویری سیڈ کراؤن۔ مجھے فیلیا کی موت پر دلی افسوس ہوا ہے اور مجھے یہ بھی احساس ہے کہ اس کی موت سے تم پر کیا اثرات ہوئے ہوں گے۔ آئی۔ ایم۔ سوری"...... عمران نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ پرنس۔ ایک ماہ تک تو میں اپنے آپ کو ہی نہ سنبھال سکا

تھا لیکن بہرحال اب کیا کیا جا سکتا ہے اس لئے مجبوراً کام تو کرنا ہی پڑتا ہے"...... کراؤن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور کراؤن اٹھ کر میز کی طرف بڑھ گیا۔

"یس"...... اس نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب آئندہ اطلاع دینے کی ضرورت نہیں ہے"۔ کراؤن نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ کمرے کے بائیں ہاتھ پر موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تمہارا ایک ساتھی آیا ہے۔ میں دروازہ کھول دوں"...... کراؤن نے کہا اور پھر اس کے دروازہ کھولتے ہی تنویر اندر داخل ہوا۔ گو اس نے مقامی میک اپ کر رکھا تھا لیکن اس نے لباس تبدیل نہ کیا تھا۔ وہی لباس جو اس خالی فلیٹ کی الماری سے اس نے پہنا تھا وہی اس نے پہن رکھا تھا۔ شاید وہ اسے فٹ تھا۔ اس کے علاوہ عمران کی نظریں بھلا کیسے تنویر کو نہ پہچان سکتیں۔ تنویر اندر داخل ہو کر ایک لمحے کے لئے ٹھٹھک کر رک گیا۔

"آؤ تنویر"...... عمران نے اصل لہجے میں کہا تو تنویر نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھنے لگا۔

"یہ تنویر ہے۔ میرا ساتھی اور تنویر یہ کراؤن ہے اس ہوٹل کا مالک اور میرا بہترین دوست"...... عمران نے وہیں بیٹھے بیٹھے تنویر اور کراؤن دونوں کا ایک دوسرے سے تعارف کراتے ہوئے کہا اور

Scanned & PDF Copy by RFI

کراؤن نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں تنویر سے مصافحہ کیا۔

"ارے ہاں پرنس۔ تم نے اب تک بتایا ہی نہیں کہ تم کیا پیو گے۔ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ تم شراب نہیں پیتے۔ لیکن یہاں شراب کے علاوہ اور کسی مشروب کے بارے میں مجھے معلوم ہی نہیں"۔ کراؤن نے تنویر کے ساتھ ہی واپس آکر صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ابھی نہیں۔ باقی ساتھی آجائیں پھر مشروب بھی پی لیں گے اور باتیں بھی ہو جائیں گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کراؤن نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے صفدر، کیپٹن شکیل اور خاور بھی آگئے۔

"اب تم ہاٹ کافی منگوالو"...... عمران نے کہا اور کراؤن مسکراتا ہوا اٹھا اور ایک بار پھر میز کی طرف بڑھ گیا۔

"کوئی پرابلم تو پیدا نہیں ہوا"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا لیکن سب نے نفی میں سرہلا دیئے۔

"میں نے آرڈر دے دیا ہے۔ میرے آدمی کسی اور ہوٹل سے ہاٹ کافی لے آئیں گے اس لئے کچھ دیر تو لگے گی"...... کراؤن نے دوبارہ آکر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اب تم بتاؤ کہ فنک سنڈیکیٹ سے تمہارا کس قدر تعلق ہے"...... عمران نے کہا تو کراؤن بے اختیار چونک پڑا۔

"فنک سنڈیکیٹ۔ کیا مطلب کیا تم یہاں فنک سنڈیکیٹ کے خلاف کام کرنے آئے ہو"...... کراؤن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

"نہیں۔ مجھے سنڈیکیٹ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے صرف فنک سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا تو ان سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ میں ایسی پارٹیوں سے کوئی تعلق رکھتا ہوں لیکن دارالحکومت کا فنک سنڈیکیٹ سے گہرا تعلق ہے۔ ایک لحاظ سے یہاں اصل حکومت فنک سنڈیکیٹ کی ہے۔ وہ جو چاہے کریں۔ کوئی ان کی طرف انگلی اٹھانے کی جرات نہیں کر سکتا۔ یہاں کے تقریباً تمام ہوٹل، کلب اور بار وغیرہ سب اس سنڈیکیٹ کی ملکیت ہیں لیکن فنک کبھی سامنے نہیں آیا۔ صرف اس کا نام ہر وقت دارالحکومت سان میں گونجتا رہتا ہے۔ ویسے یہاں دارالحکومت میں اس کا ایک شاندار محل ہے جسے فنک پیلس کہا جاتا ہے۔ وہ مستقل طور پر وہیں رہتا ہے"...... کراؤن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ کسی فنکشن میں بھی نہیں آتا۔ حالانکہ میں نے سنا ہے کہ وہ بڑا مخیر آدمی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ بے شمار فلاحی ادارے اس کے دیئے ہوئے فنڈز سے چل رہے ہیں لیکن اسے کبھی کسی تقریب میں نہیں دیکھا گیا میں نے بھی اسے صرف ایک بار ٹیلی ویژن پر دیکھا تھا جب اس کے بارے میں ایک دستاویزی فلم دکھائی گئی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ وہ کتنے فلاحی اداروں کو چلاتا ہے"...... کراؤن نے جواب دیا۔ اسی لمحے

Scanned & PDF Copy by RFI

اندرونی دروازہ کھلا اور ایک آدمی ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ٹرالی پر ہاٹ کافی کے برتن موجود تھے۔ چند لمحوں بعد ہاٹ کافی سب کو سرو کر دی گئی اور کافی لے آنے والا آدمی ٹرالی کو ایک طرف کھڑی کر کے خاموشی سے واپس چلا گیا۔

"اس کا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو کراؤن نے اس کا حلیہ بتا دیا۔

"کیا فنک پیلس جا کر اس سے ملاقات کی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ کسی سے ملاقات نہیں کرتا۔ چاہے وہ فاک لینڈ تو کیا ایکریمیا کا صدر ہی کیوں نہ ہو اور پیلس میں سوائے اپنی بیٹی کے اور باہر کا آدمی داخل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی وہاں فون کال ملائی جا سکتی ہے اور نہ ہی اس کا نمبر کسی ایکسچینج میں ہے اور نہ کسی آدمی کے پاس۔ ویسے میں نے سنا ہے کہ فنک پیلس میں اس قدر زبردست حفاظتی اقدامات ہیں کہ اس کی بیٹی وینا کو اس میں داخل ہو کر اپنے باپ تک پہنچنے میں تین گھنٹے لگ جاتے ہیں اور اس دوران اس کی چیکنگ ہوتی رہتی ہے"...... کراؤن نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"اس محل میں کام کرنے والے لوگ تو آتے جاتے رہتے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ آج تک تو کسی نے کسی بھی شخص کو نہ محل میں جاتے دیکھا ہے اور نہ باہر آتے اور نہ کسی کے متعلق معلوم ہے کہ کون اس محل میں کام کرتا ہے۔ نجانے اس نے کیا سسٹم بنا رکھا ہے"۔ کراؤن نے کہا۔

"اس کا کوئی دست راست تو ہو گا جو فنک سنڈیکیٹ کو کنٹرول کرتا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"بے شمار گروپ ہیں اور ان سب کے علیحدہ علیحدہ باس ہیں۔ ویسے ایک آدمی رابرٹ کے بارے میں سنا ہے کہ وہ اس کا دست راست ہے۔ ویسے اس رابرٹ کے بارے میں بھی میں کچھ نہیں جانتا"۔ کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی بیٹی وینا کس یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اور ہوسٹل میں رہتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں نیشنل یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔ انتہائی معصوم سی لڑکی ہے۔ ایک بار یونیورسٹی کے فنکشن میں میں نے اسے دیکھا تھا لیکن آخر تم چاہتے کیا ہو۔ کیا تمہیں فنک سے کوئی خاص کام ہے"...... کراؤن نے کہا۔

"ہاں۔ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ تم یہ خیال ہی دل سے نکال دو"...... کراؤن نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کوئی اور راستہ نکال لوں گا۔ فی الحال تم ایسا کرو کہ ہمیں کوئی ایسا ٹھکانہ دے دو جس کا علم سوائے تمہارے اور کسی کو نہ ہو۔ وہاں کاریں بھی ہونی چاہئیں اور اسلحہ وغیرہ بھی"۔

Scanned & PDF Copy by RFI

عمران نے کہا تو کراؤن بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ کہیں تم فنک کے خلاف براہ راست کوئی کارروائی تو نہیں کرنا چاہتے"....... کراؤن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اگر میرا ایسا ارادہ ہو تو پھر"....... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے خشک لہجے میں کہا۔

"تو پھر میں تمہیں اس کارروائی سے منع ضرور کروں گا کیونکہ یہ صریحاً خودکشی ہے لیکن اگر تم نہ مانو گے تو پھر مجھ سے جو ہو سکے گا میں تمہاری اس معاملے میں مکمل مدد کروں گا"....... کراؤن نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ تمہاری عظمت ہے کراؤن کہ تم میرے متعلق اس حد تک جانے کا سوچ رہے ہو۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ تمہارا درمیان میں کسی طرح کوئی حوالہ نہ آئے گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ فنک سنڈیکیٹ یہاں حد درجہ طاقتور ہے اور تمہارا اب جرائم کی دنیا سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ ویسے ایک بات بتا دوں کہ ہماری یہاں آمد کا فنک سنڈیکیٹ کو علم ہو چکا ہے اور انہوں نے ایئرپورٹ پر ہی ہم پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ اس وقت ہم اپنی اصل شکلوں میں تھے لیکن ہمیں پہلے اطلاع مل گئی اور ہم ان کے گھیرے سے نکل گئے اور پھر ہم نے لباس بھی تبدیل کر لئے اور چہرے بھی۔ اس کے بعد علیحدہ علیحدہ یہاں آئے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ فنک سنڈیکیٹ کی اس بار واقعی

شامت آگئی ہے جو اس نے پرنس آف ڈھمپ پر ہاتھ ڈال دیا ہے او کے میرے پاس ایک ایسی رہائش گاہ ہے جس کا علم مجھے اور فیلیا کے علاوہ اور کسی کو نہ تھا۔ وہاں میں اور فیلیا کبھی کبھی جا کر رہتے تھے۔ اب فیلیا تو اس دنیا میں نہیں ہے۔ ہوتی بھی تو ظاہر ہے وہ زبان نہ کھولتی۔ وہاں دو کاریں موجود ہیں البتہ اسلحہ وہاں نہیں ہے"....... کراؤن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسلحہ یہاں مارکیٹ سے مل جائے گا"....... عمران نے کہا اور کراؤن اٹھا اور میز کی طرف بڑھ گیا۔ وہ گھوم کر میز کی دوسری طرف گیا۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں سے ایک کی رنگ نکال کر اس نے دراز بند کر دی اور پھر اٹھنے لگا ہی تھا کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کراؤن نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... کراؤن نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ کے دوست چیف سیکرٹری صاحب کی رہائش گاہ کو فنک سنڈیکیٹ والوں نے میزائلوں سے تباہ کر دیا ہے۔ چیف سیکرٹری صاحب وہاں موجود نہ تھے اس لئے وہ بچ گئے ہیں۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف سیکرٹری کی رہائش گاہ پر فنک سنڈیکیٹ والوں کو حملہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ چیف سیکرٹری نے تو کبھی فنک یا سنڈیکیٹ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی تھی"....... کراؤن نے

Scanned & PDF Copy by RFI

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے اس سلسلے میں خود جو معلومات اکٹھی کی ہیں ان کے مطابق سنڈیکیٹ والوں کو دراصل پانچ ایشیائی افراد کی تلاش تھی جو انہیں ایئرپورٹ پر دھوکہ دے کر نکل گئے تھے۔ یہ پانچوں افراد چیف سیکرٹری کے مہمان بن کر ان کی رہائش گاہ پر موجود تھے جس کا علم سنڈیکیٹ والوں کو ہو گیا اور انہوں نے کوٹھی کو میزائلوں سے ہی اڑا دیا اور وہ پانچوں ایشیائی افراد بھی اس حملے میں ختم ہو گئے۔ جب پولیس نے ان افراد کی جلی ہوئی لاشیں ایمبولینس میں ڈال کر پولیس ہیڈ کوارٹر بھجوائیں تو راستے میں سنڈیکیٹ کے افراد نے ان لاشوں کو حاصل کیا اور اپنے کسی ٹھکانے پر لے گئے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ یہ لاشیں کہاں لے جائی گئی ہیں "۔ کراؤن نے کہا۔

" معلوم تو کیا جا سکتا ہے باس۔ لیکن اگر اس کی اطلاع سنڈیکیٹ کو ہو گئی کہ ہم ان کے معاملات میں دلچسپی لے رہے ہیں تو پھر ہمارا حشر بھی عبرت ناک ہو سکتا ہے "...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" ٹھیک ہے۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ جو کچھ تم نے بتایا ہے اتنا ہی کافی ہے "...... کراؤن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" مجھے یقین ہے کہ تمہاری جگہ چیف سیکرٹری کے مہمان قربان ہو گئے ہیں "...... کراؤن نے واپس آکر صوفے پر بیٹھتے ہوئے عمران سے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب "...... عمران نے چونک کر پوچھا کیونکہ ایک تو اس نے فون میں ہونے والی بات چیت نہ سنی تھی اور دوسرے وہ میز سے کافی دور بیٹھے ہوئے تھے اور پھر عمران نے اس لئے اس کال پر توجہ نہ دی تھی کہ اس کا خیال تھا کہ کراؤن کی کوئی بزنس کال ہو گی۔

" ابھی ایک کال آئی ہے "...... کراؤن نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی تمہارا خیال درست ہے لیکن کیا چیف سیکرٹری تمہارا دوست ہے "...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ میرے اس سے خاصے قریبی تعلقات ہیں "...... کراؤن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" کیا تم اس سے رابطہ کر کے معلوم کر سکتے ہو کہ یہ پانچ ایشیائی کون تھے۔ ان کے قدوقامت وغیرہ کے بارے میں معلومات "۔ عمران نے کہا۔

" کیوں۔ تم کیوں پوچھنا چاہتے ہو "...... کراؤن نے چونک کر پوچھا۔

" میں صرف یہ کنفرم کرنا چاہتا ہوں کہ ان ایشیائی افراد کے قدوقامت اگر ہم سے ملتے جلتے ہوں گے تو یہ ہمارے لئے انتہائی فائدہ مند رہے گا۔ اس طرح سنڈیکیٹ اور فنک دونوں مطمئن ہو جائیں گے اور اس کے بعد ہم اطمینان سے اپنا کام کر سکیں گے "...... عمران

Scanned & PDF Copy by RFI

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔اس طرح براہ راست پوچھتا تو اسے شک میں ڈال دے گا البتہ ہم یہاں بیٹھے بیٹھے بھی معلوم کر سکتے ہیں"...... کراؤن نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہاں بیٹھے بیٹھے ۔کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں ہر ایک گھنٹے بعد مقامی نیوز بلیٹن ٹی وی پر نشر کیا جاتا ہے جس میں اس ایک گھنٹے کے دوران ہونے والے اہم واقعات کی تازہ ترین خبریں باتصویر نشر کی جاتی ہیں ۔چیف سیکرٹری کی کوٹھی پر میزائلوں کا حملہ انتہائی اہم واقعہ ہے اس لئے اسے لازماً نشر کیا جائے گا اور اس کی تفصیلی فلم بھی دکھائی جائے گی ۔اس فلم کے دوران ان لوگوں کے فوٹو بھی شامل ہو گے"...... کراؤن نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔کراؤن اٹھا اور ایک بار پھر میز کی طرف بڑھ گیا اور اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ریموٹ کنٹرول نکالا اور پھر جیسے ہی اس کے بٹن پریس کئے ایک کونے میں موجود ٹی وی سکرین روشن ہو گئی ۔اس پر موسیقی کا پروگرام نشر ہو رہا تھا۔

" نیوز بلٹن کا وقت ہونے والا ہے"...... کراؤن نے کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی کا وقت دیکھتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔کراؤن بھی عمران کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گیا ۔سب کی نظریں ٹی وی سکرین پر جمی ہوئی تھیں اور پھر تقریباً پانچ منٹ بعد نیوز بلٹن نشر کیا جانے لگا اور یہ بلٹن واقعی چیف سیکرٹری کی کوٹھی پر میزائلوں کے حملے کے بارے میں تھا ۔سکرین پر کوٹھی کے مناظر دکھائے جا رہے تھے اور پس منظر میں نیوز ریڈر مسلسل تفصیلات بتا رہا تھا ۔عمران اور اس کے ساتھی غور سے یہ سارے مناظر دیکھ رہے تھے ۔حملہ واقعی انتہائی خوفناک تھا ۔پوری کوٹھی مکمل طور پر تباہ ہو گئی تھی ۔کوٹھی میں موجود تمام افراد ہلاک ہو گئے تھے اور پھر جب لاشوں کو دکھایا جانے لگا تو عمران پوری توجہ سے ان لاشوں کو دیکھنے لگا تھوڑی دیر بعد پانچ لاشوں کے ایک گروپ کو دکھایا گیا جو اکٹھی ہی ایک کمرے سے ملی تھیں اور مکمل طور پر اس طرح جل چکی تھیں کہ ان کی پہچان ہی مشکل ہو رہی تھی ۔نیوز ریڈر نے بتایا کہ چیف سیکرٹری صاحب نے بتایا ہے کہ یہ پانچوں افراد اس کے کافرستانی دوست تھے ۔وہ کافرستان سے یہاں تفریح کرنے آئے تھے اور آج ہی ان کے مہمان بنے تھے کہ اس حملے کا شکار ہو گئے ۔چند لمحوں بعد منظر تبدیل ہو گیا۔

" ان کے قد و قامت گو مکمل طور پر تو ہمارے جیسے نہیں ہیں لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ ملتے جلتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" ظاہر ہے مکمل طور پر تو تب ہی ہو سکتے تھے کہ جب ہم ان کی جگہ ہوتے"...... صفدر نے کہا اور عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

" کراؤن ۔کیا تم کسی طرح یہ معلوم کر سکتے ہو کہ فنک سنڈیکیٹ اور خصوصاً فنک نے ان لاشوں سے کیا حتمی نتیجہ نکالا ہے ۔کیا وہ قطعی

Scanned & PDF Copy by RFI

مطمئن ہو گئے ہیں کہ انہوں نے ہمیں شکار کر لیا ہے یا نہیں۔ یہ نتیجہ ہماری آئندہ کارروائی کے لئے انتہائی اہم ثابت ہوگا"۔ عمران نے کہا۔

"میں کوشش کرتا ہوں۔ رابرٹ کے آفس میں کام کرنے والا ایک آدمی میرا گہرا دوست ہے۔ میں اس سے بات کرتا ہوں"۔ کراؤن نے کہا اور اٹھ کر میز کی طرف بڑھ گیا البتہ اس نے اٹھنے سے پہلے ریموٹ کنٹرول کی مدد سے ٹی وی آف کر دیا تھا۔ میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ کر اس نے کسی کو فون کیا اور پھر رسیور رکھ کر وہ عمران کی طرف آگیا۔

"میں نے بات کر لی ہے۔ جیسے ہی کوئی نتیجہ نکلا مجھے اطلاع مل جائے گی"...... کراؤن نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے بعد وہ دوسری گفتگو میں مصروف ہو گئے پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کراؤن اٹھ کر ایک بار پھر میز کی طرف بڑھ گیا اس نے میز کے پاس جا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کراؤن نے کہا۔

"او کے شکریہ"...... دوسری طرف سے آنے والی بات سننے کے بعد کراؤن نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ واپس مڑ گیا۔

"مبارک ہو پرنس۔ تمہارا مقصد پورا ہو گیا ہے"...... کراؤن نے قریب آکر کہا۔

"کیسے۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ یہ بہت اہم بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"لاشوں کو رابرٹ نے ایک ڈاکٹر مائیکل کے ذریعے چیک کرایا ہے۔ یہ ڈاکٹر شناخت کرنے کے معاملات کا ماہر ہے۔ فنک نے اس ڈاکٹر کی ٹپ دی تھی اور ساتھ ہی رابرٹ کو بتایا تھا کہ شناخت کے لئے بالوں کی جڑوں کو چیک کیا جا سکتا ہے کیونکہ مقامی افراد اور ایشیائی افراد کے بالوں کی جڑوں میں موجود کیمیائی مواد مختلف ہوتا ہے لیکن اس ڈاکٹر کو اور بھی بہت سے طریقے آتے ہیں اور اس نے رابرٹ کو حتمی رپورٹ دے دی ہے اور فنک نے بھی ڈاکٹر مائیکل کی رپورٹ کو تسلیم کر لیا ہے"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔ اب ہمارے سروں سے بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہے۔ اب ہم اطمینان سے اپنا کام کر سکیں گے"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن خیال رکھنا۔ اگر سنڈیکیٹ اور فنک کو ذرا بھی شک پڑ گیا کہ تم زندہ ہو تو وہ ایک بار پھر پوری طاقت سے تم پر چڑھ دوڑیں گے۔ تم نے دیکھا کہ وہ کارروائی کرنے میں کسی کا بھی لحاظ نہیں کرتے اور نہ ہی وقت ضائع کرتے ہیں۔ چیف سیکرٹری بہت بڑا عہدہ ہے لیکن انہیں جیسے ہی اطلاع ملی کہ پانچ ایشیائی افراد ان کی کوٹھی میں موجود ہیں تو انہوں نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے چیف سیکرٹری کی کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دیا اور تم نے خود خبریں سنی ہیں۔ سارے شہر کو معلوم ہے کہ یہ حملہ سنڈیکیٹ نے کیا ہے لیکن نیوز ریڈر بار بار نامعلوم حملہ آور کہہ رہا تھا"...... کراؤن نے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"تم فکر نہ کرو کراؤن ۔ہم کوئی ایسا احمقانہ قدم نہیں اٹھائیں گے کہ جس سے ہماری جانیں خطرے میں پڑ جائیں"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"وہ تو مجھے معلوم ہے میں تو ویسے ہی تمہیں محتاط رہنے کا کہہ رہا تھا یہ لو کوٹھی کی چابی ۔ کی رنگ کے ساتھ ٹوکن موجود ہے ۔اس کے علاوہ کوئی بھی کام میرے لائق ہو تو تم بلا تکلف مجھے فون کر سکتے ہو"...... کراؤن نے کی رنگ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ کراؤن"...... عمران نے کہا اور کی رنگ لے کر وہ اٹھ کھڑا ہوا

"آؤ بھئی اب چلیں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر کراؤن سے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے وہ سب عمران کے پیچھے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جس سے عمران دفتر میں آیا تھا۔ کراؤن سیڑھیوں تک انہیں الوداع کرنے آیا تھا۔

فنک کے چہرے پر اطمینان کے ساتھ ساتھ قدرے مسرت کے تاثرات نمایاں تھے ۔اسے ابھی رابرٹ کے ذریعے ڈاکٹر مائیکل کی حتمی رپورٹ مل چکی تھی اور اس حتمی رپورٹ کے مطابق چیف سیکرٹری کی کوٹھی میں ہلاک ہونے والے پانچ افراد کا تعلق واقعی ایشیا سے ہی تھا اس کا مطلب تھا کہ سنڈیکیٹ والوں نے فوری کارروائی کرتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کا فوری خاتمہ کر دیا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

"اسرائیل کے جناب زارش سے میری بات کراؤ فوراً"...... فنک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

" یس"...... فنک نے کہا۔

" اسرائیل کے جناب زارش آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" بات کراؤ"...... فنک نے کہا۔

" ہیلو ۔ زارش بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد زارش کی آواز سنائی دی۔

" تمہارے مخبروں نے تمہیں اطلاع تو دے دی ہو گی کہ ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی عمران اور اس کے چار ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا ہے"...... فنک نے بڑے اطمینان بھرے بلکہ قدرے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ نہیں ابھی تک تو مجھے ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی ۔ کیا واقعی ایسا ہو چکا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" ہاں اور اس کی حتمی تصدیق بھی کرا لی گئی ہے"...... فنک نے جواب دیا۔

" یہ سب کچھ اس قدر آسانی سے اور اس قدر جلدی کیسے ہو گیا"۔ زارش کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اسے فنک کی بات پر یقین نہیں آ رہا۔

" فنک اسی طرح کام کرتا ہے مائی ڈیئر زارش"...... فنک نے پہلی بار قدرے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کیا تم اس کی تفصیل بتاؤ گے تاکہ میں اسرائیل کے اعلیٰ حکام کو

اس کی تفصیلی رپورٹ دے سکوں"...... زارش نے کہا۔

" ہاں ۔ کیوں نہیں"...... فنک نے کہا اور پھر اس نے رابرٹ کی بتائی ہوئی تمام تفصیل اسے سنا دی۔

" کیا چیف سیکرٹری سے اس بات کی تصدیق کر لی گئی ہے کہ اس کے مہمان واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے"...... زارش نے کہا۔

" اس کی ضرورت ہی کیا تھی ۔ میرے آدمی ان کا تعاقب کرتے ہوئے اس کی کوٹھی تک گئے اور پھر کوٹھی کو اڑا دیا گیا"...... فنک نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" ان کی لاشیں تو موجود ہوں گی"...... زارش نے کہا۔

" نہیں ۔ ڈاکٹر مائیکل کے تصدیق کرنے کے بعد میں نے انہیں برقی بھٹی میں ڈلوا دیا ہے ۔ میں نے انہیں رکھ کر کیا کرنا تھا"۔ فنک نے جواب دیا۔

" لارڈ فنک ۔ تم انتہائی ذہین آدمی ہو اور تمہاری ذہانت کے سب قائل ہیں ۔ میں خود بھی تمہیں انتہائی ذہین سمجھتا ہوں ۔ اس لئے میرا مشورہ ہے کہ مطمئن ہو کر بیٹھ جانے کی بجائے تم اس بارے میں مزید معلومات حاصل کرو ۔ خاص طور پر اس چیف سیکرٹری سے ۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پانچوں افراد کوئی اور ہوں ۔ آخر دارالحکومت سان میں صرف عمران اور اس کے ساتھی ہی ایشیائی نہ ہوں گے اور ایشیائی افراد بھی تو وہاں موجود ہو سکتے ہیں اور فاک لینڈ کا چیف سیکرٹری اس طرح کھلے عام عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنا مہمان نہیں بنا سکتا"۔

Scanned & PDF Copy by RFI

زارش نے کہا۔

"تم خواہ مخواہ ان لوگوں سے خوفزدہ ہو۔ وہ ختم ہو چکے ہیں۔ ہم نے ہر قسم کی تصدیق کر لی ہے اور یہ کافی ہے"....... فنک نے اس بار قدرے ناگوار سے لہجے میں کہا

"ٹھیک ہے۔ اگر تم مطمئن ہو تو ٹھیک ہے۔ گڈ بائی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ فنک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یہ لوگ نجانے ان سے اس قدر خوفزدہ کیوں ہیں"....... فنک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

"یس ماسٹر"....... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ سے بات کراؤ۔ فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور فنک نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... فنک نے کہا۔

"رابرٹ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے ماسٹر"....... دوسری طرف سے پی اے نے کہا۔

"بات کراؤ"....... فنک نے کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں ماسٹر"....... چند لمحوں بعد رابرٹ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"رابرٹ۔ اس چیف سیکرٹری سے معلومات حاصل کی ہیں۔ وہ ان پانچ لاشوں کے بارے میں کیا کہتا ہے"....... فنک نے کہا۔

"جناب۔ اس کی ضرورت ہی نہیں ہے یہ وہی پانچ افراد تھے۔ ویسے نیوز بلٹن پر چیف سیکرٹری کا بیان نشر کیا گیا ہے۔ اس نے انہیں کافرستانی مہمان کہا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ اب جھوٹ بول رہا ہے تاکہ اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہو سکے"....... رابرٹ نے جواب دیا۔

"لیکن کیا دارالحکومت میں ایشیائی افراد صرف وہی عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے اور بھی تو ہو سکتے ہیں۔ کیا میزائل فائر کرنے سے پہلے ان کے حلیے چیک کر لئے تھے"....... فنک نے کہا۔

"نہیں جناب۔ صرف اتنی رپورٹ ملی تھی کہ پانچ افراد کو چیک کیا گیا ہے"....... رابرٹ نے کہا۔

"تم ایسا کرو۔ اس بارے میں تفصیل سے چھان بین کراؤ۔ ایسا نہ ہو کہ ہم مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں اور وہ لوگ ہمیں کوئی نقصان پہنچا جائیں"....... فنک نے کہا۔

"یس ماسٹر"....... دوسری طرف سے رابرٹ نے کہا۔

"مجھے تفصیلی رپورٹ دینا"....... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

سفید رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے دارالحکومت سان کی فراخ سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ یہ سڑک دارالحکومت سے باہر مضافات کی طرف جانے والی سڑک تھی اس لئے اس پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی ۔ کار کے سٹیئرنگ پر عمران خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صفدر اور عقبی سیٹوں پر کیپٹن شکیل اور خاور بیٹھے ہوئے تھے ۔ تنویر کو وہ کوٹھی پر چھوڑ آئے تھے ۔

"عمران صاحب ۔ آپ اس انداز میں وینا سے مل کر اس سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں" ...... صفدر نے کہا ۔

"گالیاں اور کوسنے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صفدر کے ساتھ ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا خاور بھی عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا جبکہ کیپٹن شکیل کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی تھی ۔

"کیا مطلب ۔ گالیاں اور کوسنے ۔ یہ کیا بات ہوئی" ...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"کسی شریف خاتون سے جب ہم جیسی شکلوں والے افراد جا کر ملتے ہیں تو شریف خاتون سے کیا حاصل کر سکتے ہیں ۔ یہی گالیاں اور کوسنے ہی ملیں گے" ...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا تو صفدر اور خاور بے اختیار ہنس پڑے ۔

"آپ کی بات تو درست ہے ۔ میں نے تو اس پوائنٹ پر غور نہیں کیا تھا ۔ ہمارے میک اپ تو واقعی شریف لوگوں جیسے نہیں ہیں ۔ لیکن کیا ہم میک اپ تبدیل نہ کر سکتے تھے" ...... صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

"پھر وینا کو خوفزدہ کیسے کیا جاتا ۔ پھر تو گالیوں اور کوسنوں کے ساتھ ساتھ جوتیاں بھی کھانی پڑتیں" ...... عمران نے جواب دیا اور کار ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھی ۔

"اچھا میں سمجھ گیا کہ آپ یونیورسٹی کیوں جا رہے ہیں لیکن عمران صاحب ۔ وینا فنک کی اکلوتی بیٹی ہے اس لئے لامحالہ فنک نے اس کی حفاظت کے انتہائی سخت انتظامات کر رکھے ہوں گے ۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ اسے فوری طور پر ہمارے وینا سے ملنے کی اطلاع مل جائے اور اس کے آدمی الٹا ہماری گردنیں پکڑ لیں" ...... صفدر نے کہا ۔

"تمہارا کیا خیال ہے صفدر ۔ کیا عمران صاحب وینا کے ہوسٹل میں اس کے کمرے میں جا کر اس سے مذاکرات کریں گے تاکہ پورے

Scanned & PDF Copy by RFI

ہوسٹل کو اس ملاقات کا علم ہو جائے"....... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا مطلب"....... صفدر نے حیران ہو کر کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جبکہ عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

"میرا آئیڈیا ہے کہ عمران صاحب وینا سے فنک پیلس کی اندورنی ساخت اور اس کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اور وینا ظاہر ہے فنک کی بیٹی ہے وہ ایسی معلومات آسانی سے نہیں بتائے گی۔ اس لئے اسے اغوا کیا جائے گا اور پھر اس سے پوچھ گچھ کی جائے گی"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہارا آئیڈیا ان حالات میں تو واقعی درست لگ رہا ہے لیکن یونیورسٹی کے ہوسٹل سے اس طرح کسی لڑکی کو اغوا کر کے لے جانا بھی آسان کام نہیں ہے۔ پورے دارالحکومت کی پولیس حرکت میں آ جائے گی"....... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پولیس کے ساتھ ساتھ فنک سنڈیکیٹ بھی حرکت میں آ جائے گا اور وہ بہر حال پولیس سے زیادہ فعال ہو گا"....... عمران نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے"....... صفدر نے حیران ہو کر عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"وینا سے ملاقات کے لئے سوچنے کا کیا کام۔ خوبصورت اور نوجوان

لڑکیوں سے ملاقات میں سوچ کا عمل دخل نہیں ہوتا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو ایک بائی روڈ پر موڑ دیا جس کے ساتھ ایک جہازی سائز کا بورڈ نصب تھا جس پر نیشنل یونیورسٹی کیمپس اور اس کی تفصیلات درج تھیں۔ تقریباً دس کلو میٹر آگے جا کر وہ یونیورسٹی کے انتہائی خوبصورت اور وسیع کیمپس کے فرسٹ گیٹ پر پہنچ گئے۔ یہاں ایک چیک پوسٹ بنی ہوئی تھی وہاں چار مسلح افراد بھی موجود تھے جنہوں نے باقاعدہ یونیفارم پہن رکھی تھیں۔

"جی فرمایئے"....... ان میں سے ایک نے عمران کے قریب آتے ہوئے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مس وینا فنک سے ملنا ہے۔ ہمارا تعلق سنڈیکیٹ سے ہے"۔ عمران نے قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا تو مسلح آدمی بے اختیار اچھل کر دو قدم اس طرح پیچھے ہٹ گیا جیسے اچانک اس کے پیروں میں بم پھٹ پڑا ہو۔

"سن۔ سس۔ سنڈیکیٹ۔ اوہ۔ آپ چیف سیکورٹی آفیسر سے کارڈ لے لیں اس کے بغیر ملاقات نہ ہو سکے گی"....... مسلح آدمی کا لہجہ اس بار بھیک مانگنے والوں جیسا تھا اور عمران سر ہلاتا ہوا کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا سائیڈ پر بنے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گیا وہ مسلح آدمی بھی تیزی سے اس کے پیچھے چلتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ کمرے میں ایک میز کے پیچھے ایک باوردی

Scanned & PDF Copy by RFI

آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے کاندھے پر البتہ سٹار لگے ہوئے تھے۔

"جی صاحب"...... اس باوردی آدمی نے عمران کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر چونک کر پوچھا۔

"چیف۔ ان کا تعلق سنڈیکیٹ سے ہے اور یہ مس ڈینا فنک سے ملنے آئے ہیں"...... عمران کے جواب دینے سے پہلے اس کے عقب میں اندر آنے والا مسلح آدمی بول پڑا۔ چیف آفیسر بھی سنڈیکیٹ کا نام سن کر اس طرح اچھل پڑا جیسے وہ مسلح دربان اچھلا تھا۔ اس کے چہرے پر یکلخت خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن خوف کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات بھی شامل تھے۔

"مم۔ مم۔ مگر آج سے پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا"...... چیف سیکورٹی آفیسر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آج سے پہلے انہیں خصوصی پیغام پہنچانے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی اور سنو۔ ہم نے فوری واپس بھی جانا ہے۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم اس قسم کے تکلفات میں اسے ضائع کر سکیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ ان سے فون پر رابطہ کر لیں۔ میں نمبر ملوا دیتا ہوں"۔ چیف سیکورٹی آفیسر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ انتہائی اہم اور ذاتی پیغام ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن جناب وہاں ہوسٹل میں جا کر آپ کا مس ڈینا سے ملنا ان کے

لئے اچھا نہیں رہے گا۔ وہ انتہائی نیک نام خاتون ہیں"...... چیف سیکورٹی آفیسر نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اوہ۔ بات تو واقعی آپ کی درست ہے۔ تو پھر ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ انہیں یہاں بلوا لیں۔ ہم چند منٹ ان سے بات کریں گے اور پھر واپس چلے جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا تو ہو سکتا ہے۔ لیکن انہیں کیا کہا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری کال پر یہاں نہ آئیں"...... چیف سیکورٹی آفیسر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر میری ان سے فون پر بات کرا دو۔ میں خود انہیں یہاں بلوا لوں گا۔ لیکن کال کسی علیحدہ کمرے میں ہونی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"میں کال ملوا کر خود باہر چلا جاؤں گا۔ آپ یہاں اطمینان سے بات کر لیں"...... چیف سیکورٹی آفیسر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چیف سیکورٹی آفیسر نے سائیڈ پر پڑا ہوا ایک رجسٹر کھولا اور اس میں درج نمبرز دیکھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"میں فرسٹ گیٹ سے چیف سیکورٹی آفیسر بول رہا ہوں۔ مس ڈینا سے بات کرائیں۔ یہاں ایک صاحب موجود ہیں جو ان سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... چیف سیکورٹی آفیسر نے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"وہ اپنا نام نہیں بتا رہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ خود مس وینا سے بات کر لیں گے"...... دوسری طرف سے بات سننے کے بعد چیف سکیورٹی آفیسر نے کہا اور پھر وہ خاموش ہو گیا۔

"یہ لیجئے رسیور۔ ایکس چینج آپریٹر ابھی مس وینا سے آپ کی بات کرا دے گا"...... چیف سکیورٹی آفیسر نے اٹھ کر رسیور عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور خود وہ تیزی سے میز کے پیچھے سے نکل کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ہیلو۔ کون بول رہا ہے"...... چند لمحوں بعد ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی لہجے میں معصومیت تھی۔

"آپ مس وینا بول رہی ہیں"...... عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مگر آپ کون ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مس وینا۔ میرا نام ایلڈن ہے۔ میرے پاس آپ کی ممی کی ایک انتہائی خوبصورت اور نایاب تصویر ہے۔ ایسی تصویر جو آپ کے والد مسٹر فنک کے پاس بھی نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کے والد اسے اچھی قیمت پر خرید لیں گے لیکن ان سے ہمارا کسی طرح رابطہ نہیں ہو رہا۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ بہت بڑے آدمی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری مرضی کی قیمت ہی نہ دیں۔ اس لئے ہم یہاں آئے ہیں تاکہ آپ اسے دیکھ لیں اور پھر اپنے والد سے خود بات کر لیں اور ہمیں اچھی قیمت دلوا دیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میری والدہ کی تصویر۔ اوہ کہاں ہے میں اسے منہ مانگی

قیمت پر خرید لوں گی۔ کیا آپ کے پاس ہے اس وقت"...... وینا نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

"یس مس۔ ہم اسے ساتھ لے آئے ہیں لیکن ہمارا وہاں آپ کے پاس آ کر ملنا اچھا نہیں لگے گا۔ آپ پلیز یہاں فرسٹ گیٹ پر تشریف لے آئیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم وہیں ٹھہرو۔ میں ابھی پہنچ رہی ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ مسکراتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا جہاں چیف سکیورٹی آفیسر اور دونوں مسلح دربان موجود تھے۔

"مس وینا آ رہی ہیں یہاں"...... عمران نے کہا اور چیف سکیورٹی آفیسر سر ہلاتا ہوا واپس کمرے کے اندر چلا گیا۔ اس دوران عمران کے ساتھی کار سے اتر کر اس کے قریب آ گئے۔

"کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"مس وینا ہم سے ملاقات کے لئے یہاں آ رہی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر......" صفدر نے سر ہلا کر الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں۔ مس وینا شریف اور معصوم لڑکی ہے اس لئے ہم اس سے بات کر کے واپس چلے جائیں گے"...... عمران نے کہا پھر تھوڑی دیر بعد ایک سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی کار تیزی سے اندرونی طرف سے آ کر رکی۔ اس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان خوبصورت لڑکی تیزی

Scanned & PDF Copy by RFI

سے باہر نکل کر چیک پوسٹ کی طرف بڑھنے لگی۔

"مسٹر ایلڈن کہاں ہیں"...... آنے والی نے کمرے میں داخل ہو کر چیف سیکورٹی آفیسر سے کہا

"باہر موجود ہیں مس"...... چیف سیکورٹی آفیسر نے کہا اور لڑکی سر ہلاتی ہوئی تیزی سے کمرے سے باہر آگئی جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئی۔

"میرا نام ایلڈن ہے"...... عمران نے وینا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اوہ۔ میرا نام وینا ہے۔ آپ نے فون کیا تھا مگر......" وینا نے کہا لیکن اس کے لہجے میں ہچکچاہٹ سی تھی۔

"آپ شاید ہماری شکلیں دیکھ کر خوفزدہ ہو رہی ہیں۔ آپ فکر نہ کریں ہم شریف لوگ ہیں۔ بس قدرت نے ہماری شکلیں ایسی بنا دی ہیں"...... عمران نے کہا تو وینا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"وہ تصویر کہاں ہے پلیز۔ مجھے جلدی سے دکھاؤ"...... ونیا نے بے چین سے لہجے میں کہا تو وینا کی بات سن کر عمران کے ساتھی حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"آپ ادھر ایک سائیڈ پر آجائیں۔ یہ انتہائی محترم خاتون کی تصویر ہے"...... عمران نے کہا اور کار کی طرف چل پڑا۔ وینا سر ہلاتی ہوئی اس کے پیچھے چل پڑی۔ عمران نے کار کا دروازہ کھولا اور پھر ڈیش بورڈ

کھول کر اس نے اس میں سے ایک چھوٹا سا پیکٹ نکالا اور پیکٹ وینا کی طرف بڑھا دیا۔

"لیجئے۔ اطمینان سے دیکھ لیجئے"...... عمران نے کہا تو وینا نے وہ پیکٹ جھپٹا اور پھر اسے جلدی سے کھول کر اس میں سے کارڈ پر بنی ہوئی ایک تصویر باہر نکال لی۔ یہ پینٹ شدہ تصویر تھی جس میں ایک خاتون ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک خوبصورت پھول تھا اور وہ اس پھول کو اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے اسے پھول بے حد پسند ہو۔ اس خاتون کے چہرے پر انتہائی بشاشت تھی اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ تصویر واقعی انتہائی خوبصورت اور جاندار تھی اور گو یہ پینٹنگ تھی لیکن جس نے بھی یہ پینٹنگ بنائی تھی اس نے واقعی جادوگروں جیسا کام کیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی ممی کی تصویر ہے اور اس قدر خوبصورت۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ کس نے بنائی ہے تصویر"...... وینا نے تصویر دیکھتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ایک غیر معروف مصور کی بنائی ہوئی تصویر ہے۔ اس کی موت کے بعد اس کی بنائی ہوئی تصویروں میں سے یہ تصویر نکلی اور میں نے پہچان لیا کہ یہ آپ کی والدہ کی تصویر ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واقعی یہ ممی کی تصویر ہے۔ گو ڈیڈی کے پاس ان کی کئی تصویریں ہیں لیکن اس جیسی خوبصورت تصویر نہیں ہے۔ سنو کتنی رقم مانگتے ہو

Scanned & PDF Copy by RFI

تم ۔ میں ابھی ڈیڈی کو فون کر کے تمہیں دلوا دیتی ہوں"...... وینا نے کہا۔

"ایسے نہیں مس وینا ۔ آپ یہ تصویر بے شک اپنے پاس رکھ لیں آپ نے کل فنک پیلس جانا ہے کیونکہ ویک اینڈ ہے آپ یہ تصویر جا کر اپنے ڈیڈی کو دکھائیں تاکہ وہ بھی اسے دیکھ لیں مجھے یقین ہے کہ انہیں بھی یہ تصویر بے حد پسند آئے گی ۔ پھر پرسوں ہم یہاں آئیں گے اور آپ اور آپ کے ڈیڈی جو رقم بھی دینا چاہیں گے ہم لے لیں گے ۔ کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ آپ کے ڈیڈی اس کی قیمت ہمارے تصور سے بھی زیادہ لگائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"پھر بھی آپ بتائیں تو سہی"...... وینا نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

"مس وینا ۔ ایسی تصویروں کی کوئی قیمت نہیں ہوتی ۔ ایک ڈالر سے لے کر ایک ہزار اور کروڑ ڈالر ۔ کچھ بھی قیمت ہو سکتی ہے لیکن آپ بے فکر رہیں ۔ جو قیمت آپ لگائیں گی ہم لے لیں گے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ۔ اوہ بے حد شکریہ ۔ آپ نے مجھے میری زندگی کی سب سے بڑی مسرت بخشی ہے ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ میں اس کی ڈیڈی سے اس قدر قیمت آپ کو دلوا دوں گی کہ آپ خود حیران رہ جائیں گے"۔ وینا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ ہمارا بھی یہی خیال تھا ۔ اب ہمیں اجازت دیں ۔ پرسوں ملاقات ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازہ

کھول کر کار میں بیٹھ گیا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ میں نے آپ کی کوئی خدمت بھی نہیں کی ۔ کچھ پینے کو بھی نہیں پوچھا"...... وینا نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے مس وینا ۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور پھر دوسرے ساتھیوں کے بیٹھنے کے بعد اس نے کار سٹارٹ کر کے اسے بیک کیا اور پھر موڑ کر وہ اسے تیزی سے واپس لے جانے لگا۔

"یہ تصویر کا کیا چکر ہے ۔ کس کی تصویر تھی اور آپ کے پاس کہاں سے آگئی"...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ وینا کی می کی تصویر تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وینا کی می کی ۔ مطلب ہے کہ فنک کی بیوی کی ۔ مگر آپ کے پاس کہاں سے آگئی"...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کراؤن کے ہوٹل سے کوٹھی پہنچنے کے بعد میں دو گھنٹے کے لئے باہر گیا تھا ۔ بس اس دوران یہ تصویر میرے ہاتھ لگ گئی ۔ میں نے سوچا کہ وینا کو خوشی ہو گی اس لئے اسے پہنچا دی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے وینا کی می کو دیکھا ہوا تھا"...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"وینا کی ماں فاک لینڈ کی انتہائی معروف فلمی ہیروئن تھی"۔ عمران

Scanned & PDF Copy by RFI

نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ آپ کے اسے تصویر دینے اور پھر اس کی قیمت اور پھر پرسوں آنے کا کیا مطلب ہوا۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آئی"....... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے خاور نے کہا۔

"ابھی تم بالغ نہیں ہوئے۔ اس لئے عورتوں کی تصویروں والی بات تمہاری سمجھ میں کیسے آ سکتی ہے"....... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا جبکہ خاور بھی شرمندہ سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

"چلیئے آپ تو بالغ ہو چکے ہیں۔ آپ بتا دیں"....... خاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میرا تو ابھی شناختی کارڈ ہی نہیں بنا۔ جب بھی شناختی کارڈ بنوانے کی کوشش کی۔ دفتر والوں نے میری تصویر دیکھ کر انکار کر دیا کہ ابھی تم بچے ہو"....... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور سب ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ کیا اس تصویر میں کوئی خاص بات تھی اس لئے آپ اسے فنک پیلس بھجوانا چاہتے تھے"....... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اور خاور دونوں ہنس پڑے۔

"دیکھا اس کار میں ایک ہی صاحب ہیں جن کا شناختی کارڈ بن چکا ہے"....... عمران نے کہا تو خاور اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑے کیپٹن شکیل بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میرا آئیڈیا درست ہے۔ اس تصویر میں کوئی خاص بات ہے"....... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ خصوصی تصویر ہے۔ اس تصویر میں جو رنگ لگائے گئے ہیں ان رنگوں میں ایک خاص سائنسی کیمیکل استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے ہی یہ تصویر فنک پیلس پہنچے گی ایک دھماکہ ہو گا اور پورا فنک پیلس تنکوں کی طرح اڑ جائے گا۔ اس طرح فنک ہلاک ہو جائے گا اور ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا"....... عمران نے جواب دیا تو سب کے چہرے اس طرح ہو گئے جیسے انہیں سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ عمران کی بات کو سنجیدگی سے لیں یا اسے مذاق سمجھیں۔ کار اس دوران سائیڈ روڈ سے نکل کر مین روڈ پر پہنچ گئی تھی اور اب اس کا رخ دارالحکومت کی طرف تھا۔

"عمران صاحب"....... صفدر نے قدرے احتجاج بھرے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران جواب دیتا۔ اچانک پولیس کار کا سائرن انہیں اپنے عقب میں سنائی دینے لگا اور عمران نے چونک کر بیک مرر میں دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کی رفتار آہستہ کر دی۔ چند لمحوں بعد پولیس کار تیزی سے ان کے برابر آئی۔ اس میں دو پولیس مین سوار تھے ایک نے جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھا تھا عمران کی کار کو رکنے کا اشارہ کیا اور عمران نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔

"انہیں کیا ہو گیا ہے"....... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے پولیس کار ان کے آگے آ کر رک گئی اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا

Scanned & PDF Copy by RFI

پولیس آفیسر تیزی سے اترا اور کار کی طرف بڑھ آیا۔ اس نے کھڑکی میں سے جھک کر پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کا جائزہ لیا۔

"کاغذات دکھائیں"...... پھر اس نے قدرے پیچھے ہٹتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا آپ نے آج تک کاغذات نہیں دیکھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"شٹ اپ"...... پولیس آفیسر نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ ہولسٹر سے ریوالور کھینچا اور جیسے ہی ریوالور کا رخ عمران کی طرف ہوا عمران بری طرح چونکا لیکن دوسرے لمحے چٹاک چٹاک کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی کار میں غبارے سے پھٹے اور نیلے رنگ کا دھواں پھیل گیا۔ عمران نے فوری طور پر اپنا سانس روکنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھومنے لگا اور پھر جس طرح کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اس طرح عمران کا ذہن بھی یکلخت بند ہو گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی رابرٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابرٹ نے کہا۔

"جوائس بول رہا ہوں چیف۔ ایک اہم خبر ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیسی خبر"...... رابرٹ نے چونک کر پوچھا۔

"چیف۔ آپ پرنس آف ڈھمپ سے واقف ہیں"...... جوائس نے پوچھا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ وہ کون ہے۔ یہ ڈھمپ کیا ہے"۔ رابرٹ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس کا مطلب ہے چیف کہ آپ اس بارے میں نہیں جانتے۔ جبکہ میں جانتا ہوں۔ پرنس آف ڈھمپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے خطرناک ترین ایجنٹ علی عمران کا کوڈ نام ہے"۔

Scanned & PDF Copy by RFI

جوائس نے کہا تو رابرٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ علی عمران تو ہلاک ہو چکا ہے"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں چیف۔ وہ ہلاک نہیں ہوا۔ وہ زندہ ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی آدمی یہ نام استعمال نہیں کر سکتا۔ مجھے ابھی رپورٹ ملی ہے کہ کل اس وقت جب چیف سیکرٹری کی کوٹھی پر میزائل فائر کئے جا رہے تھے پرنس آف ڈھمپ کراؤن سے آکر ملا تھا"...... جوائس نے کہا تو رابرٹ بے اختیار کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ یہ انتہائی اہم بات ہے"...... رابرٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ میں اس کی اہمیت سمجھتا ہوں۔ اسی لئے تو میں نے آپ کو کال کیا ہے۔ کراؤن ہوٹل کراؤن کا مالک ہے وہ جرائم کی دنیا سے الگ تھلگ رہنے والا آدمی ہے اور......" جوائس نے کہا۔

"میں اسے جانتا ہوں۔ تم آگے بات کرو"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب۔ کراؤن کے ہوٹل میں ایک آدمی ہیری کام کرتا ہے۔ وہ کراؤن کا ذاتی محافظ ہے۔ اتفاق سے وہ میرے ہوٹل آگیا۔ میرا بھی وہ خاصا واقف ہے۔ میں اس سے باتیں کر رہا تھا کہ اچانک اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں جانتا ہوں کہ ڈھمپ نام کی ریاست کہاں واقع ہے۔ یہ لفظ سن کر میں چونک پڑا۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ وہ

کل اپنے ساتھی کے ساتھ کراؤن کے آفس کے قریب سیڑھیوں کے ساتھ ڈیوٹی دے رہا تھا کہ ایک مقامی آدمی وہاں آیا۔ اس نے اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بتایا اور کراؤن سے ملنے کے لئے کہا۔ پہلے تو ہیری اور اس کے ساتھی نے اسے ٹالنے کی کوشش کی کیونکہ وہ مسخروں کی سی باتیں کر رہا تھا لیکن پھر اس کے اصرار پر جب ہیری نے کراؤن سے رابطہ کیا تو وہ پرنس آف ڈھمپ کا نام سن کر چونک پڑا اور اس نے اسے فوراً بھیجنے کا کہا اور وہ آدمی کراؤن کے دفتر چلا گیا۔ پھر وہ وہاں بہت دیر تک رہا پھر جب وہ آدمی واپس آیا تو اس کے ساتھ چار اور آدمی بھی تھے اور کراؤن خود انہیں سیڑھیوں تک چھوڑنے آیا تھا۔ میں نے جب اس سے وقت کے بارے میں پوچھ گچھ کی تو وقت تقریباً وہی تھا جب چیف سیکرٹری کی کوٹھی پر فائرنگ کی گئی تھی یا اس سے کچھ دیر پہلے یا بعد کا وقت تھا۔ بہرحال تھا تقریباً وہی وقت۔ میرا تعلق چونکہ فاک لینڈ کی خفیہ ایجنسی سے رہ چکا ہے اس لئے میں جانتا ہوں کہ پرنس آف ڈھمپ کا نام صرف علی عمران ہی استعمال کرتا ہے اور علی عمران ہی مزاحیہ باتیں بھی کرتا ہے۔ پھر واپسی پر اس کے ساتھ چار دوسرے افراد بھی تھے اور جب میں نے ہیری سے عمران کے قدوقامت کے بارے میں پوچھا تو قدوقامت بھی تقریباً وہی تھا"...... جوائس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم دھوکہ کھا گئے ہیں چیف سیکرٹری کا کہنا درست تھا کہ اس کے مہمان پاکیشیائی نہیں بلکہ

Scanned & PDF Copy by RFI

کافرستانی تھے ۔ ویری بیڈ ۔ تم نے کراؤن سے بات کی"...... رابرٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب اس لئے نہیں کی کہ کراؤن کو میں اچھی طرح جانتا ہوں ۔ وہ مر تو سکتا ہے لیکن وہ بتائے گا کچھ نہیں" ۔ جوائس نے کہا۔

"اسے بتانا پڑے گا ۔ یہ پورے سنڈیکیٹ کی بقا کا مسئلہ ہے" ۔ رابرٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے سر وہ آپ کے سامنے زبان کھول دے ۔ ورنہ تو مشکل ہے"...... جوائس نے کہا۔

"وہ اس وقت کہاں ہو سکتا ہے"...... رابرٹ نے پوچھا۔

"وہ تو ہوٹل میں ہی رہتا ہے جناب ۔ جب سے اس کی بیوی فوت ہوئی ہے وہ مستقل طور پر ہوٹل میں ہی رہتا ہے ۔ اب بھی وہیں ہو گا"...... جوائس نے کہا۔

"او کے ۔ ٹھیک ہے ۔ میں معلوم کرتا ہوں اس سے" ۔ رابرٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے فون پیس کے نیچے ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سکاٹ سے بات کراؤ ۔ ابھی فوراً"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے ۔ چند

لمحوں بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رابرٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سکاٹ بول رہا ہوں چیف ۔ حکم کیجئے"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی ۔ لہجے میں قدرتی سختی نمایاں تھی۔

"سکاٹ ۔ کراؤن ہوٹل کے مالک کراؤن کو میں فوری طور پر ہیڈ کوارٹر میں دیکھنا چاہتا ہوں ۔ اسے فوری طور پر اغوا کرو اور ہیڈ کوارٹر پہنچا دو ۔ لیکن خیال رکھنا کہ اسے صحیح سلامت ہیڈ کوارٹر پہنچنا چاہئے ۔ میں نے اس سے اہم معلومات حاصل کرنی ہیں" ۔ رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے ہاتھ مار کر کریڈل دبا دیا اور ایک بار پھر فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"سیکورٹی انچارج بش سے بات کراؤ"...... رابرٹ نے کہا اور رسیور رکھنے کی بجائے اس نے کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا ۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بجی تو اس نے کریڈل سے ہاتھ اٹھا لیا۔

"بش بول رہا ہوں چیف"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں نے سکاٹ کو حکم دیا ہے کہ وہ کراؤن ہوٹل کے مالک

Scanned & PDF Copy by RFI

کراؤن کو اغوا کر کے یہاں ہیڈ کوارٹر پہنچا دے جیسے ہی وہ کراؤن کو یہاں لے آئے۔ تم اسے ڈارک روم میں پہنچا دینا اور پھر مجھے اطلاع دینا میں نے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے رسیور رکھ دیا۔

"ماسٹر فنک تو مجھے کچا چبا جائے گا جب اسے معلوم ہوگا کہ میں نے اسے غلط رپورٹ دی ہے"...... رابرٹ نے رسیور رکھ کر انتہائی پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی تو رابرٹ نے چونک کر انٹر کام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"بش بول رہا ہوں جناب۔ کراؤن ڈارک روم میں پہنچ چکا ہے"...... دوسری طرف سے بش نے کہا۔

"او کے۔ میں آرہا ہوں"...... رابرٹ نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ عمارت کے نیچے ایک بڑے تہہ خانے کے دروازے میں داخل ہوا تو وہاں ایک کرسی پر کراؤن بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ کمرے میں ایک پہلوان نما آدمی اور ایک اور نوجوان کھڑا تھا۔ رابرٹ کو دیکھتے ہی ان دونوں نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں اسے سلام کیا۔

"یہ بے ہوش ہے بش۔ تم نے سکاٹ سے پوچھا تھا کہ اسے کیسے

بے ہوش کیا گیا ہے۔ کسی خاص گیس سے یا ویسے ہی"...... رابرٹ نے کہا۔

"میں نے پوچھا تھا باس۔ اس نے بتایا کہ اسے سر پر چوٹ لگا کر بے ہوش کیا گیا ہے"...... اس سمارٹ سے نوجوان نے جواب دیا۔

"او کے۔ اب تم جاؤ"...... رابرٹ نے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"جاگر"...... رابرٹ نے اس پہلوان نما آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف"...... اس پہلوان نما آدمی نے چونک کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کراؤن کو پہلے کرسی پر رسیوں سے باندھ دو۔ پھر الماری سے کوڑا اٹھاؤ۔ میں نے اس کی زبان ہر صورت میں کھلوانی ہے اور یہ کراؤن حد درجہ ضدی آدمی ہے۔ یہ آسانی سے زبان نہیں کھولے گا"۔ رابرٹ نے ایک طرف رکھی ہوئی کرسی اٹھا کر اسے کراؤن کی کرسی کے سامنے کچھ فاصلے پر رکھتے ہوئے کہا اور پھر اس کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یس چیف"...... جاگر نے کہا اور پھر وہ تیزی سے حرکت میں آگیا تھوڑی دیر بعد کراؤن کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا جبکہ جاگر ہاتھ میں ایک خوفناک ہنٹر تھامے کھڑا تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ۔ لیکن خیال رکھنا اس سے میں نے پوچھ گچھ کرنی ہے اس لئے اسے جواب دینے کے قابل رہنا چاہئے"...... رابرٹ

Scanned & PDF Copy by RFI

نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو جاگر نے آگے بڑھ کر کراؤن کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چوتھے تھپڑ پر کراؤن کراہتا ہوا ہوش میں آگیا تو جاگر ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"کک۔ کک۔ کون۔ یہ۔ یہ میں کہاں ہوں"...... پوری طرح ہوش میں آتے ہی کراؤن نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے پہچانتے ہو کراؤن"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا اور کراؤن نے چونک کر اس کی طرف دیکھا پہلے شاید اس نے اسے لاشعوری کیفیت میں دیکھا تھا لیکن اب وہ اسے غور سے دیکھتے ہی چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ تم رابرٹ۔ مگر یہ سب کیا ہے۔ یہ مجھے کس نے باندھا ہے اور کیوں"...... کراؤن کے لہجے میں اس بار بے پناہ حیرت تھی۔

"سنو کراؤن۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اب جرائم کی دنیا کے آدمی نہیں ہو صاف ستھرا کام کرتے ہو۔ اس لئے میں بھی تمہاری ذاتی طور پر عزت کرتا ہوں۔ میرے متعلق بھی تم اچھی طرح جانتے ہو اور سنڈیکیٹ کے بارے میں بھی۔ میں اگر چاہوں تو میرے ایک اشارے پر تمہارا پورا ہوٹل تباہ و برباد ہو سکتا ہے اور تمہارا اپنا حشر بھی عبرت ناک ہو سکتا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ ایسا نہ ہو"۔ رابرٹ نے انتہائی خشک لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے آخر کیا غلطی ہو گئی ہے جو تم مجھے ایسے دھمکیاں بھی دے

رہے ہو اور مجھے یہاں اس طرح باندھ بھی رکھا ہے تم نے"۔ کراؤن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تم نے سنڈیکیٹ کے دشمنوں کو پناہ دی ہے۔ پرنس آف ڈھمپ عرف علی عمران تمہارے پاس آیا۔ پھر اس کے ساتھی آئے۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ تم نے انہیں کہاں چھپایا ہے۔ بس"۔ رابرٹ نے کہا تو کراؤن بے اختیار چونک پڑا۔

"پرنس آف ڈھمپ"...... کراؤن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جھوٹ بولنے یا انکار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے پاس تمام تفصیلات موجود ہیں کہ وہ کل مقامی میک اپ میں تمہارے دفتر آیا اور پھر کافی دیر وہاں رہا۔ جب وہ واپس گیا تو اس کے چار ساتھی بھی اس کے ساتھ تھے اور تم انہیں اپنے دفتر کے سامنے موجود سیڑھیوں تک چھوڑنے آئے"...... رابرٹ نے کہا تو کراؤن نے ایک طویل سانس لیا

"تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ میں انکار کر دوں گا یا جھوٹ بولوں گا۔ وہ واقعی کل آیا تھا"...... کراؤن نے کہا۔

"اب وہ کہاں ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں۔ اس کے بعد سوال کرنا"۔ کراؤن نے کہا اور پھر اس نے پرنس آف ڈھمپ کی آمد سے لے کر اس کے واپس جانے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔ صرف یہ بات اس نے چھپائی کہ اس نے اسے کوٹھی کی چابیاں دی ہیں۔ باقی ہر بات بتا دی۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"وہ تمہارے پاس کیا لینے آیا تھا"...... رابرٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ تمہارا پتہ معلوم کرنا چاہتا تھا"...... کراؤن نے کہا تو رابرٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو"...... رابرٹ نے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں لیکن میں نے اسے بتایا کہ میں تمہیں جانتا تک نہیں کیونکہ میں نے یہاں رہنا تھا اور میں دریا میں رہ کر مگر مچھ سے کیسے بیر رکھ سکتا تھا"...... کراؤن نے کہا۔

"مجھے اس کوٹھی کی تفصیل بتاؤ جس میں انہیں تم نے بھیجا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم نے اسے کوٹھی کی چابیاں دی ہیں"۔ رابرٹ نے اندازے کے تحت کہا تو کراؤن ایک بار پھر چونک پڑا۔

"نہیں ۔ میں نے اسے کوئی چابی وغیرہ نہیں دی اور نہ اس نے مانگی"...... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جاگر ۔ حرکت میں آجاؤ اور جب تک کراؤن اس کوٹھی کا پتہ نہ بتا دے تمہارا ہاتھ نہیں رکنا چاہئے"...... رابرٹ نے جاگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف"...... جاگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہنٹر کو ہوا میں جھٹکتا ہوا وہ کراؤن کی طرف بڑھنے لگا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں ۔ تم خواہ مخواہ"...... کراؤن نے کہنا چاہا لیکن دوسرے لمحے شڑاک کی تیز آواز کے ساتھ ہی ہنٹر پوری قوت سے اس

کے جسم پر پڑا اور اس کی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ پھر تو جیسے کمرے میں چیخوں کا طوفان سا آگیا۔ جاگر کا ہاتھ کسی مشین کی طرح چل رہا تھا اور کراؤن کی حالت لمحہ بہ لمحہ خستہ سے خستہ تر ہوتی جارہی تھی۔ اس کا پورا جسم لہولہان ہو چکا تھا۔ چہرے تک گوشت پھٹ گیا تھا۔ وہ درمیان میں کئی بار بے ہوش ہوا لیکن جاگر کے اگلے کوڑے نے اسے دوبارہ ہوش میں آنے پر مجبور کر دیا۔

"بب ۔ بب ۔ بتاتا ہوں ۔ بتاتا ہوں ۔ پپ ۔ پانی"...... اچانک کراؤن نے کہا تو رابرٹ نے ہاتھ اٹھا کر جاگر کو روک دیا۔

"پہلے پتہ بتاؤ۔ پھر پانی ملے گا"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا تو کراؤن نے نیم بے ہوشی کے عالم میں ایک پتہ بتا دیا۔

"اس عمران کا حلیہ بتاؤ"...... رابرٹ نے کہا اور کراؤن نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں عمران کا حلیہ بتانا شروع کر دیا اور پھر وہ بے ہوش ہو گیا۔

"اسے پانی پلاؤ۔ اب یہ بولے گا"...... رابرٹ نے جاگر سے کہا اور جاگر سر ہلاتا ہوا مڑا اور پھر ایک الماری سے اس نے پانی کی بوتل اٹھائی اور واپس آکر اس نے اس بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل سے تھوڑا سا پانی اس نے کراؤن کے چہرے پر انڈیل دیا۔ دوسرے لمحے کراؤن کے جسم نے جھٹکا کھایا اور وہ قدرے ہوش میں آگیا تو جاگر نے ایک ہاتھ سے اس کے جبڑے بھینچے اور دوسرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل اس کے منہ سے لگا کر اونچی کر دی۔ کراؤن غٹا غٹ پانی پیتا چلا گیا۔ جب

Scanned & PDF Copy by RFI

آدھے سے زیادہ بوتل اس کے حلق سے نیچے اتر گئی تو جاگر نے بوتل ہٹا لی اور باقی پانی اس کے زخموں پر انڈیل کر وہ پیچھے ہٹ گیا۔ کراؤن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو چکا تھا اور آنکھیں خون کبوتر کی طرح سرخ ہو رہی تھیں۔

"اب بولو کراؤن۔جو کوٹھی تم نے اسے دی ہے اس میں کتنی کاریں موجود تھیں اور ان کے کیا نمبر تھے ورنہ جاگر کا ہاتھ دوبارہ حرکت میں آجائے گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"کون سی کوٹھی اور کون سی کاریں"...... کراؤن نے کراہتے ہوئے کہا۔

"جاگر شروع ہو جاؤ"...... رابرٹ نے جاگر سے کہا تو جاگر کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آگیا اور کمرہ ایک بار پھر کراؤن کی چیخوں سے گونجنے لگا۔

"بب۔بب۔بتاتا ہوں۔رک جاؤ۔مت مارو۔بتاتا ہوں"۔ ایک بار پھر کراؤن نے نیم بے ہوشی کے عالم میں کہا تو رابرٹ نے جاگر کو اشارہ کیا اور جاگر نے ہاتھ روک دیا۔

"پپ۔پانی"...... کراؤن نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پہلے بتاؤ کوٹھی پر کتنی کاروں تھیں اور ان کے نمبر اور ماڈل بتاؤ۔ پھر پانی ملے گا"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا تو کراؤن نے نیم بے ہوشی کے عالم میں دو کاروں کے ماڈلز۔رنگ اور نمبر بتا دیئے۔اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی۔

"اسے گولی مار کر اس کی لاش سڑک پر پھینکوا دو۔ساتھ سنڈیکیٹ کا سٹکر لگوا دینا"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں جاگر سے کہا اور خود وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اپنے دفتر میں پہنچ چکا تھا۔اس نے رسیور کا فون اٹھایا اور اس کے نیچے لگے ہوئے ایک سرخ رنگ کے بٹن کو پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔پی اے ٹو چیف پولیس کمشنر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ۔میں رابرٹ بول رہا ہوں۔سنڈیکیٹ چیف"۔ رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز ابھری۔

"ہیلو۔جان بول رہا ہوں چیف پولیس کمشنر"...... بولنے والے کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں جان"...... رابرٹ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔یس چیف۔حکم چیف"...... دوسری طرف سے بولنے والا اس طرح سہم کر بولا جیسے وہ چیف پولیس کمشنر ہونے کی بجائے رابرٹ کا کوئی ادنیٰ ملازم ہو۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"دو کاروں کے نمبر نوٹ کرو"...... رابرٹ نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے اسے دو نمبر نوٹ کرا دیئے جو اسے کراؤن نے بتائے تھے ساتھ ہی اس نے ماڈل اور رنگ بھی بتا دیئے۔

"یس سر۔ نوٹ کر لئے ہیں"...... چیف پولیس کمشنر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمام سپیشل پولیس اسکوارڈ کو خصوصی ہدایات دے دو۔ پورے شہر میں جہاں بھی یہ کاریں نظر آئیں ان میں موجود افراد کو انہوں نے گیس سے بے ہوش کرنا ہے اور پھر ان افراد کو انہوں نے سکاٹ ہوٹل پہنچانا ہے۔ اچھی طرح سن لو۔ میں نے بے ہوش کا لفظ استعمال کیا ہے۔ انہیں ہلاک نہیں ہونا چاہئے اور یہ بھی سن لو کہ ان کاروں میں سوار افراد انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ اس لئے معمولی سی غفلت سے تمہارے اپنے آدمی مارے جا سکتے ہیں"۔ رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھ گیا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رابرٹ نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر کریڈل سے ہاتھ اٹھا کر اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا سفید بٹن پریس کر دیا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"سکاٹ سے بات کراؤ فوراً"...... رابرٹ نے کہا اور کریڈل پر

ہاتھ رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب گھنٹی بجی تو اس نے کریڈل سے ہاتھ اٹھا لیا۔

"یس۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سکاٹ بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ایک پتہ نوٹ کرو سکاٹ"...... رابرٹ نے کہا اور پھر اس نے وہ پتہ بتا دیا جو کراؤن نے اسے بتایا تھا۔

"یس باس۔ میں اس کوٹھی کے بارے میں جانتا ہوں۔ یہ کراؤن کی ملکیت ہے"...... دوسری طرف سے سکاٹ نے کہا۔

"ہاں۔ تم نے وہاں آدمی بھیجنے ہیں۔ وہ پہلے اس کوٹھی کے اندر بے ہوش کرنے والے کیپسول فائر کریں گے اور پھر اندر جا کر کوٹھی میں موجود جتنے بھی افراد ہوں ان سب کو اٹھا کر سکاٹ ہوٹل لے آنا ہے۔ اچھی طرح سن لو۔ میں نے بے ہوش کرنے کا کہا ہے ان کو ہلاک نہیں ہونا چاہئے اور اگر ان افراد کی تعداد پانچ سے کم ہو تو پھر تمہارے آدمی وہاں نگرانی کریں گے اور اگر کچھ اور لوگ وہاں پہنچیں تو ان کے ساتھ بھی یہی کارروائی ہونی چاہئے اور تمہارے ہوٹل جو بے ہوش افراد پہنچیں گے انہیں تم نے ڈبل سیون میں پہنچا دینا ہے۔ سمجھ گئے ہو"...... رابرٹ نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور سنو۔ میں نے چیف پولیس کمشنر کو بھی خصوصی ہدایات دی

Scanned & PDF Copy by RFI

ہیں۔ اگر وہ کوئی بے ہوش آدمی تمہارے ہوٹل بھیجے تو تم نے انہیں بھی ڈبل سیون بھجوا دینا ہے اور پھر مجھے اطلاع دینی ہے"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

فنک سنڈیکیٹ

حصہ دوم

مصنف ___ مظہر کلیم ایم اے

- کیا عمران اور اس کے ساتھی فنک سنڈیکیٹ کے ہاتھوں ہلاک کر دیئے گئے یا۔؟
- وہ لمحہ ___ جب فنک کی اکلوتی بیٹی وینا نے عمران کے کہنے پر اپنے باپ فنک کو ہلاک کر دیا اور فنک کی لاش عمران کے سامنے رکھ دی اور عمران نے مکمل تصدیق کے بعد فنک کی ہلاکت کا اعلان کر دیا۔ کیا واقعی ایسا ہوا ___ ؟
- وہ لمحہ ___ جب عمران اور اس کے ساتھی فنک اور وینا دونوں کے سامنے بے بس ہو گئے اور یقینی موت ان کا مقدر بن گئی۔
- عمران کا فنک اور فنک سنڈیکیٹ کے خلاف اصل مشن کیا تھا۔ کیا عمران اپنا مشن مکمل کر سکا ___ یا ___ ؟

انتہائی دلچسپ واقعات۔ بے پناہ اور مسلسل سسپنس سے بھرپور منفرد کہانی۔

شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

Scanned & PDF Copy by

RFI

ہوٹل پیراڈائز کی بارہ منزلہ شاندار عمارت اس وقت رنگ برنگی روشنیوں سے دلہن کی طرح سجی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ ہوٹل پیراڈائز دارالحکومت کا سب سے بڑا اور مشہور ہوٹل تھا۔ ویسے تو یہ ہوٹل پاکیشیا کی اعلیٰ سوسائٹی میں عام حالات میں بے حد مقبول تھا لیکن جب کبھی اس میں کوئی فنکشن ہوتا تو پھر تو دارالحکومت کی اعلیٰ سوسائٹی کی اس فنکشن میں شرکت کریز کی صورت اختیار کر جاتی تھی اور انتہائی بھارتی مالیت کی ٹکٹیں ہفتوں پہلے ہاٹ کیک کی طرح بک جاتی تھیں۔ ہوٹل پیراڈائز میں سالانہ فنکشن منائے جانے کی روایت بھی موجود تھی۔ یہ سالانہ فنکشن انتہائی شاندار انداز میں منایا جاتا تھا اور اس روز ہوٹل پیراڈائز کو دلہن کی طرح سجایا جاتا تھا۔ سالانہ فنکشن میں ہر سال دوسرے مختلف فنکشن کے ساتھ ساتھ مس پیراڈائز کا انتخاب بالکل مس ورلڈ کے مقابلہ حسن کے انداز میں کرایا جاتا۔ یہی

For Sharing Purpose Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

وجہ تھی کہ اعلیٰ سوسائٹی کے لوگ اور خاص طور پر نوجوان طبقہ اس سالانہ فنکشن کا انتظار پورا سال ایک ایک دن گن گن کر کرتے رہتے تھے آج بھی ہوٹل پیراڈائز کا سالانہ فنکشن تھا اور آج کے فنکشن کی خاص بات بھی مس پیراڈائز کا انتخاب تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ پوری دنیا کے معروف پاپ سنگرز کے درمیان ایک انوکھا مقابلہ بھی تھا جس میں پاکیشیا کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے معروف و مشہور پاپ سنگرز گروپ حصہ لے رہے تھے۔ یہ مقابلہ جیتنے والوں کے لئے انتہائی بھاری مالیت کے انعامات کا اعلان کیا گیا تھا اور انعامات کے ساتھ ساتھ ظاہر ہے مقابلہ جیتنے والے گروپ کو پوری دنیا میں پبلسٹی مل جاتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ پاپ سنگرز کے انتہائی معروف و مشہور گروپ اس مقابلے میں حصہ لے رہے تھے۔ پاپ سنگرز کے ہر گروپ کو اپنے فن کے مظاہرے کے لئے باقاعدہ مخصوص وقت دیا گیا تھا اور جس قدر گروپ اس مقابلے میں حصہ لے رہے تھے اس سے مقابلہ پوری رات جاری رہنے کی توقع تھی۔ سالانہ فنکشن کے روز شرکت کرنے والوں کو سوائے انتہائی بھاری مالیت کے ٹکٹ لینے کے اور کوئی اخراجات نہ کرنے پڑتے تھے۔ ڈنر سے لے کر صبح تک ہر قسم کے مشروبات اور دیگر لوازمات ہوٹل انتظامیہ کی طرف سے مفت سپلائی کئے جاتے تھے۔ جس میں انتہائی قیمتی شراب بھی شامل تھی۔ لیکن پاکیشیا میں چونکہ شراب پر پابندی تھی اس لئے شراب صرف غیر ملکی افراد کو ہی سپلائی کی جاتی تھی یہ اور بات ہے کہ فنکشن کے دوران اس بات کا لحاظ کم ہی رکھا جاتا تھا کہ کون غیر ملکی ہے اور کون مقامی۔ اخبارات میں کئے گئے اعلانات کے مطابق مس پیراڈائز کا انتخاب ڈنر سے پہلے کیا جانا تھا اور پھر ڈنر کے بعد پاپ سنگرز گروپوں کے درمیان مقابلہ تھا اور اس مقابلے کے منصفین کا بھی اعلان کیا جا چکا تھا۔ اس میں دنیا کے وہ معروف ترین لوگ شامل تھے جو پاپ سنگنگ کی روح سے اچھی طرح واقف تھے اور جن کی دیانت کی پوری دنیا معترف تھی اس فنکشن کا اعلان آج سے دو ماہ پہلے کر دیا گیا تھا اور پھر دو ماہ تک اس کی اس طرح بھرپور پبلسٹی کی گئی تھی کہ پورا شہر اس پبلسٹی کی لپیٹ میں آگیا تھا کیونکہ اس بار ہوٹل انتظامیہ نے اس فنکشن کو ٹیلی ویژن پر براہ راست پیش کرنے کا بھی اعلان کیا تھا اور یہ بتایا گیا تھا کہ اس فنکشن کو نہ صرف مقامی ٹیلی ویژن پر بلکہ مصنوعی سیاروں کے ذریعے دنیا بھر کے ٹی وی چینلز پر بھی پیش کیا جائے گا۔ یہی وجہ تھی کہ دارالحکومت کے لوگوں نے سر شام ہی اپنا کاروبار بند کر کے ٹیلی ویژنوں کے سامنے ڈیرے جما لئے تھے حتیٰ کہ چھوٹے ہوٹل تو کیا بڑے بڑے ہوٹلوں نے بھی اپنے ان گاہکوں کو جو اس فنکشن میں براہ راست شرکت نہ کر سکتے تھے اسے ٹیلی ویژن پر دکھانے کے انتظامات کئے تھے یہی وجہ تھی کہ آج پاکیشیا کے تمام چھوٹے بڑے ہوٹل بھی گاہکوں سے پر نظر آرہے تھے۔ چونکہ توقع یہی تھی کہ یہ فنکشن ساری رات جاری رہے گا اس لئے لوگوں نے ہوٹلوں میں جا کر اس فنکشن کو دیکھنا زیادہ پسند کیا تھا کیونکہ فنکشن کے ساتھ ساتھ انہیں ہوٹل کی طرف سے

Scanned & PDF Copy by RFI

ساری رات سروس بھی مل سکتی تھی لیکن جو لوگ ہوٹلوں میں جانے کی سکت نہ رکھتے تھے یا جانا پسند نہ کرتے تھے۔ انہوں نے گھروں میں ساری رات جاگنے اور فنکشن دیکھنے کے پروگرام بنا لئے تھے اور اس سلسلے میں خصوصی انتظامات بھی کر لئے گئے تھے۔ ہوٹل پیراڈائز کا ہال اس وقت عورتوں اور مردوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ سٹیج کی جگہ چھوڑ کر باقی تمام ہال میں لوگ بھرے ہوئے تھے حتیٰ کہ خصوصی سیٹیں بھی لگائی گئی تھیں اور یہ تمام سیٹیں تقریباً ایک ماہ پہلے ہی بک ہو چکی تھیں اور ایک ماہ سے اس سلسلے میں ہاؤس فل کا بورڈ مسلسل اس بکنگ آفس کے باہر لگا دیا گیا تھا جو فنکشن کی بکنگ کے لئے مخصوص تھا ہوٹل کی وسیع و عریض پارکنگ اس وقت رنگ برنگے ماڈلوں کی انتہائی قیمتی کاروں سے بھری ہوئی تھی اور دلچسپ بات یہ تھی کہ سٹیج کے بالکل قریب وی وی آئی پی سیٹوں پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ارکان موجود تھے لیکن ان میں عمران شامل نہ تھا۔ اس فنکشن میں شرکت پر سیکرٹ سروس کے ارکان کو تنویر نے آمادہ کیا تھا اور پھر اسی نے ہی ایکسٹو کو فون کر کے اس سے اس فنکشن میں شرکت کی اجازت بھی حاصل کر لی تھی اور سیٹوں اور ٹکٹوں کا انتظام بھی اسی نے ہی کیا تھا۔ گو جولیا اور صفدر کے ساتھ ساتھ باقی سب ممبرز نے عمران کو بھی اس فنکشن میں شامل کرنا چاہا تھا لیکن تنویر نے اس کی سختی سے مخالفت کی تھی کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے جس فنکشن میں عمران شامل ہو اس فنکشن میں گڑبڑ ضرور ہو جاتی ہے اور تنویر ایسے فنکشن میں کسی قسم کی گڑبڑ نہ چاہتا تھا۔ وہ ویسے بھی اس قسم کے فنکشن اٹنڈ کرنے کا بے حد شوقین تھا اس لئے اس کے شوق اور خواہش کے پیش نظر سب اس بات پر رضامند ہو گئے کہ اس فنکشن میں عمران کو دعوت نہ دی جائے لیکن اس کے باوجود جولیا نے جب عمران کو فون کر کے اسے اپنے طور پر فنکشن میں شرکت کرنے کے لئے کہا تو عمران نے اسے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ وہ ایسے فنکشنز کو سوائے وقت کے ضیاع کے اور کچھ نہیں سمجھتا اس لئے جولیا بھی خاموش ہو گئی تھی۔ ویسے نجانے اسے کیوں موہوم سی توقع ضرور تھی کہ شاید عمران کو خیال آ جائے اور وہ فنکشن میں شرکت کرنے کے لئے آ جائے۔ اسے یہ معلوم تھا کہ ٹکٹ اور سیٹ حاصل کرنا عمران کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن پھر جب سوائے تین خالی خصوصی سیٹوں کے پورے ہال کی سیٹیں لوگوں سے بھر چکی تھیں حتیٰ کہ سپیشل سیٹیں بھی بھر گئیں تو جولیا سمجھ گئی کہ اب عمران کے آنے کی کوئی توقع باقی نہیں رہی۔ گو اسے اس بات پر دل ہی دل میں ملال ضرور ہوا تھا لیکن تنویر اور دوسرے ساتھیوں کے انتہائی خوشگوار موڈ کو دیکھ کر اس نے کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا تھا اور اپنے آپ کو باتوں میں لگا لیا تھا چونکہ ابھی مس پیراڈائز کے انتخاب کے آغاز میں خاصی دیر تھی اس لئے ہال میں مشروبات سرو کر دیئے گئے تھے ہال کی تمام بتیاں روشن تھیں اور لوگ ایک دوسرے سے باتیں کرنے اور ہنسی مذاق میں مصروف تھے۔ ہال میں خواتین کی مترنم ہنسی کے ساتھ ساتھ مردانہ قہقہے بھی گونج رہے تھے۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"اگر عمران یہاں ہوتا تو فنکشن کا لطف دوبالا ہو جاتا"...... اچانک صفدر نے کہا۔

" خاک دوبالا ہو جاتا۔ الٹا اس نے اپنی بور باتوں اور مضحکہ خیز حرکتوں سے پورے فنکشن کو بدمزہ کر دینا تھا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں نے اس سے بات کی تھی"...... اچانک جولیا نے کہا تو سب چونک کر جولیا کی طرف دیکھنے لگے۔

" کونسی بات مس جولیا"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"یہی فنکشن میں شرکت کرنے کی۔ میں نے اسے کہا تھا کہ وہ اپنے طور پر فنکشن میں شرکت کرے۔ لیکن اس نے صاف جواب دے دیا کہ وہ ایسے فنکشنز میں شرکت کرنا اپنا وقت ضائع کرنے کے مترادف سمجھتا ہے۔ اس لئے میں خاموش ہو گئی"...... جولیا نے جواب دیا۔

" وہ ہے ہی بور آدمی۔ وہ صرف وہاں کھل کھیلتا ہے جہاں اس کی شخصیت کو اہمیت دی جائے"۔ تنویر نے جواب دیا اور سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

" ارے وہ عمران صاحب"...... اچانک صدیقی کی آواز سنائی دی۔ وہ گیٹ کی طرف دیکھ رہا تھا اور ان سب کی گردنیں بے اختیار گیٹ کی طرف مڑ گئیں۔ جولیا کے دل میں بے پناہ مسرت کی لہر سی اٹھی اور اس کا چہرہ مسرت کی شدت سے گلنار ہو گیا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران صرف اس کے کہنے پر آیا ہے اور یہ ظاہر ہے اس کے لئے بے پناہ مسرت

نقش خیال تھا۔

" ہونہہ۔ اب کہاں بیٹھے گا۔ یہاں تو جگہ ہی نہیں ہے۔ خود ہی واپس چلا جائے گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" عمران گیٹ میں کھڑا اس طرح الوؤں کی طرح آنکھیں گھما گھما کر ہال کو دیکھ رہا تھا جیسے زندگی میں پہلی بار اتنے بڑے مجمع کو دیکھ رہا ہو اس کے جسم پر مخصوص ٹیکنی کلر لباس تھا۔ نیلے رنگ کی پتلون۔ سبز رنگ کی قمیض۔ گہرے سرخ رنگ کی ٹائی اور براؤن رنگ کا کوٹ تھا اس کے عقب میں جوانا اور جوزف بھی کھڑے تھے لیکن ان کے جسموں پر تھری پیس سوٹ تھے۔ عمران کے چہرے پر حماقتوں کا آبشار بہہ رہا تھا۔

" واقعی یہاں تو بیٹھنے کی جگہ ہی نہیں ہے"...... صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اسی لمحے جوزف نے کچھ کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران تیزی سے سٹیج کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے پیچھے جوزف اور جوانا چل رہے تھے۔

" یہ کہاں بیٹھیں گے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" کوئی نہ کوئی بندوبست کر ہی لیا ہو گا عمران صاحب نے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ادھر کوئی سیٹ نہیں ہے جناب آپ ادھر کہاں آ رہے ہیں"۔ اچانک راستے میں کھڑے ایک نوجوان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس نوجوان نے ہوٹل کی مخصوص یونیفارم پہنی ہوئی تھی اس

Scanned & PDF Copy by RFI

کے سینے پر سپروائزر کا نیلے رنگ کا مخصوص بیج لگا ہوا تھا۔

"پہلے یہ بتاؤ ادھر جنت ہے یا دوزخ"....... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے بڑے معصوم سے لہجے میں اس سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

" جنت دوزخ ۔ کیا مطلب ۔ کیا آپ نے سیٹیں ریزرو کرا لی تھیں"....... سپروائزر نے حیران ہو کر کہا ۔ چونکہ یہ ساری گفتگو جولیا اور اس کے ساتھیوں سے تھوڑے فاصلے پر ہو رہی تھی اس لئے آواز ان تک پہنچ رہی تھی۔

" مجھے میرے سوال کا جواب دو ۔ ادھر کونسی جگہ ہے جنت یا دوزخ"....... عمران نے کہا۔

"جناب ۔ ادھر سٹیج ہے اور وی آئی پی سیٹیں ہیں ۔ ادھر نہ جنت ہے نہ دوزخ"....... سپروائزر نے اس بار قدرے تلخ اور درشت لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت چیختا ہوا کئی فٹ فضا میں اٹھتا چلا گیا اور پورا ہال اس کی آواز سن کر اور اسے اس طرح فضا میں اٹھتا دیکھ کر بے اختیار چونک کر ادھر دیکھنے لگا اور ہال میں یکلخت خاموشی طاری ہو گئی ۔ سپروائزر کی گردن جوزف کے ہاتھ میں تھی اور جوزف نے اسے فضا میں اٹھا رکھا تھا۔

"آئندہ اگر اس طرح اس لہجے میں باس سے بات کی تو تمہاری یہ دھاگے جیسی گردن ٹوٹ بھی سکتی ہے ۔ سمجھے"....... جوزف نے اونچی آواز میں غراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے سپروائزر کو واپس اس کی جگہ پر کھڑا کر دیا اور سپروائزر بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلنے لگا۔

" ہاں ۔ اب بتاؤ کیا ہے ادھر ۔ جنت یا دوزخ"....... عمران نے اسی طرح معصوم سے لہجے میں کہا۔

" م ۔ م ۔ مجھے نہیں معلوم جناب"....... سپروائزر نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ دوڑتا ہوا سٹیج کی اندرونی طرف چلا گیا اور عمران ایک بار پھر پہلے کی طرح اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

" یہ بدمعاشی نہیں چلے گی یہاں ۔ ابھی ایک منٹ میں اسے باہر نکال دیا جائے گا"....... تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے عمران بڑے اطمینان سے سٹیج کے ساتھ موجود مہمانان خصوصی کے لئے رکھی گئی کرسیوں میں سے درمیان کی سب سے شاندار کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جوزف اور جوانا اس کے عقب میں جنوں کی طرح کھڑے ہو گئے جیسے حکم ملتے ہی وہ عمران کو کرسی سمیت اٹھا کر فضا میں پرواز کر جائیں گے سب لوگ اب حیرت سے عمران کو دیکھ رہے تھے کہ اچانک ایک طرف سے سوٹوں میں ملبوس دو آدمی تیزی سے دوڑتے ہوئے عمران کے قریب آئے ۔ ان دونوں کے چہروں پر انتہائی خشونت اور غصے کے آثار نمایاں تھے ۔ ان دونوں کے پیچھے وہی سپروائزر تھا جسے جوزف نے گردن سے پکڑ کر فضا میں اٹھا لیا تھا۔

" آپ پلیز یہ جگہ چھوڑ دیں ۔ یہ مہمان خصوصی کے لئے ریزرو

Scanned & PDF Copy by RFI

ہے"....... ان میں سے ایک نے بظاہر تو انتہائی اخلاق بھرے انداز میں کہا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ بڑی مشکل سے اپنے غصے کو کنٹرول کر رہا ہے۔

"کیا مہمان خصوصی کے سیٹنگ ہوتے ہیں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا لیکن اس کی آواز اتنی اونچی تھی کہ ارد گرد بیٹھے ہوئے کافی لوگوں تک پہنچ گئی۔ ویسے بھی اب ہال میں سکوت طاری ہو گیا تھا اور سب لوگ اس دلچسپ تماشے کی طرف متوجہ ہو گئے تھے

"میں کہہ رہا ہوں کہ آپ یہاں سے اٹھ جائیں"....... اچانک اس آدمی نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ آدمی یکلخت چیختا ہوا اچھل کر عقب میں بیٹھے ہوئے افراد پر جا گرا اور وہ سب بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ یہ جوانا کا کام تھا۔ اس کا بازو اچانک لہرایا تھا اور اس آدمی کے چہرے پر پڑا تھا جس کے نتیجے میں وہ چیختا ہوا پیچھے جا گرا تھا۔

"اب اگر غلط لہجے میں بات کی تو گولیوں سے چھلنی کر دوں گا۔ بات کرنی ہے تو تمیز اور نرم لہجے میں بات کرو"....... جوانا نے اونچی آواز اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"پولیس کو بلاؤ۔ پولیس کو بلاؤ"....... اچانک تھپڑ کھا کر گرنے والے آدمی نے اٹھ کر ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"سارے دارالحکومت کی پولیس کو بلا لینا تاکہ ہال میں جو جرائم پیشہ افراد بیٹھے ہیں وہ بھاگ جائیں اور باہر کھڑے ہوئے شرفاء کو

سیٹیں مل سکیں"....... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور ہال میں یکلخت قہقہے بلند ہونے شروع ہو گئے۔

"ہیلو۔ کیا بات ہے یہ کیا ہو رہا ہے یہاں"....... اچانک ایک سائیڈ سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کے باوقار آدمی نے ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"سر۔ یہ نوجوان یہاں زبردستی گھس آیا ہے اور اس کے ساتھ غنڈے ہیں۔ انہوں نے پہلے سپروائزر پر تشدد کیا ہے اور اب مجھے بھی تھپڑ مار دیا ہے"....... تھپڑ کھانے والے آدمی نے رک رک کر بات کرتے ہوئے کہا اس نے اپنے گال پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

"کون ہے یہ"....... آنے والے نے کہا اور پھر وہ تیزی سے ان سیٹوں کی طرف آیا جہاں عمران بڑے اطمینان سے ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا ہوا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو عمران ہے۔ سر عبدالرحمن کا لڑکا عمران"۔ اس باوقار آدمی نے قریب آ کر بے اختیار حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے انکل آپ۔ آپ کیسے نوجوانوں کے اس فنکشن میں آ گئے۔ اگر آنٹی کو پتہ چل گیا کہ آپ یہاں مقابلہ حسن دیکھنے آئے ہیں تو آپ کے منہ میں مصنوعی دانتوں کی پوری بتیسی کھٹ سے باہر آ گرے گی فوراً چلے جائیے انکل"....... عمران نے یکلخت کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے واقعی آنے والے سے دلی ہمدردی محسوس ہو رہی

Scanned & PDF Copy by RFI

ہو۔

"نانسنس۔ بدتمیز۔ احمق۔ بڑوں سے مذاق کرتے ہو۔ چلو میرے ساتھ چلو"...... آنے والے نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت آگے بڑھ کر عمران کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنی طرف کھینچنے لگا۔

"ارے ارے انکل۔ میرے دانت تو اصلی ہیں بلکہ دودھ کے دانت ہیں۔ ٹوٹ بھی گئے تو اور نکل آئیں گے۔ آپ مجھے کہاں لے جا رہے ہیں"...... عمران نے اونچی آواز میں احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں میرے ساتھ چلو بس۔ ورنہ میں سب کے سامنے پیٹ دوں گا"...... آنے والے نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے رک جاؤ۔ یہ انکل کرامت حسین خان صاحب ہیں اس ہوٹل کے مالک اور ڈیڈی کے لنگوٹیئے دوست۔ ڈیڈی اور ان کے لنگوٹ ایک ہی سائز کے تھے اس لئے اکثر بھول کر ایک دوسرے کے لنگوٹ باندھ لیا کرتے تھے۔ کیوں انکل"...... عمران نے جوزف اور جوانا کو ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا جو شائد پہلے کی طرح آنے والے پر بھی ہاتھ چھوڑنے کے لئے اس کی طرف بڑھ رہے تھے اور عمران کی اس بات پر پورے ہال میں جیسے قہقہے ہی قہقہے گونج اٹھے۔ سب لوگ اس طرح ہنس رہے تھے جیسے ان کے سامنے انتہائی دلچسپ تماشہ ہو رہا ہو۔

"لیکن انکل۔ آپ کے دفتر سے تو یہ سٹیج نظر نہیں آئے گا۔ دراصل

میں آج اس لئے آیا تھا تاکہ مقابلہ حسن میں سے ڈیڈی کی ہونے والی بہو کا انتخاب کر سکوں"...... عمران نے پہلے سے بھی زیادہ اونچی آواز میں کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت بگڑ سا گیا جب کہ تنویر کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔

"میں تمہارے لئے یہاں سپیشل سیٹیں لگوا دوں گا۔ لیکن اس وقت تم میرے ساتھ آؤ"...... کرامت حسین خان نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"وعدہ رہا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں۔ وعدہ۔ آؤ تم"...... کرامت حسین خان نے کہا۔

"تو چلیئے آپ کا دفتر بھی دیکھ لیا جائے۔ سنا ہے بڑے خوبصورت انداز میں سجا رکھا ہے اسے آپ نے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرامت حسین خان ہونٹ بھینچ کر مڑا اور تیزی سے واپس اس طرف کو چلنے لگا جدھر سے آیا تھا اور عمران اس طرح اکڑتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا تھا جیسے کہہ رہا ہو کہ دیکھا کس طرح سیٹیں حاصل کی ہیں جوزف اور جوانا بھی اس کے پیچھے چل رہے تھے اور پورا ہال عجیب سی نظروں سے اس پریڈ کو دیکھ رہا تھا۔

"اگر یہ ہوٹل کا مالک عمران کے ڈیڈی کا دوست نہ ہوتا تو آج اس کا حشر ہو جاتا"...... تنویر نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس نے سیٹیں لینی تھیں وہ لے لیں اور اسے کیا چاہئے تھا"۔ صفدر نے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"میں تو سوچ رہی تھی کہ آج اسے جوتے لگیں گے اور سب تماشہ دیکھیں گے لیکن کچھ بھی نہ ہوا"....... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو تنویر نے چونک کر جولیا کی طرف دیکھا اور اس کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ جولیا شاید عمران کے اس فقرے پر خار کھائے ہوئے تھی جو اس نے مقابلہ حسن میں سے اپنے ڈیڈی کی ہونے والی بہو کے انتخاب کے بارے میں کہا تھا۔

"ہوٹل والے شکر کریں کہ ہوٹل کا مالک سر عبدالرحمن کا دوست تھا ورنہ عمران نے ان کے اس سارے فنکشن کا بیڑا غرق کر کے رکھ دینا تھا"...... خاور نے کہا اور سب نے ایک بار پھر سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے مہمان خصوصی کی آمد اور فنکشن شروع ہونے کے اعلان ہونے لگ گئے اور وہ سب سٹیج کی طرف متوجہ ہو گئے۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود ایک رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا۔ سلیمان مارکیٹ گیا ہوا تھا۔ لیکن جانے سے پہلے وہ فلاسک میں چائے بھر کر عمران کی میز پر رکھ گیا تھا۔ کیونکہ اس نے آج مہینے بھر کی شاپنگ کرنی تھی اور سلیمان کی عادت تھی کہ وہ ایک ایک دکان گھوم کر اور باقاعدہ بھاؤ تاؤ کر کے سامان خریدا کرتا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس کی واپسی کم از کم پانچ چھ گھنٹوں بعد ہونی ہے اور عمران پر ان دنوں چونکہ مطالعے کا بھوت سوار تھا اور سلیمان جانتا تھا کہ مطالعے کے دوران عمران کو مسلسل چائے ملنا ضروری ہے اس لئے وہ چائے کا فلاسک بھر کر رکھ گیا تھا۔ اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسالہ بند کر کے میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"بروزن ستم زدہ۔ فون زدہ علی عمران بے چارہ بے سہارا۔ بحر بے

Scanned & PDF Copy by RFI

کنارہ ۔ مطلب ہے مارا مارا"...... عمران کی زبان رسیور اٹھاتے ہی مسلسل رواں ہو گئی۔

"کرنل فریدی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کرنل فریدی کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی اس نے عمران کی بات کاٹ کر اپنا تعارف کرا دیا تھا۔

"اوہ پیرو مرشد ۔ خاکپائے جہاں ۔ اوہ سوری ۔ یہ تو مرید کا لقب ہو سکتا ہے ۔ لیکن پیرو مرشد کے علاوہ اور کوئی لقب اس وقت میرے ذہن میں آ ہی نہیں رہا ۔ حالانکہ میں نے ایک بار دیوار پر کسی محفل سماع کا جہازی سائز کا اشتہار لگا ہوا دیکھا تھا اس پر پیرو مرشد کے اتنے لقب درج تھے کہ شاید ڈکشنری میں بھی اتنے لفظ نہ ہوں گے"۔ عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"فنک کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے کرنل فریدی نے ایک بار پھر اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا لیکن اس بار اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"یقین جانیئے میں نے فلیٹ پر موجود تمام خالی کاغذ اکٹھے کرنے کی کوشش کی تاکہ رپورٹ لکھی جا سکے لیکن جب تلاش شروع کی تو پتہ چلا کہ ایک بھی خالی کاغذ موجود نہیں ہے ۔ سب پر سلیمان نے اپنی تنخواہوں، اوور ٹائموں اور بونسوں کے حساب کتاب لکھ رکھے ہیں ۔ ہمسائیوں کے دروازے کھٹکھٹائے کہ چلو ان کے بچوں کی خالی کاپیاں مل جائیں لیکن وہاں سے بھی یہی اطلاع ملی کہ خالی کاپیوں پر بچوں نے

تصویریں بنا رکھی ہیں اور یہ تصویریں اس قدر خوبصورت ہیں کہ انہیں آپ کے پاس بھیجنا ان کی خوبصورتی کی توہین ہے اور"...... عمران نے ایک بار پھر بولنا شروع کر دیا تھا۔

"مطلب یہ کہ فنک کو تم چیک نہیں کر سکے ۔ او کے ۔ میں خود دیکھ لوں گا ۔ خدا حافظ"..... دوسری طرف سے کرنل فریدی نے ایک بار پھر اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ارے ارے ہمسائیوں تک ہی سن کر بھاگ گئے ۔ ابھی تو میں نے شہر کی سٹیشنری کی دکانوں کی رپورٹ دینی تھی ہونہہ ۔ ایک تو لوگوں کو نجانے اتنی جلدی کیوں ہوتی ہے ۔ تحمل، برداشت اور بردباری تو عنقا ہو گئی ہے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر رسالہ اٹھا لیا ۔ لیکن ابھی اس نے رسالہ پڑھنے کے لئے کھولا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ایک بار پھر رسالہ بند کر کے میز پر رکھا اور رسیور اٹھا لیا۔

"جی پیرو مرشد ۔ ارے ہاں ۔ ایک لقب یاد آ گیا ۔ وہ کیا تھا ایک تو یہ میری یاد داشت ۔ پتہ نہیں سلیمان نے مونگ کی دال میں "یادداشت غائب" کوئی نسخہ ڈالنا شروع کر دیا ہے یا مونگ کی دال ہی نقلی آنے لگ گئی ہے ۔ ارے ہاں یاد آ گیا ۔ وہ"...... عمران رسیور اٹھا کر ایک بار پھر پہلے کی طرح سٹارٹ ہو گیا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... عمران کے ایک لمحے کے لئے رکتے ہی دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"ارے تم ۔ میں سمجھا کہ میرا پیرو مرشد ابھی تک لائن پر ہے"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"باس ۔ ہوٹل پیراڈائز کے فنکشن میں شرکت کرنے والے تمام گروپس میں فنک نام کا کوئی آدمی نہیں ہے ۔ میں نے مکمل چیکنگ کی ہے"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

"کیسے چیکنگ کی ہے ۔ نظروں سے کی ہے یا کاغذات سے"۔ عمران نے پوچھا۔

"باس ۔ میں نے ہوٹل سے تمام گروپس کے کاغذات کی نقولات حاصل کیں اور پھر ان کاغذات پر درج ان سب کے پتوں پر فون کر کے ان کے متعلق کنفرم کیا ہے ۔ وہ سب اصل ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میرا بھی یہی خیال تھا کیونکہ میں نے فنکشن سے پہلے کامن روم میں جا کر ان تمام گروپس کے افراد کو دیکھا تھا ان میں سے کوئی بھی میک اپ میں نہیں تھا ۔ بہرحال ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس ۔ یہ فنک ہے کون"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے ڈرتے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

"فاک لینڈ کا کوئی مجرم ہے ۔ فاک لینڈ اسرائیل کا انتہائی قریبی حلیف ہے لیکن اس کے تعلقات مسلم ممالک سے بھی ہیں ۔ کرنل فریدی کو کہیں سے اطلاع ملی کہ اسرائیل نے پاکیشیا کی کسی اہم

شخصیت کے اغوا کے لئے فنک کی خدمات حاصل کی ہیں اور کرنل فریدی کی مزید تحقیقات کے مطابق فنک پاپ سنگر گروپ کی صورت میں اپنے آدمیوں کو لے کر پاکیشیا پہنچ رہا ہے جہاں وہ ہوٹل پیراڈائز کے سالانہ فنکشن میں شرکت کرے گا ۔ چنانچہ کرنل فریدی نے مجھے فون کر کے اطلاع دی کہ میں ہوٹل پیراڈائز میں پہنچنے والے پاپ سنگر گروپس کو چیک کروں ۔ چنانچہ مجھے وہاں جانا پڑا ۔ لیکن وہاں جب معلوم ہوا کہ فاک لینڈ سے کوئی گروپ یہاں آیا ہی نہیں تو میں نے یہی سمجھا کہ یہ لوگ کسی اور ملک کے کاغذات سے آئے ہوں گے لیکن وہاں تقریباً بیس ملکوں سے گروپس آئے ہوئے تھے ۔ اس لئے میں نے سوچا کہ ان کو ایک نظر دیکھ لیا جائے ۔ یہ لوگ چونکہ جعلی کاغذات پر آئے ہیں تو پھر یقیناً یہ میک اپ میں ہوں گے لیکن وہاں کوئی بھی میک اپ میں نہ تھا ۔ اس لئے میں نے تمہارے ذمے یہ کام لگایا کہ تم کاغذات کے مطابق ان لوگوں کے کوائف چیک کرو"...... عمران نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے باس کہ کرنل صاحب کو اطلاع غلط ملی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا کہا جا سکتا ہے ۔ غلط بھی ہو سکتی ہے اور درست بھی ۔ خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر اس نے ایک بار پھر رسالہ اٹھا لیا ۔ لیکن اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی اور عمران نے بے اختیار منہ بنا لیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"آج کا دن شاید مطالعے کا دن ہی نہیں ہے۔ اوکے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور رسالہ رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"...... عمران نے کنڈی کھولنے سے پہلے حسب عادت پوچھا۔

"عمران صاحب۔ دروازہ کھولیئے"...... دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی تو عمران نے کنڈی کھول دی۔ دروازہ کھلنے پر صفدر اندر آگیا۔

"اکیلے آئے ہو"...... عمران نے باہر سر نکال کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو مس جولیا سے کہا تھا کہ وہ میرے ساتھ چلیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا"...... صفدر نے عمران کا مطلب سمجھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ارے پھر تم اکیلے کیوں آگئے"۔ عمران نے دروازہ بند کر کے کنڈی لگاتے ہوئے کہا۔

"اکیلے کیوں آگئے۔ کیا مطلب۔ میں کہہ رہا ہوں کہ مس جولیا نے آنے سے انکار کر دیا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اکیلے کیوں آگئے"۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"بس یہی عورتوں کی نفسیات نہ سمجھنے کی بنا پر تو ابھی تک تم کنوارے پھر رہے ہو۔ ورنہ اب تک دس بارہ ٹیاؤں ٹیاؤں تمہارے

آگے پیچھے نہ پھر رہے ہوتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں اب سٹنگ روم کی طرف بڑھ رہے تھے۔

"عورتوں کی نفسیات۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں عمران صاحب"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بھائی ایک مشہور قول ہے کہ جو عورت ناں نہ کرے وہ عورت ہی نہیں ہے اور جو سیاستدان ہاں نہ کرے وہ سیاستدان ہی نہیں ہوتا"۔ عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کا مطلب ہے کہ جولیا عورت ہے اس لئے اس نے انکار کر دیا لیکن اس سے آپ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ عورت تو وہ ہے"...... صفدر نے بھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا۔

"چلو تم نے یہ بات تو مان لی کہ جولیا عورت ہے۔ اب دوسرا قول سنو کہ عورت کا انکار دراصل انکار نہیں ہوتا۔ اس لئے اس نے اگر یہاں آنے سے انکار کیا تھا تو دراصل وہ یہاں آنا چاہتی تھی لیکن تم منہ اٹھائے اکیلے چلے آئے"...... عمران نے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس روز ہوٹل پیراڈائز کے فنکشن میں آپ نے اپنے انکل سے ایک فقرہ کہا تھا کہ آپ یہاں مقابلہ حسن دیکھنے آئے ہیں تاکہ اپنے ڈیڈی کی بہو کا انتخاب کر سکیں۔ بس اسی لمحے کے بعد مس جولیا کا موڈ بدل گیا۔ وہ سارے فنکشن کے دوران بھی خاموش رہیں اور آج بھی اسی وجہ سے شاید انہوں نے انکار کر دیا ہے"...... صفدر نے مسکراتے

Scanned & PDF Copy by RFI

ہوئے کہا۔

" ارے میں نے غلط تو نہیں کہا تھا۔ تم خود فیصلہ کرو جب ہال میں پہنچی ہوئی خواتین کے درمیان مقابلہ حسن ہوتا تو نمبرون کسے قرار دیا جاتا اور جسے نمبرون قرار دیا جاتا اسے لامحالہ میں نے ڈیڈی کی بہو منتخب کرنا ہی تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر ایک بار پھر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" یہ بات آپ کو مس جولیا کو بتانی چاہئے تھی۔ ویسے مقابلہ ہال میں موجود خواتین میں نہ ہونا تھا۔ مقابلے میں حصہ لینے والی خواتین اور تھیں"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ کیا واقعی۔ پھر تو واقعی مجھ سے غلطی ہو گئی۔ میں خواہ مخواہ یہ سوچ کر واپس آگیا کہ ہال میں موجود خواتین کا مقابلہ حسن دیکھ کر کیا کرنا ہے۔ ان سب نے تو حسن کے پہلے امتحان میں ہی فیل ہو جانا تھا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیا مس جولیا بھی فیل ہو جاتیں"...... صفدر نے عمران کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے۔ تنویر اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور جس پر تنویر کا سایہ پڑ جائے اس سے حسن تو کوسوں دور بھاگ جاتا ہے"...... عمران نے کہا اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" عمران صاحب۔ آپ اس روز پھر واپس ہی نہیں آئے۔ ہم تو آپ کا انتظار کرتے رہے۔ میں آج اسی لئے یہاں آیا ہوں کہ آپ سے یہ پوچھ سکوں کہ آخر آپ وہاں کس چکر میں گئے تھے"...... صفدر نے کہا۔

" تمہیں معلوم تو ہے کہ مجھے اس ٹائپ کے فنکشن سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور یہ بھی مجھے معلوم تھا کہ تم سب وہاں گئے ہوئے ہو۔ میں نے سوچا کہ آخر تم سب میرے دوست ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہوٹل والوں نے تمہیں سیٹیں ہی نہ دی ہوں یا اگر دی ہوں تو کسی کونے کھدرے میں بٹھا دیا ہو۔ اس لئے میں تو چیکنگ کرنے گیا تھا اور جب میں نے دیکھ لیا کہ تم سب ماشاء اللہ وی وی آئی پی سیٹوں پر براجمان ہو تو میں واپس چلا آیا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو آپ بتانا نہیں چاہتے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ آپ کی مرضی"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" ایک تو ان گھنٹیوں نے تنگ کر رکھا ہے۔ کبھی فون کی گھنٹی بج اٹھتی ہے اور کبھی کال بیل کی۔ شاید ترقی اسی کا نام ہے کہ بیٹھے گھنٹیاں سنتے رہو اور وہ بھی کرخت قسم کی۔ پہلے زمانے میں اونٹوں کے گلوں میں پڑی گھنٹیاں بجتی تھیں۔ مندروں میں کانسی کی گھنٹیاں بجتی تھیں۔ دماغ میں خطرے کی گھنٹیاں بجتی تھیں۔ کم از کم مترنم اوازیں تو ہوتی تھیں ان کی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا لیا۔

" اگر آپ کی آواز بھی فون کی گھنٹی کی طرح کرخت ہے تو پھر برائے مہربانی بولنے سے پہلے اپنے گلے کی اوور ہالنگ کرا لیں بلکہ آئلنگ کرا

Scanned & PDF Copy by RFI

لیں اور اگر آپ کی آواز مترنم اور دلکش ہے تو پھر بسم اللہ سخن آزمائی شروع کیجئے۔ بندہ سماعت بگوش ہے"....... عمران نے رسیور اٹھاتے ہی بولنا شروع کر دیا اور صفدر بے اختیار مسکرانے لگا۔

"سلطان بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے سر سلطان کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"ج۔ج۔جی۔مم۔مم۔میں عمران بول رہا ہوں جناب۔جان کی امان دے دیجئے۔میں سمجھا تھا کہ سیکرٹری وزارت خارجہ بول رہے ہوں گے اور آپ جانتے تو ہیں کہ خواتین سیکرٹریوں کی آواز تو واقعی دلکش ہوتی ہے۔لیکن مرد سیکرٹری تو رکھے ہی ایسے جاتے ہیں تاکہ ان کا صاحب بھاگ جائے۔اب مجھے کیا معلوم تھا کہ جناب ہزہائی نس سر سلطان عالی مقام بہ دہن خود فرمان شاہی جاری فرما رہے ہوں گے"....... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"عمران۔غضب ہو گیا ہے۔فاک لینڈ کی وزارت سائنس کے ایک اہم ترین دفاعی ماہر مسٹر آرتھر میک کو ان کی اہلیہ سمیت رات ان کی رہائش گاہ سے اغوا کر لیا گیا ہے۔حکومت اس سلسلے میں انتہائی پریشان ہے کیونکہ فاک لینڈ کا یہ دفاعی ماہر انتہائی خفیہ طور پر پاکیشیا آیا ہوا تھا۔پاکیشیا نے فاک لینڈ کی حکومت کے ساتھ پاکیشیا کے دفاعی نظام کو ناقابل تسخیر بنانے کا معاہدہ کیا ہے اور فاک لینڈ کا یہ دفاعی ماہر پاکیشیا آیا تھا تاکہ پاکیشیا کے دفاعی نظام کا مطالعہ کر کے اس سلسلے میں تجاویز مرتب کرے۔چنانچہ انہیں دفاعی نظام کے بارے میں تفصیلی فائل دے دی گئی انہوں نے رات کو اس فائل کا مطالعہ کرنا تھا لیکن صبح معلوم ہوا کہ ان کی کوٹھی پر تعینات تمام حفاظتی گارڈ مع وہاں موجود ملازمین ہلاک ہو چکے ہیں اور آرتھر میک اور اس کی اہلیہ کو اغوا کر لیا گیا ہے اور سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ وہ فائل بھی غائب ہے"....... سر سلطان نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن فاک لینڈ تو اسرائیل کا حلیف ہے پھر اس کے ساتھ ایسا دفاعی معاہدہ اور اس کے ماہر کو فائل دے دینا۔یہ کس بزر جمہر کا کارنامہ ہے"....... عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"اب سے کچھ عرصہ پہلے واقعی ایسا تھا لیکن اب گذشتہ ایک سال سے صورت حال بدل چکی ہے۔فاک لینڈ اور اسرائیل کے درمیان ایک سرحدی تنازعہ کی وجہ سے سخت دشمنی پیدا ہو چکی ہے اور فاک لینڈ چونکہ اسرائیل کا انتہائی قریبی حلیف رہا ہے اس لئے اسے اسرائیل کے دفاعی نظام کے ساتھ ساتھ دوسرے ممالک کے دفاعی نظام پر حملہ آور ہونے والے نظام کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہیں اور تمہیں معلوم ہے کہ اسرائیل کے آج کل کافرستان کے ساتھ انتہائی قریبی تعلقات پیدا ہو گئے ہیں اور اطلاعات یہ ملی تھیں کہ کافرستان نے پاکیشیا کے دفاعی نظام کو مفلوج کرنے کے لئے اسرائیل کے دفاعی ماہرین کی خدمات حاصل کر لی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اسرائیل سے حملہ آور نظام بھی حاصل کر رہا ہے۔ایسی صورت میں ہمارے لئے ضروری ہو گیا تھا کہ ہم اس کا فوری طور پر توڑ کریں۔چنانچہ فاک

Scanned & PDF Copy by RFI

لینڈ کی حکومت کے ساتھ اس سلسلے میں بات چیت کی گئی اور طویل خفیہ مذاکرات کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان معاہدہ ہو گیا۔ اس معاہدے کے تحت فاک لینڈ کا دفاعی ماہر اپنی اہلیہ کے ساتھ پاکیشیا آیا تھا۔ اس دورے کو انتہائی خفیہ رکھا گیا تھا اس لئے انہیں کسی ہوٹل میں ٹھہرانے کی بجائے ایک پرائیویٹ رہائش گاہ میں رکھا گیا۔ اس رہائش گاہ کی حفاظت کے لئے فوجی تربیت یافتہ گارڈ مقرر کی گئی اور ملٹری انٹیلی جنس کے تربیت یافتہ افراد کو بطور ملازمین رہائش گاہ میں جگہ دی گئی تاکہ کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش نہ آسکے اور انہی انتظامات کی بنا پر دفاعی نظام کی ٹاپ سیکرٹ فائل آرتھر میک کے حوالے کی گئی کیونکہ جب تک وہ اس فائل کا مطالعہ نہ کر لیتا بات آگے نہ بڑھ سکتی تھی لیکن صبح کو گارڈ کے بیس افراد اور رہائش گاہ کے چھ ملازمین مردہ پائے گئے ہیں۔ ان سب کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے اور آرتھر میک اور اس کی اہلیہ مع فائل کے غائب ہو چکے ہیں ملٹری انٹیلی جنس کے ساتھ ساتھ سنٹرل انٹیلی جنس بھی انہیں پورے ملک میں تلاش کر رہی ہے لیکن چھ گھنٹے گزر جانے کے باوجود ان کے بارے میں کسی قسم کی کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ اس بات نے حکومت کو ہلا کر رکھ دیا ہے کیونکہ دفاعی نظام کی یہ فائل اگر کافرستان یا اسرائیل کے ہاتھ لگ گئی تو پھر پاکیشیا کی سلامتی کو انتہائی شدید خطرات لاحق ہو جائیں گے۔ اس لئے صدر مملکت نے اب اس فائل کی فوری برآمدگی کے لئے سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے"...... دوسری

طرف سے سر سلطان نے انتہائی تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چیف کو اطلاع کر دیتا ہوں۔ اگر انہوں نے یہ کیس لے لیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ آپ سے براہ راست بات کر لیں یا پھر مجھے کہہ دیں۔ یہ ان کی مرضی ہے جناب"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے صفدر کی موجودگی کی وجہ سے وہ کھل کر بات نہ کر سکتا تھا۔

"سنو عمران چیف تمہاری بات مانتا ہے۔ یہ واقعی حکومت سے حماقت ہوئی ہے کہ اس نے جناب ایکسٹو کو اطلاع دیئے بغیر صرف ملٹری انٹیلی جنس پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ سب کچھ کیا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ چیف اب کیس ہاتھ میں لینے سے انکار کر دیں لیکن یہ انتہائی اہم اور فوری نوعیت کا معاملہ ہے۔ جو حماقت ہو گئی وہ تو ہو گئی لیکن اب پاکیشیا کی سلامتی شدید خطرے میں ہے اس لئے میری درخواست ہے کہ تم چیف کو اس کیس کو لینے پر رضامند کرنا"۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے جواب دیا۔ وہ بھی انتہائی سمجھدار آدمی تھے اس لئے عمران کے جواب سے ہی وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران کے پاس ضرور کوئی آدمی ایسا موجود ہے جس کی وجہ سے عمران براہ راست بات نہیں کر رہا۔

"میں سمجھتا ہوں جناب۔ میں اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گا باقی چیف کی مرضی۔ خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور جلدی سے کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے دانش منزل کے نمبر ڈائل کرنے شروع

Scanned & PDF Copy by RFI

کر دیئے۔

"ایکسٹو"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران بول رہا ہوں جناب اپنے فلیٹ سے۔ صفدر آیا تھا اور میں صفدر کے ساتھ بیٹھا بات چیت کر رہا تھا کہ سر سلطان کا فون آگیا"....... عمران نے بڑے سنجیدہ مگر مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر سلطان سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

"سر سلطان براہ راست مجھ سے بھی تو بات کر سکتے تھے۔ انہوں نے تمہیں فون کیوں کیا"....... دوسری طرف سے ایکسٹو نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"شاید آپ کی ناراضگی کی وجہ سے انہوں نے ایسا کیا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ملکی سلامتی کے معاملات میں ناراضگی یا چوں چراں کے بارے میں سوچنا میرے نزدیک غداری ہے۔ سر سلطان نے تمہیں اب کال کیا ہے جبکہ مجھے پہلے ہی اس کی اطلاع مل چکی ہے اور میں نے ممبرز کی ڈیوٹی لگا دی ہے کہ وہ آرتھر میک اور اس کی اہلیہ کے اس اغوا کا فوری طور پر سراغ لگائیں۔ صرف صفدر اپنے فلیٹ پر نہیں مل سکا تھا اور اب تم بتا رہے ہو کہ وہ تمہارے پاس موجود ہے۔ اس سے میری بات کراؤ"....... ایکسٹو نے سخت لہجے میں کہا تو عمران نے رسیور صفدر کی

طرف بڑھا دیا جس کے چہرے پر ایکسٹو کی بات سن کر انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس سر۔ صفدر بول رہا ہوں"....... صفدر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں میری ہدایات یاد نہیں رہی تھیں کہ فلیٹ سے جاتے وقت فون ٹیپ میں اپنی منزل کے بارے میں ٹیپ کر کے جایا کرو"۔ ایکسٹو نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"آئی۔ ایم۔ سوری سر۔ میں سمجھا تھا کہ جب کیس ہو تب اس ہدایت پر عمل کیا جانا ہے ویسے میں مس جولیا کو بتا آیا تھا کہ میں عمران صاحب کے پاس جا رہا ہوں"....... صفدر نے جواب دیا۔

"ایمرجنسی میں کسی بھی وقت ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اس لئے آئندہ اس ہدایت پر عمل ہونا چاہئے۔ جولیا کو تم نے کہا تھا کہ تم عمران سے ملنا چاہتے ہو لیکن یہ نہیں کہا تھا کہ تم فوراً اس سے ملنے جا رہے ہو۔ بہرحال تم فوراً اپنے فلیٹ پر پہنچو۔ جولیا نے وہاں تمہارے لئے ہدایات ٹیپ کرا دی ہوں گی"....... ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"رسیور عمران کو دو"....... ایکسٹو نے کہا اور صفدر نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا اور خود کرسی سے اٹھنے لگا لیکن عمران نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بیٹھنے کے لئے کہا تو وہ ہونٹ بھینچ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"یس سر"...... عمران نے رسیور ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"تم فوری طور پر سر سلطان سے مل کر اس رہائش گاہ پر پہنچو جہاں یہ واردات ہوئی ہے اور وہاں سے مجرموں کا کلیو تلاش کرو"۔ ایکسٹو نے کہا۔

"بہتر سر۔ لیکن سر۔ آپ کو کس طرح اس واردات کی اطلاع مل گئی"...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میرے اپنے بھی ذرائع ہیں۔ ضروری نہیں ہے کہ مجھے سرکاری طور پر ہی ایسے معاملات کی اطلاع ملے"...... ایکسٹو کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"آپ کو آرتھر میک اور اس کی اہلیہ کے حلیوں کے بارے میں یقیناً معلومات مل گئی ہوں گی۔ تب ہی آپ نے سیکرٹ سروس کے ممبرز کی ڈیوٹی لگائی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ آرتھر میک اور اس کی بیوی فاک لینڈ کے سیاحوں کے روپ میں پاکیشیا آئے تھے۔ ان کے کاغذات ایئر پورٹ کے ریکارڈ سے فوری طور پر حاصل کر لئے گئے ہیں اور ان پر ان کی تصاویر بھی موجود ہیں"...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"کمال ہے۔ ایکسٹو نے اب باقاعدہ مخبر رکھ لئے ہیں"...... عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ وہ صرف ہمارا محتاج کیسے رہ سکتا ہے بہر حال آپ نے

مجھے کیوں روکا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میں نے سوچا کہ تمہارے ساتھ جا کر کام کروں گا لیکن اب چیف نے نئی ڈیوٹی لگا دی ہے۔ ٹھیک ہے تم جاؤ۔ میں سر سلطان سے بات کر کے اس رہائش گاہ کا پتہ کرتا ہوں جہاں سے انہیں اغوا کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ سلام کر کے راہداری سے ہوتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف چلا گیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ تمہیں کس نے اطلاع دی تھی اس واقعے کی"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سر سلطان صاحب نے پہلے آپ کو فون کیا لیکن آپ کا نمبر مصروف تھا اس لئے انہوں نے مجھے فون کیا۔ وہ بے حد پریشان تھے اس لئے میں نے انہیں کہہ دیا کہ میں فوری حرکت میں آجاتا ہوں۔ وہ آپ سے بات کر لیں۔ یہ بات بھی مجھے سر سلطان نے ہی بتائی تھی کہ آرتھر میک اور اس کی اہلیہ سیاحوں کے روپ میں آئے تھے اور انہوں نے تاریخ بتا کر مجھے کہہ دیا تھا کہ میں ایئر پورٹ سے ریکارڈ حاصل کروں۔ چنانچہ میں نے فوراً جولیا کی ڈیوٹی لگا دی اور ساتھ ہی اسے کہہ دیا کہ وہ وہاں سے حلیے معلوم کر کے تمام ممبرز کو ان کی تلاش پر لگا دے"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ اغوا نہ ہوئے ہوں بلکہ

Scanned & PDF Copy by REI

ایک سازش کے تحت فائل لے کر غائب ہو گئے ہوں۔ بہر حال اس فائل کی فوری برآمدگی ضروری ہے۔ تم ایسا کرو کہ کافرستان میں ناٹران کو فون کر کے الرٹ کر دو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ زمینی راستے سے پہلے کافرستان جائیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے سر سلطان کے آفس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی۔اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"پا ایک کمرے میں اور سر دوسرے کمرے میں، ہو تو باقی آدمی کہاں ہوگا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔ لیکن یہ پا اور سر کے علیحدہ علیحدہ کمروں میں ہونے کا کیا مطلب ہے"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے پی۔اے نے عمران کی آواز پہچان کر ہنستے ہوئے پوچھا۔

"پی۔اے کے الفاظ کو ملایا جائے تو پا ہی بنتا ہے اور پا پیر کو کہتے ہیں۔ باقی بات اب تم خود ہی سمجھ لو کیونکہ سنا ہے کہ کسی صنف کی عقل پیروں میں بھی ہوتی ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے پی اے بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"آپ نے مجھے پیر بنانے کے ساتھ ساتھ میری صنف ہی بدل ڈالی۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ اب آپ سے کون بحث کر سکتا ہے ورنہ آپ دوسری تو کیا تیسری صنف بھی بنا سکتے ہیں۔ سر سلطان سے بات

کریں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے پی اے نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی فون پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹے۔ کچھ پتہ چلا"۔۔۔۔۔۔ سر سلطان نے اسی طرح پریشان سے لہجے میں کہا۔

"آپ بھی کمال کرتے ہیں۔ میں علم نجوم تو نہیں جانتا کہ زائچہ بناؤں اور مجرموں کو ٹریس کر لوں۔ ویسے یہ ایک گہری سازش لگتی ہے۔ بہر حال آپ مجھے اس فائل کے بارے میں بھی تفصیلات بتا دیں اور اس رہائش گاہ کے بارے میں بھی۔ جس میں یہ واردات ہوئی ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"دراصل یہ بات اس قدر پریشان کن ہے کہ صدر صاحب کا فون بار بار آرہا ہے کہ فائل ملی ہے یا نہیں۔ پوری حکومت میں کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ لیکن ظاہر ہے اتنی بڑی واردات منظم سازش کے تحت ہی ہو سکتی ہے۔ میں صدر صاحب کو بھی سمجھا دوں گا۔ باقی فائل اور رہائش گاہ کے بارے میں تفصیلات تم براہ راست سیکرٹری وزارت دفاع سر راشد سے معلوم کر لو۔ وہ تمہیں جانتے ہیں۔ اس لئے ان سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے میں نے انہیں فون کر کے کہہ دیا تھا کہ سیکرٹ سروس نے کیس لے لیا ہے کیونکہ وہ بھی بے حد پریشان تھے اور بار بار فون کر رہے تھے"۔۔۔۔۔۔ سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے۔ میں بات کر لیتا ہوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور

Scanned & PDF Copy by RFI

کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر سیکرٹری وزارت دفاع کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

کمرے کا دروازہ کھلتے ہی ایک نوجوان کمرے میں داخل ہوا تو لرے میں موجود ایک مرد اور ایک عورت نے چونک کر آنے والے کی طرف دیکھا۔

"کیا ہوا۔ بن گئی فلم"...... اس مرد نے چونک کر آنے والے نوجوان سے پوچھا۔

"نہیں۔ اس فائل کے کاغذات پر کوئی خاص کام کیا گیا ہے۔ مرے سے فلم بنتی ہی نہیں۔ میں نے اپنے طور پر ہر طریقہ آزما لیا ہے لیکن فلم بالکل سادہ آتی ہے"...... آنے والے نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی سرخ رنگ کی فائل کو اس مرد کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"پھر اب تو یہ فائل ہمیں ساتھ لے جانی پڑے گی اور یہ بڑا مسئلہ ہے۔ اب تک تو پورے ملک میں پولیس، انٹیلی جنس اور دوسری سرکاری ایجنسیاں پاگل کتوں کی طرح ہماری تلاش کر رہی ہوں

Scanned & PDF Copy by RFI

گی"...... مردنے فائل کھول کر اسے ایک نظر دیکھ کر دوبارہ بند کرتے ہوئے کہا۔

"یہ ہے بھی کوڈ میں ۔اس لئے ہم اسے پڑھ بھی نہیں سکتے ورنہ تو ہاتھ سے نقل کر کے پھر اس کی مائیکرو فلم بنالیتے ۔اب تو بہر حال اسے ساتھ لے جانا ہوگا"...... عورت نے کہا۔

"باس ۔آپ خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہیں ۔فائل کا کیا ہے ۔اسے موڑ کر جیب میں رکھ لیں گے ۔ہم جب یہاں سے نکلیں گے تو یہ فائل بھی ہمارے ساتھ ہی نکل جائے گی"...... آنے والے نوجوان نے کہا۔

"ظاہر ہے ۔اب ایسا ہی کرنا پڑے گا۔وہ ریمزے ابھی تک واپس نہیں آیا اور نہ ہی اس نے فون کیا ہے"...... مردنے کہا۔

"آجائے گا باس ۔آخر اس نے انتظامات کرنے ہیں اور انتظامات بھی فول پروف"...... آنے والے نوجوان نے کہا۔

"ویسے جیک ۔کیا ایسا نہیں ہو سکتا تھا کہ ہم یہ فائل یہاں فاک لینڈ کے سفارت خانے پہنچا دیتے اور وہاں سے سفارتی بیگ میں یہ آسانی اور حفاظت سے نکل جاتی"...... عورت نے کہا۔

"نہیں ۔حکومت فاک لینڈ اس سلسلے میں سامنے آنا ہی نہیں چاہتی اس لئے تو اس نے باس فنک کی خدمات حاصل کی ہیں ۔ورنہ تو یہ کام وہ آسانی سے کرالیتی کہ اس کا کوئی ماہر یہاں آجاتا اور وہ فائل کا کوڈ حل کر کے ساری فائل جیب میں ڈال کر لے جاتا اور کسی کو شک تک نہ پڑتا"...... جیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آرہی کہ حکومت فاک لینڈ کو یہ فائل ہی چاہئے تھی اور وہ آسانی سے اسے حاصل بھی کر سکتی تھی لیکن اس نے اس فائل کے حصول کے لئے اتنا لمبا چوڑا چکر چلایا ہے اور خود بھی سامنے نہیں آئی"...... عورت نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ انتہائی پیچیدہ معاملات ہوتے ہیں ڈیئر ایلسی ۔تم ان باتوں کو نہ سمجھ سکو گی"...... جیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی کچھ بتاؤ تو سہی"...... ایلسی نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھو اتنا تو تمہیں معلوم ہے کہ فاک لینڈ اور اسرائیل کے درمیان گہرے تعلقات ہیں لیکن کچھ عرصہ پہلے اسرائیل کو معلوم ہوا کہ مسلم ممالک میں اس کے خلاف جنگ کے لئے کام ہو رہا ہے اور تمام مسلم ممالک خفیہ طور پر ایسے انتظامات کر رہے ہیں کہ سب مل کر اور اچانک اسرائیل پر حملہ کر دیا جائے اور واقعی اگر ایسا ہو جائے تو اسرائیل کا وجود ہی صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا۔اسرائیلی ایجنٹوں نے اس سلسلے میں معلومات حاصل کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن وہ ناکام رہے حتیٰ کہ ایکریمین ایجنٹ بھی کچھ معلوم نہ کر سکے ۔چنانچہ اسرائیل اور فاک لینڈ نے ایک طویل المعیاد منصوبہ بنایا پھر ایک سرحدی تنازعہ کھڑا کر کے انہوں نے آپس میں رنجش پیدا کر لی اور اس کے بعد فاک لینڈ نے مسلم ممالک کے ساتھ تیزی سے روابط بڑھانا شروع کر دیئے ۔شروع شروع میں تو کسی مسلم ملک نے فاک لینڈ پر اعتماد نہ کیا لیکن پھر آہستہ آہستہ وہ اعتماد کرنے لگ گئے لیکن اصل

Scanned & PDF Copy by RFI

منصوبے کی ابھی تک فاک لینڈ کو ہوا نہیں لگ سکی۔ البتہ اتنا معلوم ہو گیا ہے کہ اس معاہدے کا مرکزی کردار پاکیشیا ادا کر رہا ہے۔ چنانچہ فاک لینڈ اور اسرائیل کے درمیان یہ طے ہوا کہ پاکیشیا کا کسی طرح خاتمہ کر دیا جائے یا اسے اس قدر کمزور کر دیا جائے کہ وہ اس منصوبے پر عمل کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہ سکے۔ کافرستان پاکیشیا کا دشمن ہے اور وہ ہر وقت اس انتظار میں رہتا ہے۔ کہ پاکیشیا پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لے یا اسے اپنی کالونی بنا لے لیکن پاکیشیا کا حلیف شوگران ہے اور پاکیشیا نے شوگران کے ساتھ مل کر اپنا دفاعی نظام ایسے انداز میں تیار کیا ہے کہ کافرستان کو جب تک مکمل دفاعی نظام کا علم نہ ہو جائے وہ اس پر حملہ نہیں کر سکتا اور پاکیشیا اپنے دفاعی نظام کی انتہائی سخت حفاظت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود کوشش کے کافرستان یا دوسرے ممالک کے ایجنٹس اس نظام کی تفصیلات حاصل نہیں کر سکے۔ چنانچہ یہ طے ہوا کہ پہلے پاکیشیا سے اس کے دفاعی نظام کی تفصیلات حاصل کی جائیں۔ اس کے لئے ایک خاص منصوبہ تیار کیا گیا۔ پاکیشیا حکومت کے اعلیٰ ترین عہدوں پر مامور افراد میں سے چند کو خریدا گیا۔ خاص طور پر وزارت دفاع کے ایڈیشنل سیکرٹری کو اور پھر یہ تحریک چلائی گئی کہ کافرستان اسرائیلی ماہروں سے مل کر پاکیشیا کے دفاعی نظام کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے اس سلسلے میں ایسے ثبوت بھی مہیا کئے گئے جن کی وجہ سے حکومت یہ بات سمجھنے پر مجبور ہو گئی کہ واقعی ایسا ہو رہا ہے۔ پھر یہ تحرک کیا گیا کہ فاک لینڈ کے دفاعی ماہرین

سے مل کر اسرائیل کے حملہ آور نظام کو حاصل کیا جائے اور پاکیشیا کے دفاعی نظام میں موجود ایسی خامیاں دور کی جائیں جن کی وجہ سے اسرائیل کافرستان سے مل کر پاکیشیا کا خاتمہ کر سکتا ہو۔ یہ سارے کام طویل المیعاد منصوبہ بندی کے تھے لیکن یہ سب کام اطمینان اور سکون سے طے ہوتے گئے اور حکومت پاکیشیا نے اس سلسلے میں فاک لینڈ حکومت سے خفیہ مذاکرات شروع کر دیئے۔ پھر یہ معاہدہ ہو گیا اور اس معاہدے کے تحت دفاعی ماہر آرتھر میک اپنی بیوی کے ساتھ سیاحوں کے روپ میں یہاں آ گیا اور پاکیشیا کی سب سے ٹاپ سیکرٹ فائل اس کے حوالے کر دی گئی"...... جیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس قدر طویل اور پیچیدہ منصوبہ بندی۔ لیکن تم تو وہ آرتھر میک نہیں ہو۔ پھر حکومت نے تم پر کیسے اعتماد کر لیا"...... ایلسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چونکہ یہ سارا کام انتہائی خفیہ طور پر ہو رہا تھا اس لئے حکومت فاک لینڈ نے آرتھر میک کی نشانی کے طور پر خاص کوڈ طے کر لئے جن کی تفصیل مجھے بھی بتا دی گئی۔ جب میں نے یہاں کے اعلیٰ حکام سے ان کوڈ ورڈز کا تبادلہ کیا تو پھر شک کی گنجائش ہی ختم ہو گئی اور فائل مجھے مل گئی"۔ جیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب پاکیشیا کو معلوم تو ہو جائے گا کہ اصل آرتھر میک نہیں آیا۔ پھر وہ یہ نہ سوچے گی کہ حکومت فاک لینڈ نے اس کے ساتھ

Scanned & PDF Copy by RFI

ہاتھ کیا ہے"...... ایلسی بھی پوری طرح جرح کرنے پر تلی ہوئی تھی۔

"آرتھر میک کو انڈر گراؤنڈ کر دیا گیا ہے اور ہم نے یہاں جس انداز میں کام کیا ہے اس سے یہی تاثر ملتا ہے کہ ہمیں اغوا کیا گیا ہے۔ اس لئے اب تو فاک لینڈ حکومت الٹا پاکیشیا سے احتجاج کرے گی کہ اس کا انتہائی اہم دفاعی ماہر پاکیشیا کی غلطی کی وجہ سے اغوا ہو گیا ہے۔ جب یہ فائل اسرائیل پہنچ جائے گی تو پھر حکومت فاک لینڈ اپنے دفاعی ماہر آرتھر میک کی قربانی دے دے گی اور اسے پاکیشیا پہنچا کر ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس طرح فاک لینڈ حکومت ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہو جائے گی"...... جیک نے جواب دیا۔

"لیکن باس۔ یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ اصل آرتھر میک یہاں آتا اور اسے اغوا کر لیا جاتا یا اسے ہلاک کر کے اس سے فائل حاصل کر لی جاتی اور فائل کو اسرائیل پہنچا دیا جاتا"...... آنے والے نوجوان نے کہا۔

"ہاں یہ تو ہو سکتا تھا لیکن حکومت فاک لینڈ کا یہ خفیہ مشن کسی بھی وقت ٹریس ہو سکتا تھا لیکن اب ایسا نہیں ہو سکے گا کیونکہ اگر کوئی بات ٹریس بھی ہوتی ہے تو ظاہر ہے فنک سنڈیکیٹ ہی ٹریس ہو گا۔ حکومت فاک لینڈ تو سرکاری طور پر ملوث نہ ہو گی"...... جیک نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک اور نوجوان اندر داخل ہوا۔

"آؤ ریمزے۔ تم نے بہت دیر کر دی"...... جیک نے آنے والے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس۔ انتہائی فول پروف انتظامات کرنے تھے اس لئے دیر ہو گئی اپنے یہاں نکاسی کے ہر راستے پر انتہائی سخت چیکنگ ہو رہی ہے"۔ ریمزے نے کہا۔

"اوہ پھر تو مسئلہ بن گیا۔ کیونکہ فائل کی مائیکرو فلم نہیں بن سکی۔ اب اصل فائل کو ساتھ لے جانا پڑے گا اور اسے بہر حال چیک کیا جا سکتا ہے"...... جیک نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں باس۔ میں نے انتظامات ہی ایسے کئے ہیں کہ ہم انتہائی اطمینان سے فاک لینڈ پہنچ جائیں گے اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو گی"...... ریمزے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسے۔ مجھے تفصیل بتاؤ"...... باس نے کہا۔

"باس۔ یہاں سے ہم ٹورسٹ بسوں میں سوار ہو کر پہلے شمالی علاقوں میں جائیں گے اور وہاں سے ہم شوگران چلے جائیں گے مجھے معلوم ہے کہ صرف شوگران جانے والے راستے پر چیکنگ کا انہیں خیال نہ آئے گا باقی ہر ملک کو جانے والے راستے پر انہوں نے چیکنگ کرا رکھی ہو گی۔ شوگران میں چیف باس نے انتظامات پہلے ہی کر رکھے ہیں اس لئے ہم وہاں سے اطمینان سے فائل سمیت فاک لینڈ پہنچ جائیں گے"...... ریمزے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹورسٹ بسوں کو چیک نہیں کیا جائے گا"...... جیک نے پوچھا۔

"صرف ان کو چیک کیا جا رہا ہے جو ان علاقوں کی طرف جا رہے

Scanned & PDF Copy by RFI

ہیں جو کافرستان اور دوسرے ممالک کی سرحدی علاقے ہیں ۔ شمالی علاقوں کی طرف سوائے شوگران اور بہادرستان کے اور کسی ملک کی سرحد نہیں ہے ۔اس لئے اس طرف جانے والوں کو چیک نہیں کیا جا رہا ۔ پھر ہمارے کاغذات اصل ہیں اور اب آپ بھی اصل چہروں میں ہیں میک اپ میں نہیں ہیں اس لئے اب کوئی کسی طرح بھی نہ پہچان سکے گا"...... ریمزے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔کب روانگی ہے"...... جیک نے کہا

"ایک گھنٹے بعد باس"...... ریمزے نے جواب دیا اور جیک نے اطمینان بھرے انداز میں سرہلا دیا۔

دو کاریں انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ آگے پیچھے دوڑتی ہوئی گلبہار کالونی کی طرف بڑھی چلی جارہی تھیں ۔آگے والی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا اور پچھلی سیٹ پر کیپٹن شکیل اور تنویر موجود تھے ۔جبکہ پچھلی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر چوہان تھا ۔ سائیڈ سیٹ پر صدیقی اور عقبی سیٹ پر خاور اور نعمانی تھے ۔

"عمران صاحب ۔یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ فائل گلبہار کالونی کی کوٹھی میں موجود ہے"...... صفدر نے کہا۔

"علم نجوم بڑا مفید علم ہے ۔بس زائچہ بنایا ۔ستاروں کو دیکھا کر وہ ایک دوسرے کو کن نظروں سے دیکھ رہے ہیں اور بس جواب حاضر"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ بتانا نہیں چاہتے حالانکہ میرا خیال ہے

Scanned & PDF Copy by RFI

کہ اس میں نہ بتانے والی کوئی بات نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یار تم میری وہ فیس بھی مروانا چاہتے ہو جو میں نے زائچہ بنانے کی تمہارے چیف سے طے کی ہے۔ بڑی مشکل سے تو میں نے اسے اس بات پر قائل کیا ہے کہ زائچہ بنانا بڑا جان جوکھوں کا کام ہے۔ بڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔ ستارے بڑے چکر باز ہوتے ہیں ایک دوسرے کو ترچھی نظروں سے دیکھتے ہیں اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ جیسے ٹیڑھی نظروں سے دیکھ رہے ہوں۔ اس لئے ان کی اصل نظروں کو سمجھنا ہی زائچہ بنانے والے کا کمال ہے اور یہ کمال صرف مجھے ہی حاصل ہے ورنہ اگر ستاروں کی نظروں کا فرق نہ پہنچانا جائے تو فائل گلبہار کالونی کی بجائے گلبرگ کالونی پہنچ جاتی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو اس بار صفدر نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔

"اب واقعی ہمارا یار صفدر بوڑھا ہوتا جا رہا ہے۔ اب تو اس سے بولا بھی نہیں جاتا"...... عمران نے کہا لیکن صفدر نے کوئی جواب نہ دیا۔ کیپٹن شکیل کے لبوں پر البتہ مسکراہٹ تھی جبکہ تنویر پہلے سے ہی برا سا منہ بنائے بیٹھا ہوا تھا۔

"اچھا بھائی اچھا۔ بتا دیتا ہوں۔ تم لوگوں کی شکلیں دیکھ کر میرا دل بھی دنیا سے اچاٹ ہوتا دکھائی دے رہا ہے اور میں ابھی دنیا میں رہنا چاہتا ہوں۔ آخر ابھی میں نے دنیا میں دیکھا ہی کیا ہے۔ تو سنو روٹھے ہوئے لوگو۔ بڑا سیدھا سا مسئلہ ہے۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ

اس خصوصی فائل کے صفحات پر ایک خاص قسم کا مصالحہ لگایا گیا ہے جسے سائنسی زبان میں ڈی۔ ایکس کہا جاتا ہے تاکہ کسی بھی صورت میں اس فائل کا فوٹو یا فلم نہ بنائی جا سکے تو بات بن گئی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ ڈی ایکس میں سے الٹراوائلڈ ریز تھری ڈی مستقل طور پر نکلتی رہتی ہیں اور ان ریز کو آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے سرداور سے رابطہ قائم کیا اور انہیں تفصیل بتائی تو انہوں نے اپنی لیبارٹری میں موجود خصوصی مشین کے ذریعے وہ ریز اس قدر رینج میں فضا میں پھیلا دیں کہ یہ ریز پورے دارالحکومت پر پھیل جائیں۔ پھر ان ریز کی وجہ سے وہ سپاٹ سامنے آ گیا جہاں سے الٹراوائلڈ تھری ڈی ریز نکل کر فضا میں پہنچ رہی تھیں اور اس مشین کے ذریعے سپاٹ کی نشاندہی ہو گئی اور اس نشاندہی کے مطابق یہ سپاٹ گلبہار کالونی کی کوٹھی اے بلاک سکس زیرو سکس ہے بس اتنی سی بات ہے"۔ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ اسے اتنی سی بات کہہ رہے ہیں۔ یہ تو آپ نے ہاتھ پر سرسوں اگانے والی بات کر دی ہے کہ اس قدر اہم فائل کو اس انداز میں ٹریس کر لیا ہے"...... صفدر نے اس بار ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ واقعی سائنسی جادوگری ہے۔ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس طرح بھی اس فائل کو تلاش کیا جا سکتا ہے"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"ویسے جب عمران اس انداز میں کام کرتا ہے تو مجھے ایسے محسوس

Scanned & PDF Copy by RFI

ہوتا ہے کہ جیسے اس کے اندر سامری جادوگر کی روح حلول کر گئی ہو"۔ تنویر نے کہا تو کار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"سامری جادوگری کی روح مجھ میں ہوتی تو اب تک تم پتھر کے بن چکے ہوتے اور میں کسی کو اڑا کر لے جاتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس بار تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ حسرت ہمیشہ تمہارے دل میں ہی رہے گی"...... تنویر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب ہم گلبہار کالونی پہنچ گئے ہیں"...... اچانک صفدر نے کہا تو عمران چونک کر سیدھا ہو گیا اور پھر تھوڑی سی جدوجہد کے بعد انہوں نے اے بلاک میں کوٹھی نمبر سکس زیرو سکس کو تلاش کر لیا۔ یہ ایک درمیانے سائز کی کوٹھی تھی۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا۔

"کہیں یہ لوگ نکل نہ گئے ہوں"...... صفدر نے ایک سائیڈ پر کار روکتے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے"...... عمران نے کہا اور جیب سے ایک فکس فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ سرداور اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری مگر باوقار آواز سنائی دی۔

"سرداور۔ کیا پوزیشن ہے۔ سپاٹ خالی تو نہیں ہو گیا۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں اسے مسلسل چیک کر رہا ہوں۔ اوور"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بس یہی معلوم کرنا تھا۔ ہم اس وقت سپاٹ پر پہنچ چکے ہیں۔ میں آپ کو کام مکمل ہونے پر کال کروں گا۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں رکھ لیا۔

"ابھی فائل اس کوٹھی کے اندر موجود ہے۔ اب ہم نے طے شدہ منصوبے کے تحت کام کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا اس کے ساتھ ہی اس کے باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ چوہان کی کار بھی ان سے کچھ فاصلے پر رک گئی تھی جب یہ لوگ کار سے اترے تو وہ سب بھی کار سے نیچے اتر آئے اور پھر عمران کے مخصوص انداز کے ہاتھ کے اشارے پر وہ سب بجلی کی سی تیزی سے سڑک کراس کر کے کوٹھی کی سائیڈ گلی کی طرف بڑھتے چلے گئے جبکہ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کوٹھی کی دوسری سمت میں واقع پتلی سی گلی کی طرف بڑھ گئے اور عمران اطمینان سے چلتا ہوا کوٹھی کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد سائیڈ گلیوں میں سے ایک میں سے صفدر اور دوسری میں سے چوہان واپس آ گئے۔

"بے ہوش کر دینے والی گیس فائر ہو گئی ہے ویسے میرا خیال ہے کہ ہمیں عقبی طرف سے اندر جانا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"سامنے کے رخ پر بھی کسی نہ کسی کی موجودگی ضروری ہے۔ تم

Scanned & PDF Copy by RFI

ایسا کرو کہ عقبی طرف سے اندر جاکر یہ پھاٹک کھول دو۔ میں اس دوران یہیں رہوں گا"...... عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا واپس گلی میں چلا گیا۔

"آپ سامنے کے رخ کیوں رہنا چاہتے ہیں عمران صاحب۔ اب تک تو اندر موجود افراد بے ہوش ہو چکے ہوں گے اور بے ہوش افراد تو نہیں نکل سکتے"...... چوہان نے کہا۔

"یہ معلوم نہیں کہ اندر موجود افراد کہاں کسی تہہ خانے میں ہوں یا کسی ایسی جگہ جہاں ہم لوگ فوری نہ پہنچ سکیں اور ہمیں ان کے آئندہ پروگرام کا بھی علم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری عدم موجودگی میں مین گیٹ سے اندر کوئی میزائل پھینک دے۔ میں ہر قیمت پر اس فائل کو بچانا چاہتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ واپس نہ گیا تھا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھل گیا اور پھاٹک میں صفدر کی شکل نظر آئی۔

"آیئے عمران صاحب۔ اندر تین افراد ہیں اور تینوں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"چوہان۔ تم باہر ہی رکو گے بلکہ سامنے جاکر کار کے پاس ٹھہر جاؤ۔ اگر ہمارے باہر آنے تک کوئی آئے تو بی ٹو ٹرانسمیٹر پر ہمیں اطلاع کر دینا"...... عمران نے چوہان سے کہا اور پھر چھوٹا پھاٹک کراس کر کے وہ کوٹھی کے اندر داخل ہو گیا۔ کوٹھی کے برآمدے میں کیپٹن شکیل

تنویر اور صدیقی موجود تھے۔

"عمران صاحب۔ ان تین افراد کے علاوہ اور کوئی آدمی کوٹھی میں موجود نہیں ہے۔ ہم نے پوری کوٹھی چیک کر لی ہے"...... صدیقی نے عمران کے قریب آنے پر کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں تین افراد جن میں ایک عورت بھی شامل تھی کرسیوں پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ تینوں غیر ملکی تھے۔

"ان کی تلاشی لو صفدر اور اگر ان کے پاس فائل نہ ہو تو پھر پوری کوٹھی میں فائل چیک کرو"...... عمران نے کہا تو صفدر تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے ایک مرد کی تلاشی لی لیکن اس سے فائل نہ مل سکی لیکن دوسرے آدمی کے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہی وہ چونک پڑا۔ اس میں تہہ شدہ فائل موجود تھی اس نے تیزی سے فائل باہر کھینچ لی۔

"یہی فائل ہے عمران صاحب"...... صفدر نے سرخ رنگ کی فائل عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے بجلی کی سی تیزی سے فائل جھپٹ لی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"خدایا تیرا شکر ہے۔ تو نے پاکیشیا کی سلامتی کو محفوظ رکھا"۔ فائل دیکھتے ہی عمران کے منہ سے بے اختیار کلمہ شکر نکلا اور اس کے سارے ساتھیوں کے ستے ہوئے چہرے یکلخت کھل اٹھے۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"میں یہ فائل سر سلطان کو پہنچا دوں ۔اس کا فوری پہنچنا انتہائی ضروری ہے ۔ تم ایسا کرو کہ ان تینوں کو کار میں لاد کر دانش منزل پہنچا دو ۔البتہ دو آدمی یہاں کوٹھی پر رہیں گے تاکہ اگر ان کے مزید ساتھی آئیں تو انہیں کور کیا جاسکے"....... عمران نے فائل کو تہہ کر کے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی بانس کی طرح لمبے اور دبلے آدمی نے اس کا سر انڈے کی طرح صاف نظر آرہا تھا چہرہ لمبوترا سا تھا ۔خاص طور پر ٹھوڑی کافی نیچے کو جاتی ہوئی دکھائی دیتی تھی ۔اس کے چہرے کی ہڈیاں باہر کو نکلی ہوئی تھیں اس کے چہرے پر خاص چیز اس کی آنکھیں تھیں جو اتنی بڑی بڑی تھیں کہ یوں لگتا تھا جیسے پورے چہرے پر آنکھیں ہی آنکھیں ہوں اور آنکھیں کسی شاعر کی آنکھوں کی طرح خوابناک دکھائی دیتی تھیں ۔یہ فنک تھا۔ فاک لینڈ کا وہ مشہور آدمی جسے غنڈے اور بدمعاش ماسٹر فنک اور حکومت فاک لینڈ اسے لارڈ فنک کہا کرتی تھی ۔فنک کے رابطے نہ صرف حکومت فاک لینڈ کے انتہائی اعلیٰ ترین حکام کے ساتھ تھے بلکہ حکومت اسرائیل کے اعلیٰ حکام بھی فنک کے ساتھ رابطے رکھتے تھے اور وہ اسے اپنے لئے اعزاز سمجھتے تھے ۔فنک فاک لینڈ کا بہت بڑا جاگیردار تھا اور اس کے ساتھ ساتھ پورے فاک لینڈ

Scanned & PDF Copy by RFI

میں اس کے کلبوں، ہوٹلوں اور باروں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ فنک منشیات، شراب، اسلحہ اور نجانے کس کس چیز کی سمگلنگ میں پوری طرح ملوث رہتا تھا۔ اس کے پاس بے شمار گینگ تھے جن کا سربراہ وہ خود تھا اور یہ گینگ ہر برے کام میں ملوث رہتے تھے اور فاک لینڈ حکومت کا صدر تک فنک سے ہر وقت خوفزدہ رہتا تھا کیونکہ فاک لینڈ کی حکومت کی تبدیلی فنک کے لئے صرف ایک آنکھ کے اشارے کی مرہون منت تھی لیکن فنک کی یہ عادت تھی کہ وہ سیاست میں سوائے اشد ضرورت کے کبھی دخل نہ دیتا تھا بلکہ فاک لینڈ کے لئے وہ غیر سرکاری طور پر بھی کام کرتا رہتا تھا۔ اس کے لئے اس نے سیکرٹ سروس کی طرز کا ایک باقاعدہ گروپ بنا رکھا تھا جسے وہ ریڈ گروپ کے نام سے پکارتا تھا۔ ان سب برائیوں کے ساتھ ساتھ فنک انتہائی مخیر، ادب نواز اور شاعر طبیعت کا آدمی تھا۔ فاک لینڈ میں ہونے والے تمام فلاحی کاموں میں وہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا۔ ویسے بھی وہ عام آدمی کی عزت کرنے کا قائل تھا اور اس کے سنڈیکیٹ کے کسی آدمی کو یہ جرأت نہ تھی کہ وہ کسی عام اور شریف آدمی کو ناجائز طور پر تنگ کر سکے لیکن اپنے حریفوں اور دشمنوں کے لئے وہ انتہائی ظالم اور سفاک آدمی تھا۔ وہ صرف اپنے دشمن کی جان لینے کا ہی قائل نہ تھا بلکہ وہ اس کے پورے گھر کو بموں اور میزائلوں سے اڑا دیا کرتا تھا اور اس کے تمام قریبی عزیز اس کے بیوی بچے سب کو وہ اس طرح بے دریغ تہہ تیغ کر دیتا تھا کہ لوگ اس کی دشمنی کا تصور تک نہ کر سکتے تھے۔

یہی وجہ تھی کہ وہ ایک لحاظ سے فاک لینڈ کے تمام سیاہ و سفید کا مالک تھا۔ فاک لینڈ کے دارالحکومت سان کے عین وسط میں اس کا ایک شاندار اور وسیع و عریض رقبے پر پھیلا ہوا محل تھا۔ جسے فنک پیلس کہا جاتا تھا۔ فنک مستقل طور پر اس محل میں ہی رہتا تھا اور محل کے اندر اس کا انتہائی شاندار دفتر تھا جہاں سے وہ اپنے پورے سنڈیکیٹ کو کنٹرول کرتا تھا۔ ویسے تو ہر گروپ اور ہر کام کے علیحدہ علیحدہ چیف مقرر تھے جو خاصی حد تک خود مختار تھے لیکن بہرحال آخری کنٹرول فنک کے ہاتھ میں ہی تھا۔ ویسے وہ اپنے کاروباری دفتر میں بہت کم ہی آتا تھا اور اکثر وہ اپنے سٹڈی روم میں بیٹھا رہتا تھا جہاں سگار اور مشروب پینے کے ساتھ ساتھ شاعری اور ادب کا مطالعہ اس کا پسندیدہ شغل تھا۔ حیرت انگیز بات یہ تھی کہ اس پورے محل میں ایک عورت بھی نہ تھی کیونکہ فنک کا یہ شروع سے ہی نظریہ تھا کہ مرد کی کمزوری عورت ہوتی ہے اس لئے وہ ایسی کمزوری سے ہمیشہ دور رہتا تھا یہ اور بات ہے کہ اس کے بے شمار ہوٹلوں کلبوں، باروں اور گروپس میں بے شمار عورتیں کام کرتی تھیں لیکن فنک کسی عورت کو اپنے قریب لے آنے کا قائل ہی نہ تھا۔ اس سارے سیٹ اپ میں البتہ ایک استثنیٰ تھا اور وہ تھا فنک کی اکلوتی بیٹی وینا۔ جو فاک لینڈ کی ایک یونیورسٹی میں الیکٹرونکس کی طالبہ تھی۔ وینا انتہائی معصوم اور پاکیزہ فطرت لڑکی تھی جو ہر قسم کی برائیوں سے یکسر علیحدہ رہتی تھی۔ اس کے نزدیک اس کا والد لارڈ فنک صرف ایک مخیر، سخی اور انسان

Scanned & PDF Copy by RFI

دوست آدمی تھا اور وہ اس پر فخر بھی کرتی تھی اور جب کبھی اگر کوئی اسے فنک کی زندگی کا برا رخ بتانے کی کوشش کرتا تو وہ اسے تسلیم کرنے سے یکسر انکار کر دیتی تھی۔ وینا کی ماں اس وقت فوت ہو گئی تھی جب وہ پرائمری سکول کی طالبہ تھی اور اسے اس کی نانی نے پالا تھا جو دارالحکومت کے ایک مضافاتی علاقے میں رہتی تھی۔ فنک صرف ویک اینڈ پر وہاں جاتا تھا اور ویک اینڈ وہ وینا کے ساتھ ہی گزارتا۔ پھر جب وینا ہائی سکول میں داخل ہوئی تو اس کی نانی بھی فوت ہو گئی اور فنک نے وینا کو ہوسٹل میں داخل کرا دیا۔ تب سے اب یونیورسٹی میں پہنچ جانے کے باوجود وہ ہوسٹل میں ہی رہتی تھی اور جس طرح پہلے اس کا والد ویک اینڈ پر اس سے ملنے آتا تھا اس طرح اب وہ ویک اینڈ اپنے والد سے ملنے فنک پیلس جایا کرتی تھی اور فنک بھی چاہے پورا ہفتہ دنیا کے کسی بھی خطے میں گزارے لیکن ویک اینڈ کو وہ ہمیشہ اپنے محل میں اپنی بیٹی وینا کے ساتھ ہی گزارتا تھا۔ اس وقت بھی فنک اپنے سٹڈی روم میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فنک کی آواز اس کی جسامت کے لحاظ سے بے حد بھاری اور کرخت سی تھی۔

"سپیشل گروپ کا رانسن بول رہا ہوں ماسٹر"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بولو کیا کہنا چاہتے ہو"...... فنک نے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

اس کی نظریں ابھی تک کتاب پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

"پاکیشیا میں ہمارا مشن ناکام ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"کس مشن کی بات کر رہے ہو"...... فنک نے اسی طرح بے نیازانہ لہجے میں پوچھا۔ ناکامی کی بات سن کر اس کی پیشانی پر ہلکی سی شکن بھی نہ پڑی تھی۔ اور نہ ہی چہرے پر کسی قسم کی کوئی تبدیلی آئی تھی۔

"اسرائیلی سپیشل مشن"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"یہ وہی مشن ہے جس میں ہم نے وہاں سے دفاعی فائل حاصل کر کے اسرائیل پہنچانی تھی"...... فنک نے جواب دیا۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کس طرح ناکام ہوا ہے۔ مختصر الفاظ میں بتاؤ"...... فنک نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تمام پلاننگ کامیاب رہی ماسٹر۔ دفاعی فائل حاصل کر لی گئی۔ صرف اسے وہاں سے باہر نکالنا تھا اور اس کے لئے بھی تمام انتظامات کر لئے گئے تھے لیکن پھر اچانک وہاں موجود سپیشل گروپ فائل سمیت غائب ہو گیا۔ فائل واپس وزارت دفاع میں پہنچ گئی۔ وہاں ہمارے تمام مخبر پکڑ لئے گئے اور آج تک ان کا پتہ بھی نہ چل سکا کہ وہ کہاں گئے انہیں زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔ الٹا حکومت پاکیشیا نے حکومت ٹاک لینڈ سے اس سلسلے میں سخت ترین احتجاج کیا کہ انہوں نے اصل

Scanned & PDF Copy by RFI

دفاعی ماہر کی بجائے نقلی دفاعی ماہر آرتھر میک بھجوا دیا تھا جس پر حکومت فاک لینڈ نے جواب دیا کہ ان کے دفاعی ماہر آرتھر میک کو ہلاک کر دیا گیا اور انہیں اس کی خبر تک نہیں ہو سکی۔ انہوں نے اس کا سارا الزام اسرائیل پر ڈال دیا ہے"...... رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تمام سکیم کس نے بنائی تھی۔ تم نے"...... فنک نے اسی طرح مطمئن لہجے میں پوچھا۔

"نہیں ماسٹر۔ یہ سکیم آپ کے خصوصی حکم پر پلاننگ گروپ کے بوفیلو نے بنائی تھی۔ ہم نے تو اس پر عمل درآمد کیا تھا"۔ رانسن نے جواب دیا۔

"تم نے معلوم کیا کہ وہاں ہماری سکیم کس طرح فیل ہوئی"۔ فنک نے پوچھا۔

"یس ماسٹر۔ جو حتمی اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق یہ کام پاکیشیا سیکرٹ سروس نے سرانجام دیا ہے"...... رانسن نے جواب دیا تو فنک پہلی بار چونک پڑا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ تمہارا مطلب ہے کہ جس کے لئے علی عمران کام کرتا ہے۔ اس کی بات کر رہے ہو"...... فنک کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو کیا بوفیلو نے سکیم بناتے وقت پاکیشیا سیکرٹ سروس سے اسے خفیہ رکھنے کی کوئی پلاننگ نہ کی تھی۔ کیا وہ پاکیشیا سیکرٹ

سروس کے بارے میں نہیں جانتا تھا"...... فنک نے کہا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں ماسٹر"...... دوسری طرف سے رانسن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم ایسا کرو کہ سوائے بوفیلو کے اس مشن میں حصہ لینے والے ہر آدمی کو آف کر دو اور بوفیلو کو فون کر کے کہو کہ وہ مجھ سے بات کرے"...... فنک نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر اس نے ایک بار پھر نظریں کتاب پر جما دیں۔ اس کے چہرے سے قطعاً یہ محسوس نہ ہوتا تھا کہ اس نے رانسن کو کم از کم دس بارہ جیتے جاگتے انسانوں کی فوری ہلاکت کا حکم دے دیا ہے اور اسے بھی معلوم تھا کہ اس کے حکم کی تعمیل فوری ہونی تھی۔ کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فنک نے پہلے کی طرح مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"بوفیلو بول رہا ہوں ماسٹر"...... دوسری طرف سے ایک منمناتی ہوئی اور سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا میں مشن کی پلاننگ بناتے وقت تم نے وہاں کی مشہور زمانہ سیکرٹ سروس کو مدنظر رکھا تھا"...... فنک نے اسی طرح مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ سیکرٹ سروس انتہائی فعال اور تیز سروس ہے اس لئے میں نے تمام پلاننگ اس انداز میں کی کہ فائل اسرائیل پہنچ جائے اور سیکرٹ سروس کے کانوں تک اس کی بھنک

Scanned & PDF Copy by RFI

بھی نہ پڑ سکے لیکن اس کے باوجود وہ حرکت میں آگئی اور انتہائی حیرت انگیز طور پر وہ فائل تک پہنچ بھی گئی اور اس کے ساتھ ہی وہاں موجود پورا سیٹ اپ بھی ختم ہو گیا ویسے وہاں موجود میرے مخبروں کے مطابق یہ کام علی عمران نے کیا ہے"...... بوفیلو نے جواب دیا۔

"کیا ہو گا۔ وہ ایسے کاموں کے لئے مشہور ہے لیکن ہمیں تو ناکامی کا صدمہ اٹھانا پڑا ہے اس لئے تمہاری سزا موت ہے۔ اپنے آپ کو ایک گھنٹے کے اندر خود ہلاک کر لو یہ تمہارے لئے کم سے کم سزا ہے ورنہ ایک گھنٹے بعد تمہارے ساتھ ساتھ تمہارا پورا خاندان موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا"...... فنک نے تیز اور سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر کتاب پر نظریں جما دیں۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"یس"...... فنک نے اس بار کتاب کو میز پر رکھ کر رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"آرنلڈ بول رہا ہوں لارڈ۔ سیکرٹری سپیشل سروسز"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"بولو کیا بات ہے"...... فنک نے ایسے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا جیسے حکومت فاک لینڈ کا سب سے بااختیار آدمی اس کا ادنیٰ ترین ملازم ہو۔

"آپ کو وفائی فائل والے مشن کی رپورٹ مل گئی ہو گی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں اور میں نے متعلقہ افراد کو سزا بھی دے دی ہے"...... فنک نے جواب دیا۔

"اب اس فائل کے حصول کا کیا کیا جائے"...... آرنلڈ نے کہا۔

"فوری طور پر تو شاید ممکن نہ ہو کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں آگئی تھی اور اب وہ اس بارے میں انتہائی محتاط ہو جائیں گے البتہ کچھ عرصے بعد دوسری کوشش کی جا سکتی ہے"...... فنک نے جواب دیا۔

"لیکن اسرائیلی حکام اس سلسلے میں بے حد بے چین ہیں۔ انہوں نے کافرستان میں خفیہ طور پر تمام انتظامات کر لئے تھے۔ صرف اس فائل کی ضرورت تھی اس کے بعد پاکیشیا پر جنگ تھوپ دی جاتی اور اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جاتا۔ لیکن اب فائل کے بغیر یہ منصوبہ مکمل نہیں ہو سکتا"...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

"سوری آرنلڈ۔ میں کافرستان کے لئے اپنے آدمیوں کو مزید موت کے منہ میں نہیں دھکیل سکتا۔ پلاننگ تبدیل کر دو"...... فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کوئی سزا نہیں دیں گے جس نے اس مشن کو ناکام کیا ہے"...... آرنلڈ نے کہا تو فنک کے لبوں پر پہلی بار مسکراہٹ رینگ گئی۔

"بالکل دوں گا لیکن یہ میرا اپنا مسئلہ ہے۔ فنک کے آدمیوں سے ٹکرانے والے کسی صورت زندہ نہیں رہ سکتے۔ چاہے وہ عمران ہو یا

Scanned & PDF Copy by RFI

پاکیشیا سیکرٹ سروس ۔ لیکن میں اس معاملے میں جلدی نہیں کرنا چاہتا"...... فنک نے جواب دیا۔

"لارڈ اگر آپ اجازت دیں تو ایک تجویز پیش کروں"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد آرنلڈ نے کہا۔

"بولو۔ جب میں نے تمہیں پہلے ہی بولنے کی اجازت دے دی ہے تو پھر دوبارہ اجازت مانگنے کی کیا ضرورت ہے"...... فنک نے کہا۔

"اگر آپ کسی طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہاں فاک لینڈ میں اپنے مقابلے کے لئے بلوا لیں تو پھر اس سروس کا خاتمہ آسانی سے اور یقینی طور پر ہو سکتا ہے اور اس سروس کی عدم موجودگی میں وہاں سے آسانی سے فائل حاصل کی جا سکتی ہے"...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ دونوں کام میں کروں"...... فنک نے کہا۔

"نہیں لارڈ۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہاں بلانے اور اس کے خاتمے کا مشن آپ اپنے ذمے لے لیں تو پاکیشیا سے فائل کا حصول ہمارے یا اسرائیلی ایجنٹ کر لیں گے"...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

"لیکن اس کے لئے انہیں یہاں بلوانے کی کیا ضرورت ہے۔ ان کا خاتمہ وہاں پاکیشیا میں بھی تو ہو سکتا ہے"...... فنک نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یقیناً آپ ایسا کر سکتے ہیں لیکن اس طرح ہمارا وہاں کام کرنے کا سکوپ نہ رہے گا کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہر طرف نگاہ رکھتی ہے۔ جب وہ لوگ یہاں آ جائیں گے تو پھر وہاں کام آسان ہو جائے گا"۔

آرنلڈ نے جواب دیا۔

"ہاں تمہاری آسانی کے لئے ایسا ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے ان لوگوں کو ختم تو ہونا ہی ہے وہاں ہوں یا یہاں ہوں۔ ایک ہی بات ہے۔ اوکے تمہاری تجویز میں نے تسلیم کر لی اور کچھ"...... فنک نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا۔

"آپ کی مہربانی ہے لارڈ۔ لیکن یہ کام جس قدر جلد ممکن ہو سکے ہو جانا چاہئے"...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہو جائے گا"...... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحے وہ بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے رسیور اٹھا لیا اور اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"شام سے میری بات کراؤ"...... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فنک نے حسب عادت کہا۔

"شام بول رہا ہوں ماسٹر"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کافی کچھ جانتے ہو کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم نے ایکریمیا کی خفیہ سروس میں کافی عرصے تک

Scanned & PDF Copy by RFI

کام کیا ہے"...... فنک نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس نے پاکیشیا میں میرے سپیشل گروپ کے ایک مشن کو ناکام کیا ہے اس لئے میں نے اس سروس کے خاتمے کا فیصلہ کر لیا ہے لیکن حکومت فاک لینڈ اور اسرائیل کے اعلیٰ حکام کی درخواست پر میں نے انہیں پاکیشیا میں سزا دینے کی بجائے ان کا مدفن فاک لینڈ کے دارالحکومت کو قرار دے دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ دارالحکومت ہان کی سڑکوں پر ان کا خون بہے اور دارالحکومت کے کتے ان کی لاشیں نوچیں"...... فنک نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... سٹام نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم سمجھ گئے ہو گے کہ میں چاہتا ہوں کہ فوری طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہاں آنے پر مجبور کر دوں۔ اس کے لئے تمہارے پاس کیا تجویز ہے"...... فنک نے کہا۔

"ماسٹر۔ کیا انہیں یہ بتانا ہے کہ انہیں آپ یہاں بلوا رہے ہیں یا اسے خفیہ رکھنا ہے"...... سٹام نے جواب دیا۔

"نہیں۔ انہیں یہاں آنے سے پہلے بھی معلوم ہونا چاہئے کہ ان کا مقابلہ اب فنک سے ہو گا اور یہاں مرنے سے پہلے بھی انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ان کی موت فنک کی وجہ سے ہوئی ہے"...... فنک نے جواب دیا۔

"یس ماسٹر۔ یہ انتہائی آسان سی بات ہے۔ پاکیشیا کی کسی بھی اہم

شخصیت کو قتل کر دیا جائے اور اس قتل کی ذمہ داری کھلے عام فنک سنڈیکیٹ قبول کر لے"۔ سٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ قتل کو پی جائیں اور میرے مقابلہ پر نہ آئیں۔ کوئی اور تجویز"...... فنک نے کہا۔

"پھر ماسٹر۔ اس سروس کے لئے ایک سوئس لڑکی کام کرتی ہے اس کا نام مس جولیانا ہے اور کہا جاتا ہے کہ عمران اسے پسند کرتا ہے۔ اگر مس جولیا کو اغوا کر کے یہاں لے آیا جائے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس سر کے بل یہاں پہنچ جائے گی"...... سٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ انتہائی گھٹیا کام ہے۔ فنک کے شایان شان تجویز پیش کرو"...... فنک نے سخت لہجے میں کہا۔

"پھر یہی ہو سکتا ہے ماسٹر کہ آپ اسے کھلے عام چیلنج کر دیں"۔ سٹام نے جواب دیا۔

"وہ تو ہو گا۔ لیکن ان کی یہاں آمد۔ اوہ۔ ٹھیک ہے میرے ذہن میں ایک آئیڈیا آ گیا ہے۔ او کے"...... فنک نے بات کرتے کرتے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر بٹن پریس کر دیا۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"اسرائیلی چیف ایجنٹ ناتھن سے بات کراؤ"...... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی بج اٹھی تو فنک نے رسیور اٹھا

Scanned & PDF Copy by RFI

لیا۔

"یس"....... فنک نے کہا۔

"ناتھن بول رہا ہوں لارڈ"....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ناتھن۔ تم نے چھ ماہ پہلے پاکیشیا میں مشن سرانجام دیا تھا۔ کوئی سائنسی مشن تھا"....... فنک نے پوچھا۔

"لارڈ۔ میں نے پاکیشیا کے زیرو ایکس میزائلوں کی خصوصی جگہوں پر تنصیب کے بارے میں تفصیلات کی فائل حاصل کی تھی"....... ناتھن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"پوری تفصیل بتاؤ"....... فنک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لارڈ۔ حکومت اسرائیل کو اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیا نے اپنے خاص اڈوں کی حفاظت کے لئے شوگران سے انتہائی خصوصی میزائل حاصل کرنے کی پلاننگ کی ہے اور اس سلسلے میں ان کے مذاکرات شوگران سے جاری ہیں اور انہوں نے شوگران کے اعلیٰ دفاعی حکام کو ایک خصوصی رپورٹ پیش کی ہے کہ وہ یہ میزائل کہاں کہاں نصب کرنا چاہتے ہے۔ حکومت اسرائیل نے اس میں دلچسپی لی چنانچہ میں وہاں گیا اور اس رپورٹ کی فائل کی کاپی لے آیا تھا۔ جو میں نے حکومت اسرائیل کے حوالے کر دی تھی"....... ناتھن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہارے اس مشن کی اطلاع وہاں کے اعلیٰ دفاعی حکام کو

یقیناً ہو گئی ہو گی۔ اس صورت میں کیا وہ اپنی رپورٹ کو تبدیل نہیں کر سکتے"....... فنک نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے لارڈ کہ میں نے یہ مشن اس انداز میں مکمل کیا ہے کہ اس رپورٹ کی نقل کے حصول کا پاکیشیائی حکام کو علم تک نہیں ہو سکا اور اگر ہو بھی جائے تو وہ ان جگہوں کو تبدیل نہیں کر سکتے صرف میزائلوں کی تنصیب کے پوائنٹس تبدیل کر سکتے ہیں۔ اس سے حکومت اسرائیل کو کوئی فرق نہیں پڑتا"....... ناتھن نے جواب دیا۔

"اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تمہارے اس مشن کے بارے میں علم ہو جائے تو کیا وہ یہ کاپی واپس حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ کیا انہیں اسے اب واپس حاصل کرنے کا کوئی فائدہ ہو گا"....... فنک نے پوچھا۔

"اگر انہیں یہ یقین دلا دیا جائے کہ یہ کاپی ابھی تک اسرائیلی حکام تک نہیں پہنچی تو پھر تو وہ لامحالہ اسے واپس حاصل کرنے کی کوشش کریں گے ورنہ میرا خیال ہے کہ وہ اسے واپس حاصل کرنے کی بجائے اس اصل رپورٹ کو ہی تبدیل کر دینے میں زیادہ دلچسپی لیں گے"۔ ناتھن نے جواب دیا

"اس رپورٹ کا کوئی خاص کوڈ نمبر وغیرہ"....... فنک نے پوچھا۔

"یس لارڈ اس کا کوڈ تھری زیرو ہے"....... دوسری طرف سے ناتھن نے جواب دیا۔

"او کے"....... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر

Scanned & PDF Copy by RFI

قدرے مایوسی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"یہ بھی فضول بات ہے۔ چھ ماہ پہلے کی رپورٹ اب وہ حاصل کرنے کیوں آئیں گے۔ مجھے کچھ اور سوچنا پڑے گا"...... فنک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"رتھمین سے بات کراؤ"...... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فنک نے عادت کے مطابق کہا۔

"رتھمین بول رہا ہوں ماسٹر"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رتھمین۔ زیرو گروپ کے دس بارہ آدمی پاکیشیا بھجوا دو۔ وہ وہاں جا کر بے دریغ قتل و غارت کریں۔ پھر ان میں سے ایک آدمی کو گرفتار کرا دو۔ وہ حکام کو بتائے گا کہ کافرستان نے فاک لینڈ کے فنک سنڈیکیٹ سے مل کر پاکیشیا کو تباہ کرنے کا معاہدہ کیا ہے اور اب فنک سنڈیکیٹ مسلسل پاکیشیا میں وارداتیں کرتا رہے گا اس کے بعد اس آدمی کو چھڑوا لینا اور پھر کچھ روز خاموش رہ کر دوبارہ قتل و غارت کر کے اور فنک گروپ کا نام مشہور کر کے واپس آ جانا ہے"...... فنک نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیا تم میرا مطلب سمجھ گئے ہو کہ میں دراصل کیا چاہتا ہوں"۔ فنک نے کہا۔

"سوری ماسٹر۔ لیکن آپ کے حکم کی تعمیل ہو جائے گی"۔ رتھمین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنے خلاف کام کرنے کے لئے فاک لینڈ بلوانا چاہتا ہوں تاکہ وہاں ان کی عدم موجودگی میں ایک اہم مشن مکمل کیا جا سکے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہاں آنے پر ہر طرف سے گھیر کر ختم کر دیا جائے۔ میں انہیں یہاں بلانے کے لئے یہ واردات کرانا چاہتا ہوں تاکہ وہ فنک گروپ کے خاتمے کے لئے خود ہی یہاں آ جائیں"...... فنک نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ اب میں ساری بات سمجھ گیا ہوں۔ لیکن ماسٹر۔ ہمیں کیسے اطلاع ملے گی کہ وہ لوگ یہاں پہنچ گئے ہیں"...... رتھمین نے کہا۔

"وہ لوگ یہاں پہنچ کر بہرحال فنک گروپ کے خلاف ہی کام کریں گے اور یہاں جیسے ہی انہوں نے اس سلسلے میں معمولی سی حرکت کی تو مجھے اطلاع مل جائے گی۔ تم سے جو کچھ کہا جا رہا ہے وہ کرو بہرحال تم نے اپنی کارروائیوں سے انہیں اس بات پر مجبور کر دینا ہے کہ وہ ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے یہاں آنے پر مجبور ہو جائیں"...... فنک نے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"یس ماسٹر۔اب میں اچھی طرح سمجھ گیا ہوں۔اب آپ کے حکم کی تعمیل آسانی سے ہو جائے گی"...... رتھمین نے با اعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"اوکے۔حکم کی تعمیل کرو اور فوری"...... فنک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور ایک بار پھر کتاب اٹھا لی اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے جیسے اس کی ساری پریشانیاں دور ہو گئی ہوں۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا جبکہ بلیک زیرو کچن میں اس کے لئے چائے بنانے کے لئے گیا ہوا تھا کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔اگر صاحب یہاں ہوں تو بات کرائیں"۔ دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے سلیمان۔کیوں فون کیا ہے"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔اس کے لہجے میں ناخوشگواری کا عنصر نمایاں تھا۔

"صاحب۔کرنل فریدی صاحب کا فون آیا تھا انہوں نے کہا ہے کہ آپ جہاں بھی ہوں انہیں فوری فون کریں۔اس لئے میں نے یہاں

Scanned & PDF Copy by RFI

فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے سلیمان نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور دوسرے ہاتھ سے کریڈل دبا کر چند لمحوں بعد کریڈل چھوڑ دیا۔ جب ٹون آ گئی تو اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"اسلامک سیکورٹی آفس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل فریدی صاحب سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کرنل فریدی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد کرنل فریدی کی آواز سنائی دی۔

"پیرو مرشد کی خدمت میں خلیفہ خاص علی عمران سلام عرض کرتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے بلیک زیرو ہاتھوں میں چائے کے دو کپ اٹھائے آپریشن روم میں داخل ہوا۔ اس کے لبوں پر بھی عمران کا فقرہ سن کر مسکراہٹ آ گئی تھی لیکن اس نے خاموشی سے چائے کی ایک کپ عمران کے سامنے میز پر رکھا اور دوسرا کپ اٹھائے وہ اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران۔ کیا اب تم نے علم نجوم بھی سیکھ لیا ہے"...... دوسری طرف سے کرنل فریدی کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"علم نجوم سیکھا بھی جاتا ہے۔ حیرت ہے۔ میرا تو خیال تھا کہ بس کاغذ پر دس بارہ خانے بنائے۔ ان میں سیاروں کے نام لکھے اور پھر کسی سیارے کو کان سے پکڑ کر دوسرے سیارے سے ٹکرا دیا اور کسی کو اٹھا کر کسی اور خانے میں پھینک دیا اور یہ کام اس وقت تک ہوتے رہنا چاہئے جب تک تمام نجوم ہاتھ جوڑ کر سامنے نہ کھڑے ہو جائیں۔ لیکن آپ تو کہہ رہے ہیں کہ اسے باقاعدہ سیکھنا پڑتا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ تو دوسری طرف سے کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے فائل کی تلاش میں جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ واقعی ایسا ہے کہ میں خود حیران رہ گیا ہوں۔ اس لئے تو میں نے پوچھا ہے کہ کہیں تم نے علم نجوم تو نہیں سیکھ لیا کہ بس زائچہ بنایا اور جا کر مجرموں کو کان سے پکڑ لیا اور ان سے فائل اگلوا لی"...... دوسری طرف سے کرنل فریدی نے مسکراتی ہوئی آواز میں کہا۔

"آپ کس فائل کی بات کر رہے ہیں پیر مرشد"...... عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا کی اہم ترین دفاعی فائل۔ ویسے مجھے جو معلومات ملی تھیں ان کے مطابق یہی معلوم ہوا تھا کہ فنک گروپ کا مقصد پاکیشیا کی کسی اہم ترین شخصیت کا اغوا ہے اور اس سلسلے میں ہوٹل پیراڈائز کے سالانہ فنکشن کا بھی اشارہ ملتا تھا اس لئے میں نے تمہیں کال کیا تھا لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ ان کا مقصد اہم ترین شخصیت سے اہم ترین فائل

Scanned & PDF Copy by RFI

ہو گا"....... کرنل فریدی نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"انہوں نے واقعی اہم ترین شخصیت کو ہی اغوا کیا ہے اور اس بنا پر وہ اس فائل کو بھی حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ لیکن اہم ترین شخصیت پاکیشیائی نہیں بلکہ فاک لینڈ کی تھی۔ اس کا نام تھا آرتھر میک۔ جو فاک لینڈ کا بہت مشہور دفاعی ماہر ہے"....... عمران نے بھی اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو یہ اس انداز میں واردات ہوئی ہے لیکن تم اس قدر جلد اس فائل تک کیسے پہنچ گئے"....... کرنل فریدی نے کہا۔

"اب آپ تو پیرو مرشد ہیں۔ آپ سے تو کوئی چیز چھپائی بھی نہیں جا سکتی۔ ورنہ کوئی اور پوچھتا تو اس سے دس من مٹھائی اور دو سو گز ململ کی پگڑی لئے بغیر ہرگز نہ بتاتا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کرنل فریدی کو بتا دیا کہ فائل کو کاپی ہونے سے بچانے کے لئے اس پر خاص کوٹنگ کی گئی تھی جس سے ریز نکلتی رہتی ہیں اور اس نے کس طرح سرداور سے مل کر ان ریز کو ٹریس کیا اور کس طرح یہ فائل واپس حاصل کر لی۔

"تمہاری ذہانت کبھی کبھی واقعی ناقابل یقین کارنامے سرانجام دیتی ہے لیکن جن آدمیوں کو تم نے پکڑا ہے انہوں نے کیا کہا ہے کیونکہ فنک کے بارے میں مجھے جو تازہ ترین اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق وہ فاک لینڈ کا مشہور گینگسٹر ہے۔ اس نے باقاعدہ سنڈیکیٹ بنایا ہوا ہے۔ خود وہ کبھی کسی کے سامنے نہیں آتا۔ لیکن فاک لینڈ میں

اس کے نام کا طوطی بولتا ہے۔ لیکن ایسے آدمی تو اس قسم کی وارداتوں میں ملوث نہیں ہوا کرتے۔ ایسی وارداتیں تو سیکرٹ ایجنسیاں ہی کراتی ہیں"....... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق فنک کے تعلقات اسرائیل کے اعلیٰ ترین حکام کے ساتھ انتہائی قریبی ہیں اور میرا آئیڈیا ہے کہ یہ واردات اسرائیل نے فنک کے ذریعے کرانے کی کوشش کی ہے۔ ویسے اس نے تمام پلاننگ انتہائی ذہانت کے ساتھ بنائی تھی۔ کسی کو بھی آخری لمحات تک یہ احساس نہ ہو سکا تھا کہ آنے والا اصل آرتھر میک نہیں ہے اور ان لوگوں نے اسے پاکیشیا سے باہر لے جانے کی بھی انتہائی فول پروف پلاننگ کی تھی اور اگر اس فائل پر اتفاق سے وہ خاص کوٹنگ نہ ہوتی اور سرداور اسے چیک نہ کر سکتے تو پھر یہ فائل بڑی آسانی سے اسرائیل پہنچ جاتی اور اس کے ساتھ ہی پاکیشیا کا دفاع انتہائی زبردست خطرے میں پڑ جاتا۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو فنک دوہری شخصیت کا مالک لگتا ہے۔ وہ عام بدمعاش اور گینگسٹر بھی ہے اور ساتھ ہی ساتھ وہ سیکرٹ ایجنسی کے انداز میں بھی کام کرتا رہتا ہے"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"میرے آدمیوں نے فاک لینڈ سے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق تو وہ عام سا گینگسٹر ہی ہے۔ بہرحال تمہارا تجزیہ زیادہ درست ہے۔ ایسا ہو بھی سکتا ہے۔ اس لحاظ سے تو یہ فنک اسلامی دنیا کے لئے خطرناک حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا خاتمہ ضروری ہے"۔ کرنل

Scanned & PDF Copy by RFI

فریدی نے کہا۔

"ہاں۔آپ کی بات درست ہے لیکن اس کے لئے آپ کو تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سلسلے میں پہلے ہی فیصلہ کر چکی ہے کہ پاکیشیا کی سلامتی تک پہنچ جانے والے اس ہاتھ کو ہمیشہ کے لئے توڑ دیا جائے اور میں آپ کا فون آنے پر فاک لینڈ کے بارے میں ہی فائل کا مطالعہ کر رہا تھا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر تمہارا چیف یہ فیصلہ کر چکا ہے تو پھر ٹھیک ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتی ہوئی آواز میں کہا۔

"بڑی مشکل سے منایا ہے چیف کو۔وہ تو کسی صورت مان ہی نہیں رہے تھے۔کہتے تھے کہ اب سیکرٹ سروس عام سے بدمعاش سے لڑتی پھرے گی لیکن آپ تو جانتے ہیں کہ آج کل مہنگائی اس قدر ہے کہ فارغ بیٹھا نہیں رہا جا سکتا۔خدا خدا کر کے کوئی فائل گم ہوئی ہے اور وہ اتنی جلدی برآمد ہو گئی ہے کہ چیف صاحب کہتے ہیں کہ تم نے کیا ہی کیا ہے کہ تمہیں معاوضہ دیا جائے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"بات تو تمہارے چیف کی درست ہے کہ تم جیسے بڑے نامور سیکرٹ ایجنٹ اب فنک جیسے عام سے بدمعاشوں سے لڑتے پھریں گے"...... کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے خدا کے لئے آہستہ بولیئے۔چیف کے کان بڑے لمبے

ہیں۔اپنے مطلب کی بات سو میل سے سن لیتا ہے۔اس نے آپ کی بات سن لی تو جو میں نے بڑی مشکل سے سکوپ بنایا ہے وہ بھی ہاتھ سے جاتا رہے گا"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے کرنل فریدی اپنی عادت کے خلاف قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر اپنے چیف کو میری طرف سے بتا دینا کہ فنک نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو فاک لینڈ بلانے کے لئے باقاعدہ دعوت نامہ ارسال کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور یہ دعوت نامہ پاکیشیا میں بے دریغ قتل وغارت پر مشتمل ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کہیں آپ مذاق تو نہیں کر رہے"...... اس بار عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"تم جو چاہے کہتے رہو۔میں کچھ کہوں تو وہ مذاق ہو جاتا ہے"۔کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔اس کا مطلب ہے کہ آپ کو اس کی باقاعدہ اطلاع مل چکی ہے"...... عمران کا لہجہ اسی طرح سنجیدہ تھا۔

"ہاں اور اسی لئے میں نے فون کیا تھا۔فاک لینڈ میں فنک کے ایک سیکشن میں میرا مخبر موجود ہے۔مجھے پاکیشیا سے اطلاع مل گئی تھی کہ تم نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں فائل واپس حاصل کر لی ہے اس پر میں سمجھ گیا تھا کہ یہ فنک لامحالہ تمہارے خلاف انتقامی

Scanned & PDF Copy by RFI

کارروائی کرے گا۔ چنانچہ میں نے اپنے مخبر کو الرٹ کر دیا تھا اور پھر مجھے اطلاع مل گئی کہ فنک نے اپنے ایک خاص زیرو گروپ کو پاکیشیا بھجوایا ہے تاکہ وہ وہاں جا کر بے دریغ قتل وغارت کرے اور اس بات کی باقاعدہ تشہیر کی جائے کہ کافرستان نے فنک گروپ کی خدمات حاصل کر لی ہیں کہ پاکیشیا میں مسلسل قتل وغارت اور تباہی مچائی جائے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس فنک سنڈیکیٹ کے خاتمے کے لئے فاک لینڈ آنے پر مجبور ہو جائے اور اسے یہاں ختم کر دیا جائے جبکہ اس کی عدم موجودگی میں پاکیشیا سے اس فائل کو حاصل کرنے کا مشن دوبارہ سرانجام دیا جائے۔ مجھے جیسے ہی یہ اطلاع ملی میں فوراً ہی حرکت میں آگیا اور پھر میرے آدمیوں نے وہ طیارہ فضا میں ہی تباہ کرا دیا جس میں فنک کے زیرو گروپ کے افراد پاکیشیا آرہے تھے۔ یہ لوگ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے پاکیشیا آرہے تھے اور طیارہ بھی فنک کی ہی اپنی ذاتی کمپنی کا تھا اس لئے میں نے طیارہ تباہ کرا دیا تاکہ یہ لوگ پاکیشیا جا کر منصوبے کے مطابق بے گناہ افراد کو ہلاک نہ کر سکیں اور تمہیں فون کال کرنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ تمہیں اس صورت حال سے آگاہ کر دیا جائے۔ اب جبکہ تم نے بتا دیا ہے کہ تمہارے چیف نے فنک کے خلاف کام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو میں مطمئن ہو گیا ہوں"۔ کرنل فریدی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا وہ مخبر اب بھی وہاں کام کر رہا ہے یا ٹریس ہو چکا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تمہیں کیسے اندازہ ہوا کہ وہ ٹریس ہو چکا ہے"...... کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس قدر اہم ترین معلومات حاصل کرنے والے آدمی کو طیارہ تباہ ہونے کے بعد لازماً ٹریس کر لیا گیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے افسوس ہے کہ اسے ٹریس کر لیا گیا اور اس کی لاش سڑک پر پڑی ہوئی پائی گئی"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کی بے حد مہربانی کرنل صاحب کہ آپ نے پاکیشیا کے بے گناہ شہریوں کو ہلاکت سے بچانے کی کارروائی کی۔ اب میں اس فنک سے خود ہی نمٹ لوں گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا چونکہ اسلامی ملک ہے اس لئے اس کے شہریوں کو اس طرح کی ہلاکت سے بچانا میرا فرض تھا جو میں نے ادا کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ اگر تم کہو تو فنک کے خلاف میں خود کوئی کارروائی کروں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"نہیں پیر و مرشد۔ اس سے میں خود نمٹ لوں گا۔ آپ بڑے آدمی ہیں۔ آپ کا ایسے گھٹیا مجرموں کے مقابل آنا درست نہیں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ خدا حافظ"...... دوسری طرف سے کرنل فریدی نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"آپ کی چائے تو ٹھنڈی ہو گئی ہو گی۔ اسے دوبارہ گرم کر لاؤں"...... بلیک زیرو نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ کرنل فریدی کی گرم گرم باتیں سن کر اب مزید کسی گرمی کی گنجائش نہیں رہی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چائے کی پیالی اٹھا کر اس نے بڑے بڑے گھونٹ لینے شروع کر دیئے۔

"کیا واقعی آپ فنک کے خلاف کام کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ آپ نے مجھے تو بتایا نہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"فاک لینڈ کی فائل میں اسی لئے دیکھ رہا تھا۔ فنک کے بارے میں جو معلومات میں نے مختلف ایجنسیوں سے حاصل کی ہیں ان سب کے مطابق فنک ایک عام سا بدمعاش ہے لیکن جس ذہانت سے اس نے دفاعی فائل حاصل کرنے کی پلاننگ کی ہے اس سے مجھے اس بات پر یقین نہ آرہا تھا کہ فنک ایک عام سا بدمعاش ہو سکتا ہے ویسے بھی عام سے بدمعاش اس قسم کی دفاعی فائلوں کو حاصل کرنے کے لئے کام نہیں کیا کرتے لیکن کسی طرف سے بھی کوئی اطلاع نہ مل رہی تھی جس سے یہ ثابت ہو جاتا کہ اس کا تعلق حکومت سے ہے لیکن اب کرنل فریدی کی بات سن کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ فنک دراصل اسرائیلی ایجنٹ ہے اب دیکھو اس نے فائل حاصل کرنے کا جو پلان دوبارہ بنایا ہے وہ بھی اس کی انتہائی ذہانت کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو فاک لینڈ بلانا چاہتا ہے تاکہ اس کی عدم

موجودگی میں یہاں آسانی سے کارروائی کر سکے اور چونکہ فاک لینڈ میں اس کا سنڈیکیٹ بے حد مضبوط ہے اس لئے اسے یقین ہے کہ وہ آسانی سے وہاں سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دے گا اور اس بات سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں اس کا مخبری کا نظام خاصا طاقتور ہے کہ اسے وہاں بیٹھے معلوم ہو گیا ہے کہ فائل کی برآمدگی کی کارروائی پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کی ہے اور ایسے نظام رکھنے والے لوگ صرف بدمعاش نہیں ہوا کرتے"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ کی وجہ سے اسے معلوم ہوا ہے کیونکہ آپ کے متعلق تو شاید اب دنیا کا ہر آدمی جاننے لگ گیا ہے کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہی ہوا ہو گا لیکن اس سے اس کی مخبری کے نظام کی طاقت کا تو پتہ چلتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ وہاں جا کر کیا کریں گے۔ کیا فنک کے بدمعاشوں سے لڑیں گے۔ ان کے کلب وغیرہ تباہ کریں گے اگر ایسا ہے تو اس سے کیا فائدہ ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میرا خیال ہے کہ چیف حضرات کے ذہن کسی بین الاقوامی سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں کہ ایک جیسے خیالات ہی سب کے ذہنوں میں آتے ہیں۔ فنک ایک سنڈیکیٹ کا چیف ہے۔ اس نے بھی یہی سوچا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آئے گی تو اس کے بدمعاشوں سے

Scanned & PDF Copy by RFI

لڑتی پھرے گی اور تم سیکرٹ سروس کے چیف ہو۔ تم نے بھی یہی بات کی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور آپ کر بھی کیا سکتے ہیں۔ آپ کے سامنے کوئی مشن تو ہو گا نہیں"...... بلیک زیرو نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فنک نے جس طرح انتہائی ذہانت سے پلاننگ بنا کر پاکیشیا کی اہم ترین فائل حاصل کی تھی ایسے آدمی کا خاتمہ ہی سب سے بڑا مشن ہے بلیک زیرو۔ اس بار تو اس کا مشن ناکام ہو گیا ہے لیکن ضروری نہیں کہ آئندہ بھی وہ ناکام رہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ ایسے آدمی کا خاتمہ پاکیشیا کے مفاد میں ہے لیکن آپ کو تو وہ لوگ پہچانتے ہیں۔ ظاہر ہے جیسے ہی آپ یہاں سے روانہ ہوں گے ویسے ہی انہیں اس کا علم ہو جائے گا اور پھر پورے فاک لینڈ کے بدمعاش وہاں آپ کو گھیرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے"...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم جو کچھ سوچ رہے ہو۔ وہ میں سمجھ رہا ہوں کہ سیکرٹ سروس فاک لینڈ پہنچ کر خواہ مخواہ بدمعاشوں سے الجھتی رہے گی لیکن ایسا نہیں ہو گا۔ صرف ایک آدمی کے ہلاک کرنے کے مشن کے لئے سیکرٹ سروس کو حرکت میں لانا ہی سیکرٹ سروس کی توہین ہے اور کم از کم میں تو ایسی توہین کا سوچ بھی نہیں سکتا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں واقعی یہی بات سوچ رہا تھا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے فنک کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں ان میں ایک اہم بات یہ سامنے آئی ہے کہ فنک کی ایک لڑکی فاک لینڈ کی ایک یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہے اور وہ وہیں ہوسٹل میں ہی رہتی ہے اور ویک اینڈ پر اپنے والد سے ملنے جاتی ہے اور فنک بھی چاہے پورا ہفتہ کہیں بھی رہے لیکن ویک اینڈ پر وہ ہر صورت میں اپنی لڑکی جس کا نام وینا بتایا گیا ہے سے ملنے اپنی رہائش گاہ پر ضرور پہنچ جاتا ہے۔ ہمارا مقصد صرف فنک کا خاتمہ ہے اس لئے یہ کام اس کی لڑکی کے ذریعے ہی کرایا جا سکتا ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ آپ اس لڑکی کے میک اپ میں دوسری عورت بھیج دیں گے جو فنک کو ہلاک کر دے گی لیکن جیسے ذہین آدمی نے لامحالہ اس بارے میں بھی انتظامات کر رکھے ہو گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ایسا سوچنا تو انتہائی حماقت ہے بلیک زیرو۔ میں نے کوئی فائنل بات نہیں کی۔ ایک آئیڈیا ہی بتایا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں ایک تجویز پیش کروں"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اچانک بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"کیسی تجویز۔ کھل کر بات کرو"...... عمران نے کہا۔

"آپ سب یہاں رہیں۔ میں فاک لینڈ چلا جاتا ہوں۔ وہاں فنک کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کر دوں گا۔ فنک آپ کے بارے میں تو جانتا ہے لیکن میرے بارے میں کچھ نہیں جانتا"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم اکیلے وہاں جا کر کچھ نہیں کر سکو گے۔ فاک لینڈ میں فنک کی جو حیثیت ہے اور جس طرح اس کے آدمی وہاں کام کر رہے ہیں اس کا مجھے کچھ کچھ اندازہ ہے۔ اس قسم کے سنڈیکیٹ انتہائی خطرناک ہوتے ہیں۔ ان کی دہشت عام لوگوں پر اس قدر ہوتی ہے کہ لوگ بھی خوف کی وجہ سے ان کے مخبر بن جاتے ہیں اور فنک بٹ تو انتہائی طاقتور سنڈیکیٹ ہے البتہ اس کا یہ حل ہو سکتا ہے یرٹ سروس کا ایک گروپ وہاں باقاعدہ جائے اور وہاں فنک لیبٹ کے خلاف کام شروع کر دے جبکہ دوسرا گروپ خفیہ رہ کر ت کے خاتمے کے لئے کام کرے۔ اس طرح فنک بھی مطمئن ہو جائے گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کی سوچ کے عین مطابق جال میں پھنس گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن پھر یہاں بھی تو سیکرٹ سروس کو کام کرنا پڑے گا کیونکہ فنک کا منصوبہ تو یہی ہے کہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچے تو وہ اپنے آدمی یہاں بھجوا دے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ یہاں بھی سیکرٹ سروس کا رہنا ضروری ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے اس معاملے میں زیادہ گہرائی میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایک گروپ کو لے کر کھلے عام وہاں پہنچ جاتا ہوں تم یہاں دوسرے گروپ کے ساتھ محتاط رہنا"۔ عمران نے اس طرح طویل سانس لیتے ہوئے کہا جیسے اس نے اچانک سب باتیں سوچنا چھوڑ کر کوئی فیصلہ کر لیا ہو۔

"میرے خیال سے یہ بہتر رہے گا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

فنک اس وقت اپنے محل میں موجود میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور فنک نے فائل سے نظریں ہٹائے بغیر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... فنک نے کہا۔

"رابرٹ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے ماسٹر"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"......... فنک نے مختصر الفاظ میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں ماسٹر"...... چند لمحوں بعد رسیور سے ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"بولو"...... فنک نے اسی طرح فائل پر نظریں جمائے ہوئے جواب دیا۔

"باس۔ رتھمین نے جو زیرو گروپ پاکیشیا بھجوایا تھا اسے راستے میں ہی ختم کر دیا گیا ہے اور یہ کام اسلامک سیکورٹی کونسل کے کرنل فریدی کی طرف سے ہوا ہے"...... رابرٹ نے کہا تو فنک بے اختیار چونک پڑا۔

"کرنل فریدی کی طرف سے۔ لیکن اس کا اس سارے معاملے سے کیا تعلق ہے"........ فنک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا اسلامی ملک ہے ماسٹر اور کرنل فریدی اسلامک سیکورٹی کونسل کا چیف ہے"....... رابرٹ نے جواب دیا۔

"کیسے معلوم ہوا کہ یہ کام کرنل فریدی کا ہے"....... فنک نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"رتھمین کے گروپ میں اس کا مخبر موجود تھا ماسٹر۔ زیرو گروپ جس چارٹرڈ طیارے پر پاکیشیا جا رہا تھا اس چارٹرڈ طیارے کو فضا میں ہی تباہ کرا دیا گیا اور وہ آدمی اس کی اطلاع کرنل فریدی کو ایک خاص ساخت کے ٹرانسمیٹر پر دے رہا تھا کہ اسے پکڑ لیا گیا اور پھر تشدد کے بعد اس نے یہی بتایا ہے کہ پہلے بھی جو مشن پاکیشیا میں ناکام ہوا ہے اس میں بھی کرنل فریدی کا ہاتھ ہے اور اب بھی زیرو گروپ کے وہاں خاتمے کے بارے میں اس نے ہی کرنل فریدی کو اطلاع دی تھی"۔ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ مخبر ابھی زندہ ہے"....... فنک نے پوچھا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"نہیں ماسٹر۔ وہ تشدد کے دوران ہلاک ہو گیا ہے"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمارے خلاف دو گروپ کام کر رہے ہیں"۔ فنک نے کہا۔

"کرنل فریدی کے بارے میں اطلاع ملنے کے بعد ہم نے اپنے طور پر وہاں موجود کچھ لوگوں سے معلومات حاصل کر لی ہیں ان معلومات کے مطابق کرنل فریدی براہ راست آپ کے خلاف میدان میں نہیں آ رہا۔ البتہ اس نے پاکیشیا میں عمران کو فون کر کے اسے آپ کے متعلق بتا دیا ہے اور عمران نے اسے بتایا ہے کہ وہ آپ کے خلاف کام کرنے کے لئے فاک لینڈ آ رہا ہے اور ماسٹر۔ ابھی چند لمحے پہلے یہ اطلاع کنفرم بھی ہو گئی ہے۔ علی عمران اپنے چار ساتھیوں سمیت فاک لینڈ کے لئے پاکیشیا سے روانہ ہو گیا ہے"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری پلاننگ کامیاب جا رہی ہے"...... فنک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ماسٹر۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس صرف چار افراد پر مشتمل تو نہیں ہو گی"...... رابرٹ نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے بعد لامحالہ ان کا انتقام لینے کے لئے باقی افراد بھی یہاں پہنچ جائیں گے۔ اس طرح پوری سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہو جائے گا"...... فنک نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ حکم دیں تو جس طرح کرنل فریدی نے زیرو گروپ کے طیارے کو فضا میں تباہ کر دیا ہے اسی طرح اس طیارے کو بھی فضا میں تباہ کر دیا جائے جس میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت سفر کر رہا ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"نہیں رابرٹ۔ میں ان کے شایان شان موت انہیں دینا چاہتا ہوں۔ ابھی تم لوگ صرف ان کی نگرانی کرو گے انہیں یہاں پہنچ کر کچھ دنوں تک آزادی سے کام کرنے دو تاکہ میں بھی دیکھوں کہ وہ یہاں آ کر کیسے کام کرتے ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ عمران انتہائی ذہین آدمی ہے۔ میں اس کی ذہانت دیکھنا چاہتا ہوں"...... فنک نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے ماسٹر کو وہ جو کچھ کرتے رہیں۔ ان کو کچھ نہ کہا جائے"...... رابرٹ کے لہجے میں حیرت تھی۔

"نہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ تم اور تمہارا گروپ ان کی نگرانی کرے گا جبکہ جیکب گروپ یہاں ان کے مقابلے پر اترے گا۔ جیکب کو میرا حکم پہنچا دینا کہ میں چاہتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ اس کے ہاتھوں ہو"...... فنک نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ میں سمجھ گیا ہوں"...... رابرٹ نے کہا تو فنک نے رسیور رکھ دیا لیکن رسیور رکھتے ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فنک نے جھک کر ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فنک نے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"ماسٹر۔اسرائیل سے جناب زارش آپ سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا۔بات کراؤ"...... فنک نے چونک کر کہا۔

"ہیلو زارش بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"یس سر۔میں فنک بول رہا ہوں"...... اس بار فنک کا لہجہ خاصا مؤدبانہ تھا۔

"فنک۔مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا میں تمہارا مشن ناکام ہو گیا ہے اور اب عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ فاک لینڈ آ رہا ہے تاکہ تمہیں ٹریس کر کے تمہارا خاتمہ کر سکے"...... زارش کا لہجہ سرد تھا۔

"آپ کی اطلاع درست ہے لیکن فاک لینڈ اسے میں نے خود بلوایا ہے"...... فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"خود بلوایا ہے۔کیا مطلب۔کیوں بلوایا ہے"...... زارش کے لہجے میں حیرت تھی۔اور جواب میں فنک نے اسے پوری تفصیل بتا دی۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ وہ یہاں آکر تمہارے دو ٹکے کے بدمعاشوں سے لڑتا پھرے گا اور تمہارے سنڈیکیٹ کے لوگ اس کا خاتمہ کر دیں گے"...... زارش کے لہجے میں بے پناہ تلخی تھی۔

"یس سر۔یہاں آنے کے بعد اس کی موت میری مٹھی میں ہو گی۔

یہاں کا ہر آدمی اس کا دشمن ہو گا اور میں جب چاہوں گا ایک اشارے سے اس کا اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دوں گا"...... فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آج تک تمہارے متعلق مجھ سمیت سب کی یہی رائے تھی کہ تم انتہائی ذہین آدمی ہو۔لیکن آج پہلی بار مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تم دنیا کے سب سے بڑے احمق ہو"...... زارش نے انتہائی درشت لہجے میں کہا تو فنک کا چہرہ بگڑ سا گیا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں سر"...... فنک نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بڑی مشکل سے اپنے آپ پر کنٹرول کر کے بول رہا ہو۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔جسے تم اپنے بدمعاشوں کے ہاتھوں مروانا چاہتے ہو۔اس کو مارنے میں اسرائیل کی تمام ایجنسیاں، ایکریمین، گریٹ لینڈ، ویسٹرن کارمن اور نجانے کس کس ملک کی سیکرٹ ایجنسیاں اور سیکرٹ ایجنٹس ناکام رہے ہیں اور نجانے کتنی بین الاقوامی مجرم تنظیمیں یہی حسرت لئے خاک میں مل گئی ہیں۔وہ ہزار آنکھیں اور ہزار دماغ رکھنے والا ایک ایسا عفریت ہے جس کا کوئی توڑ ہی نہیں ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ وہ صرف اس لئے فاک لینڈ آ رہا ہے کہ اسے کسی نہ کسی طرح اطلاع مل گئی ہو گی کہ فاک لینڈ میں اسرائیل کی تھری ایکس لیبارٹری کام کر رہی ہے اور تم اس کے انچارج ہو۔وہ لامحالہ تمہارے ذریعے اس لیبارٹری کا کھوج لگا لے گا اور پھر تمہارے ساتھ ساتھ اس لیبارٹری کو بھی تباہ کر دے گا اور تم جانتے ہو

Scanned & PDF Copy by RFI

کہ اس لیبارٹری میں بننے والے ہتھیار پر اسرائیل نے اپنی بقا کا انحصار کر رکھا ہے"...... زارش کے لہجے میں بے حد تلخی تھی۔

" نہیں سر۔ ایسا ناممکن ہے۔ پورے فاک لینڈ میں میری ذات کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ لیبارٹری ہے بھی ہی یا نہیں۔ اسے کیسے معلوم ہو سکتا ہے"...... فنک نے جواب دیا۔

" نہیں۔ اس معاملے میں ہم کوئی رسک نہیں لے سکتے۔ اس لیبارٹری اور اس ہتھیار پر اسرائیل کے مستقبل کا انحصار ہے۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ عمران کے فاک لینڈ پہنچنے سے پہلے پہلے اسرائیل شفٹ ہو جاؤ۔ فوری طور پر بغیر کوئی لمحہ ضائع کئے اور یہ رعایت بھی صرف تمہارے لئے ہے ورنہ تمہاری جگہ کوئی دوسرا ہوتا تو ہم اسے ان حالات میں زندہ بلانے کی بجائے اسے ہلاک کر دینا زیادہ بہتر سمجھتے"...... زارش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا یہ آپ کا حکم ہے"...... فنک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" صرف میرا ہی نہیں ہے بلکہ تمام اعلیٰ حکام کا فیصلہ ہے۔ جیسے ہی ہمیں یہ اطلاع ملی کہ عمران فاک لینڈ تمہارے خلاف کام کرنے آ رہا ہے تو فوری طور پر ہنگامی میٹنگ کال ہوئی اور پھر طویل بحث مباحثے کے بعد جو فیصلہ ہوا وہ تم تک میں پہنچا رہا ہوں ویسے بیشتر حکام کا خیال تھا کہ تمہیں ہلاک کر دیا جائے لیکن میں نے اس کی مخالفت کی اور پھر میرے ٹھوس دلائل کی وجہ سے تمہاری زندگی بچ گئی"۔ زارش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ کا بے حد شکریہ جناب کہ آپ نے وہاں میری حمایت کی۔ لیکن میں آپ کے اس فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہوں۔ میرا نام فنک ہے اور میں اس طرح ایک آدمی سے چھپ کر نہیں بیٹھ سکتا آپ زیادہ سے زیادہ میری موت کا حکم صادر کر دیں گے۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔ میں اپنا تحفظ کر سکتا ہوں۔ لیکن یہ بتا دوں کہ اگر اسرائیل کے کسی ایجنٹ نے مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو اسرائیل کی لیبارٹری ایک لمحے میں جل کر راکھ ہو جائے گی"۔ فنک نے تیز لہجے میں کہا تو دوسری طرف چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی۔

" کیا تم اسرائیل سے بغاوت کر رہے ہو"...... چند لمحوں بعد زارش کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" نہیں۔ لیکن میں اس طرح اسرائیل کے ہاتھوں کھلونا بھی نہیں بن سکتا کہ جب چاہیں مجھے آف کر دیں اور جب چاہیں مجھے آن کر دیں"...... فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" دیکھو فنک۔ تم اسرائیل کے ایک اچھے ایجنٹ ہو۔ ہم نہیں چاہتے کہ تم اس عمران کے ہاتھوں ضائع ہو جاؤ"...... اس بار زارش کا لہجہ پہلے سے نرم تھا۔

" یہ تو وقت بتائے گا کہ کون کس کے ہاتھوں ضائع ہوتا ہے۔ بہرحال یہ بات طے ہے کہ میں اس عمران کا اور پوری سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دوں گا پھر آپ سے بات کروں گا"...... فنک نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"نانسنس۔ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ فنک کے ناخدا بن گئے ہیں"۔ فنک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ سے بات کراؤ"...... فنک نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"...... فنک نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں ماسٹر۔ آپ نے یاد کیا تھا"...... دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"سنو رابرٹ۔ میں نے اپنا پہلا فیصلہ تبدیل کر دیا ہے۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کو کوئی موقع نہیں دیا جائے گا۔ پورے سنڈیکیٹ اور تمام شعبوں کو ریڈ الرٹ کر دو اور انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی فوری ہلاکت کی کال دے دو۔ اب چاہے اس کا طیارہ فضا میں ہی تباہ کر دیا جائے یا اس کا خون زمین پر بہاؤ۔ میں اس کی اور اس کے ساتھیوں کی فوری ہلاکت چاہتا ہوں اور تم بھی سن لو اور تمام سیکشنز کو بھی بتا دینا کہ جو بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے میں ناکام رہا وہ موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ اٹ از فائنل آرڈر"...... فنک نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"اب میں دیکھوں گا کہ عمران مزید کتنے سانس لیتا ہے اور اب ان اسرائیلی حکام کو بھی علم ہو جائے گا کہ فنک کیا حیثیت رکھتا ہے"...... فنک نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر فائل پر نظریں جما دیں۔ اس کا چہرہ تیزی سے پرسکون ہوتا چلا گیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"عمران صاحب ۔ فاک لینڈ میں ہمارا مشن کیا ہے"....... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔ وہ سب اس وقت ہوائی جہاز کی نشستوں پر براجمان تھے اور جہاز فضا میں انتہائی تیز رفتاری سے فاک لینڈ کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا ۔ عمران کے ساتھ صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور خاور تھے ۔ جولیا اس بار ٹیم کے ساتھ نہ آئی تھی ۔ اس لئے صفدر عمران کے ساتھ والی نشست پر بیٹھا ہوا تھا ۔ وہ سب اپنے اصل چہروں میں تھے اور انہیں پاکیشیا سے روانہ ہوئے کئی گھنٹے گزر چکے تھے اور فاک لینڈ کے دارالحکومت سان تک پہنچنے میں اب تھوڑا سا وقت رہ گیا تھا ۔ عمران سارے عرصے میں نشست سے سر ٹکائے خراٹے ہی لیتا رہا تھا جبکہ دوسرے ساتھی رسائل کے مطالعے میں مصروف رہ کر وقت گزار رہے تھے ۔ اب سے تھوڑی دیر پہلے عمران نے آنکھیں کھولیں اور پھر اٹھ کر وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا تھا ۔ باتھ روم سے واپس آ کر وہ

نشست پر بیٹھا ہی تھا کہ صفدر نے سوال کر دیا تھا ۔

"خاک چھاننا"....... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور ایک بار پھر نشست سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں ۔

"لیکن چھاننی تو آپ ساتھ لائے نہیں"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں ۔

"کیا وہاں نہیں ملے گی"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"کہاں"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"خاک لینڈ میں ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جہاں خاک ہو وہاں چھاننی نہ ہو"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا ۔

"تو آپ خاک لینڈ جا رہے ہیں"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"یہ جدید دور ہے مسٹر صفدر سعید ۔ اب وہ قدیم زمانہ نہیں کہ سینڈ لینڈ میں جا کر لیلیٰ لیلیٰ پکارنا پڑے ۔ اب تو خاک لینڈ کا دور ہے جہاں خاک بھی مل جاتی ہے اور لینڈ بھی"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا ۔

"جب آپ سے کوئی بات بن نہ سکے ۔ تب پھر آپ اس انداز میں بات کر دیتے ہیں جیسے آپ کی بات میں بڑے گہرے راز پوشیدہ ہوں ۔ جدید دور ۔ خاک اور لینڈ ۔ کیا معنی ہوا"....... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا ۔

"خاک جانتے ہو کسے کہتے ہیں"....... عمران نے کہا ۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"مٹی کو کہتے ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"یعنی تمہیں مٹی اور خاک میں فرق کا بھی علم نہیں ہے۔ مٹی اور چیز ہوتی ہے اور خاک اور چیز۔ مٹی کے اوپر جو دھول سی ہوتی ہے اسے خاک کہا جاتا ہے۔ لینڈ کا مطلب ہے زمین۔ یعنی مٹی کا مجموعہ۔ اس لئے خاک لینڈ کا مطلب ہوا کہ لینڈ کے اوپر موجود خاک۔ اب کچھ سمجھ میں آیا ہے کہ نہیں"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے استاد کسی کم فہم بچے کو سمجھاتا ہے۔

"مجھے تو اب بھی کچھ سمجھ نہیں آیا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہارا قصور نہیں ہے۔ اتنی بلندی پر پہنچ کر واقعی اچھے بھلے ذہن بند ہو جاتے ہیں آکسیجن کی کمی کی وجہ سے۔ جب تم خاک لینڈ پہنچو گے تو پھر تمہیں خود بخود سمجھ آ جائے گی"...... عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر نشست سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔

"لیکن میں نے تو مشن کے بارے میں پوچھا تھا"...... صفدر نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور میں نے بتا دیا تھا"...... عمران نے آنکھیں بند کئے کئے جواب دیا۔

"اس بار چیف نے جولیا کو کیوں ساتھ نہیں بھیجا"...... صفدر نے کہا۔

"تاکہ وہ خاک آلودہ نہ ہو جائے"...... عمران نے جواب دیا اور

صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔ لیکن اسی لمحے ایک ایئر ہوسٹس تیزی سے ان کی سیٹوں کے قریب آئی۔

"آپ کا نام علی عمران ہے"...... اس نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی نہیں۔ ان کا نام علی عمران ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"خوبصورت ہو تو مجھے بتا دینا تاکہ میں دونوں آنکھیں کھول دوں۔ قبول صورت ہو تو ایک آنکھ اور اگر بدصورت ہو تو پھر میری طرف سے تم خود دیکھ لینا"...... عمران نے اسی طرح آنکھیں بند کئے کئے پاکیشیائی زبان میں صفدر سے کہا۔

"ان کو جگا دیجئے ان کا فون ہے"...... ایئر ہوسٹس نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گئی۔

"ارے اس کا مطلب ہے کہ اسے پاکیشیائی زبان آتی ہے"۔ عمران نے آنکھیں کھول کر اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے سیٹوں سے نکل کر پائلٹ کیبن کے ساتھ بنے ہوئے فون روم کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ اتنا تو وہ سمجھ گیا تھا کہ کوئی انتہائی اہم بات ہوئی ہے جس کی وجہ سے یہاں فون کیا گیا ہے۔

"کرنل فریدی بول رہا ہوں عمران"...... دوسری طرف سے کرنل

Scanned & PDF Copy by RFI

فریدی کی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا ۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

"اب تو مجھے پوچھنا پڑے گا کہ کہیں آپ نے جادو تو نہیں سیکھ لیا کہ وہیں جادو کے گولے میں آپ کو سب کچھ نظر آجاتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"میں نے تمہیں پاکیشیا کال کیا تھا۔ وہاں سے تمہارے چیف نے بتایا ہے کہ تم سیر کرنے فاک لینڈ جارہے ہو ۔ بہر حال تمہارے لئے ایک اہم اطلاع ہے کہ تمہاری فاک لینڈ روانگی کا علم فنک کو ہو گیا ہے اور فنک نے تمہاری فوری ہلاکت کا حکم دے دیا ہے اور اب فاک لینڈ میں اس کا پورا سنڈیکیٹ حرکت میں آچکا ہے اور ہو سکتا ہے کہ فاک لینڈ ایئر پورٹ پر ہی تم پر پہلا حملہ ہو جائے ۔ اس لئے محتاط رہنا"....... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"کیا آپ کا مخبر مر کر دوبارہ زندہ ہو گیا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔ ایک اور مخبر میں نے پیدا کر لیا ہے"....... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"اگر آپ کے مخبر پیدا کرنے کی یہی رفتار رہی تو مجھے امید ہے کہ جلد ہی کرۂ ارض زیادہ بوجھ سے دب کر تحت الثریٰ میں جا گرے گا"۔ عمران نے کہا اور کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے تمہیں اطلاع دینی تھی وہ دے دی ۔ اب خدا حافظ "۔

دوسری طرف سے کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور پھر فون روم سے نکل کر واپس اپنی نشست پر آگیا۔

"کس کا فون تھا"....... صفدر نے پوچھا۔

"کرنل فریدی کا"....... عمران نے جواب دیا تو صفدر چونک پڑا۔

"کرنل فریدی کا ۔ انہیں کیسے معلوم ہوا کہ ہم اس طیارے میں سفر کر رہے ہیں"....... صفدر نے حیران ہو کر کہا

"یہی بات میں نے اس سے پوچھی تھی کہ ان کے ہاتھ کہیں سے جادو کا گولہ تو نہیں آگیا کہ وہ اس میں سے دیکھ لیتے ہیں ۔ لیکن انہوں نے یہ بتا کر سارا مزہ کر کرا کر دیا کہ انہوں نے چیف کو فون کیا اور چیف نے انہیں اس طیارے میں ہمارے سفر کے بارے میں بتا دیا"....... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن انہوں نے فون کیوں کیا تھا"....... صفدر نے کہا۔

"وہ بھی خاک لینڈ کے معنی پوچھ رہے تھے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ نے انہیں کون سے معنی بتائے ہیں"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہی جو تمہیں بتائے تھے ۔ تم بلندی پر ہو ۔ اس لئے تمہیں سمجھ نہیں آئے لیکن وہ زمین پر تھے اس لئے انہیں سمجھ آگئے"....... عمران نے جواب دیا اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"مطلب ہے کہ آپ کو اس طرح پراسرار بننے میں لطف آتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ میں پراسرار بن سکتا ہوں لیکن اب کرنل فریدی کے فون کے بعد مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اس اسرار کو اب پر کرنا میرے بس کی بات نہیں ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... صفدر کے لہجے میں تشویش نمایاں تھی۔

"ہاں اور اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ہمارا اصل مشن کیا ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے تفصیل بتا دی۔

"یعنی ہم نے اس فنک کو ٹریس کر کے ختم کرنا ہے۔ بس یہی مشن ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں یہی مشن ہے۔ فنک کے بہت سے روپ ہیں۔ وہ ایک عام بدمعاش بھی ہے۔ گینگسٹر بھی ہے۔ سمگلنگ اور ایسے ہی دوسرے جرائم میں بھی ملوث ہے۔ اس کا باقاعدہ سنڈیکیٹ ہے جسے فنک سنڈیکیٹ کہا جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ اسرائیلی ایجنٹ بھی ہے اور اس کے لئے بھی اس کے پاس کوئی خصوصی گروپ موجود ہے اور فائل حاصل کرنے میں ناکام ہونے پر اس نے اسے دوبارہ حاصل کرنے کے لئے جو پلاننگ کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ذہین آدمی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اب کرنل فریدی نے فون پر کیا بتایا ہے جس کی وجہ سے آپ پریشان ہو گئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"مجھے معلوم تھا کہ فنک کا پاکیشیا میں مخبری نظام موجود ہے اس لئے میں جان بوجھ کر اپنے اصل چہرے کے ساتھ وہاں سے براہ راست فاک لینڈ کے لئے چلا تھا تاکہ فاک لینڈ کے دارالحکومت سان پہنچ کر ہمارا زیادہ وقت ضائع نہ ہو اور فنک کے آدمی ہم پر حملہ کریں یا نگرانی کریں تو ان کے ذریعے ہم اپنا مشن تیزی سے آگے بڑھائیں لیکن اب کرنل فریدی نے بتایا ہے کہ فنک نے اپنے سنڈیکیٹ اور دیگر گروپس کو ہم سب کی فوری ہلاکت کا حکم دے دیا ہے اور بقول کرنل فریدی ہو سکتا ہے کہ یہ کارروائی سان کے ایئرپورٹ سے ہی شروع ہو جائے اور فنک سنڈیکیٹ کا جس طرح سان میں ہولڈ ہے اس صورت حال میں ہمیں وہاں سنبھلنے کا بھی موقع نہ ملے گا۔ اگر جہاز نے سان پہنچنے سے پہلے اب راستے میں کہیں رکنا ہوتا تو ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہ ہوتا۔ اب جہاز براہ راست سان ایئرپورٹ پر لینڈ کرے گا اور وہاں وہ لوگ موجود ہوں گے جن کے متعلق ہمیں کچھ بھی معلوم نہ ہو گا جبکہ ان لوگوں کے پاس یقیناً ہمارے حلیوں کی تفصیلات موجود ہوں گی اور سنڈیکیٹ کے لوگوں کی فطرت ہوتی ہے کہ وہ بے دھڑک کام کرتے ہیں۔ ان کے دلوں میں قانون کے خوف نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی"...... عمران نے جواب دیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"یہ لوگ بہرحال ایئرپورٹ سے باہر ہی ہوں گے اور ہم باہر جانے سے پہلے ماسک میک اپ وغیرہ کر لیں گے"...... صفدر نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ اندر ہی موجود ہوں۔ لیکن میں نے تمہیں یہ سب کچھ اس لئے نہیں بتایا کہ تم پریشان ہو جاؤ۔ میرا مطلب صرف اتنا ہے کہ تم ہوشیار اور محتاط رہو۔ اپنے ساتھیوں کو بھی آگاہ کر دو۔ ابھی سان ایئرپورٹ آنے میں تقریباً ایک گھنٹہ موجود ہے اور میں اس دوران اس سلسلے میں کوئی لائحہ عمل سوچنے کی کوشش کرتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر اس نے سیٹ کی پشت سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں جبکہ صفدر سیٹ سے اٹھا اور اس نے عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل کے ساتھ بیٹھے ہوئے خاور کو اپنی سیٹ پر پہنچنے کا اشارہ کیا تو خاور اٹھ کر اس کی سیٹ پر آگیا اور صفدر اس کی جگہ بیٹھ گیا اور پھر اس نے مختصر طور پر کیپٹن شکیل کو سب کچھ بتا دیا۔ خاور بھی مڑ کر بات چیت سنتا رہا۔

"تنویر کو بھی بتا دو"...... صفدر نے سیٹ سے اٹھتے ہوئے کیپٹن شکیل سے کہا اور کیپٹن شکیل نے مڑ کر عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر کو اشارہ کیا تو تنویر اٹھ کر اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا جب کہ صفدر تنویر کی جگہ جا کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بار پھر اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے لیکن اب سب کے چہرے ستے ہوئے تھے۔ عمران مسلسل آنکھیں بند کئے ہوئے تھا لیکن اس کے چہرے پر

پریشانی کی بجائے گہرے سکون کے تاثرات تھے۔

"عمران صاحب۔ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے"۔ اچانک کچھ دیر بعد صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے اسے سن تو لیں"...... اس بار صفدر نے قدرے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے عمران کا بازو پکڑ کر اسے آہستہ سے جھنجھوڑ بھی دیا۔

"اوہ کیا ہوا۔ کیا سان ایئرپورٹ آگیا ہے"...... عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے چونک کر کہا۔

"کیا مطلب کیا آپ سو گئے تھے لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ آپ لائحہ عمل سوچ رہے ہیں"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"لائحہ عمل سوچنے سے نہیں بنا کرتے۔ موقع محل کے مطابق خود بخود بن جاتے ہیں۔ میں نے تو تمہیں اس لئے یہ بات کہی تھی کہ تم مجھے ڈسٹرب نہ کرو اور میں اطمینان سے سان ایئرپورٹ پہنچنے تک سو لوں۔ لیکن تم نے پھر بھی مجھے جگا دیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا ذہن اور اعصاب واقعی حیرت انگیز ہیں۔ یہ سب حالات معلوم ہونے کے باوجود آپ اس طرح اطمینان سے سو رہے ہیں جیسے سان ایئرپورٹ پر مشین گنوں کی گولیوں کی بجائے ہم پر پھولوں کی بارش کی جانے والی ہو"...... صفدر نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں

Scanned & PDF Copy by RFI

کہا۔

"موت کا جو لمحہ مقرر ہے وہ مقرر ہے۔ پھر اس سلسلے میں پریشانی کیسی"۔ عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"اس انداز میں آپ ہی سوچ سکتے ہیں۔ بہرحال میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے کہ ہم ایئرپورٹ پر پہنچ کر بکھر جائیں اور پھر عام راستے کی بجائے علیحدہ کسی خاص دوسرے راستے سے باہر چلے جائیں اور پھر کسی جگہ اکٹھے ہو جائیں"...... صفدر نے کہا۔

"اس کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ ایئرپورٹ پر پہنچ کر جو صورت حال ہو گی ویسے ہی کر لیا جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارے خدشات ہی سرے سے غلط ثابت ہوں۔ اسی لئے تو میں تم لوگوں کو تفصیل نہیں بتایا کرتا کہ تم لوگ خواہ مخواہ پریشان ہو جاتے ہو۔ میرا مقصد صرف اتنا تھا کہ تم ہوشیار اور محتاط ہو جاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر پشت سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔

دفتر کے انداز میں سجے ہوئے ایک بڑے کمرے میں بچھے ہوئے قالین پر ایک لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کا آدمی مسلسل ٹہل رہا تھا وہ بار بار کلائی پر بندھی ہوئی اپنی گھڑی کو دیکھتا اور پھر ٹہلنا شروع کر دیتا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کی بجائے تجسس کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ بار بار میز پر رکھے ہوئے ایک خصوصی ساخت کے ٹرانسمیٹر کی طرف بھی دیکھتا اور اسے خاموش پڑا دیکھ کر وہ دوبارہ ٹہلنا شروع کر دیتا۔ یہ رابرٹ تھا۔ فنک کا نمبر ٹو۔ جسے فنک سنڈیکیٹ میں چیف کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ فنک کے بعد وہ سب سے زیادہ بااختیار آدمی تھا اور فنک سنڈیکیٹ کے تمام گروپس اس کے کنٹرول میں رہتے تھے ایک لحاظ سے وہ فنک کا دست راست تھا۔ وہ مسلسل ٹہلے چلا جا رہا تھا کہ اچانک میز پر موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی تیز آواز سنائی دی اور وہ یہ

Scanned & PDF Copy by RFI

آواز سن کر اس طرح اچھلا جیسے اس کے پیر میں اچانک کسی بچھو نے ڈنک مار دیا ہو۔ پھر وہ تیزی سے میز کی طرف بڑھا۔ اس نے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اٹھایا اور اس کا ایک بٹن دبا دیا۔ اس بٹن کے دبتے ہی اس میں سے مسلسل نکلنے والی سیٹی کی آواز بند ہو گئی اور اس کی جگہ ایک انسانی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ مارتھر کالنگ چیف۔ اوور"...... بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... رابرٹ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"چیف۔ عمران اور اس کے ساتھی انتہائی حیرت انگیز طور پر ایئر پورٹ سے نکل گئے ہیں۔ اوور"...... مارتھر نے جواب دیا تو رابرٹ ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو مارتھر۔ کیا تم نے انتظامات نہیں کئے تھے۔ اوور"...... رابرٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"پورے انتظامات کئے تھے چیف۔ ہم نے امیگریشن سے لے کر پیسنجر لاؤنج تک اپنے آدمی متعین کئے ہوئے تھے۔ ان سب کو ان کے حلئے بتا دیئے گئے تھے۔ ایئر پورٹ سے یہ کنفرم ہو گیا تھا کہ ان حلیوں کے پانچ افراد جہاز میں موجود ہیں۔ اس لئے ہم ان پر فائر کھولنے کے لئے پوری طرح تیار تھے۔ میں خود امیگریشن ڈیسک کے قریب موجود تھا پھر پیسنجر کوچز وہاں پہنچیں اور جہاز کے مسافران سے اتر کر امیگریشن

میں آنے لگے لیکن ان میں سے کوئی بھی عمران یا اس کا ساتھی نہ تھا۔ ہم انتظار کرتے رہے کہ شاید آخر میں وہ لوگ آئیں لیکن جب آخری مسافر بھی وہاں پہنچ گیا اور امیگریشن کاؤنٹر کراس کر گیا تو میں بے حد حیران ہوا۔ میں نے کوچز اسکواڈ سے بات کی تو پتہ چلا کہ ان حلیوں پر مشتمل پانچ افراد کسی کوچ میں بیٹھے ہی نہیں۔ ہم نے مزید پڑتال کی تو اتنا پتہ چلا کہ پانچ ایشیائی افراد پائلٹ سپیشل کار میں بیٹھ کر پائلٹس آفس کی طرف گئے ہیں وہاں سے معلوم ہوا کہ پائلٹ انہیں لے آیا تھا اور اس نے انہیں اپنے خاص دوست بتایا تھا پھر اچانک پائلٹ سمیت وہ سب کہیں غائب ہو گئے۔ مزید پڑتال پر پتہ چلا کہ پائلٹ انہیں اپنے خصوصی راستے سے نکال کر لے گیا ہے۔ پائلٹ کی رہائش گاہ کو چیک کیا گیا تو وہاں پائلٹ مردہ پڑا پایا گیا اور وہ پانچوں غائب ہیں۔ اوور"...... مارتھر نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں کسی طرح طیارے میں ہی اس بات کی اطلاع مل گئی تھی کہ ہم ان کے استقبال کے لئے ایئر پورٹ پر موجود ہیں۔ بہرحال ہم نے انہیں ہر حال میں اور فوری طور پر ختم کرنا ہے۔ تم ایسا کرو کہ پورے دارالحکومت میں ان کی تلاش شروع کرا دو۔ تمام مخبر گروپس کو حرکت میں لے آؤ۔ تمام ہوٹلز چیک کرو اور ایسی رہائش گاہیں بھی چیک کراؤ جہاں سیاح ٹھہرتے ہیں۔ کوئی جگہ مت چھوڑو اور پھر جیسے ہی ان کا کلیو ملے۔ انہیں گولیوں

Scanned & PDF Copy by RFI

سے اڑا دو۔اوور"۔رابرٹ نے کہا۔

"یس چیف میں نے پہلے ہی اس کے احکامات دے دیئے ہیں۔وہ کسی صورت بھی ہم سے بچ نہیں سکتے۔اوور"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"وہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں اور لامحالہ انہوں نے میک اپ وغیرہ کر لیا ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ یہاں کوئی خاص گروپ ان کی مدد کرے۔اس لئے تم نے ہر طرف سے ہوشیار رہنا ہے۔اوور"۔رابرٹ نے تیز لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔اوور"...... مارتھر نے جواب دیا تو رابرٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا لیکن اب اس کے چہرے پر تجسس کی بجائے پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔وہ اب میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔کچھ دیر تک وہ خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔پھر اس نے ہاتھ بڑھایا اور میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"فنک پیلس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں۔ماسٹر سے بات کراؤ"۔رابرٹ نے کہا۔

"سپیشل کوڈ پلیز"۔دوسری طرف سے کہا گیا تو رابرٹ نے سپیشل کوڈ دوہرا دیئے۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس"...... چند لمحوں بعد فنک کی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں ماسٹر"...... رابرٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بولو"...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا۔

"ماسٹر۔عمران اور اس کے ساتھی ایئرپورٹ پر ہمارے آدمیوں سے بچ کر نکل گئے ہیں لیکن اب ہم انہیں شہر میں تلاش کر رہے ہیں"...... رابرٹ نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تفصیل بتاؤ"...... دوسری طرف سے فنک نے کہا تو رابرٹ نے مارتھر سے ملنے والی پوری تفصیل دوہرا دی۔

"تم نے وہ طیارہ کیوں نہیں تباہ کرایا"...... فنک نے سرد لہجے میں کہا۔

"جب آپ نے حکم دیا ماسٹر تو طیارہ پچھلے ایئرپورٹ سے روانہ ہو چکا تھا۔فوری طور پر سمندر میں انتظامات نہ ہو سکتے تھے اور سمندر کے فوراً بعد ایئرپورٹ آجاتا ہے۔اس لئے میں نے ایئرپورٹ پر انتظامات کرائے تھے لیکن شاید انہیں ہمارے ان اقدامات کے بارے میں طیارے میں ہی اطلاع مل گئی تھی اور وہ اس انداز میں نکل گئے"۔رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ان کے مخبر ہمارے اندر موجود ہیں جنہوں نے انہیں ایسی اطلاع دی"...... فنک نے کہا۔

"اگر واقعی ایسا ہوا ہے ماسٹر۔تو ان افراد کے قتل کے بعد ان

Scanned & PDF Copy by RFI

مخبروں کو بہرحال میں تلاش کر لوں گا لیکن فی الحال تو ہماری پوری توجہ ان کی تلاش پر مرکوز ہے"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں نے پہلے ہی فیصلہ دے رکھا ہے کہ ناکامی کی سزا موت ہو گی"...... فنک نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر۔ مجھے معلوم ہے لیکن پہلے اقدام کو ناکامی تو نہیں کہا جا سکتا۔ ابھی تو کھیل شروع ہوا ہے ماسٹر"...... رابرٹ نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ جب وہ لوگ آکر میری گردن دبوچ لیں تب میں اسے ناکامی سمجھوں"...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایسی بات نہیں ہے ماسٹر۔ بہرحال وہ لوگ حد درجہ فعال اور خطرناک ایجنٹ ہیں اس لئے ایسا ہو گیا ہے لیکن وہ جلد از جلد مار دیئے جائیں گے"...... رابرٹ نے کہا۔

"سنو رابرٹ۔ میں نے اس کے لئے اسرائیل سے براہ راست ٹکر لے لی ہے اس لئے اب میں حکومت اسرائیل پر یہ ثابت کر دینا چاہتا ہوں کہ میں اس عمران کا خاتمہ انتہائی کم وقت میں کر سکتا ہوں اس لئے میں تمہیں اس کام کے لئے صرف دو روز دے رہا ہوں۔ اگر دو روز کے اندر اندر ان پانچوں افراد کی لاشیں میرے سامنے نہ پہنچیں تو پھر نتیجہ تم خود جانتے ہو کہ کیا نکلے گا"...... فنک نے کہا۔

"دو روز تو بہت ہیں ماسٹر۔ صرف چند گھنٹوں کے اندر ہی آپ کے حکم کی تعمیل ہو جائے گی"...... رابرٹ نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے فنک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ رابرٹ نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رابرٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہائی فائی سے نارتھن بول رہا ہوں چیف۔ میرے گروپ نے ان پانچوں افراد کو تلاش کر لیا ہے لیکن وہ ایسی جگہ موجود ہیں کہ جہاں فوری طور پر ان پر ہاتھ نہیں ڈالا جا سکتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رابرٹ چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کہاں ہیں وہ"...... رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فاک لینڈ کے چیف سیکرٹری سر نارمن کی رہائش گاہ پر موجود ہیں وہ لوگ"...... نارتھن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیسے معلوم ہوا۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... رابرٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہمارے گروپ کو جب مارتھر نے اطلاع دی اور ساتھ ہی تفصیلات بتائیں تو ہم نے چیکنگ شروع کر دی۔ پھر ہمیں اطلاع ملی کہ پانچ ایشیائی افراد کو ایک بس میں بیٹھے دیکھا گیا ہے۔ اس بس کے کنڈیکٹر کو تلاش کیا گیا تو اس نے بتایا کہ پانچ ایشیائی افراد ایئر پورٹ سے بس میں سوار ہوئے اور وہ پانچوں سپیشل کالونی پوائنٹ میں اتر

Scanned & PDF Copy by RFI

گئے۔ چنانچہ سپیشل کالونی پوائنٹ پر لوگوں سے پوچھ گچھ شروع کی گئی تو پتہ چل گیا کہ یہ پانچوں سپیشل کالونی کے آغاز میں واقع ایک ریستوران گئے وہاں سے ان میں سے ایک نے فون کیا اور تھوڑی دیر بعد ایک گاڑی ریستوران پہنچی اور وہ پانچوں اس گاڑی میں بیٹھ کر چلے گئے۔ اس گاڑی کے متعلق مزید معلوم ہوا کہ یہ چیف سیکرٹری صاحب کی سرکاری گاڑی تھی۔ میں نے اس گاڑی کے سرکاری ڈرائیور کو گھیر لیا۔ اس نے بتایا کہ سرنارمن نے اسے حکم دیا تھا کہ وہ کالونی پوائنٹ پر ریستوران سے اس کے پانچ ایشیائی مہمانوں کو لے آئے چنانچہ وہ انہیں لے آیا اور سرنارمن ان سے بڑے تپاک سے ملے اور اب تک وہ پانچوں وہیں موجود ہیں"...... نارتھن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ بڑی غلط جگہ پہنچ گئے ہیں یہ لوگ۔ لیکن ان کا فوری خاتمہ ہر حالت میں ضروری ہے۔ تم ایسا کرو کہ کوٹھی کی سخت نگرانی کراؤ۔ جس وقت چیف سیکرٹری صاحب کوٹھی میں موجود نہ ہوں کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دو۔ یا اگر یہ لوگ باہر آئیں اور چیف سیکرٹری ان کے ساتھ نہ ہو تو اس کار کو میزائلوں سے اڑا دو"۔ رابرٹ نے کہا۔

"اس وقت چیف سیکرٹری کوٹھی میں موجود نہیں ہیں۔ وہ تھوڑی دیر پہلے اپنی کار میں کلب گئے ہیں۔ البتہ ان کے بچے کوٹھی میں موجود ہیں"...... نارتھن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ بچوں کی فکر مت کرو۔ صرف چیف سیکرٹری کو زندہ رہنا چاہئے کیونکہ وہ ماسٹر کے انتہائی گہرے دوست ہیں تم ایسا کرو کہ فوری انتظامات کرواور کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دو۔ مکمل طور پر تباہ کرادو اور پھر مجھے کال کرو۔ لیکن اس وقت جب ان پانچوں ایشیائیوں کی موت کی حتمی تصدیق ہو جائے"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر تجسس کے تاثرات دوبارہ نمودار ہو گئے تھے لیکن اسے معلوم تھا کہ اس کارروائی اور پھر تصدیق میں بہرحال وقت تو لگے گا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید ترین انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بجی تو رابرٹ نے جھپٹ کر رسیور اٹھالیا۔

"یس۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابرٹ نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"نارتھن بول رہا ہوں چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔ وہ پانچوں ایشیائی ہلاک ہو گئے ہیں"...... دوسری طرف سے نارتھن نے کہا۔

"پوری تفصیل سے رپورٹ دو"........... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ آپ کے حکم کے بعد میں نے فوری کارروائی شروع کی اور پھر اس کوٹھی کو چاروں طرف سے میزائل فائر کر کے مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا۔ فائرنگ کرنے والے تو اپنا کام کر کے چلے گئے جبکہ میں

Scanned & PDF Copy by RFI

تصدیق کے لئے وہیں رہ گیا۔ فوری طور پر پولیس، اعلیٰ حکام اور ایمبولینس وغیرہ وہاں پہنچ گئیں اور ملبہ ہٹانا شروع کر دیا گیا۔ تھوڑی دیر بعد چیف سیکرٹری صاحب خود بھی وہاں پہنچ گئے۔ ملبہ ہٹانے والوں کے نگران نے انہیں بتایا کہ اندر سے جو لاشیں ملی ہیں وہ سب کی سب بری طرح جل گئی ہیں لیکن ان پانچوں افراد کے مخصوص قد وقامت سے انہیں پہچان لیا گیا ہے۔ یہ پانچوں لاشیں ملبہ اٹھانے والوں کو ایک ہی کمرے سے ملی ہیں۔ یہ لاشیں ایمبولینس میں ڈال کر پولیس ہیڈ کوارٹر لے جائی جا رہی تھیں کہ میں نے کارروائی کرتے ہوئے ایمبولینس کے ڈرائیور اور اس کے ساتھی کو راستے میں ہلاک کر دیا اور لاشیں ایمبولینس سے نکال کر ڈبل سیون پہنچا دی ہیں۔ اب وہ پانچوں لاشیں وہاں موجود ہیں۔ آپ اگر اپنی تسلی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں"...... نارتھن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ میں مزید تسلی کروں گا اور ہو سکتا ہے کہ ماسٹر بھی تسلی کریں۔ ڈبل سیون کی پوری طرح نگرانی کرو"...... رابرٹ نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے نارتھن نے کہا اور رابرٹ نے جلدی سے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"فنک پیلس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں۔ ماسٹر سے بات کرائیں"...... رابرٹ نے کہا۔

"سپیشل کوڈ دوہرائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے سپیشل کوڈ دوہرا دیا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے ایک طویل سانس لیا۔ یہ سب کچھ بھی کوڈ تھا۔ اگر وہ یہ کوڈ پوچھنے سے پہلے دوہرا دیتا تب بھی کال کو مشکوک سمجھا جاتا۔

"یس"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد فنک کی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں ماسٹر"...... رابرٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بولو"...... فنک نے اپنی عادت کے مطابق کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے ماسٹر"...... رابرٹ نے قدرے فخریہ لہجے میں کہا۔

"تفصیل سے بات بتایا کرو"...... فنک نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور رابرٹ نے نارتھن کی پہلی کال سے لے کر دوسری کال تک تمام تفصیل بتا دی۔

"جب لاشیں مل گئی ہیں تو کیسے چیک ہوں گی کہ یہ واقعی وہی لوگ ہیں"...... فنک نے کہا۔

"ان کے مخصوص قد وقامت سے چیکنگ ہو سکتی ہے۔ اب اور تو کوئی ذریعہ نہیں ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"ایک اور ذریعہ بھی ہے ۔ایشیائی لوگوں کے بالوں کی جڑوں اور فاک لینڈ کے مقامی افراد کے بالوں کی جڑوں میں خاص طور پر بہت فرق ہوتا ہے ۔ بال جل سکتے ہیں لیکن ان کی جڑیں بہرحال محفوظ ہوں گی ۔ تم ایسا کرو کہ ڈاکٹر مائیکل کو وہاں بھیج دو۔ وہ ایسے معاملات کے ماہر ہیں ۔وہ چیک کر لیں گے ۔ پھر مجھے رپورٹ دینا اور ہاں ۔ یہ بالوں کی جڑوں والی بات تو میرے ذہن میں ہے ۔ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر مائیکل کے ذہن میں اور بھی چیکنگ کا کوئی طریقہ ہو ۔ اس لئے تم نے اسے بھی کہنا ہے کہ وہ اپنے طور پر مکمل چیکنگ کر کے بتائے کہ یہ لاشیں ایشیائی افراد کی ہیں یا مقامی افراد کی ۔ پھر مجھے رپورٹ دینا"...... فنک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" ماسٹر واقعی بے حد ذہین آدمی ہے"...... رابرٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ٹون کی آواز آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ایڈورڈ ہسپتال"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر مائیکل سے بات کراؤ۔ میں رابرٹ بول رہا ہوں" ۔ رابرٹ نے کہا۔

"یس سر ۔ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ ڈاکٹر مائیکل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک باوقار سی مردانہ آواز سنائی دی۔

" رابرٹ بول رہا ہوں ڈاکٹر مائیکل"...... رابرٹ کا لہجہ تحکمانہ تھا کیونکہ ڈاکٹر مائیکل کا تعلق بھی سنڈیکیٹ سے تھا۔

" اوہ یس چیف ۔ حکم فرمایئے"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر مائیکل کی آواز سنائی دی۔

" ماسٹر فنک نے پانچ ایشیائی دشمنوں کا خاتمہ کرنا تھا ۔ وہ ایک کوٹھی میں مل گئے ۔ ہم نے میزائلوں سے وہ کوٹھی ہی اڑا دی ۔ اس طرح ان پانچوں کی لاشیں اس بری طرح جل گئی ہیں کہ اب ہمارے لئے ان کی شناخت مسئلہ بن گئی ہے ۔ہم نے اب ان کے قد وقامت اور جسامت کے لحاظ سے اور اس بنا پر کہ یہ پانچ لاشیں اکٹھی ملی ہیں یہ اندازہ لگایا ہے کہ یہ انہی پانچ افراد کی لاشیں ہیں جو ہمارا ٹارگٹ تھے لیکن ماسٹر فنک مکمل تصدیق چاہتے ہیں ۔ اس لئے ہم نے ان پانچوں لاشوں کو وہاں سے اٹھا کر ڈبل سیون پہنچا دیا ہے ۔ ماسٹر فنک نے حکم دیا ہے کہ آپ کو وہاں فوراً بھجوایا جائے تاکہ آپ بالوں کی جڑوں یا جو بھی دیگر طریقے ہوں ان سے چیک کر کے یہ حتمی رائے دیں کہ یہ لاشیں واقعی ایشیائی افراد کی ہیں یا مقامی افراد کی اور ماسٹر فنک یہ کام فوری چاہتے ہیں اور ہاں یہ بھی سن لیں کہ آپ کو انتہائی محتاط انداز میں انہیں چیک کر کے رائے دینی ہو گی کیونکہ یہ انتہائی سنجیدہ معاملہ ہے "۔ رابرٹ نے ڈاکٹر مائیکل کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے چیف ۔ میں معاملے کی سنجیدگی کو اچھی طرح سمجھ گیا ہوں اور میں یقینی اور حتمی رائے دوں گا ۔ میں ان باتوں کا سپیشلسٹ

Scanned & PDF Copy by RFI

ہوں"...... ڈاکٹر مائیکل نے جواب دیا۔

"او کے۔آپ فوراً ڈبل سیون پہنچ جائیں اور پھر محتاط رائے قائم کر کے وہیں سے مجھے فون کر دیں۔وہاں کے انچارج میتھو سے آپ کہہ دینا وہ مجھ سے کال ملوا دے گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"یس سر۔آپ فکر نہ کریں۔میں میتھو کو اچھی طرح جانتا ہوں اور وہ بھی مجھے جانتا ہے"...... ڈاکٹر مائیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور رابرٹ نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اچھا ہے مکمل تصدیق ہو جائے تاکہ ماسٹر کی پوری طرح تسلی ہو جائے"...... رابرٹ نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک ریموٹ کنٹرول نکال کر اس نے اس کا بٹن دبایا تو سامنے دیوار میں نصب ٹی وی سکرین روشن ہو گئی۔ٹی وی پر خبروں کا تازہ ترین بلٹن دکھایا جا رہا تھا اور رابرٹ سکرین پر نظر آنے والا منظر دیکھ کر چونک پڑا۔یہ ایک تباہ شدہ کوٹھی کا منظر تھا۔ساتھ ساتھ واقعہ کی تفصیل بتائی جا رہی تھی اور رابرٹ کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ یہ خبر چیف سیکرٹری کی رہائش گاہ پر ہونے والی میزائلوں کی بارش کے بارے میں نشر کی جا رہی تھی۔رابرٹ اطمینان سے بیٹھا خبر کی تفصیلات سنتا رہا لیکن جب نیوز ریڈر نے کہا کہ چیف سیکرٹری صاحب کے پانچ ایشیائی مہمان بھی اس حملے کا شکار ہو گئے ہیں اور ان کی جلی ہوئی لاشیں بھی غائب کر دی گئیں ہیں تو وہ پھر چونک کر خبر کی

تفصیل سننے لگا اور پھر اس کے چہرے پر خود بخود گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ یہ خبر ایک لحاظ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت کی سرکاری تصدیق کا درجہ رکھتی تھی۔وہ بیٹھا ٹی وی دیکھتا رہا اور جب نیوز بلٹن ختم ہو گیا تو اس نے ریموٹ کنٹرول کی مدد سے ٹی وی آف کیا اور ریموٹ کنٹرول کو واپس میز کی دراز میں رکھ دیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دراز بند کرتا۔میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رابرٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈبل سیون سے میتھو بول رہا ہوں چیف۔ڈاکٹر مائیکل آپ سے فوری طور پر بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے میتھو کی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"...... رابرٹ نے کہا۔

"ہیلو چیف میں ڈاکٹر مائیکل بول رہا ہوں ڈبل سیون سے"۔چند لمحوں بعد ڈاکٹر مائیکل کی آواز سنائی دی۔

"یس۔کیا رپورٹ ہے"...... رابرٹ نے اطمینان بھرے لہجے میں پوچھا۔

"سر میں نے حتمی طور پر تصدیق کر لی ہے۔یہ پانچوں لاشیں ایشیائیوں کی ہیں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر مائیکل نے کہا تو رابرٹ کے ہونٹوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔

"او کے۔میں تمہاری رپورٹ ماسٹر فنک کو پہنچا دیتا ہوں"۔

Scanned & PDF Copy by RFI

رابرٹ نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے تاکہ ماسٹر فنک کو ڈاکٹر مائیکل کی حتمی رائے سے آگاہ کر سکے۔

سان ایئر پورٹ پر جہاز کے لینڈ کرنے میں کچھ دیر باقی تھی کہ عمران نے جو مسلسل سیٹ سے سر ٹکائے آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔ آنکھیں کھولیں اور پھر سیٹ سے اٹھ کر وہ جہاز کے اس حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں جہاز کا کریو بیٹھتا تھا۔ فرسٹ کلاس اور کریو والے حصے کے درمیان پارٹیشن تھی جس میں دروازہ لگا ہوا تھا۔ ابھی عمران اس دروازے کے قریب پہنچا تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک ایئر ہوسٹس تیزی سے باہر آئی لیکن اپنے سامنے عمران کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک کر رک گئی۔

"جی آپ ادھر"...... ایئر ہوسٹس نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ مسافروں کا کریو والے حصے میں جانا ممنوع تھا اور اس کے لئے پارٹیشن پر باقاعدہ بورڈ بھی لگا ہوا تھا۔

"سینئر پائلٹ میرے چچا کے ماموں کی بڑی جٹھانی کے بیٹے کے ہونے والے داماد کا حقیقی والد ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

Scanned & PDF Copy by RFI

کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا ۔ ایئر ہوسٹس شاید کچھ نہ سمجھنے کی وجہ سے آگے چلی گئی تھی کیونکہ وہ اس کے پیچھے نہ آئی تھی ۔ عمران تیزی سے کاک پٹ کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے دروازہ کھولا اور کاک پٹ میں داخل ہو گیا جہاں سینئر اور سیکنڈ پائلٹ بیٹھے ہوئے تھے ۔ جہاز آٹو میٹک مشینری سے چل رہا تھا ۔ اور وہ دونوں اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھے آپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھے

"آپ کون ہیں" ...... عمران کے اندر داخل ہوتے ہی دونوں نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا ۔

"آپ فکر نہ کریں ۔ میں شریف آدمی ہوں ۔ آپ سینئر پائلٹ ہیں ناں" ...... عمران نے سینئر پائلٹ کے قریب پہنچ کر بڑے نرم لہجے میں کہا ۔

"جی ہاں ۔ مگر یہاں آنا منع ہے ۔ بلکہ جرم ہے" ...... سینئر پائلٹ نے خاصے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"کیا آپ ایک لاکھ ڈالر نقد کمانا چاہتے ہیں" ...... عمران نے جھک کر سینئر پائلٹ کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا تو سینئر پائلٹ یکلخت چونک پڑا ۔

"ہاں ۔ مگر" ...... سینئر پائلٹ نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اب حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا ۔

"ہم پانچ افراد ہیں ۔ ہمیں یہاں جہاز میں ہی فون پر اطلاع ملی ہے کہ ہمارے دشمن ایئر پورٹ پر ہمیں گولیوں سے اڑانے کے لئے تیار

کھڑے ہیں ۔ ہم فنک سنڈیکیٹ کے چیف فنک کے خاص آدمی ہیں لیکن ہماری مجبوری ہے کہ ہم جب تک فنک کے کسی اڈے تک نہ پہنچ جائیں اس بات کا اظہار نہیں کر سکتے نہ کسی کو اطلاع دی جا سکتی ہے جبکہ فنک سنڈیکیٹ کے مخالف ہمیں فنک کے اڈے تک پہنچنے سے روکنے کے لئے یہاں پہنچے ہوئے ہیں ۔ وہ لوگ کاؤنٹر کے پاس موجود ہیں اس لئے مجھے یہاں آپ کے پاس آنا پڑا ہے ۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کو خصوصی حصے کی طرف لے جانے کے لئے خصوصی کار آتی ہے اس لئے اگر آپ ہم پانچ افراد کو اپنی کار میں بٹھا کر اپنے خصوصی حصے تک لے جائیں اور پھر ایئر پورٹ سے باہر نکال دیں تو ایک لاکھ ڈالر آپ کو مل جائیں گے" ...... عمران نے کہا ۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے مسٹر" ...... سیکنڈ پائلٹ نے یکلخت تلخ لہجے میں کہنا شروع کیا ۔

"مسٹر آپ کو خاموش رہنے کی قیمت ادا کر دی جائے گی دس ہزار ڈالر ۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر آپ نے ہمارے ساتھ تعاون نہ کیا تو ہم تو بہرحال کسی نہ کسی طرح نکل ہی جائیں گے لیکن آپ کو رقم بھی نہ ملے گی اور فنک سنڈیکیٹ سے دشمنی بھی ہو جائے گی" ...... عمران نے کہا ۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ ٹھیک ہے ۔ ہم تیار ہیں ۔ کیوں جیکب" ...... سینئر پائلٹ نے دوسرے پائلٹ سے کہا ۔

"جی ہاں ۔ ہمیں کیا اعتراض ہے لیکن میری رقم ۔ وہ کب ملے

Scanned & PDF Copy by RFI

گی"...... سیکنڈ پائلٹ نے کہا۔

"کیا تمہیں اپنے سینئر پر اعتماد ہے۔ تو ہم انہیں دے آپ کے حصے کی رقم"...... عمران نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے"...... سیکنڈ پائلٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں آپ کی آفر منظور ہے جناب۔ آپ ایسا کریں کہ سب سے آخر میں جہاز سے اتریں۔ جب تک ہماری ویگن آجائے گی اور ہم آپ کو اس میں سوار کر کے اپنے حصے تک لے جائیں گے اور پھر وہاں سے باہر نکال بھی دیں گے۔ لیکن رقم آپ کب اور کہاں دیں گے"...... سینئر پائلٹ نے کہا۔

"آپ ایسا کریں کہ ہمیں اپنے ساتھ اپنی رہائش گاہ پر لے جائیں اور وہاں پہنچتے ہی فون کر کے ہم رقم منگوا لیں گے اور آپ کے حوالے کر کے وہاں سے چلے جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"او کے"...... سینئر پائلٹ نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور تھوڑی دیر بعد وہ اپنی سیٹ پر پہنچ گیا۔

"آپ کریو روم گئے تھے"...... صفدر نے عمران سے کہا۔

"ساتھیوں کو بتا دو کہ ہم نے اس وقت جہاز سے اترنا ہے جب تمام مسافر اتر جائیں گے اور اس کے بعد ہم نے پائلٹس کے لئے آنے والی مخصوص ویگن پر سوار ہو جانا ہے۔ سب لوگ تیار رہیں"۔ عمران نے صفدر سے آہستہ سے کہا اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے گردن

موڑی اور پھر سرگوشی کے انداز میں اس نے پچھلی رو میں بیٹھے ہوئے دوسرے ساتھیوں کو بتا دیا۔ اس کے بعد جس طرح عمران نے پائلٹ سے بات کی تھی ایسے ہی ہوا اور وہ ایئرپورٹ سے پائلٹس کے لئے آنے والی مخصوص ویگن میں بیٹھ کر ان کے لئے مخصوص حصے میں پہنچ گئے پھر وہاں سے ایک خصوصی راستے سے نکل کر وہ پائلٹ کی بڑی کار میں سمٹ سمٹا کر اس کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔

"اب میری رقم آپ مجھے دے دیں"...... پائلٹ نے کہا۔

"بالکل جناب۔ ابھی لیں۔ ہم تو سودا نقد کرنے کے قائل ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تنویر کی طرف مڑ گیا۔

"تنویر۔ پائلٹ صاحب کو ان کے باتھ روم میں لے جا کر انہیں مکمل ادائیگی کر دو۔ یہاں اوپن ایریئے میں لین دین اچھا نہیں لگتا۔ لیکن خیال رکھنا۔ نوٹوں کے گننے کی آوازیں ساتھ والے ہمسایوں کے کانوں تک نہ پہنچ سکیں"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ مسٹر"...... تنویر نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا مطلب۔ باتھ روم میں کیوں۔ یہاں دو۔ یہ باتھ روم کا کیا مطلب"...... پائلٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جس فلیٹ میں رہتے ہو۔ اس کی دیواریں بے حد پتلی سی ہیں اور نوٹوں کے گننے کی آوازیں اگر ہمسایوں کے کانوں میں پڑ گئیں تو

Scanned & PDF Copy by RFI

گی"...... سیکنڈ پائلٹ نے کہا۔

"کیا تمہیں اپنے سینئر پر اعتماد ہے۔ تو ہم انہیں دے آپ کے حصے کی رقم"...... عمران نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے"...... سیکنڈ پائلٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں آپ کی آفر منظور ہے جناب۔ آپ ایسا کریں کہ سب سے آخر میں جہاز سے اتریں۔ جب تک ہماری ویگن آجائے گی اور ہم آپ کو اس میں سوار کر کے اپنے حصے تک لے جائیں گے اور پھر وہاں سے باہر نکال بھی دیں گے۔ لیکن رقم آپ کب اور کہاں دیں گے"...... سینئر پائلٹ نے کہا۔

"آپ ایسا کریں کہ ہمیں اپنے ساتھ اپنی رہائش گاہ پر لے جائیں اور وہاں پہنچتے ہی فون کر کے ہم رقم منگوا لیں گے اور آپ کے حوالے کر کے وہاں سے چلے جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"او کے"...... سینئر پائلٹ نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور تھوڑی دیر بعد وہ اپنی سیٹ پر پہنچ گیا۔

"آپ کریو روم گئے تھے"...... صفدر نے عمران سے کہا۔

"ساتھیوں کو بتا دو کہ ہم نے اس وقت جہاز سے اترنا ہے جب تمام مسافر اتر جائیں گے اور اس کے بعد ہم نے پائلٹس کے لئے آنے والی مخصوص ویگن پر سوار ہو جانا ہے۔ سب لوگ تیار رہیں"۔ عمران نے صفدر سے آہستہ سے کہا اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے گردن

موڑی اور پھر سرگوشی کے انداز میں اس نے پچھلی رو میں بیٹھے ہوئے دوسرے ساتھیوں کو بتا دیا۔ اس کے بعد جس طرح عمران نے پائلٹ سے بات کی تھی ایسے ہی ہوا اور وہ ایئر پورٹ سے پائلٹس کے لئے آنے والی مخصوص ویگن میں بیٹھ کر ان کے لئے مخصوص حصے میں پہنچ گئے پھر وہاں سے ایک خصوصی راستے سے نکل کر وہ پائلٹ کی بڑی کار میں سمٹ سمٹا کر اس کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔

"اب میری رقم آپ مجھے دے دیں"...... پائلٹ نے کہا۔

"بالکل جناب۔ ابھی لیں۔ ہم تو سودا نقد کرنے کے قائل ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تنویر کی طرف مڑ گیا۔

"تنویر۔ پائلٹ صاحب کو ان کے باتھ روم میں لے جا کر انہیں مکمل ادائیگی کر دو۔ یہاں اوپن ایریئے میں لین دین اچھا نہیں لگتا۔ لیکن خیال رکھنا۔ نوٹوں کے گننے کی آوازیں ساتھ والے ہمسایوں کے کانوں تک نہ پہنچ سکیں"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ مسٹر"...... تنویر نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا مطلب۔ باتھ روم میں کیوں۔ یہاں دو۔ یہ باتھ روم کا کیا مطلب"...... پائلٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جس فلیٹ میں رہتے ہو۔ اس کی دیواریں بے حد پتلی سی ہیں اور نوٹوں کے گننے کی آوازیں اگر ہمسایوں کے کانوں میں پڑ گئیں تو

Scanned & PDF Copy by RFI

پھر نہ تم زندہ رہو گے اور نہ ہم ۔ تنویر باتھ روم میں جا کر شاور کھول دے گا اور پھر جیبوں سے بڑے نوٹوں کی گڈیاں نکال کر تمہیں دے گا اور خود باہر آ جائے گا تم وہاں انہیں آرام سے گنتے رہنا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پائلٹ سر ہلاتے ہوئے باتھ روم کی طرف مڑ گیا۔ تنویر کے لبوں پر مسکراہٹ تیر گئی اور وہ تیزی سے اس کے پیچھے باتھ روم میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد باتھ روم کا دروازہ کھلا اور تنویر باہر آ گیا۔ اس نے اپنے عقب میں دروازہ بند کر دیا۔

"پائلٹ کو نوٹ گنتے چھوڑ کر آئے ہو ناں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ اب قیامت تک نوٹ ہی گنتا رہے گا۔ آخر لمبی رقم ہے"۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران سمیت باقی ساتھی بھی مسکرا دیئے۔

"اب کیا پروگرام ہے"...... صفدر نے کہا۔

"وہاں سنڈیکیٹ کے افراد جب ہمیں نہ پائیں گے تو لامحالہ وہ انکوائری کریں گے اور انہیں معلوم ہو جانا ہے کہ ہم کس طریقے سے یہاں پہنچے ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ پائلٹ ہمارے متعلق مزید تفصیلات بتانے کے قابل نہ رہ جائے لیکن اب یہاں ہمارا ٹھہرنا بھی خطرناک ہے اور دوسری بات یہ کہ ہمیں لباس بھی تبدیل کرنا ہے اور حلیے بھی اور اس کے لئے ہمیں دو کام کرنے ہوں گے۔ ایک تو یہ کہ ہم نے فوری طور پر یہ فلیٹ چھوڑنا ہو گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ فوری

طور پر ہمیں اسی بلڈنگ میں دوسرا ٹھکانہ بھی حاصل کرنا ہو گا۔ میں نے اس فلیٹ تک آتے ہوئے دو فلیٹ پہلے ایک فلیٹ کے دروازے پر تالا لگا ہوا دیکھا تھا چنانچہ ہم پہلے اس فلیٹ میں منتقل ہوں گے۔ اس لئے تم یہاں ٹھہرو۔ میں جا کر اس کا دروازہ کھولتا ہوں پھر تمہیں بلاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ یہاں ٹھہریں۔ یہ کام میں زیادہ آسانی سے کر لوں گا"۔ خاور نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہاں میں تو بھول ہی گیا تھا۔ لیکن خیال رکھنا یہ پاکیشیا کے تالے نہیں ہیں۔ جن میں تمہیں مہارت حاصل ہے اور آئے روز اخبارات میں خبریں چھپتی رہتی ہیں لیکن آج تک کوئی تمہیں پکڑ نہیں سکا ہے۔ یہ فاک لینڈ کے تالے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو خاور اور دوسرے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ نے تو خاور کو سکہ بند چور بنا دیا ہے تالے کھولنے والا"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے خواہ مخواہ۔ میں نے تو ایسا نہیں کہا اور تمہیں سچ بولنا ہی تھا تو اس کے لئے میرے کاندھے کی کیا ضرورت تھی"...... عمران نے مصنوعی طور پر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کام میں میرے استاد عمران صاحب ہی ہیں"...... خاور نے ہنستے ہوئے کہا اور فلیٹ قہقہوں سے گونج اٹھا اور خاور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران بھی خاور کے اس خوبصورت جواب

Scanned & PDF Copy by RFI

پر بے اختیار ہنس پڑا تھا۔

"میک اپ اور لباسوں کے بارے میں آپ نے کوئی تجویز سوچی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تجویز کیا سوچنی ہے۔ بس بازار جائیں گے وہاں سے لباس خریدیں گے اور ماسک میک اپ کا سامان بھی اور کسی باتھ روم میں جا کر لباس بھی تبدیل کر لیں گے اور میک اپ بھی"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر دوسرے فلیٹ کی کیا ضرورت تھی۔ ہم یہیں سے براہ راست بازار چل پڑتے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ ہم اس وقت تک اس فلیٹ میں رہیں گے جب تک سنڈیکیٹ کے لوگ اس پائلٹ کے فلیٹ کو چیک نہیں کر لیتے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم ان سے راستے میں ہی ٹکرا جائیں۔ ہم تو انہیں نہیں پہچان سکیں گے لیکن وہ ہمیں پہچان لیں گے"...... عمران نے جواب دیا اور اسی لمحے دروازہ کھلا اور خاور اندر آگیا۔

"میں نے دروازہ کھول دیا ہے اور فلیٹ کو چیک بھی کر لیا ہے۔ فلیٹ کسی مرد کا ہے۔ وارڈ روب مردانہ لباسوں سے بھری ہوئی ہے۔ میرے خیال میں ہمیں لباسوں کے لئے مارکیٹ میں نہ جانا پڑے گا"...... خاور نے کہا۔

"اوہ گڈ شو۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے دروازے سے نکلے اور راہداری میں سے ہوتے ہوئے اس دوسرے فلیٹ میں داخل ہو گئے۔ خاور نے سب سے آخر میں اندر آکر دروازہ بند

کر دیا۔

"خاور۔ تم دروازے پر ہی رکو اور چیک کرتے رہو۔ اس پائلٹ کے فلیٹ پر اگر لوگ آئیں تو مجھے بتا دینا"...... عمران نے کہا اور خاور سر ہلاتے ہوئے دروازے کے قریب ہی رک گیا گو دروازہ بند تھا لیکن باہر آنے جانے والوں کے قدموں کی آوازیں اسے بخوبی سنائی دے رہی تھیں اور اسے اندازہ تھا کہ پائلٹ کا فلیٹ کتنے فاصلے پر ہے۔ اس لئے اگر کوئی اس فلیٹ کے دروازے کے سامنے رکا تو وہ قدموں کی آواز سے ہی اندازہ لگا لے گا"...... عمران نے آگے بڑھ کر دوسرے کمرے میں موجود وارڈ روب کھولی۔ وہ واقعی مردانہ لباسوں سے بھری ہوئی تھی۔

"فوری طور پر کام بن جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک لباس باہر نکال لیا۔

"اپنی اپنی پسند کے لباس نکال لو۔ فی الحال چھوٹے بڑے کا خیال نہ رکھنا۔ انیس بیس کا فرق چل جائے گا"...... عمران نے کہا اور لباس لے کر وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی بھی الماری کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران باتھ روم سے باہر آیا تو وہ لباس بدل چکا تھا۔ اس کے بعد کیپٹن شکیل باتھ روم میں داخل ہو گیا اور پھر ایک ایک کر کے ان سب نے لباس بدل لئے۔

"اب تم جا کر لباس بدل لو۔ میں یہاں دروازے پر ڈیوٹی دیتا ہوں"...... عمران نے خاور کے قریب جا کر کہا اور خاور سر ہلاتا ہوا

Scanned & PDF Copy by RFI

الماری کی طرف بڑھ گیا لیکن خاور کے لباس تبدیل کر لینے کے باوجود جب پائلٹ کے فلیٹ کے دروازے پر کوئی نہ رکا تو عمران نے منہ بنا لیا۔

"اب کہاں تک انتظار کریں۔ میرا خیال ہے کہ ایک ایک کر کے نکل چلیں۔ ہم نے کوشش کرنی ہے کہ ہمارے چہرے کم سے کم لوگوں کی نگاہ میں آئیں۔ ٹرانس روڈ پر ایک ہوٹل ہے ٹرانس ہوٹل۔ ہم سب نے وہاں اکٹھے ہونا ہے۔ لیکن وہاں داخل ہونے سے پہلے ہمارے چہرے تبدیل ہو جانے چاہیں۔ تم نے کاؤنٹر پر جا کر پرنس آف ڈھمپ کا نام لینا ہے تو تمہیں مجھ تک پہنچا دیا جائے گا"....... عمران نے کہا۔

"کیا یہ ضروری ہے کہ تم ہم سے پہلے وہاں پہنچ جاؤ"....... تنویر نے کہا۔

"اگر کاؤنٹر مین پرنس آف ڈھمپ کو جاننے سے انکار کر دے تو تم نے ہال میں ہی بیٹھ جانا ہے لیکن علیحدہ علیحدہ اکٹھے نہیں"....... عمران نے کہا۔

"لیکن ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ تم کب آئے ہو۔ ہم کب تک وہاں بیٹھے رہیں گے"....... صفدر نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں تمہیں خود ہی تلاش کر لوں گا"....... عمران نے کہا اور پھر دروازہ کھول کر وہ کمرے سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لفٹ کے ذریعے نیچے پہنچا اور باہر سڑک پر آگیا۔ سڑک پر آتے ہی وہ فٹ

پاتھ پر چلنے والے افراد میں سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور ابھی وہ سو دو سو گز ہی چلا ہو گا کہ اسے ایک سپر مارکیٹ نظر آگئی اور وہ اس میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے وہاں سے ریڈی میڈ میک اپ کا سامان خریدا اور سامان کے ساتھ ساتھ اس نے ڈریس سیکشن سے اپنے ناپ کا لباس بھی خرید لیا کیونکہ یہ لباس اسے قدرے ڈھیلا ڈھالا سا محسوس ہو رہا تھا۔ اپنے ناپ کا لباس خرید کر وہ سپر مارکیٹ کے ایک کونے میں بنے ہوئے باتھ رومز کی ایک قطار کی طرف بڑھ گیا اس نے ایک باتھ روم کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور سب سے پہلے میک اپ کا سامان کھول کر اس نے تیزی سے اپنے چہرے پر مقامی میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ خاصی تیز رفتاری سے چل رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ فاک لینڈ کا مقامی آدمی بن چکا تھا۔ اس نے اپنا پہنا ہوا لباس اتارا اور پھر خریدا ہوا لباس پہن کر اتارے ہوئے لباس میں موجود سارا سامان اس نے پہنے ہوئے سوٹ کی جیبوں میں منتقل کیا اور پھر اتارا ہوا لباس اس نے باقاعدہ تہہ کر کے اسے ڈبے میں ڈالا۔ اس کے ساتھ ہی میک اپ کا سامان بند کر کے اس نے شاپر میں ڈالا اور باتھ روم کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے دونوں تھیلے بیرونی دروازے کے پاس ایک سائیڈ میں بنے ہوئے ردی کے ڈرم میں ڈالے اور تیز تیز قدم اٹھاتا سڑک پر آگیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

Scanned & PDF Copy by RFI

ٹرانس ہوٹل"...... عمران نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی تقریباً نصف گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد ٹیکسی ٹرانس ہوٹل کی دو منزلہ عمارت کے سامنے جا کر رک گئی۔ عمران نے میٹر دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور ساتھ ہی ٹپ بھی دی اور پھر بڑے بڑے قدم اٹھاتا ہوا وہ مین گیٹ کی طرف جانے کی بجائے عمارت کی دائیں طرف کو بڑھ گیا۔ یہاں آخر میں سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں اور سیڑھیوں کے باہر دو مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔

"کراؤن دفتر میں اکیلا ہے یا پریاں بھی ساتھ ہیں اس کے"۔ عمران نے قریب جا کر ایک مسلح آدمی سے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کون ہیں"...... دونوں مسلح افراد نے چونک کر پوچھا۔

"اگر کراؤن اوپر موجود ہے تو اسے بتا دو کہ پرنس آف ڈھمپ بنفس نفیس اس سے ملاقات کے لئے تشریف لائے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ کیا مطلب"...... ان دونوں نے چونک کر کہا۔ اب وہ دونوں بڑی حیرت بھری نظروں سے عمران کو سر سے پیر تک دیکھ رہے تھے۔

"ڈھمپ بھوتوں یا جنوں کی ریاست نہیں ہے۔ انسانوں کی ہے۔ سمجھے۔ تم اس سے بات تو کرو۔ تمہارا باس وہاں کافی عرصہ بطور شاہی مہمان گزار چکا ہے"...... عمران نے ان کی حیرت دیکھتے ہوئے مسکرا

کر کہا تو وہ دونوں چونک پڑے۔

"کیا یہ ریاست فاک لینڈ میں ہے"...... ان میں سے ایک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے تھی لیکن اب ہم نے اسے خلا میں شفٹ کرا دیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری جناب۔ باس دفتر میں موجود نہیں ہیں"...... مسلح دربان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو۔ جب میں اسے فون پر بتاؤں گا تو اس نے سب سے پہلے تم دونوں کے سینوں میں گولیاں اتارنی ہیں۔ کیونکہ پرنس آف ڈھمپ کا اس سے ملاقات کے لئے خود آنا اس کی زندگی کا سب سے بڑا اعزاز ہے جس سے وہ تمہاری وجہ سے محروم ہو جائے گا"...... عمران نے جواب دیا تو ایک دربان نے جیب سے ایک موبائل فون نکالا اور اس کے کئی بٹن یکے بعد دیگرے دبا دیئے۔

"یس"...... چند لمحوں بعد ایک دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران یہ آواز سنتے ہی پہچان گیا کہ یہ کراؤن کی مخصوص آواز ہے وہ اسی طرح دھاڑنے کے سے انداز میں بولنے کا عادی تھا۔

"جیمز بول رہا ہوں باس۔ یہاں ایک مقامی صاحب آئے ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ پرنس آف ڈھمپ ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں لیکن باس۔ وہ باتیں بڑی عجیب سی کرتے ہیں"...... جیمز نے رک رک کر کہا تو دوسری طرف سے چند لمحے خاموشی طاری رہی۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون آیا ہے۔ پھر بتاؤ"...... کراؤن نے جیسے پھٹ پڑنے کے سے انداز میں کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ باس"...... جیمز نے اس بار قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پرنس آف ڈھمپ آیا ہے اور تم نے اسے وہیں روک رکھا ہے۔ اوہ۔ یو نانسنس۔ احمق۔ جلدی بھیجو اسے"...... اس بار دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"یس باس"...... اس بار مسلح آدمی نے تیزی سے کہا اور بٹن آف کر دیا۔

"تشریف لے جایئے جناب۔ ہمیں امید ہے کہ آپ ہمیں معاف کر دیں گے کیونکہ ہمارا پہلے آپ سے تعارف نہ تھا"...... مسلح آدمی نے انتہائی لجاجت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور آئندہ بھی شاید نہ ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ سیڑھیاں چڑھ کر وہ اوپر ایک راہداری میں پہنچا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ راہداری کے اختتام پر موجود بند دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا اور کمرے کے فرش پر بچھے ہوئے دبیز قالین پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی وہ ایک جھٹکے سے مڑا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

"تم۔ تم کون ہو"...... اس ادھیڑ عمر نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس طرح دھاڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ آج تک فیلیا تو تمہاری اس دھاڑ سے ڈری نہیں۔ پرنس آف ڈھمپ کیسے ڈر جائے گا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے اپنے اصل لہجے میں کہا تو ادھیڑ عمر جو کراؤن تھا بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم۔ پرنس تم"...... کراؤن نے اس بار انتہائی مسرت بھرے لہجے میں پہلے سے زیادہ بلند آواز میں چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح عمران کی طرف دوڑ پڑا جیسے اسے اٹھا کر قالین پر پٹخ دے گا۔

"ارے ارے۔ رک جاؤ۔ تمہاری پسلیاں کمزور ہیں۔ فیلیا کی جوتیاں کھا کھا کر۔ ایسا نہ ہو کہ ساری اکٹھی ہی ٹوٹ جائیں اور تم کسی غار میں پڑے دھاڑتے رہ جاؤ"...... عمران نے تیزی سے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا لیکن کراؤن نے آگے بڑھ کر اسے دونوں بازوؤں میں جکڑ لیا اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ایک زور دار قہقہہ نکلا۔ پھر اس نے عمران کو ایک جھٹکا دے کر فضا میں اٹھانا چاہا لیکن دوسرے لمحے اس کا قہقہہ دم توڑتا چلا گیا کیونکہ پوری قوت لگانے کے باوجود وہ عمران کے قدم زمین سے نہ اٹھا سکا تھا۔

"اب۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم واقعی پرنس ہو"...... کراؤن

Scanned & PDF Copy by RFI

نے شرمندہ سے انداز میں ہنستے ہوئے کہا اور عمران کو چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا۔

"اور مجھے یقین آگیا ہے کہ تم ابھی تک کراؤن ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کراؤن قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"بس ایک تم ہی ہو جس کے مقابل مجھے ہمیشہ ہی شرمندہ ہونا پڑتا ہے ورنہ تو بڑے بڑے پہلوان میرے بازوؤں میں پچکنے لگ جاتے ہیں"...... کراؤن نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر عمران کو ساتھ لئے وہ ایک سائیڈ میں پڑے ہوئے صوفوں کی طرف بڑھ گیا۔

"کاغذی پہلوان ہوں گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کراؤن ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"سب سے پہلے تو ایک کام کرو کہ ہوٹل کے کاؤنٹر پر اطلاع دے دو کہ جو کوئی بھی کاؤنٹر پر آکر پرنس آف ڈھمپ کا نام لے اسے خاموشی سے یہاں بھجوا دیا جائے۔ میرے چار ساتھیوں نے آنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا"...... کراؤن نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر وسیع و عریض میز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"پہلے کاؤنٹر مین سے پوچھ لینا کہ اب تک کسی نے یہ نام لیا ہے یا نہیں اور اگر لیا ہے اور کاؤنٹر مین نے اسے واپس بھجوا دیا ہے تو وہ ہال میں موجود ہوگا۔ اسے تلاش کر کے یہاں بھجوا دے"...... عمران نے کہا اور کراؤن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر کے اس نے کاؤنٹر مین سے بات شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور واپس مڑ گیا۔

"ابھی تک تو کوئی نہیں آیا۔ البتہ اب جو آئے گا وہ یہاں پہنچ جائے گا"...... کراؤن نے دوبارہ سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اب تم سناؤ فیلیا کی گنتی کا کیا حال ہے۔ اب بھی سو کے قریب پہنچ کر بھول جاتی ہے یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ سو کے قریب جا کر بھول جانے کا کیا مطلب"۔ کراؤن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے خود مجھے بتایا تھا کہ جب اسے تم پر غصہ آتا ہے تو وہ تمہارے سر پر جوتیاں برسانا شروع کر دیتی ہے۔ اور ہمیشہ ننانوے پر پہنچ کر گنتی بھول جاتی ہے اور پھر ایک سے گننا شروع کر دیتی ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کراؤن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت اداسی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"ارے ارے۔ کیا ہوا۔ کیا فیلیا نے جوتیاں مارنی بند کر دی ہیں۔ پھر تو خوشی کی بات ہے۔ اداس کیوں ہو گئے ہو"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"فیلیا دو ماہ پہلے ایک ایئر کریش میں ہلاک ہو چکی ہے"۔ کراؤن نے آہستہ سے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر

Scanned & PDF Copy by RFI

یکلخت شدید افسوس بھرے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ کراؤن اور فیلیا کے درمیان انتہائی گہرے تعلقات تھے اور فیلیا سے شادی کے بعد کراؤن نے کسی اور عورت کی طرف دیکھنے کی بھی قسم اٹھا رکھی تھی۔ وہ کافی عرصہ سے کراؤن اور فیلیا سے واقف تھا۔ کراؤن پہلے ایکریمیا میں رہتا تھا لیکن پھر اس نے ایکریمیا سے نقل مکانی کر کے یہاں ہوٹل بنا لیا کیونکہ فیلیا فاک لینڈ کی رہنے والی تھی اور اس نے کراؤن سے خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ اپنے وطن میں ہی رہنا چاہتی ہے اور کراؤن اس سے اس قدر محبت کرتا تھا کہ اس نے فیلیا کے صرف ایک بار کہنے پر ہی ایکریمیا میں اپنا انتہائی شاندار بزنس فروخت کر دیا اور یہاں آگیا تھا۔ اسے فاک لینڈ آئے ہوئے پانچ چھ سال ہو گئے تھے۔ ان سالوں میں عمران ویسے ہی ایک بار یہاں اس سے اور فیلیا سے ملنے آیا تھا۔ اس کے بعد اب آیا تھا۔ کراؤن فیلیا سے شادی کرنے سے پہلے ایکریمیا کی جرائم پیشہ دنیا میں خاصا مشہور آدمی تھا لیکن فیلیا انتہائی نیک فطرت خاتون تھی۔ اس نے کراؤن کو جرائم کی دنیا سے باہر نکال لیا اور اب یہاں فاک لینڈ میں تو کراؤن بس ہوٹل بزنس ہی کرتا تھا اس کا کسی قسم کے جرائم سے کوئی تعلق یا واسطہ نہ رہا تھا۔

"اوہ۔ ویری سیڈ کراؤن۔ مجھے فیلیا کی موت پر دلی افسوس ہوا ہے اور مجھے یہ بھی احساس ہے کہ اس کی موت سے تم پر کیا اثرات ہوئے ہوں گے۔ آئی۔ ایم۔ سوری"...... عمران نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ پرنس۔ ایک ماہ تک تو میں اپنے آپ کو ہی نہ سنبھال سکا

تھا لیکن بہرحال اب کیا کیا جا سکتا ہے اس لئے مجبوراً کام تو کرنا ہی پڑتا ہے"...... کراؤن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور کراؤن اٹھ کر میز کی طرف بڑھ گیا۔

"یس"...... اس نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب آئندہ اطلاع دینے کی ضرورت نہیں ہے"۔ کراؤن نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ کمرے کے بائیں ہاتھ پر موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تمہارا ایک ساتھی آیا ہے۔ میں دروازہ کھول دوں"...... کراؤن نے کہا اور پھر اس کے دروازہ کھولتے ہی تنویر اندر داخل ہوا۔ گو اس نے مقامی میک اپ کر رکھا تھا لیکن اس نے لباس تبدیل نہ کیا تھا۔ وہی لباس جو اس خالی فلیٹ کی الماری سے اس نے پہنا تھا وہی اس نے پہن رکھا تھا۔ شاید وہ اسے فٹ تھا۔ اس کے علاوہ عمران کی نظریں بھلا کیسے تنویر کو نہ پہچان سکتیں۔ تنویر اندر داخل ہو کر ایک لمحے کے لئے ٹھٹھک کر رک گیا۔

"آؤ تنویر"...... عمران نے اصل لہجے میں کہا تو تنویر نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھنے لگا۔

"یہ تنویر ہے۔ میرا ساتھی اور تنویر یہ کراؤن ہے اس ہوٹل کا مالک اور میرا بہترین دوست"...... عمران نے وہیں بیٹھے بیٹھے تنویر اور کراؤن دونوں کا ایک دوسرے سے تعارف کراتے ہوئے کہا اور

Scanned & PDF Copy by RFI

کراؤن نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں تنویر سے مصافحہ کیا۔

"ارے ہاں پرنس۔ تم نے اب تک بتایا ہی نہیں کہ تم کیا پیو گے۔ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ تم شراب نہیں پیتے۔ لیکن یہاں شراب کے علاوہ اور کسی مشروب کے بارے میں مجھے معلوم ہی نہیں"۔ کراؤن نے تنویر کے ساتھ ہی واپس آکر صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ابھی نہیں۔ باقی ساتھی آجائیں پھر مشروب بھی پی لیں گے اور باتیں بھی ہو جائیں گی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کراؤن نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے صفدر، کیپٹن شکیل اور خاور بھی آگئے۔

"اب تم ہاٹ کافی منگوالو"....... عمران نے کہا اور کراؤن مسکراتا ہوا اٹھا اور ایک بار پھر میز کی طرف بڑھ گیا۔

"کوئی پرابلم تو پیدا نہیں ہوا"....... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا لیکن سب نے نفی میں سرہلا دیئے۔

"میں نے آرڈر دے دیا ہے۔ میرے آدمی کسی اور ہوٹل سے ہاٹ کافی لے آئیں گے اس لئے کچھ دیر تو لگے گی"....... کراؤن نے دوبارہ آکر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اب تم بتاؤ کہ فنک سنڈیکیٹ سے تمہارا کس قدر تعلق ہے"....... عمران نے کہا تو کراؤن بے اختیار چونک پڑا۔

"فنک سنڈیکیٹ۔ کیا مطلب کیا تم یہاں فنک سنڈیکیٹ کے خلاف کام کرنے آئے ہو"....... کراؤن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

"نہیں۔ مجھے سنڈیکیٹ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے صرف فنک سے ہے"....... عمران نے کہا۔

"میرا تو ان سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ میں ایسی پارٹیوں سے کوئی تعلق رکھتا ہوں لیکن دارالحکومت کا فنک سنڈیکیٹ سے گہرا تعلق ہے۔ ایک لحاظ سے یہاں اصل حکومت فنک سنڈیکیٹ کی ہے۔ وہ جو چاہے کریں۔ کوئی ان کی طرف انگلی اٹھانے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ یہاں کے تقریباً تمام ہوٹل، کلب اور بار وغیرہ سب اس سنڈیکیٹ کی ملکیت ہیں لیکن فنک کبھی سامنے نہیں آیا۔ صرف اس کا نام ہر وقت دارالحکومت سان میں گونجتا رہتا ہے۔ ویسے یہاں دارالحکومت میں اس کا ایک شاندار محل ہے جسے فنک پیلس کہا جاتا ہے۔ وہ مستقل طور پر وہیں رہتا ہے"....... کراؤن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ کسی فنکشن میں بھی نہیں آتا۔ حالانکہ میں نے سنا ہے کہ وہ بڑا مخیر آدمی ہے"....... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ بے شمار فلاحی ادارے اس کے دیئے ہوئے فنڈز سے چل رہے ہیں لیکن اسے کبھی کسی تقریب میں نہیں دیکھا گیا میں نے بھی اسے صرف ایک بار ٹیلی ویژن پر دیکھا تھا جب اس کے بارے میں ایک دستاویزی فلم دکھائی گئی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ وہ کتنے فلاحی اداروں کو چلاتا ہے"....... کراؤن نے جواب دیا۔ اسی لمحے

Scanned & PDF Copy by RFI

اندرونی دروازہ کھلا اور ایک آدمی ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ٹرالی پر ہاٹ کافی کے برتن موجود تھے۔ چند لمحوں بعد ہاٹ کافی سب کو سرو کر دی گئی اور کافی لے آنے والا آدمی ٹرالی کو ایک طرف کھڑی کر کے خاموشی سے واپس چلا گیا۔

"اس کا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو کراؤن نے اس کا حلیہ بتا دیا۔

"کیا فنک پیلس جا کر اس سے ملاقات کی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ کسی سے ملاقات نہیں کرتا۔ چاہے وہ فاک لینڈ تو کیا ایکریمیا کا صدر ہی کیوں نہ ہو اور پیلس میں سوائے اپنی بیٹی کے اور باہر کا آدمی داخل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی وہاں فون کال ملائی جا سکتی ہے اور نہ ہی اس کا نمبر کسی ایکس چینج میں ہے اور نہ کسی آدمی کے پاس۔ ویسے میں نے سنا ہے کہ فنک پیلس میں اس قدر زبردست حفاظتی اقدامات ہیں کہ اس کی بیٹی وینا کو اس میں داخل ہو کر اپنے باپ تک پہنچنے میں تین گھنٹے لگ جاتے ہیں اور اس دوران اس کی چیکنگ ہوتی رہتی ہے"...... کراؤن نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"اس محل میں کام کرنے والے لوگ تو آتے جاتے رہتے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ آج تک تو کسی نے کسی بھی شخص کو نہ محل میں جاتے دیکھا ہے اور نہ باہر آتے اور نہ کسی کے متعلق معلوم ہے کہ کون اس محل میں کام کرتا ہے۔ نجانے اس نے کیا سسٹم بنا رکھا ہے"۔ کراؤن نے کہا۔

"اس کا کوئی دست راست تو ہو گا جو فنک سنڈیکیٹ کو کنٹرول کرتا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"بے شمار گروپ ہیں اور ان سب کے علیحدہ علیحدہ باس ہیں۔ ویسے ایک آدمی رابرٹ کے بارے میں سنا ہے کہ وہ اس کا دست راست ہے۔ ویسے اس رابرٹ کے بارے میں بھی میں کچھ نہیں جانتا"۔ کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی بیٹی وینا کس یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اور ہوسٹل میں رہتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں نیشنل یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔ انتہائی معصوم سی لڑکی ہے۔ ایک بار یونیورسٹی کے فنکشن میں میں نے اسے دیکھا تھا لیکن آخر تم چاہتے کیا ہو۔ کیا تمہیں فنک سے کوئی خاص کام ہے"...... کراؤن نے کہا۔

"ہاں۔ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ تم یہ خیال ہی دل سے نکال دو"...... کراؤن نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کوئی اور راستہ نکال لوں گا۔ فی الحال تم ایسا کرو کہ ہمیں کوئی ایسا ٹھکانہ دے دو جس کا علم سوائے تمہارے اور کسی کو نہ ہو۔ وہاں کاریں بھی ہونی چاہئیں اور اسلحہ وغیرہ بھی"۔

Scanned & PDF Copy by RFI

عمران نے کہا تو کراؤن بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ۔ کہیں تم فنک کے خلاف براہ راست کوئی کارروائی تو نہیں کرنا چاہتے"....... کراؤن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اگر میرا ایسا ارادہ ہو تو پھر"....... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے خشک لہجے میں کہا۔

"تو پھر میں تمہیں اس کارروائی سے منع ضرور کروں گا کیونکہ یہ صریحاً خودکشی ہے لیکن اگر تم نہ مانو گے تو پھر مجھ سے جو ہو سکے گا میں تمہاری اس معاملے میں مکمل مدد کروں گا"....... کراؤن نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ تمہاری عظمت ہے کراؤن کہ تم میرے متعلق اس حد تک جانے کا سوچ رہے ہو ۔ لیکن تم فکر نہ کرو ۔ تمہارا درمیان میں کسی طرح کوئی حوالہ نہ آئے گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ فنک سنڈیکیٹ یہاں حد درجہ طاقتور ہے اور تمہارا اب جرائم کی دنیا سے کوئی تعلق نہیں رہا ۔ ویسے ایک بات بتا دوں کہ ہماری یہاں آمد کا فنک سنڈیکیٹ کو علم ہو چکا ہے اور انہوں نے ایئرپورٹ پر ہی ہم پر حملہ کرنے کی کوشش کی ۔ اس وقت ہم اپنی اصل شکلوں میں تھے لیکن ہمیں پہلے اطلاع مل گئی اور ہم ان کے گھیرے سے نکل گئے اور پھر ہم نے لباس بھی تبدیل کر لئے اور چہرے بھی ۔ اس کے بعد علیحدہ علیحدہ یہاں آئے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"ہونہہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ فنک سنڈیکیٹ کی اس بار واقعی

شامت آ گئی ہے جو اس نے پرنس آف ڈھمپ پر ہاتھ ڈال دیا ہے اوکے میرے پاس ایک ایسی رہائش گاہ ہے جس کا علم مجھے اور فیلیا کے علاوہ اور کسی کو نہ تھا ۔ وہاں میں اور فیلیا کبھی کبھی جا کر رہتے تھے ۔ اب فیلیا تو اس دنیا میں نہیں ہے ۔ ہوتی بھی تو ظاہر ہے وہ زبان نہ کھولتی ۔ وہاں دو کاریں موجود ہیں البتہ اسلحہ وہاں نہیں ہے"....... کراؤن نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ اسلحہ یہاں مارکیٹ سے مل جائے گا"....... عمران نے کہا اور کراؤن اٹھا اور میز کی طرف بڑھ گیا ۔ وہ گھوم کر میز کی دوسری طرف گیا ۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں سے ایک کی رنگ نکال کر اس نے دراز بند کر دی اور پھر اٹھنے لگا ہی تھا کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی ۔ کراؤن نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... کراؤن نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس ۔ آپ کے دوست چیف سیکرٹری صاحب کی رہائش گاہ کو فنک سنڈیکیٹ والوں نے میزائلوں سے تباہ کر دیا ہے ۔ چیف سیکرٹری صاحب وہاں موجود نہ تھے اس لئے وہ بچ گئے ہیں ۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف سیکرٹری کی رہائش گاہ پر فنک سنڈیکیٹ والوں کو حملہ کرنے کی کیا ضرورت تھی ۔ چیف سیکرٹری نے تو کبھی فنک یا سنڈیکیٹ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی تھی"....... کراؤن نے

Scanned & PDF Copy by RFI

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے اس سلسلے میں خود جو معلومات اکٹھی کی ہیں ان کے مطابق سنڈیکیٹ والوں کو دراصل پانچ ایشیائی افراد کی تلاش تھی جو انہیں ایئرپورٹ پر دھوکہ دے کر نکل گئے تھے۔ یہ پانچوں افراد چیف سیکرٹری کے مہمان بن کر ان کی رہائش گاہ پر موجود تھے جس کا علم سنڈیکیٹ والوں کو ہو گیا اور انہوں نے کوٹھی کو میزائلوں سے ہی اڑا دیا اور وہ پانچوں ایشیائی افراد بھی اس حملے میں ختم ہو گئے۔ جب پولیس نے ان افراد کی جلی ہوئی لاشیں ایمبولینس میں ڈال کر پولیس ہیڈ کوارٹر بھجوائیں تو راستے میں سنڈیکیٹ کے افراد نے ان لاشوں کو حاصل کیا اور اپنے کسی ٹھکانے پر لے گئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ یہ لاشیں کہاں لے جائی گئی ہیں"۔ کراؤن نے کہا۔

" معلوم تو کیا جا سکتا ہے باس۔ لیکن اگر اس کی اطلاع سنڈیکیٹ کو ہو گئی کہ ہم ان کے معاملات میں دلچسپی لے رہے ہیں تو پھر ہمارا حشر بھی عبرت ناک ہو سکتا ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" ٹھیک ہے۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ جو کچھ تم نے بتایا ہے اتنا ہی کافی ہے"...... کراؤن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" مجھے یقین ہے کہ تمہاری جگہ چیف سیکرٹری کے مہمان قربان ہو گئے ہیں"...... کراؤن نے واپس آکر صوفے پر بیٹھتے ہوئے عمران سے

کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر پوچھا کیونکہ ایک تو اس نے فون میں ہونے والی بات چیت نہ سنی تھی اور دوسرے وہ میز سے کافی دور بیٹھے ہوئے تھے اور پھر عمران نے اس لئے اس کال پر توجہ نہ دی تھی کہ اس کا خیال تھا کہ کراؤن کی کوئی بزنس کال ہو گی۔

" ابھی ایک کال آئی ہے"...... کراؤن نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی تمہارا خیال درست ہے لیکن کیا چیف سیکرٹری تمہارا دوست ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ میرے اس سے خاصے قریبی تعلقات ہیں"...... کراؤن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" کیا تم اس سے رابطہ کر کے معلوم کر سکتے ہو کہ یہ پانچ ایشیائی کون تھے۔ ان کے قدوقامت وغیرہ کے بارے میں معلومات"۔ عمران نے کہا۔

" کیوں۔ تم کیوں پوچھنا چاہتے ہو"...... کراؤن نے چونک کر پوچھا۔

" میں صرف یہ کنفرم کرنا چاہتا ہوں کہ ان ایشیائی افراد کے قدوقامت اگر ہم سے ملتے جلتے ہوں گے تو یہ ہمارے لئے انتہائی فائدہ مند رہے گا۔ اس طرح سنڈیکیٹ اور فنک دونوں مطمئن ہو جائیں گے اور اس کے بعد ہم اطمینان سے اپنا کام کر سکیں گے"...... عمران

Scanned & PDF Copy by RFI

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ اس طرح براہ راست پوچھنا تو اسے شک میں ڈال دے گا البتہ ہم یہاں بیٹھے بیٹھے بھی معلوم کر سکتے ہیں"...... کراؤن نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہاں بیٹھے بیٹھے ۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں ہر ایک گھنٹے بعد مقامی نیوز بلیٹن ٹی وی پر نشر کیا جاتا ہے جس میں اس ایک گھنٹے کے دوران ہونے والے اہم واقعات کی تازہ ترین خبریں باتصویر نشر کی جاتی ہیں ۔ چیف سیکرٹری کی کوٹھی پر میزائلوں کا حملہ انتہائی اہم واقعہ ہے اس لئے اسے لازماً نشر کیا جائے گا اور اس کی تفصیلی فلم بھی دکھائی جائے گی ۔ اس فلم کے دوران ان لوگوں کے فوٹو بھی شامل ہوں گے"...... کراؤن نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ کراؤن اٹھا اور ایک بار پھر میز کی طرف بڑھ گیا اور اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ریموٹ کنٹرول نکالا اور پھر جیسے ہی اس کے بٹن پریس کئے ایک کونے میں موجود ٹی وی سکرین روشن ہو گئی ۔ اس پر موسیقی کا پروگرام نشر ہو رہا تھا۔

"نیوز بلٹن کا وقت ہونے والا ہے"...... کراؤن نے کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی کا وقت دیکھتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ کراؤن بھی عمران کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گیا ۔ سب کی نظریں ٹی وی سکرین پر جمی ہوئی تھیں اور پھر تقریباً پانچ منٹ بعد نیوز بلٹن نشر کیا جانے لگا اور یہ بلٹن واقعی چیف سیکرٹری کی کوٹھی پر میزائلوں کے حملے کے بارے میں تھا ۔ سکرین پر کوٹھی کے مناظر دکھائے جا رہے تھے اور پس منظر میں نیوز ریڈر مسلسل تفصیلات بتا رہا تھا ۔ عمران اور اس کے ساتھی غور سے یہ سارے مناظر دیکھ رہے تھے ۔ حملہ واقعی انتہائی خوفناک تھا ۔ پوری کوٹھی مکمل طور پر تباہ ہو گئی تھی ۔ کوٹھی میں موجود تمام افراد ہلاک ہو گئے تھے اور پھر جب لاشوں کو دکھایا جانے لگا تو عمران پوری توجہ سے ان لاشوں کو دیکھنے لگا تھوڑی دیر بعد پانچ لاشوں کے ایک گروپ کو دکھایا گیا جو اکٹھی ہی ایک کمرے سے ملی تھیں اور مکمل طور پر اس طرح جل چکی تھیں کہ ان کی پہچان ہی مشکل ہو رہی تھی ۔ نیوز ریڈر نے بتایا کہ چیف سیکرٹری صاحب نے بتایا ہے کہ یہ پانچوں افراد اس کے کافرستانی دوست تھے ۔ وہ کافرستان سے یہاں تفریح کرنے آئے تھے اور آج ہی ان کے مہمان بنے تھے کہ اس حملے کا شکار ہو گئے ۔ چند لمحوں بعد منظر تبدیل ہو گیا۔

"ان کے قد و قامت گو مکمل طور پر تو ہمارے جیسے نہیں ہیں لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ ملتے جلتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے مکمل طور پر تو تب ہی ہو سکتے تھے کہ جب ہم ان کی جگہ ہوتے"...... صفدر نے کہا اور عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"کراؤن ۔ کیا تم کسی طرح یہ معلوم کر سکتے ہو کہ فنک سنڈیکیٹ اور خصوصاً فنک نے ان لاشوں سے کیا حتمی نتیجہ نکالا ہے ۔ کیا وہ قطعی

Scanned & PDF Copy by RFI

مطمئن ہو گئے ہیں کہ انہوں نے ہمیں شکار کر لیا ہے یا نہیں۔ یہ نتیجہ ہماری آئندہ کارروائی کے لئے انتہائی اہم ثابت ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"میں کوشش کرتا ہوں۔ رابرٹ کے آفس میں کام کرنے والا ایک آدمی میرا گہرا دوست ہے۔ میں اس سے بات کرتا ہوں"۔ کراؤن نے کہا اور اٹھ کر میز کی طرف بڑھ گیا البتہ اس نے اٹھنے سے پہلے ریموٹ کنٹرول کی مدد سے ٹی وی آف کر دیا تھا۔ میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ کر اس نے کسی کو فون کیا اور پھر رسیور رکھ کر وہ عمران کی طرف آ گیا۔

"میں نے بات کر لی ہے۔ جیسے ہی کوئی نتیجہ نکلا مجھے اطلاع مل جائے گی"...... کراؤن نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے بعد وہ دوسری گفتگو میں مصروف ہو گئے پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کراؤن اٹھ کر ایک بار پھر میز کی طرف بڑھ گیا اس نے میز کے پاس جا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کراؤن نے کہا۔

"او کے شکریہ"...... دوسری طرف سے آنے والی بات سننے کے بعد کراؤن نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ واپس مڑ گیا۔

"مبارک ہو پرنس۔ تمہارا مقصد پورا ہو گیا ہے"...... کراؤن نے قریب آ کر کہا۔

"کیسے۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ یہ بہت اہم بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"لاشوں کو رابرٹ نے ایک ڈاکٹر مائیکل کے ذریعے چیک کرایا ہے۔ یہ ڈاکٹر شناخت کرنے کے معاملات کا ماہر ہے۔ فنک نے اس ڈاکٹر کی ٹپ دی تھی اور ساتھ ہی رابرٹ کو بتایا تھا کہ شناخت کے لئے بالوں کی جڑوں کو چیک کیا جا سکتا ہے کیونکہ مقامی افراد اور ایشیائی افراد کے بالوں کی جڑوں میں موجود کیمیائی مواد مختلف ہوتا ہے لیکن اس ڈاکٹر کو اور بھی بہت سے طریقے آتے ہیں اور اس نے رابرٹ کو حتمی رپورٹ دے دی ہے اور فنک نے بھی ڈاکٹر مائیکل کی رپورٹ کو تسلیم کر لیا ہے"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔ اب ہمارے سروں سے بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہے۔ اب ہم اطمینان سے اپنا کام کر سکیں گے"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن خیال رکھنا۔ اگر سنڈیکیٹ اور فنک کو ذرا بھی شک پڑ گیا کہ تم زندہ ہو تو وہ ایک بار پھر پوری طاقت سے تم پر چڑھ دوڑیں گے۔ تم نے دیکھا کہ وہ کارروائی کرنے میں کسی کا بھی لحاظ نہیں کرتے اور نہ ہی وقت ضائع کرتے ہیں۔ چیف سیکرٹری بہت بڑا عہدہ ہے لیکن انہیں جیسے ہی اطلاع ملی کہ پانچ ایشیائی افراد ان کی کوٹھی میں موجود ہیں تو انہوں نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے چیف سیکرٹری کی کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دیا اور تم نے خود خبریں سنی ہیں۔ سارے شہر کو معلوم ہے کہ یہ حملہ سنڈیکیٹ نے کیا ہے لیکن نیوز ریڈر بار بار نامعلوم حملہ آور کہہ رہا تھا"...... کراؤن نے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"تم فکر نہ کرو کراؤن۔ہم کوئی ایسا احمقانہ قدم نہیں اٹھائیں گے کہ جس سے ہماری جانیں خطرے میں پڑ جائیں"....... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"وہ تو مجھے معلوم ہے میں تو ویسے ہی تمہیں محتاط رہنے کا کہہ رہا تھا یہ لو کوٹھی کی چابی۔کی رنگ کے ساتھ ٹوکن موجود ہے۔اس کے علاوہ کوئی بھی کام میرے لائق ہو تو تم بلا تکلف مجھے فون کر سکتے ہو"....... کراؤن نے کی رنگ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ کراؤن"....... عمران نے کہا اور کی رنگ لے کر وہ اٹھ کھڑا ہوا

"آؤ بھئی اب چلیں"....... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر کراؤن سے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے وہ سب عمران کے پیچھے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جس سے عمران دفتر میں آیا تھا۔کراؤن سیڑھیوں تک انہیں الوداع کرنے آیا تھا۔

فنک کے چہرے پر اطمینان کے ساتھ ساتھ قدرے مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔اسے ابھی رابرٹ کے ذریعے ڈاکٹر مائیکل کی حتمی رپورٹ مل چکی تھی اور اس حتمی رپورٹ کے مطابق چیف سیکرٹری کی کوٹھی میں ہلاک ہونے والے پانچ افراد کا تعلق واقعی ایشیا سے ہی تھا اس کا مطلب تھا کہ سنڈیکیٹ والوں نے فوری کارروائی کرتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کا فوری خاتمہ کر دیا تھا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس ماسٹر"....... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

"اسرائیل کے جناب زارش سے میری بات کراؤ فوراً"....... فنک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"یس"...... فنک نے کہا۔

"اسرائیل کے جناب زارش آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"...... فنک نے کہا۔

"ہیلو۔ زارش بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد زارش کی آواز سنائی دی۔

"تمہارے مخبروں نے تمہیں اطلاع تو دے دی ہو گی کہ ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی عمران اور اس کے چار ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا ہے"...... فنک نے بڑے اطمینان بھرے بلکہ قدرے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ نہیں ابھی تک تو مجھے ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ کیا واقعی ایسا ہو چکا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں اور اس کی حتمی تصدیق بھی کرا لی گئی ہے"...... فنک نے جواب دیا۔

"یہ سب کچھ اس قدر آسانی سے اور اس قدر جلدی کیسے ہو گیا"۔ زارش کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اسے فنک کی بات پر یقین نہیں آ رہا۔

"فنک اسی طرح کام کرتا ہے مائی ڈیئر زارش"...... فنک نے پہلی بار قدرے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا تم اس کی تفصیل بتاؤ گے تاکہ میں اسرائیل کے اعلیٰ حکام کو

اس کی تفصیلی رپورٹ دے سکوں"...... زارش نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں"...... فنک نے کہا اور پھر اس نے رابرٹ کی بتائی ہوئی تمام تفصیل اسے سنا دی۔

"کیا چیف سیکرٹری سے اس بات کی تصدیق کر لی گئی ہے کہ اس کے مہمان واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے"...... زارش نے کہا۔

"اس کی ضرورت ہی کیا تھی۔ میرے آدمی ان کا تعاقب کرتے ہوئے اس کی کوٹھی تک گئے اور پھر کوٹھی کو اڑا دیا گیا"...... فنک نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ان کی لاشیں تو موجود ہوں گی"...... زارش نے کہا۔

"نہیں۔ ڈاکٹر مائیکل کے تصدیق کرنے کے بعد میں نے انہیں برقی بھٹی میں ڈلوا دیا ہے۔ میں نے انہیں رکھ کر کیا کرنا تھا"۔ فنک نے جواب دیا۔

"لارڈ فنک۔ تم انتہائی ذہین آدمی ہو اور تمہاری ذہانت کے سب قائل ہیں۔ میں خود بھی تمہیں انتہائی ذہین سمجھتا ہوں۔ اس لئے میرا مشورہ ہے کہ مطمئن ہو کر بیٹھ جانے کی بجائے تم اس بارے میں مزید معلومات حاصل کرو۔ خاص طور پر اس چیف سیکرٹری سے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پانچوں افراد کوئی اور ہوں۔ آخر دارالحکومت سان میں صرف عمران اور اس کے ساتھی ہی ایشیائی نہ ہوں گے اور ایشیائی افراد بھی تو وہاں موجود ہو سکتے ہیں اور فاک لینڈ کا چیف سیکرٹری اس طرح کھلے عام عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنا مہمان نہیں بنا سکتا"۔

Scanned & PDF Copy by RFI

زارش نے کہا۔

" تم خواہ مخواہ ان لوگوں سے خوفزدہ ہو۔ وہ ختم ہو چکے ہیں۔ ہم نے ہر قسم کی تصدیق کر لی ہے اور یہ کافی ہے "....... فنک نے اس بار قدرے ناگوار سے لہجے میں کہا

" ٹھیک ہے۔ اگر تم مطمئن ہو تو ٹھیک ہے۔ گڈ بائی "۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ فنک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" یہ لوگ نجانے ان سے اس قدر خوفزدہ کیوں ہیں "....... فنک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

" یس ماسٹر "....... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

" رابرٹ سے بات کراؤ۔ فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور فنک نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "....... فنک نے کہا۔

" رابرٹ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے ماسٹر "....... دوسری طرف سے پی اے نے کہا۔

" بات کراؤ "....... فنک نے کہا۔

" رابرٹ بول رہا ہوں ماسٹر "....... چند لمحوں بعد رابرٹ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" رابرٹ۔ اس چیف سیکرٹری سے معلومات حاصل کی ہیں۔ وہ ان پانچ لاشوں کے بارے میں کیا کہتا ہے "....... فنک نے کہا۔

" جناب۔ اس کی ضرورت ہی نہیں ہے یہ وہی پانچ افراد تھے۔ ویسے نیوز بلٹن پر چیف سیکرٹری کا بیان نشر کیا گیا ہے۔ اس نے انہیں کافرستانی مہمان کہا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ اب جھوٹ بول رہا ہے تاکہ اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہو سکے "....... رابرٹ نے جواب دیا۔

" لیکن کیا دارالحکومت میں ایشیائی افراد صرف وہی عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے اور بھی تو ہو سکتے ہیں۔ کیا میزائل فائر کرنے سے پہلے ان کے حلیے چیک کر لئے تھے "....... فنک نے کہا۔

" نہیں جناب۔ صرف اتنی رپورٹ ملی تھی کہ پانچ افراد کو چیک کیا گیا ہے "....... رابرٹ نے کہا۔

" تم ایسا کرو۔ اس بارے میں تفصیل سے چھان بین کراؤ۔ ایسا نہ ہو کہ ہم مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں اور وہ لوگ ہمیں کوئی نقصان پہنچا جائیں "....... فنک نے کہا۔

" یس ماسٹر "....... دوسری طرف سے رابرٹ نے کہا۔

" مجھے تفصیلی رپورٹ دینا "....... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

سفید رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے دارالحکومت سان کی فراخ سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ یہ سڑک دارالحکومت سے باہر مضافات کی طرف جانے والی سڑک تھی اس لئے اس پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی۔ کار کے سٹیئرنگ پر عمران خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صفدر اور عقبی سیٹوں پر کیپٹن شکیل اور خاور بیٹھے ہوئے تھے۔ تنویر کو وہ کوٹھی پر چھوڑ آئے تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ اس انداز میں وینا سے مل کر اس سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"گالیاں اور کوسنے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صفدر کے ساتھ ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا خاور بھی عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا جبکہ کیپٹن شکیل کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔

"کیا مطلب۔ گالیاں اور کوسنے۔ یہ کیا بات ہوئی"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کسی شریف خاتون سے جب ہم جیسی شکلوں والے افراد جا کر ملتے ہیں تو شریف خاتون سے کیا حاصل کر سکتے ہیں۔ یہی گالیاں اور کوسنے ہی ملیں گے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا تو صفدر اور خاور بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ کی بات تو درست ہے۔ میں نے تو اس پوائنٹ پر غور نہیں کیا تھا۔ ہمارے میک اپ تو واقعی شریف لوگوں جیسے نہیں ہیں۔ لیکن کیا ہم میک اپ تبدیل نہ کر سکتے تھے"...... صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پھر وینا کو خوفزدہ کیسے کیا جاتا۔ پھر تو گالیوں اور کوسنوں کے ساتھ ساتھ جوتیاں بھی کھانی پڑتیں"...... عمران نے جواب دیا اور کار ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"اچھا میں سمجھ گیا کہ آپ یونیورسٹی کیوں جا رہے ہیں لیکن عمران صاحب۔ وینا فنک کی اکلوتی بیٹی ہے اس لئے لامحالہ فنک نے اس کی حفاظت کے انتہائی سخت انتظامات کر رکھے ہوں گے۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ اسے فوری طور پر ہمارے وینا سے ملنے کی اطلاع مل جائے اور اس کے آدمی الٹا ہماری گردنیں پکڑ لیں"...... صفدر نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے صفدر۔ کیا عمران صاحب وینا کے ہوسٹل میں اس کے کمرے میں جا کر اس سے مذاکرات کریں گے تاکہ پورے

Scanned & PDF Copy by RFI

ہوسٹل کو اس ملاقات کا علم ہوجائے"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا مطلب"...... صفدر نے حیران ہو کر کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جبکہ عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

"میرا آئیڈیا ہے کہ عمران صاحب وینا سے فنک پیلس کی اندرونی ساخت اور اس کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اور وینا ظاہر ہے فنک کی بیٹی ہے وہ ایسی معلومات آسانی سے نہیں بتائے گی۔ اس لئے اسے اغوا کیا جائے گا اور پھر اس سے پوچھ گچھ کی جائے گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہارا آئیڈیا ان حالات میں تو واقعی درست لگ رہا ہے لیکن یونیورسٹی کے ہوسٹل سے اس طرح کسی لڑکی کو اغوا کر کے لے جانا بھی آسان کام نہیں ہے۔ پورے دارالحکومت کی پولیس حرکت میں آ جائے گی"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پولیس کے ساتھ ساتھ فنک سنڈیکیٹ بھی حرکت میں آجائے گا اور وہ بہرحال پولیس سے زیادہ فعال ہوگا"...... عمران نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے"...... صفدر نے حیران ہو کر عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"وینا سے ملاقات کے لئے سوچنے کا کیا کام۔ خوبصورت اور نوجوان

لڑکیوں سے ملاقات میں سوچ کا عمل دخل نہیں ہوتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو ایک بائی روڈ پر موڑ دیا جس کے ساتھ ایک جہازی سائز کا بورڈ نصب تھا جس پر نیشنل یونیورسٹی کیمپس اور اس کی تفصیلات درج تھیں۔ تقریباً دس کلو میٹر آگے جا کر وہ یونیورسٹی کے انتہائی خوبصورت اور وسیع کیمپس کے فرسٹ گیٹ پر پہنچ گئے۔ یہاں ایک چیک پوسٹ بنی ہوئی تھی وہاں چار مسلح افراد بھی موجود تھے جنہوں نے باقاعدہ یونیفارم پہن رکھی تھیں۔

"جی فرمایئے"...... ان میں سے ایک نے عمران کے قریب آتے ہوئے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مس وینا فنک سے ملنا ہے۔ ہمارا تعلق سنڈیکیٹ سے ہے"۔ عمران نے قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا تو مسلح آدمی بے اختیار اچھل کر دو قدم اس طرح پیچھے ہٹ گیا جیسے اچانک اس کے پیروں میں بم پھٹ پڑا ہو۔

"سن۔ سس۔ سنڈیکیٹ۔ اوہ۔ آپ چیف سیکورٹی آفیسر سے کارڈ لے لیں اس کے بغیر ملاقات نہ ہو سکے گی"...... مسلح آدمی کا لہجہ اس بار بھیک مانگنے والوں جیسا تھا اور عمران سر ہلاتا ہوا کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا سائیڈ پر بنے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گیا وہ مسلح آدمی بھی تیزی سے اس کے پیچھے چلتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ کمرے میں ایک میز کے پیچھے ایک باوردی

Scanned & PDF Copy by RFI

آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے کاندھے پر البتہ سٹار لگے ہوئے تھے۔

"جی صاحب"...... اس باوردی آدمی نے عمران کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر چونک کر پوچھا۔

"چیف۔ ان کا تعلق سنڈیکیٹ سے ہے اور یہ مس ڈینا فنک سے ملنے آئے ہیں"...... عمران کے جواب دینے سے پہلے اس کے عقب میں اندر آنے والا مسلح آدمی بول پڑا۔ چیف آفیسر بھی سنڈیکیٹ کا نام سن کر اس طرح اچھل پڑا جیسے وہ مسلح دربان اچھلا تھا۔ اس کے چہرے پر یکلخت خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن خوف کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات بھی شامل تھے۔

"مم۔ مم۔ مگر آج سے پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا"...... چیف سیکورٹی آفیسر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آج سے پہلے انہیں خصوصی پیغام پہنچانے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی اور سنو۔ ہم نے فوری واپس بھی جانا ہے۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم اس قسم کے تکلفات میں اسے ضائع کر سکیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ ان سے فون پر رابطہ کر لیں۔ میں نمبر ملوا دیتا ہوں"۔ چیف سیکورٹی آفیسر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ انتہائی اہم اور ذاتی پیغام ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن جناب وہاں ہوسٹل میں جا کر آپ کا مس ڈینا سے ملنا ان کے

لئے اچھا نہیں رہے گا۔ وہ انتہائی نیک نام خاتون ہیں"...... چیف سیکورٹی آفیسر نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اوہ۔ بات تو واقعی آپ کی درست ہے۔ تو پھر ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ انہیں یہاں بلوا لیں۔ ہم چند منٹ ان سے بات کریں گے اور پھر واپس چلے جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا تو ہو سکتا ہے۔ لیکن انہیں کیا کہا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری کال پر یہاں نہ آئیں"...... چیف سیکورٹی آفیسر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر میری ان سے فون پر بات کرا دو۔ میں خود انہیں یہاں بلوا لوں گا۔ لیکن کال کسی علیحدہ کمرے میں ہونی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"میں کال ملوا کر خود باہر چلا جاؤں گا۔ آپ یہاں اطمینان سے بات کر لیں"...... چیف سیکورٹی آفیسر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چیف سیکورٹی آفیسر نے سائیڈ پر پڑا ہوا ایک رجسٹر کھولا اور اس میں درج نمبرز دیکھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"میں فرسٹ گیٹ سے چیف سیکورٹی آفیسر بول رہا ہوں۔ مس ڈینا سے بات کرائیں۔ یہاں ایک صاحب موجود ہیں جو ان سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... چیف سیکورٹی آفیسر نے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"وہ اپنا نام نہیں بتا رہے ۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ خود مس وینا سے بات کر لیں گے"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بات سننے کے بعد چیف سیکورٹی آفیسر نے کہا اور پھر وہ خاموش ہو گیا۔

"یہ لیجئے رسیور ۔ ایکس چینج آپریٹر ابھی مس وینا سے آپ کی بات کرا دے گا"۔۔۔۔۔۔ چیف سیکورٹی آفیسر نے اٹھ کر رسیور عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور خود وہ تیزی سے میز کے پیچھے سے نکل کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ہیلو ۔ کون بول رہا ہے"۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی لہجے میں معصومیت تھی۔

"آپ مس وینا بول رہی ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ مگر آپ کون ہیں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مس وینا ۔ میرا نام ایلڈن ہے ۔ میرے پاس آپ کی ممی کی ایک انتہائی خوبصورت اور نایاب تصویر ہے ۔ ایسی تصویر جو آپ کے والد مسٹر فنک کے پاس بھی نہیں ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کے والد اسے اچھی قیمت پر خرید لیں گے لیکن ان سے ہمارا کسی طرح رابطہ نہیں ہو رہا ۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ بہت بڑے آدمی ہیں ۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری مرضی کی قیمت ہی نہ دیں ۔ اس لئے ہم یہاں آئے ہیں تاکہ آپ اسے دیکھ لیں اور پھر اپنے والد سے خود بات کر لیں اور ہمیں اچھی قیمت دلوا دیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ میری والدہ کی تصویر ۔ اوہ کہاں ہے میں اسے منہ مانگی

قیمت پر خرید لوں گی ۔ کیا آپ کے پاس ہے اس وقت"۔۔۔۔۔۔ وینا نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

"یس مس ۔ ہم اسے ساتھ لے آئے ہیں لیکن ہمارا وہاں آپ کے پاس آکر ملنا اچھا نہیں لگے گا ۔ آپ پلیز یہاں فرسٹ گیٹ پر تشریف لے آئیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ تم وہیں ٹھہرو ۔ میں ابھی پہنچ رہی ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا ۔ پھر وہ مسکراتا ہوا کمرے سے باہر آگیا جہاں چیف سیکورٹی آفیسر اور دونوں مسلح دربان موجود تھے۔

"مس وینا آرہی ہیں یہاں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور چیف سیکورٹی آفیسر سر ہلاتا ہوا واپس کمرے کے اندر چلا گیا ۔ اس دوران عمران کے ساتھی کار سے اتر کر اس کے قریب آگئے۔

"کیا ہوا ۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"مس وینا ہم سے ملاقات کے لئے یہاں آرہی ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر۔۔۔۔۔۔" صفدر نے سر ہلا کر الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں ۔ مس وینا شریف اور معصوم لڑکی ہے اس لئے ہم اس سے بات کر کے واپس چلے جائیں گے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا پھر تھوڑی دیر بعد ایک سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی کار تیزی سے اندرونی طرف سے آکر رکی ۔ اس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان خوبصورت لڑکی تیزی

Scanned & PDF Copy by RFI

سے باہر نکل کر چیک پوسٹ کی طرف بڑھنے لگی۔

"مسٹر ایلڈن کہاں ہیں"....... آنے والی نے کمرے میں داخل ہو کر چیف سیکورٹی آفیسر سے کہا

" باہر موجود ہیں مس"....... چیف سیکورٹی آفیسر نے کہا اور لڑکی سرہلاتی ہوئی تیزی سے کمرے سے باہر آ گئی جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئی۔

" میرا نام ایلڈن ہے"....... عمران نے وینا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" اوہ۔ میرا نام وینا ہے۔ آپ نے فون کیا تھا مگر......." وینا نے کہا لیکن اس کے لہجے میں ہچکچاہٹ سی تھی۔

" آپ شاید ہماری شکلیں دیکھ کر خوفزدہ ہو رہی ہیں۔ آپ فکر نہ کریں ہم شریف لوگ ہیں۔ بس قدرت نے ہماری شکلیں ایسی بنا دی ہیں"....... عمران نے کہا تو وینا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" وہ تصویر کہاں ہے پلیز۔ مجھے جلدی سے دکھاؤ"....... ونیا نے بے چین سے لہجے میں کہا تو وینا کی بات سن کر عمران کے ساتھی حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

" آپ ادھر ایک سائیڈ پر آ جائیں۔ یہ انتہائی محترم خاتون کی تصویر ہے"....... عمران نے کہا اور کار کی طرف چل پڑا۔ وینا سرہلاتی ہوئی اس کے پیچھے چل پڑی۔ عمران نے کار کا دروازہ کھولا اور پھر ڈیش بورڈ کھول کر اس نے اس میں سے ایک چھوٹا سا پیکٹ نکالا اور پیکٹ وینا کی طرف بڑھا دیا۔

" لیجئے۔ اطمینان سے دیکھ لیجئے"....... عمران نے کہا تو وینا نے وہ پیکٹ جھپٹا اور پھر اسے جلدی سے کھول کر اس میں سے کارڈ پر بنی ہوئی ایک تصویر باہر نکال لی۔ یہ پینٹ شدہ تصویر تھی جس میں ایک خاتون ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک خوبصورت پھول تھا اور وہ اس پھول کو اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے اسے پھول بے حد پسند ہو۔ اس خاتون کے چہرے پر انتہائی بشاشت تھی اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ تصویر واقعی انتہائی خوبصورت اور جاندار تھی اور گو یہ پینٹنگ تھی لیکن جس نے بھی یہ پینٹنگ بنائی تھی اس نے واقعی جادوگروں جیسا کام کیا تھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی ممی کی تصویر ہے اور اس قدر خوبصورت۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ کس نے بنائی ہے تصویر"....... وینا نے تصویر دیکھتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ ایک غیر معروف مصور کی بنائی ہوئی تصویر ہے۔ اس کی موت کے بعد اس کی بنائی ہوئی تصویروں میں سے یہ تصویر نکلی اور میں نے پہچان لیا کہ یہ آپ کی والدہ کی تصویر ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" واقعی یہ ممی کی تصویر ہے۔ گو ڈیڈی کے پاس ان کی کئی تصویریں ہیں لیکن اس جیسی خوبصورت تصویر نہیں ہے۔ سنو کتنی رقم مانگتے ہو

Scanned & PDF Copy by RFI

تم ـ میں ابھی ڈیڈی کو فون کر کے تمہیں دلوا دیتی ہوں"....... وینا نے کہا۔

" ایسے نہیں مس وینا ـ آپ یہ تصویر بے شک اپنے پاس رکھ لیں آپ نے کل فنک پیلس جانا ہے کیونکہ ویک اینڈ ہے آپ یہ تصویر جا کر اپنے ڈیڈی کو دکھائیں تاکہ وہ بھی اسے دیکھ لیں مجھے یقین ہے کہ انہیں بھی یہ تصویر بے حد پسند آئے گی ـ پھر پرسوں ہم یہاں آئیں گے اور آپ اور آپ کے ڈیڈی جو رقم بھی دینا چاہیں گے ہم لے لیں گے ـ کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ آپ کے ڈیڈی اس کی قیمت ہمارے تصور سے بھی زیادہ لگائیں گے"....... عمران نے کہا۔

" پھر بھی آپ بتائیں تو سہی"....... وینا نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

" مس وینا ـ ایسی تصویروں کی کوئی قیمت نہیں ہوتی ـ ایک ڈالر سے لے کر ایک ہزار اور کروڑ ڈالر ـ کچھ بھی قیمت ہو سکتی ہے لیکن آپ بے فکر رہیں ـ جو قیمت آپ لگائیں گی ہم لے لیں گے"۔ عمران نے جواب دیا۔

" اوہ ـ اوہ بے حد شکریہ ـ آپ نے مجھے میری زندگی کی سب سے بڑی مسرت بخشی ہے ـ آپ بے فکر رہیں ـ میں اس کی ڈیڈی سے اس قدر قیمت آپ کو دلوا دوں گی کہ آپ خود حیران رہ جائیں گے"۔ وینا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ـ ہمارا بھی یہی خیال تھا ـ اب ہمیں اجازت دیں ـ پرسوں ملاقات ہو گی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازہ کھول کر کار میں بیٹھ گیا۔

" اوہ ـ اوہ ـ میں نے آپ کی کوئی خدمت بھی نہیں کی ـ کچھ پینے کو بھی نہیں پوچھا"....... وینا نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" اس کی ضرورت نہیں ہے مس وینا ـ شکریہ"....... عمران نے کہا اور پھر دوسرے ساتھیوں کے بیٹھنے کے بعد اس نے کار سٹارٹ کر کے اسے بیک کیا اور پھر موڑ کر وہ اسے تیزی سے واپس لے جانے لگا۔

" یہ تصویر کا کیا چکر ہے ـ کس کی تصویر تھی اور آپ کے پاس کہاں سے آ گئی"....... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ وینا کی ممی کی تصویر تھی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" وینا کی ممی کی ـ مطلب ہے کہ فنک کی بیوی کی ـ مگر آپ کے پاس کہاں سے آ گئی"....... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

" کراؤن کے ہوٹل سے کوٹھی پہنچنے کے بعد میں دو گھنٹے کے لئے باہر گیا تھا ـ بس اس دوران یہ تصویر میرے ہاتھ لگ گئی ـ میں نے سوچا کہ وینا کو خوشی ہو گی اس لئے اسے پہنچا دی"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ نے وینا کی ممی کو دیکھا ہوا تھا"....... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" وینا کی ماں فاک لینڈ کی انتہائی معروف فلمی ہیروئن تھی"۔ عمران

Scanned & PDF Copy by RFI

نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" لیکن عمران صاحب ۔آپ کے اسے تصویر دینے اور پھر اس کی قیمت اور پھر پرسوں آنے کا کیا مطلب ہوا۔میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آئی "....... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے خاور نے کہا۔

" ابھی تم بالغ نہیں ہوئے ۔اس لئے عورتوں کی تصویروں والی بات تمہاری سمجھ میں کیسے آ سکتی ہے "....... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا جبکہ خاور بھی شرمندہ سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

" چلیئے آپ تو بالغ ہو چکے ہیں ۔آپ بتا دیں "....... خاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

" میرا تو ابھی شناختی کارڈ ہی نہیں بنا۔جب بھی شناختی کارڈ بنوانے کی کوشش کی ۔دفتر والوں نے میری تصویر دیکھ کر انکار کر دیا کہ ابھی تم بچے ہو "....... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور سب ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑے ۔

" عمران صاحب ۔کیا اس تصویر میں کوئی خاص بات تھی اس لئے آپ اسے فنک پیلس بھجوانا چاہتے تھے "....... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اور خاور دونوں ہنس پڑے ۔

" دیکھا اس کار میں ایک ہی صاحب ہیں جن کا شناختی کارڈ بن چکا ہے "....... عمران نے کہا تو خاور اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑے کیپٹن شکیل بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ میرا آئیڈیا درست ہے ۔اس تصویر میں کوئی خاص بات ہے "....... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں یہ خصوصی تصویر ہے ۔اس تصویر میں جو رنگ لگائے گئے ہیں ان رنگوں میں ایک خاص سائنسی کیمیکل استعمال کیا گیا ہے ۔جیسے ہی یہ تصویر فنک پیلس پہنچے گی ایک دھماکہ ہو گا اور پورا فنک پیلس تنکوں کی طرح اڑ جائے گا ۔اس طرح فنک ہلاک ہو جائے گا اور ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا "....... عمران نے جواب دیا تو سب کے چہرے اس طرح ہو گئے جیسے انہیں سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ عمران کی بات کو سنجیدگی سے لیں یا اسے مذاق سمجھیں ۔کار اس دوران سائیڈ روڈ سے نکل کر مین روڈ پر پہنچ گئی تھی اور اب اس کا رخ دارالحکومت کی طرف تھا۔

" عمران صاحب "....... صفدر نے قدرے احتجاج بھرے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران جواب دیتا ۔اچانک پولیس کار کا سائرن انہیں اپنے عقب میں سنائی دینے لگا اور عمران نے چونک کر بیک مرر میں دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کی رفتار آہستہ کر دی ۔چند لمحوں بعد پولیس کار تیزی سے ان کے برابر آئی ۔اس میں دو پولیس مین سوار تھے ایک نے جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھا تھا عمران کی کار کو رکنے کا اشارہ کیا اور عمران نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی ۔

" انہیں کیا ہو گیا ہے "....... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔اسی لمحے پولیس کار ان کے آگے آ کر رک گئی اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا

Scanned & PDF Copy by RFI

پولیس آفیسر تیزی سے اترا اور کار کی طرف بڑھ آیا۔ اس نے کھڑکی میں سے جھک کر پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کا جائزہ لیا۔

"کاغذات دکھائیں"...... پھر اس نے قدرے پیچھے ہٹتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا آپ نے آج تک کاغذات نہیں دیکھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"شٹ اپ"...... پولیس آفیسر نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ ہولسٹر سے ریوالور کھینچا اور جیسے ہی ریوالور کا رخ عمران کی طرف ہوا عمران بری طرح چونکا لیکن دوسرے لمحے چٹاک چٹاک کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی کار میں غبارے سے پھٹے اور نیلے رنگ کا دھواں پھیل گیا۔ عمران نے فوری طور پر اپنا سانس روکنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھومنے لگا اور پھر جس طرح کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اس طرح عمران کا ذہن بھی یکلخت بند ہو گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی رابرٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابرٹ نے کہا۔

"جوائس بول رہا ہوں چیف۔ ایک اہم خبر ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیسی خبر"...... رابرٹ نے چونک کر پوچھا۔

"چیف۔ آپ پرنس آف ڈھمپ سے واقف ہیں"...... جوائس نے پوچھا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ وہ کون ہے۔ یہ ڈھمپ کیا ہے"۔ رابرٹ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس کا مطلب ہے چیف کہ آپ اس بارے میں نہیں جانتے۔ جبکہ میں جانتا ہوں۔ پرنس آف ڈھمپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے خطرناک ترین ایجنٹ علی عمران کا کوڈ نام ہے"۔

Scanned & PDF Copy by RFI

جوائس نے کہا تو رابرٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ علی عمران تو ہلاک ہو چکا ہے"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں چیف۔ وہ ہلاک نہیں ہوا۔ وہ زندہ ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی آدمی یہ نام استعمال نہیں کر سکتا۔ مجھے ابھی رپورٹ ملی ہے کہ کل اس وقت جب چیف سیکرٹری کی کوٹھی پر میزائل فائر کئے جا رہے تھے پرنس آف ڈھمپ کراؤن سے آکر ملا تھا"...... جوائس نے کہا تو رابرٹ بے اختیار کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ یہ انتہائی اہم بات ہے"...... رابرٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ میں اس کی اہمیت سمجھتا ہوں۔ اسی لئے تو میں نے آپ کو کال کیا ہے۔ کراؤن ہوٹل کراؤن کا مالک ہے وہ جرائم کی دنیا سے الگ تھلگ رہنے والا آدمی ہے اور......" جوائس نے کہا۔

"میں اسے جانتا ہوں۔ تم آگے بات کرو"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب۔ کراؤن کے ہوٹل میں ایک آدمی ہیری کام کرتا ہے۔ وہ کراؤن کا ذاتی محافظ ہے۔ اتفاق سے وہ میرے ہوٹل آگیا۔ میرا بھی وہ خاصا واقف ہے۔ میں اس سے باتیں کر رہا تھا کہ اچانک اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں جانتا ہوں کہ ڈھمپ نام کی ریاست کہاں واقع ہے۔ یہ لفظ سن کر میں چونک پڑا۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ وہ

کل اپنے ساتھی کے ساتھ کراؤن کے آفس کے قریب سیڑھیوں کے ساتھ ڈیوٹی دے رہا تھا کہ ایک مقامی آدمی وہاں آیا۔ اس نے اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بتایا اور کراؤن سے ملنے کے لئے کہا۔ پہلے تو ہیری اور اس کے ساتھی نے اسے ٹالنے کی کوشش کی کیونکہ وہ مسخروں کی سی باتیں کر رہا تھا لیکن پھر اس کے اصرار پر جب ہیری نے کراؤن سے رابطہ کیا تو وہ پرنس آف ڈھمپ کا نام سن کر چونک پڑا اور اس نے اسے فوراً بھیجنے کا کہا اور وہ آدمی کراؤن کے دفتر چلا گیا۔ پھر وہ وہاں بہت دیر تک رہا پھر جب وہ آدمی واپس آیا تو اس کے ساتھ چار اور آدمی بھی تھے اور کراؤن خود انہیں سیڑھیوں تک چھوڑنے آیا تھا۔ میں نے جب اس سے وقت کے بارے میں پوچھ گچھ کی تو وقت تقریباً وہی تھا جب چیف سیکرٹری کی کوٹھی پر فائرنگ کی گئی تھی یا اس سے کچھ دیر پہلے یا بعد کا وقت تھا۔ بہرحال تھا تقریباً وہی وقت۔ میرا تعلق چونکہ فاک لینڈ کی خفیہ ایجنسی سے رہ چکا ہے اس لئے میں جانتا ہوں کہ پرنس آف ڈھمپ کا نام صرف علی عمران ہی استعمال کرتا ہے اور علی عمران ہی مزاحیہ باتیں بھی کرتا ہے۔ پھر واپسی پر اس کے ساتھ چار دوسرے افراد بھی تھے اور جب میں نے ہیری سے عمران کے قد و قامت کے بارے میں پوچھا تو قد و قامت بھی تقریباً وہی تھا"...... جوائس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم دھوکہ کھا گئے ہیں چیف سیکرٹری کا کہنا درست تھا کہ اس کے مہمان پاکیشیائی نہیں بلکہ

Scanned & PDF Copy by RFI

کافرستانی تھے ۔ ویری بیڈ ۔ تم نے کراؤن سے بات کی"...... رابرٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب اس لئے نہیں کی کہ کراؤن کو میں اچھی طرح جانتا ہوں ۔ وہ مر تو سکتا ہے لیکن وہ بتائے گا کچھ نہیں" ۔ جوائس نے کہا۔

"اسے بتانا پڑے گا ۔ یہ پورے سنڈیکیٹ کی بقا کا مسئلہ ہے"۔ رابرٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے سر وہ آپ کے سامنے زبان کھول دے ۔ ورنہ تو مشکل ہے"...... جوائس نے کہا۔

"وہ اس وقت کہاں ہو سکتا ہے"...... رابرٹ نے پوچھا۔

"وہ تو ہوٹل میں ہی رہتا ہے جناب ۔ جب سے اس کی بیوی فوت ہوئی ہے وہ مستقل طور پر ہوٹل میں ہی رہتا ہے ۔ اب بھی وہیں ہو گا"...... جوائس نے کہا۔

"او کے ۔ ٹھیک ہے ۔ میں معلوم کرتا ہوں اس سے"۔ رابرٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے فون پیس کے نیچے ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

"سکاٹ سے بات کراؤ ۔ ابھی فوراً"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے ۔ چند

لمحوں بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رابرٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سکاٹ بول رہا ہوں چیف ۔ حکم کیجئے"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی ۔ لہجے میں قدرتی سختی نمایاں تھی ۔

"سکاٹ ۔ کراؤن ہوٹل کے مالک کراؤن کو میں فوری طور پر ہیڈ کوارٹر میں دیکھنا چاہتا ہوں ۔ اسے فوری طور پر اغوا کرو اور ہیڈ کوارٹر پہنچا دو ۔ لیکن خیال رکھنا کہ اسے صحیح سلامت ہیڈ کوارٹر پہنچنا چاہئے ۔ میں نے اس سے اہم معلومات حاصل کرنی ہیں"۔ رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے ہاتھ مار کر کریڈل دبا دیا اور ایک بار پھر فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی ۔

"سیکورٹی انچارج بش سے بات کراؤ"...... رابرٹ نے کہا اور رسیور رکھنے کی بجائے اس نے کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا ۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بجی تو اس نے کریڈل سے ہاتھ اٹھا لیا۔

"بش بول رہا ہوں چیف"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

"میں نے سکاٹ کو حکم دیا ہے کہ وہ کراؤن ہوٹل کے مالک

Scanned & PDF Copy by RFI

کراؤن کو اغوا کر کے یہاں ہیڈ کوارٹر پہنچا دے جیسے ہی وہ کراؤن کو یہاں لے آئے۔ تم اسے ڈارک روم میں پہنچا دینا اور پھر مجھے اطلاع دینا میں نے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے رسیور رکھ دیا۔

"ماسٹر فنک تو مجھے کچا چبا جائے گا جب اسے معلوم ہوگا کہ میں نے اسے غلط رپورٹ دی ہے"...... رابرٹ نے رسیور رکھ کر انتہائی پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی تو رابرٹ نے چونک کر انٹر کام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"بش بول رہا ہوں جناب۔ کراؤن ڈارک روم میں پہنچ چکا ہے"...... دوسری طرف سے بش نے کہا۔

"او کے۔ میں آرہا ہوں"...... رابرٹ نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ عمارت کے نیچے ایک بڑے تہہ خانے کے دروازے میں داخل ہوا تو وہاں ایک کرسی پر کراؤن بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ کمرے میں ایک پہلوان نما آدمی اور ایک اور نوجوان کھڑا تھا۔ رابرٹ کو دیکھتے ہی ان دونوں نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں اسے سلام کیا۔

"یہ بے ہوش ہے بش۔ تم نے سکاٹ سے پوچھا تھا کہ اسے کیسے

بے ہوش کیا گیا ہے۔ کسی خاص گیس سے یا ویسے ہی"...... رابرٹ نے کہا۔

"میں نے پوچھا تھا باس۔ اس نے بتایا کہ اسے سر پر چوٹ لگا کر بے ہوش کیا گیا ہے"...... اس سمارٹ سے نوجوان نے جواب دیا۔

"او کے۔ اب تم جاؤ"...... رابرٹ نے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"جاگر"...... رابرٹ نے اس پہلوان نما آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف"...... اس پہلوان نما آدمی نے چونک کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کراؤن کو پہلے کرسی پر رسیوں سے باندھ دو۔ پھر الماری سے کوڑا اٹھاؤ۔ میں نے اس کی زبان ہر صورت میں کھلوانی ہے اور یہ کراؤن حد درجہ ضدی آدمی ہے۔ یہ آسانی سے زبان نہیں کھولے گا"۔ رابرٹ نے ایک طرف رکھی ہوئی کرسی اٹھا کر اسے کراؤن کی کرسی کے سامنے کچھ فاصلے پر رکھتے ہوئے کہا اور پھر اس کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یس چیف"...... جاگر نے کہا اور پھر وہ تیزی سے حرکت میں آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کراؤن کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا جبکہ جاگر ہاتھ میں ایک خوفناک ہنٹر تھامے کھڑا تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ۔ لیکن خیال رکھنا اس سے میں نے پوچھ گچھ کرنی ہے اس لئے اسے جواب دینے کے قابل رہنا چاہئے"...... رابرٹ

Scanned & PDF Copy by RFI

نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو جاگر نے آگے بڑھ کر کراؤن کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چوتھے تھپڑ پر کراؤن کراہتا ہوا ہوش میں آگیا تو جاگر ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"کک۔ کک۔ کون۔ یہ۔ یہ میں کہاں ہوں"...... پوری طرح ہوش میں آتے ہی کراؤن نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے پہچانتے ہو کراؤن"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا اور کراؤن نے چونک کر اس کی طرف دیکھا پہلے شاید اس نے اسے لاشعوری کیفیت میں دیکھا تھا لیکن اب وہ اسے غور سے دیکھتے ہی چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ تم رابرٹ۔ مگر یہ سب کیا ہے۔ یہ مجھے کس نے باندھا ہے اور کیوں"...... کراؤن کے لہجے میں اس بار بے پناہ حیرت تھی۔

"سنو کراؤن۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اب جرائم کی دنیا کے آدمی نہیں ہو صاف ستھرا کام کرتے ہو۔ اس لئے میں بھی تمہاری ذاتی طور پر عزت کرتا ہوں۔ میرے متعلق بھی تم اچھی طرح جانتے ہو اور سنڈیکیٹ کے بارے میں بھی۔ میں اگر چاہوں تو میرے ایک اشارے پر تمہارا پورا ہوٹل تباہ و برباد ہو سکتا ہے اور تمہارا اپنا حشر بھی عبرت ناک ہو سکتا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ ایسا نہ ہو"۔ رابرٹ نے انتہائی خشک لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے آخر کیا غلطی ہو گئی ہے جو تم مجھے ایسے دھمکیاں بھی دے

رہے ہو اور مجھے یہاں اس طرح باندھ بھی رکھا ہے تم نے"۔ کراؤن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تم نے سنڈیکیٹ کے دشمنوں کو پناہ دی ہے۔ پرنس آف ڈھمپ عرف علی عمران تمہارے پاس آیا۔ پھر اس کے ساتھی آئے۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ تم نے انہیں کہاں چھپایا ہے۔ بس"۔ رابرٹ نے کہا تو کراؤن بے اختیار چونک پڑا۔

"پرنس آف ڈھمپ"...... کراؤن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جھوٹ بولنے یا انکار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے پاس تمام تفصیلات موجود ہیں کہ وہ کل مقامی میک اپ میں تمہارے دفتر آیا اور پھر کافی دیر وہاں رہا۔ جب وہ واپس گیا تو اس کے چار ساتھی بھی اس کے ساتھ تھے اور تم انہیں اپنے دفتر کے سامنے موجود سیڑھیوں تک چھوڑنے آئے"...... رابرٹ نے کہا تو کراؤن نے ایک طویل سانس لیا

"تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ میں انکار کر دوں گا یا جھوٹ بولوں گا۔ وہ واقعی کل آیا تھا"...... کراؤن نے کہا۔

"اب وہ کہاں ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں۔ اس کے بعد سوال کرنا"۔ کراؤن نے کہا اور پھر اس نے پرنس آف ڈھمپ کی آمد سے لے کر اس کے واپس جانے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔ صرف یہ بات اس نے چھپائی کہ اس نے اسے کوٹھی کی چابیاں دی ہیں۔ باقی ہر بات بتا دی۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"وہ تمہارے پاس کیا لینے آیا تھا"....... رابرٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ تمہارا پتہ معلوم کرنا چاہتا تھا"....... کراؤن نے کہا تو رابرٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو"....... رابرٹ نے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں لیکن میں نے اسے بتایا کہ میں تمہیں جانتا تک نہیں کیونکہ میں نے یہاں رہنا تھا اور میں دریا میں رہ کر مگر مچھ سے کیسے بیر رکھ سکتا تھا"....... کراؤن نے کہا۔

"مجھے اس کوٹھی کی تفصیل بتاؤ جس میں انہیں تم نے بھیجا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم نے اسے کوٹھی کی چابیاں دی ہیں"۔ رابرٹ نے اندازے کے تحت کہا تو کراؤن ایک بار پھر چونک پڑا۔

"نہیں۔ میں نے اسے کوئی چابی وغیرہ نہیں دی اور نہ اس نے مانگی"....... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جاگر۔ حرکت میں آجاؤ اور جب تک کراؤن اس کوٹھی کا پتہ نہ بتا دے تمہارا ہاتھ نہیں رکنا چاہیئے"....... رابرٹ نے جاگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف"....... جاگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہنٹر کو ہوا میں جھٹکتا ہوا وہ کراؤن کی طرف بڑھنے لگا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تم خواہ مخواہ"....... کراؤن نے کہنا چاہا لیکن دوسرے لمحے شڑاک کی تیز آواز کے ساتھ ہی ہنٹر پوری قوت سے اس کے جسم پر پڑا اور اس کی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ پھر تو جیسے کمرے میں چیخوں کا طوفان سا آگیا۔ جاگر کا ہاتھ کسی مشین کی طرح چل رہا تھا اور کراؤن کی حالت لمحہ بہ لمحہ خستہ سے خستہ تر ہوتی جا رہی تھی۔ اس کا پورا جسم لہولہان ہو چکا تھا۔ چہرے تک گوشت پھٹ گیا تھا۔ وہ درمیان میں کئی بار بے ہوش ہوا لیکن جاگر کے اگلے کوڑے نے اسے دوبارہ ہوش میں آنے پر مجبور کر دیا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ پپ۔ پانی"....... اچانک کراؤن نے کہا تو رابرٹ نے ہاتھ اٹھا کر جاگر کو روک دیا۔

"پہلے پتہ بتاؤ۔ پھر پانی ملے گا"....... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا تو کراؤن نے نیم بے ہوشی کے عالم میں ایک پتہ بتا دیا۔

"اس عمران کا حلیہ بتاؤ"....... رابرٹ نے کہا اور کراؤن نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں عمران کا حلیہ بتانا شروع کر دیا اور پھر وہ بے ہوش ہو گیا۔

"اسے پانی پلاؤ۔ اب یہ بولے گا"....... رابرٹ نے جاگر سے کہا اور جاگر سر ہلاتا ہوا مڑا اور پھر ایک الماری سے اس نے پانی کی بوتل اٹھائی اور واپس آکر اس نے اس بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل سے تھوڑا سا پانی اس نے کراؤن کے چہرے پر انڈیل دیا۔ دوسرے لمحے کراؤن کے جسم نے جھٹکا کھایا اور وہ قدرے ہوش میں آگیا تو جاگر نے ایک ہاتھ سے اس کے جبڑے بھینچے اور دوسرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل اس کے منہ سے لگا کر اونچی کر دی۔ کراؤن غٹا غٹ پانی پیتا چلا گیا۔ جب

Scanned & PDF Copy by RFI

آدھے سے زیادہ بوتل اس کے حلق سے نیچے اتر گئی تو جاگر نے بوتل ہٹا لی اور باقی پانی اس کے زخموں پر انڈیل کر وہ پیچھے ہٹ گیا۔ کراؤن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو چکا تھا اور آنکھیں خون کبوتر کی طرح سرخ ہو رہی تھیں۔

"اب بولو کراؤن۔ جو کوٹھی تم نے اسے دی ہے اس میں کتنی کاریں موجود تھیں اور ان کے کیا نمبر تھے ورنہ جاگر کا ہاتھ دوبارہ حرکت میں آجائے گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"کون سی کوٹھی اور کون سی کاریں"...... کراؤن نے کراہتے ہوئے کہا۔

"جاگر شروع ہو جاؤ"...... رابرٹ نے جاگر سے کہا تو جاگر کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آگیا اور کمرہ ایک بار پھر کراؤن کی چیخوں سے گونجنے لگا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ مت مارو۔ بتاتا ہوں"۔ ایک بار پھر کراؤن نے نیم بے ہوشی کے عالم میں کہا تو رابرٹ نے جاگر کو اشارہ کیا اور جاگر نے ہاتھ روک دیا۔

"پپ۔ پانی"...... کراؤن نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پہلے بتاؤ کوٹھی پر کتنی کاروں تھیں اور ان کے نمبر اور ماڈل بتاؤ۔ پھر پانی ملے گا"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا تو کراؤن نے نیم بے ہوشی کے عالم میں دو کاروں کے ماڈلز۔ رنگ اور نمبر بتا دیئے۔ اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی۔

"اسے گولی مار کر اس کی لاش سڑک پر پھینکوا دو۔ ساتھ سنڈیکیٹ کا سٹکر لگوا دینا"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں جاگر سے کہا اور خود وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اپنے دفتر میں پہنچ چکا تھا۔ اس نے رسیور کا فون اٹھایا اور اس کے نیچے لگے ہوئے ایک سرخ رنگ کے بٹن کو پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پی اے ٹو چیف پولیس کمشنر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ۔ میں رابرٹ بول رہا ہوں۔ سنڈیکیٹ چیف"۔ رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز ابھری۔

"ہیلو۔ جان بول رہا ہوں چیف پولیس کمشنر"...... بولنے والے کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں جان"...... رابرٹ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس چیف۔ حکم چیف"...... دوسری طرف سے بولنے والا اس طرح سہم کر بولا جیسے وہ چیف پولیس کمشنر ہونے کی بجائے رابرٹ کا کوئی ادنیٰ ملازم ہو۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"دو کاروں کے نمبر نوٹ کرو"...... رابرٹ نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے اسے دو نمبر نوٹ کرا دیئے جو اسے کراؤن نے بتائے تھے ساتھ ہی اس نے ماڈل اور رنگ بھی بتا دیئے۔

"یس سر۔ نوٹ کر لئے ہیں"...... چیف پولیس کمشنر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمام سپیشل پولیس اسکوارڈ کو خصوصی ہدایات دے دو۔ پورے شہر میں جہاں بھی یہ کاریں نظر آئیں ان میں موجود افراد کو انہوں نے گیس سے بے ہوش کرنا ہے اور پھر ان افراد کو انہوں نے سکاٹ ہوٹل پہنچانا ہے۔ اچھی طرح سن لو۔ میں نے بے ہوش کا لفظ استعمال کیا ہے۔ انہیں ہلاک نہیں ہونا چاہئے اور یہ بھی سن لو کہ ان کاروں میں سوار افراد انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ اس لئے معمولی سی غفلت سے تمہارے اپنے آدمی مارے جا سکتے ہیں"۔ رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھ گیا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رابرٹ نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر کریڈل سے ہاتھ اٹھا کر اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا سفید بٹن پریس کر دیا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"سکاٹ سے بات کراؤ فوراً"...... رابرٹ نے کہا اور کریڈل پر

ہاتھ رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب گھنٹی بجی تو اس نے کریڈل سے ہاتھ اٹھا لیا۔

"یس۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سکاٹ بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ایک پتہ نوٹ کرو سکاٹ"...... رابرٹ نے کہا اور پھر اس نے وہ پتہ بتا دیا جو کراؤن نے اسے بتایا تھا۔

"یس باس۔ میں اس کوٹھی کے بارے میں جانتا ہوں۔ یہ کراؤن کی ملکیت ہے"...... دوسری طرف سے سکاٹ نے کہا۔

"ہاں۔ تم نے وہاں آدمی بھیجنے ہیں۔ وہ پہلے اس کوٹھی کے اندر بے ہوش کرنے والے کیپسول فائر کریں گے اور پھر اندر جا کر کوٹھی میں موجود جتنے بھی افراد ہوں ان سب کو اٹھا کر سکاٹ ہوٹل لے آنا ہے۔ اچھی طرح سن لو۔ میں نے بے ہوش کرنے کا کہا ہے ان کو ہلاک نہیں ہونا چاہئے اور اگر ان افراد کی تعداد پانچ سے کم ہو تو پھر تمہارے آدمی وہاں نگرانی کریں گے اور اگر کچھ اور لوگ وہاں پہنچیں تو ان کے ساتھ بھی یہی کارروائی ہونی چاہئے اور تمہارے ہوٹل جو بے ہوش افراد پہنچیں گے انہیں تم نے ڈبل سیون میں پہنچا دینا ہے۔ سمجھ گئے ہو"...... رابرٹ نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور سنو۔ میں نے چیف پولیس کمشنر کو بھی خصوصی ہدایات دی

Scanned & PDF Copy by RFI

ہیں۔ اگر وہ کوئی بے ہوش آدمی تمہارے ہوٹل بھیجے تو تم نے انہیں بھی ڈبل سیون بھجوا دینا ہے اور پھر مجھے اطلاع دینی ہے"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

فنک سنڈیکیٹ
حصہ دوم

مصنف —— مظہر کلیم ایم۔اے

- کیا عمران اور اس کے ساتھی فنک سنڈیکیٹ کے ہاتھوں ہلاک کر دیئے گئے یا؟
- وہ لمحہ —— جب فنک کی اکلوتی بیٹی وینا نے عمران کے کہنے پر اپنے باپ فنک کو ہلاک کر دیا اور فنک کی لاش عمران کے سامنے رکھ دی اور عمران نے مکمل تصدیق کے بعد فنک کی ہلاکت کا اعلان کر دیا۔ کیا واقعی ایسا ہوا —— ؟
- وہ لمحہ —— جب عمران اور اس کے ساتھی فنک اور وینا دونوں کے سامنے بے بس ہو گئے اور یقینی موت ان کا مقدر بن گئی۔
- عمران کا فنک اور فنک سنڈیکیٹ کے خلاف اصل مشن کیا تھا۔ کیا عمران اپنا مشن مکمل کر سکا —— یا —— ؟

انتہائی دلچسپ واقعات۔ بے پناہ اور مسلسل سسپنس سے بھرپور منفرد کہانی۔

شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

Scanned & PDF Copy

عمران سیریز

RFI

فنک سنڈیکیٹ

حصّہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

Scanned & PDF Copy by RFI

خاص تسکین پہنچتی ہو۔ جہاں تک آپ کی بات کہ اتنی گڈیاں بٹوے میں رکھنے کے بعد وہ اسے جیب میں کیوں رکھے پھرتا ہے تو بہرحال وہ سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ ہے اسے یقیناً یہ خطرہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی اس کی جیب سے بٹوہ نکالنے کی جرأت بھی کر سکتا ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ اتنا بھاری بٹوہ جیب میں کیسے آسکتا ہے تو محترم جو بھاری بٹوہ رکھنے کا شوق کرتے ہیں وہ جیبیں بھی بڑی بنوا سکتے ہیں۔ جیسے محاورہ مشہور ہے کہ ہاتھیوں سے دوستی ہو تو دروازے بڑے رکھنے پڑتے ہیں۔ امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران کی آنکھیں کھلیں تو پہلے چند لمحوں تک اس کا ذہن لاشعوری کی کیفیت میں رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگتا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر کسی فلم کی طرح گھوم گیا جب وہ کار میں یونیورسٹی کیمپس سے واپس آرہے تھے کہ پولیس کار نے ان کی کار کو روکا اور پھر نیلے رنگ کے دھوئیں کا فائر ہوتے ہی اس کا ذہن بند ہو گیا تھا۔ اس نے بے اختیار چونک کر ادھر ادھر دیکھا دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں موجود تھے انہیں کرسیوں پر رسیوں سے باندھا گیا تھا اس کے ساتھی بھی اس کی طرح کرسیوں سے بندھے ہوئے بیٹھے تھے لیکن ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں مگر اس کے ساتھ ہی وہ دو باتوں کو محسوس کرتے ہی چونک پڑا۔ ایک تو یہ کہ اس کے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ تنویر بھی یہاں موجود تھا اور تنویر کی موجودگی

Scanned & PDF Copy by RFI

کا مطلب تھا کہ اس کوٹھی پر بھی ریڈ کیا گیا ہے جو اسے کراؤن نے دی تھی اور جہاں وہ تنویر کو اس لئے چھوڑ آئے تھے کہ کار میں زیادہ افراد کے بیٹھنے سے پولیس انہیں تنگ نہ کرے اور دوسری بات یہ کہ وہ سب اپنی اصل شکلوں میں تھے۔ ان کے چہروں سے میک اپ غائب ہو چکا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کراؤن نے غداری کی ہے لیکن وہ ایسا آدمی تو نہ تھا"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ سوچتا اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی جس میں سرخ رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔ وہ عمران کو ہوش میں دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"تمہیں ہوش آگیا۔ کیسے آگیا۔ ابھی تمہیں انجکشن تو لگا نہیں۔ پھر کیسے ہوش آگیا"...... اس نوجوان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کمرے کا ماحول اگر خوبصورت ہو تو مجھے بغیر انجکشن کے بھی ہوش آجاتا ہے اور اس کمرے کے ماحول کی خوبصورتی تم خود دیکھ سکتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اب وہ اس آدمی کو کیا بتاتا کہ مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے وہ خود بخود ہوش میں آگیا ہے۔

"ہونہہ۔ تم واقعی خطرناک آدمی ہو۔ چیف رابرٹ درست کہہ رہا تھا"...... اس نوجوان نے کہا اور پھر عمران کے ساتھ کرسی پر بیٹھے ہوئے صفدر کے بازو میں انجکشن لگانا شروع کر دیا۔

"چیف رابرٹ۔ یہ کون صاحب ہیں"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"سنڈیکیٹ کے چیف ہیں"...... نوجوان نے سوئی صفدر کے بازو سے باہر نکالتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس سے آگے کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ گیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ اب سمجھ گیا تھا کہ رابرٹ وہی ہے جسے فنک کا دست راست کہا جاتا ہے۔

"کیا یہ سنڈیکیٹ کا ہیڈ کوارٹر ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں۔ یہ تو ایک خصوصی اڈہ ہے۔ اسے ڈبل سیون کہا جاتا ہے"...... نوجوان نے مڑے بغیر جواب دیا اور عمران نے اس کے ساتھ ہی اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کو حرکت دینی شروع کر دی کیونکہ سنڈیکیٹ کا نام سنتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ انہیں کسی بھی لمحے خطرہ پیش آسکتا ہے اور پھر جب تک نوجوان سب کو انجکشن لگا کر فارغ ہوا اس وقت تک عمران رسیاں کاٹ لینے میں کامیاب بھی ہو چکا تھا۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا نام آسکر ہے"...... نوجوان نے جواب دیا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی جیسے ہی دروازہ بند ہوا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی رسیاں کھولیں اور کرسی سے اٹھ کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے

Scanned & PDF Copy by RFI

صفدر کی کراہ سنائی دی لیکن عمران نے اس کی طرف توجہ نہ دی اور اس نے دروازے کی دوسری طرف کان لگا دیئے لیکن دوسری طرف خاموشی تھی ۔ عمران تیزی سے مڑا تو اس وقت تک صفدر کے ساتھ ساتھ کیپٹن شکیل بھی ہوش میں آ چکا تھا۔

" میں تمہاری رسیاں کھولتا ہوں صفدر ۔ ہم اس وقت شدید خطرے میں ہیں "....... عمران نے کہا اور اس نے صفدر کے عقب میں جا کر اس کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔

" یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں "....... صفدر نے اپنی رسیاں خود ہٹاتے ہوئے کہا۔

" سنڈیکیٹ کا کوئی اڈہ ہے ۔ تم ایسا کرو باقی ساتھیوں کو کھول دو ۔ ہم نے اندر آنے والوں کو فوری قابو میں کرنا ہے "....... عمران نے کہا اور تیزی سے کیپٹن شکیل کے پیچھے آکر اس کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں ۔ اس دوران ایک ایک کر کے دوسرے ساتھی بھی ہوش میں آگئے تھے ۔ پھر صفدر بھی رسیاں کھولنے میں مصروف ہو گیا اور کیپٹن شکیل بھی ۔ چند ہی لمحوں بعد سب ساتھی رسیوں سے آزاد ہو چکے تھے ۔

" اب سب ہوشیار ہو جائیں ۔ ہم نے اندر آنے والوں کو بے ہوش کرنا ہے اور پھر ان سے اسلحہ لے کر باہر جانا ہے اور باقی افراد کا خاتمہ کرنا ہے "....... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ اسی لمحے باہر سے قدموں کی آوازیں ابھریں تو وہ سب تیزی سے دروازے کی دونوں سائیڈوں میں دیوار سے لگ کر کھڑے ہو گئے ۔ قدموں کی آوازوں سے لگ رہا تھا کہ آنے والے چار افراد تھے ۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی دو آدمی یکے بعد دیگرے اندر داخل ہوئے ۔

" ارے یہ کیا ۔ یہ لوگ "....... آگے آنے والے آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔ اسی لمحے عمران اور اس کے ساتھی ان پر ٹوٹ پڑے ۔ پھر ان دونوں کے ساتھ ساتھ ان کے عقب میں آنے والے دو مسلح افراد کو بھی اندر کھینچ لیا گیا اور چند لمحوں بعد ہی وہ چاروں فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے چونکہ عمران نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ انہیں بے ہوش کرنا ہے اس لئے سب نے اس انداز میں ہی کام کیا تھا۔ پھر صفدر اور تنویر ان دو مسلح افراد کے ہاتھوں سے گرنے والی مشین گنیں جھپٹ کر تیزی سے باہر نکل گئے ۔ عمران نے آگے بڑھ کر بے ہوش افراد کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر ایک کی جیب سے اسے ریوالور مل گیا جو اس نے اپنی جیب میں ڈال لیا۔

" ان آگے آنے والے دونوں افراد کو کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دو ۔ ان میں سے ایک لازماً رابرٹ ہو گا "....... عمران نے کہا اور خاور اور کیپٹن شکیل نے اس کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا ۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور تنویر واپس آگئے ۔

" اس عمارت میں اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے "....... صفدر نے کہا۔

" خاور تم تنویر کے ساتھ باہر نگرانی کرو "... عمران نے خاور سے

Scanned & PDF Copy by RFI

کہا اور خاور سر ہلاتا ہوا صفدر کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن لے کر تنویر کے ساتھ باہر نکل گیا۔

"صفدر۔ اس سوٹ والے کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کرسی پر موجود ایک آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور صفدر نے آگے بڑھ کر اس آدمی کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر پیچھے ہٹ گیا۔

"خالی کرسیاں لے کر بیٹھ جاؤ"...... عمران نے کہا۔ وہ خود بھی ایک کرسی اٹھا کر سامنے رکھ کر اس پر بیٹھ چکا تھا پھر جب تک اس آدمی کو پوری طرح ہوش آیا اس وقت تک صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بھی عمران کے ساتھ کرسیاں رکھ کر ان پر بیٹھ چکے تھے۔

"یہ۔ یہ۔ کک۔ کیا ہے"...... اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری کیفیت میں کہا۔

"تمہارا نام رابرٹ ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو اس آدمی نے ایک جھٹکا کھایا اور پھر وہ غور سے عمران کی طرف دیکھنے لگا۔ اب اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھر آئی تھی۔

"میرا نام ٹونی ہے لیکن تم لوگوں نے رسیاں کیسے کھول لیں"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ اب ذہنی طور پر خاصا سنبھل چکا تھا۔

"اوہ۔ تو یہ دوسرا رابرٹ ہے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"اس کا نام آرتھر ہے۔ رابرٹ کون ہے جس کا تم بار بار پوچھ رہے ہو"...... ٹونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر تو تم دونوں ہی میرے لئے بے کار ہو۔ میں تو رابرٹ سے مل کر اس سے معاہدہ کرنا چاہتا تھا۔ اوکے۔ اگر تم میں سے کوئی رابرٹ نہیں ہے تو پھر مجھے وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے"۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیسا معاہدہ"...... اس آدمی نے یکلخت چونک کر کہا۔

"جب تم رابرٹ ہی نہیں ہو اور رابرٹ کو جانتے بھی نہیں ہو تو پھر تمہارے ساتھ بات کرنا ہی فضول ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے وہی ریوالور نکال لیا جو اس نے ہوش میں لے آئے جانے والے آدمی کے ساتھی کی جیب سے نکالا تھا اور ریوالور کا رخ اس نے اس آدمی کی طرف کر دیا۔

"رک جاؤ۔ تم اگر پوری طرح وضاحت کر دو تو تمہارے حق میں بہتر رہے گا"...... اس آدمی نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس بات کا فیصلہ میں خود کر سکتا ہوں کہ کیا میرے حق میں بہتر ہے اور کیا نہیں۔ مجھے صرف رابرٹ سے بات کرنی ہے اور بس"۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹریگر پر انگلی کو حرکت دینا شروع کر دی۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"مم۔ مم۔ میں ہی رابرٹ ہوں۔ میں رابرٹ ہوں"...... وہ آدمی جس نے پہلے اپنا نام ٹونی بتایا تھا یکلخت چیخ پڑا۔

"تمہارے اس ساتھی کا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کا نام ٹونی ہے۔ یہ اس اڈے ڈبل سیون کا انچارج ہے"۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

"صفدر اس کے منہ میں رومال ڈال دو اور پھر اس ساتھ والے آدمی کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر اٹھا۔ اس نے جیب سے رومال نکال کر زبردستی رابرٹ کے منہ میں ٹھونسا اور پھر وہ ساتھ والے آدمی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو وہ اسے چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا اور پھر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"تمہارا نام رابرٹ ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو اس آدمی نے بھی جھٹکا کھایا اور پھر اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ۔ یہ۔ سب کیسے ہو گیا۔ تم تو بندھے ہوئے تھے"...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن گھومی اور وہ ایک بار پھر چونک پڑا۔

"یہ۔ یہ تم نے چیف کے منہ میں رومال کیوں ٹھونس دیا ہے۔ تم کیا چاہتے ہو"...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن چیف تو رابرٹ ہے جبکہ اس آدمی کا کہنا ہے کہ اس کا نام ٹونی ہے اور تمہارا نام رابرٹ ہے۔ اس لئے اب تم خود بتاؤ کہ تمہارا کیا نام ہے۔ ٹونی یا رابرٹ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم پوچھ کر کیا کرو گے"...... اس آدمی نے کہا۔

"میں نے ٹونی سے معاہدہ کرنا ہے اور رابرٹ کو گولی مارنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر یہی رابرٹ ہے۔ میرا نام ٹونی ہے"...... اس آدمی نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم واقعی ٹونی ہو۔ اس لئے تم تو چھٹی کرو"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹونی کچھ کہتا عمران نے ریوالور کا رخ اس کی طرف کیا اور دوسرے لمحے دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ٹونی کے حلق سے کربناک چیخ نکلی اور وہ اسی بندھی ہوئی حالت میں ہی چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ عمران نے ریوالور کا رخ پھیرا اور اس کے ساتھ ہی پے در پے دو دھماکے ہوئے اور فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے دونوں افراد کے جسم ایک لمحے کے لئے اچھلے پھر چند لمحے ان کے ہاتھ پیر ہلتے رہے پھر وہ بھی ساکت ہو گئے۔ ان میں سے ایک وہ نوجوان تھا جس نے عمران کے ساتھیوں کو ہوش دلایا تھا۔

"اب اس رابرٹ کے منہ سے رومال نکال لو تاکہ اب اطمینان سے اس سے معاہدہ ہو سکے"...... عمران نے ریوالور کو واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور صفدر نے اٹھ کر اس آدمی کے منہ سے رومال باہر

Scanned & PDF Copy by RFI

کھینچ لیا اور وہ آدمی بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ اس کا چہرہ منہ سے سانس نہ لینے کی وجہ سے انتہائی سرخ پڑ گیا تھا۔

" تم نے انتہائی سفاکی سے کام لیا ہے۔ اگر تم نے مجھ سے کوئی معاہدہ کرنا تھا تو پھر میرے ساتھیوں کو اس طرح ہلاک کرنے کی کیا ضرورت تھی"۔۔ اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" جو معاہدہ میں تمہارے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔ اس معاہدے کے بارے میں تمہارے کسی آدمی کا جان لینا تمہارے لئے ہی نقصان دہ ثابت ہوتا" عمران نے جواب دیا۔

" تمہارا نام کیا ہے۔ کیا تم علی عمران ہو"..... اس آدمی نے کہا۔

" ہاں۔ میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم رابرٹ ہو اور تم یہاں فنک سنڈیکیٹ کے اصل چیف ہو اور فنک کے رائٹ ہینڈ ہو۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم نے ایئر پورٹ پر ہمیں ہلاک کرانے کی کوشش کی۔ پھر تم نے ہمارے دھوکے میں چیف سیکرٹری کی کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دیا لیکن یہ سب کارروائی تو بہر حال ہوتی رہتی ہے۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔ میں تمہارے ساتھ تمہاری زندگی اور بقا کا سودا کرنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

" تم کھل کر بات کرو۔ کیا کہنا چاہتے ہو"..... رابرٹ نے کہا۔

" میں فنک کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں۔ اگر تم اس کام میں میرے ساتھ تعاون کرنے کا عہد کر لو تو پھر تم بھی زندہ رہو گے اور تمہارا سنڈیکیٹ بھی قائم رہے گا۔ بلکہ فنک کی ہلاکت کے بعد تم اس کی جگہ سیاہ و سفید کے مالک بن جاؤ گے لیکن اگر تم انکار کرو گے تو پھر تمہارا حشر بھی تمہارے ان ساتھیوں جیسا ہوگا۔ اس کے بعد تمہیں اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا کہ ہم فنک کو ہلاک کر سکتے ہیں یا نہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

" ایسا ہونا ناممکن ہے۔ اس بات کو ذہن سے نکال دو۔ میں لاکھ تم سے تعاون کرتا رہوں۔ فنک کو پھر بھی ہلاک نہیں کیا جا سکتا"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم اپنی بات کرو۔ کیا تم ایسا چاہتے ہو کہ نہیں"...... عمران نے کہا۔

" میرے چاہنے یا نہ چاہنے سے کیا ہو سکتا ہے۔ ماسٹر فنک اگر اتنا تر نوالہ ہوتا تو اب تک وہ لاکھوں بار ہلاک ہو چکا ہوتا"...... رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم اس سے کتنی بار روزانہ ملتے ہو"...... عمران نے کہا۔

" میں زندگی میں صرف چند بار ہی اس سے ملا ہوں گا۔ وہ شاذ و نادر ہی فنک پیلس سے باہر آتا ہے اور فنک پیلس میں باہر کے آدمی کا چاہے وہ ایکریمیا کا صدر ہی کیوں نہ ہو داخلہ ممنوع ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم معاہدہ کرنا نہیں چاہتے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک بار

Scanned & PDF Copy by RFI

پھر ریوالور نکال لیا۔

"میں تو کرنا چاہتا ہوں لیکن ایسے معاہدے کا فائدے کیا جس کا کوئی عملی نتیجہ ہی نہ نکل سکے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"تم نے ہمیں کس طرح ٹریس کیا۔ کیا کراؤن نے مخبری کی تھی"۔ عمران نے اچانک پوچھا تو رابرٹ چونک پڑا۔

"نہیں۔ کراؤن ایسا آدمی نہیں تھا کہ مخبری کرتا"...... رابرٹ نے جواب دیا تو اس بار عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تھا کا کیا مطلب۔ کیا وہ ہلاک ہو چکا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری رہائش گاہ اور تمہاری کاروں کے نمبرز معلوم کرنے کے سلسلے میں وہ میرے آدمیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا۔ حالانکہ وہ میرا بے حد اچھا دوست تھا۔ میں ایسا نہیں چاہتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ میں نے اپنے ان آدمیوں کو بھی ہلاک کر دیا جنہوں نے یہ کارروائی کی تھی"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ رابرٹ جو کچھ کہہ رہا ہے جھوٹ کہہ رہا ہے۔ اس کے لہجے کا کھوکھلا پن صاف نمایاں تھا۔

"اب آخری بات کرو۔ کیا تم فنک کے خلاف میرے ساتھ معاہدہ کرتے ہو یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیسا معاہدہ۔ مجھے کیا کرنا ہو گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"میں فنک کو ہر حالت میں ہلاک کرنا چاہتا ہوں۔ یہ تم بتاؤ گے

کہ وہ کس طرح ہلاک ہو سکتا ہے کیونکہ تم اس کے دست راست ہو"۔ عمران نے جواب دیا۔

"میں اس کا دست راست ضرور ہوں لیکن حقیقت یہی ہے کہ نہ کوئی فنک پیلس میں داخل ہو سکتا ہے نہ ماسٹر فنک باہر آئے گا اس لئے اسے کیسے ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... رابرٹ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن فنک پیلس میں تم تو داخل ہو سکتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"میں آج تک باوجود کوشش کے اندر نہیں جا سکا کیونکہ کسی کو اس کی اجازت نہیں ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"اندر موجود ملازم تو باہر آتے ہی رہتے ہوں گے اور وہ لازماً سنڈیکیٹ کے ممبران ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ آج تک کسی نے انہیں نہیں دیکھا۔ نہ باہر آتے اور نہ اندر جاتے۔ ایک بار اس بارے میں جب میں نے فون پر ماسٹر فنک سے پوچھا تو انہوں نے بتایا تھا کہ یہ اس کے خاص لوگ ہیں۔ ان کے ذہن اس کے تابع ہیں"...... ابرٹ نے کہا تو عمران اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"حالانکہ فنک کی بیٹی وینا ہر ویک اینڈ پر فنک پیلس اپنے ڈیڈی سے ملنے جاتی ہے اور پھر باہر بھی آتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ صرف وہی جاتی آتی ہے لیکن اس کے لئے بھی ماسٹر نے خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں۔ اسے پہلے بے ہوش کر دیا جاتا ہے اور

Scanned & PDF Copy by RFI

پھر اندر لے جایا جاتا ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

" فنک کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو رابرٹ نے فون نمبر بتا دیا۔

" جب فنک مطمئن ہو چکا تھا کہ ہم لوگ مارے جا چکے ہیں تو پھر تم نے ہمارے خلاف کارروائی کس کے کہنے پر کی تھی"...... عمران نے کہا۔

" تمہارے کوڈ نام پرنس آف ڈھمپ نے یہ تمام کارروائی کرائی ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

" وہ کیسے"...... عمران نے چونک کر پوچھا تو رابرٹ نے پوری تفصیل سے بتا دیا کہ کس طرح اسے پرنس آف ڈھمپ کی کراؤن سے ملاقات کا علم ہوا۔

" ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ فنک کو کسی طرح بھی ہلاک نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے اس بار قدرے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ تم ایسا کرو کہ مجھے رہا کر دو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں زندہ سلامت فاک لینڈ سے واپس بھجوا دوں گا اور فنک کو کہہ دوں گا کہ تم فرار ہو گئے ہو"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

" کیا فنک تمہاری بات پر یقین کر لے گا"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ وہ میری بات پر یقین کر لیتا ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

" کیا تم اس کا کوئی ثبوت دے سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

" کیسا ثبوت"...... رابرٹ نے چونک کر پوچھا۔

" تم میرے سامنے فنک کو فون کرو اور اس سے کوئی ایسی بات کرو جس سے مجھے یقین آ جائے کہ وہ تم پر اعتماد کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں"...... رابرٹ نے کہا۔

" صفدر۔ باہر فون پیس ہو گا وہ لے آؤ یہاں"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

" عمران صاحب۔ جو آپ چاہتے ہیں وہ شاید ممکن نہ ہو"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے پاکیشیائی زبان میں کہا تو عمران چونک پڑا۔

" کیا مطلب"...... عمران نے بھی پاکیشیائی زبان میں ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ نے اتنے طویل مذاکرات رابرٹ سے اس لئے کئے ہیں تاکہ آپ رابرٹ کا روپ دھار لیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ فنک رابرٹ پر اس قدر اندھا اعتماد نہ کرتا ہو گا جتنا آپ سمجھ رہے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" میں رابرٹ کا روپ کیسے دھار سکتا ہوں۔ اس کا قدوقامت اور جسامت مجھ سے خاصی مختلف ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"میرا مطلب لہجے اور آواز کی حد تک تھا"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"کسی حد تک تمہاری بات درست ہے۔ دراصل میں یہ جاننا چاہتا تھا کہ فنک رابرٹ پر کس حد تک اعتماد کرتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اسی لمحے صفدر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔ اس نے فون پیس عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"نمبر بتاؤ"...... عمران نے رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا تو رابرٹ نے نمبر بتا دیئے۔ عمران نے نمبر پریس کئے اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا اور پھر فون پیس صفدر کی طرف بڑھا دیا۔ فون پیس میں سے دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ صفدر نے فون پیس رابرٹ کے کان سے لگا دیا۔

"فنک پیلس"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں۔ ماسٹر سے بات کراؤ"۔ رابرٹ نے کہا۔

"سپیشل کوڈ دوہراؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ون ون"...... رابرٹ نے جواب دیا تو خاموشی طاری ہو گئی۔

"یس"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں ماسٹر"۔ رابرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بولو"...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا۔

"ماسٹر۔ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں ہوئے بلکہ زندہ ہیں اور میں نے اس بار انہیں ٹریس کر لیا ہے۔ لیکن اس کوٹھی میں ان کا صرف ایک ساتھی موجود ہے۔ باقی غائب ہیں۔ ہم نگرانی کر رہے ہیں جیسے ہی وہ واپس آئے ان سب کو ہلاک کر دیا جائے گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"تفصیل سے رپورٹ دو"...... دوسری طرف سے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا گیا اور رابرٹ نے وہی تفصیل دوہرا دی جو اس نے پہلے عمران کو بتائی تھی البتہ وہ انہیں گرفتار کرنے اور اس اڈے پر لے آنے کی ساری کہانی گول کر گیا تھا۔

"جب ان کا خاتمہ ہو جائے تو مجھے رپورٹ دینا"...... دوسری طرف سے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ تو صفدر نے فون پیس ہٹایا اور اس کا بٹن آف کر دیا۔

"تم نے دیکھا کہ ماسٹر فنک نے کسی قسم کی کوئی چھان بین نہیں کی۔ جو میں نے کہا اس نے اس پر اعتماد کر لیا۔ اب جب میں اسے رپورٹ دوں گا کہ تم سب فاک لینڈ سے واپس چلے گئے ہو تو وہ اسی طرح مجھ پر اعتماد کر لے گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"تمہارا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے اچانک پوچھا تو رابرٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں۔ تم یہ بات کیوں پوچھ رہے ہو"...... رابرٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"تاکہ مجھے یقین ہو سکے کہ اگر میں تمہیں آزاد کر دوں تو تم وہی کچھ کرو گے جو تم کہہ رہے ہو۔ اگر تم واقعی ہم سے تعاون پر آمادہ ہو تو تم سب کچھ سچ بتا دو گے"....... عمران نے جواب دیا۔

"میں بتا دیتا ہوں۔ بزنس روڈ پر ایک عمارت ہے رابرٹ ہاؤس۔ وہی میرا ہیڈ کوارٹر ہے"....... رابرٹ نے جواب دیا۔

"وہاں تمہارا اسسٹنٹ کون ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"وہاں کا انچارج راتھر ہے۔ ویسے وہ صرف انتظامی انچارج ہے"....... رابرٹ نے جواب دیا۔

"وہاں کا فون نمبر"....... عمران نے پوچھا تو رابرٹ نے فون نمبر بتا دیا۔

"سنو۔ شاید میں تمہیں زندہ چھوڑ دیتا لیکن تم نے کراؤن کو ہلاک کر دیا ہے۔ وہ کراؤن جو انتہائی مخلص آدمی تھا۔ اس لئے موت تمہارا مقدر ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ رابرٹ کچھ کہتا عمران نے ٹریگر دبا دیا اور گولی سیدھی رابرٹ کے دل میں اترتی چلی گئی۔ رابرٹ کا منہ چیخ مارنے کے لئے کھلا لیکن چیخ اس کے حلق سے نہ نکلی اور اس کا جسم چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"اس ساری گفتگو کا کیا فائدہ ہوا عمران صاحب"....... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے تمہارے چہرے پر بوریت کے تاثرات کافی دیر سے نظر آ رہے تھے لیکن اصل بات یہ ہے کہ میں دراصل یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ فنک اور رابرٹ کے درمیان عام تعلقات کس نوعیت کے ہیں اور اب ان طویل مذاکرات کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ فنک کا تعلق براہ راست سنڈیکیٹ سے نہ ہونے کے برابر ہے۔ اگر ہم فاک لینڈ سے اس کے سنڈیکیٹ کے سارے اڈوں کو بھی تباہ کر دیں تب بھی شاید فنک اپنے پیلس سے باہر نہ آئے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کوئی ایسا طریقہ معلوم کرنا چاہتے تھے جس سے فنک اپنے پیلس سے باہر آ سکے"....... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میری کوشش یہی تھی لیکن فنک نے جو سیٹ اپ بنا رکھا ہے اور اس کی گفتگو سے میں نے جہاں تک اس کے مزاج کو سمجھا ہے وہ واقعی ایک منفرد طبیعت کا مالک ہے۔ اس لئے اب آخری صورت یہی رہ گئی ہے کہ ہم اس کے پیلس میں داخل ہوں"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کا کیا طریقہ ہو گا۔ کیا تنویر کی طرح بس ہم اسلحہ اٹھائے اندر داخل ہو جائیں گے"....... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح کی کوشش تو صریحاً خودکشی کے برابر ہے۔ جو آدمی اپنی اکلوتی بیٹی کو بھی بے ہوش کر کے اندر بلوائے وہ ہمیں صحیح سلامت اپنے تک کیسے پہنچنے دے گا"....... عمران نے جواب دیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"پھر آپ نے کیا سوچا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"باہر چل کر بتاؤ۔ خاور اور تنویر یقیناً تم دونوں سے زیادہ بور ہو چکے ہوں گے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل مسکرا دیا۔ پھر وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر آ گئے۔

"بڑے طویل مذاکرات تھے۔ کیا نتیجہ نکلا"...... خاور نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہی جو نشستند گفتند برخاستند جیسے مذاکرات کا نتیجہ نکلتا ہے۔ وہ سب اس دنیا سے ہی برخاست ہو گئے اور ہم باہر آ گئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ضرورت تھی اتنا لمبا بکھیڑا پالنے کی۔ گولی مار کر پہلے ہی ختم کر دینا تھا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو کیپٹن صاحب۔ آپ کوئی تجویز بتا رہے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران صاحب۔ میرے ذہن میں یہ تجویز آئی ہے کہ اگر ہم فنک کی بیٹی دینا کو اغوا کر لیں تو کیا فنک اسے واپس حاصل کرنے کے لئے اپنے پیلس سے باہر نہیں آئے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ وہ سنڈیکیٹ کو حرکت میں لے آئے گا اور اس کے علاوہ اس کے پاس اور بھی بے شمار گروپس ہیں۔ میں نے اس کی طبیعت کو سمجھ لیا ہے۔ وہ صرف احکامات دینے کا عادی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ پیلس خلا میں تو نہیں ہے۔ یہیں زمین پر ہی ہے۔ اس پر میزائل تو فائر کئے جا سکتے ہیں۔ اسے ملبے کا ڈھیر تو بنایا جا سکتا ہے۔ خود ہی وہ بھی اس میں مر مرا جائے گا"...... تنویر نے اپنی عادت کے مطابق بات کرتے ہوئے کہا۔

"اگر دانش منزل کے خلاف مجرم یہی حربہ استعمال کرنے کا سوچیں تو کیا ان کا یہ حربہ کامیاب رہے گا۔ کیا دانش منزل واقعی ملبے کا ڈھیر بن جائے گی اور تمہارا چیف اس کے اندر ہونے کی وجہ سے خود ہی مر مرا جائے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا یہ مطلب نہ تھا"...... تنویر نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس نے اپنے پیلس کو دانش منزل سے بھی زیادہ محفوظ بنا رکھا ہے اس لئے میری کوشش یہی تھی کہ کوئی ایسی صورت سامنے آ جائے کہ وہ اس پیلس سے باہر آ سکے اس لئے رابرٹ کو میں نے ہر طرح سے ٹٹولنے کی کوشش کی کیونکہ رابرٹ جس قدر اس کے قریب تھا میرا خیال ہے کہ دوسرا کوئی نہیں ہو سکتا لیکن اس نے بھی اس پیلس میں داخل ہونے یا فنک کے کسی بھی طرح باہر آنے سے بے بسی کا اظہار ہی کیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"آپ نے وینا کو اس کی ممی کی جو تصویر دی ہے کیا اس کے پیچھے آپ کی کوئی خاص پلاننگ تھی۔ آپ کم از کم ہمیں تو بتائیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اب بتا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ اب سارا سیٹ اپ سامنے آ گیا ہے۔ یہ تصویر جس گتے پر بنائی گئی ہے وہ عام گتا نہیں ہے بلکہ ایک خاص قسم کے کیمیکل سے تیار شدہ شیٹ ہے۔ یہ تصویر جیسے ہی فنک پیلس پہنچے گی اس شیٹ سے نکلنے والی مخصوص شعاعیں وہاں موجود ایسے تمام حفاظتی آلات جو شعاعوں کی بنیاد پر کام کرتے ہیں انہیں بلاک کر دیں گی اور وہاں کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ یہ بلاکنگ کیوں ہوئی ہے۔ وہ لامحالہ آلات میں نقص چیک کرتے رہ جائیں گے اور پھر ان آلات کو ٹھیک کروانے کے لئے فنک کو فوری طور پر ان آلات کے ماہر کو پیلس میں بلوانا پڑے گا اور میں نے معلوم کر لیا ہے کہ ان آلات کو فنک پیلس میں فاک لینڈ کی ایک کمپنی لارک کارپوریشن نے نصب کیا ہے۔ یہ کمپنی بھی فنک کی ذاتی ملکیت ہے اس کا انچارج ایک آدمی نارمنڈ ہے۔ نارمنڈ نے جس انجینئر کو وہاں بھجوانا ہے اس کا نام الفریڈ ہے جو ایک عام سے فلیٹ میں رہتا ہے اور اس کا قد و قامت میری طرح ہے چنانچہ الفریڈ کی جگہ میں لے لوں گا اور اس طرح آسانی سے فنک پیلس میں داخل ہو جاؤں گا لیکن یہ سب کچھ کل ہونا ہے کیونکہ وینا نے کل وہ تصویر لے کر فنک پیلس پہنچنا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے یہ ساری کارروائی اس مختصر سے وقت میں کیسے مکمل کر لی"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کام بھی مرحوم کراؤن کی مدد سے ہوا تھا"...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

Scanned & PDF Copy by RFI

فنک ایک کتاب پڑھنے میں مصروف تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور ایک نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا۔ فنک نے چونک کر نوجوان کی طرف دیکھا اور چہرے پر ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ماسٹر۔ انتہائی خوفناک اطلاع ہے"...... نوجوان نے انتہائی وحشت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا یہ اطلاع تم فون پر نہ دے سکتے تھے نانسنس اور پھر بغیر اجازت اس طرح اندر آنے کی تمہیں جرأت کیسے ہوئی"...... فنک نے انتہائی سرد لیکن ناگوار سے لہجے میں کہا۔

"سوری ماسٹر۔ اطلاع ہی ایسی ہے کہ میں اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکا۔ چیف رابرٹ کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"کس نے ہلاک کیا ہے اور کب"...... فنک نے چونکے بغیر کہا۔ البتہ اس کے چہرے کے عضلات یکلخت کھنچ سے گئے تھے۔ وہ واقعی انتہائی ٹھنڈے دل ودماغ کا مالک تھا۔

"ماسٹر۔ اس عمران اور اس کے ساتھیوں نے اسے ہلاک کیا ہے"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"کیسے معلوم ہوا"...... فنک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ وہ مرے نہیں تھے اور چیف رابرٹ نے ان کا سراغ لگا دیا تھا۔ چیف نے انہیں گرفتار کرا کر ڈبل سیون میں بند کر دیا تھا جس کا انچارج ٹونی تھا۔ پھر چیف رابرٹ خود وہاں گئے لیکن وہاں ان لوگوں نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں اپنے آپ کو آزاد کرا لیا اور اس کے بعد چیف رابرٹ، ٹونی اور دوسرے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور ماسٹر۔ یہاں آپ کے خلاف بھی ایک بھیانک سازش کا انکشاف ہوا ہے"...... نوجوان نے اسی طرح زوردار لہجے میں کہا۔

"کیسا انکشاف"...... اس بار فنک نے چونک کر پوچھا۔

"ماسٹر۔ جب مجھے ڈبل سیون میں چیف رابرٹ کی ہلاکت کی اطلاع ملی تو میں نے فوراً تھری ایکس گروپ کے چیف کو ڈبل سیون بھجوایا۔ مجھے معلوم ہے کہ ڈبل سیون کے تہہ خانوں میں انتہائی جدید مشینری موجود ہے اور وہاں ہونے والی ہر بات باقاعدہ ریکارڈ ہوتی رہتی ہے اور جدید ترین کیمروں کی مدد سے وہاں ہونے والی ہر کارروائی کی فلم بھی بنتی رہتی ہے۔ اس لئے میں نے تھری ایکس گروپ کے چیف کو کہہ دیا کہ وہ وہاں سے ٹیپ اور فلم لے کر یہاں مجھے بھجوا دے تا کہ

Scanned & PDF Copy by RFI

تفصیل معلوم ہوسکے کہ وہاں کیا ہوا ہے اور کس نے ایسا کیا ہے۔ وہ فلم اور ٹیپ یہاں پہنچ گئی ہے اور اسے چیک کرنے کے بعد مجھے یہ سب کچھ معلوم ہوا ہے۔ اگر آپ تکلیف کریں تو سپیشل روم میں تشریف لے آئیں اور خود ساری ٹیپ بھی سن لیں اور فلم بھی دیکھ لیں"۔ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ میں آ رہا ہوں"۔ فنک نے کہا اور نوجوان سلام کر کے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

" لیکن رابرٹ نے تو مجھے کہا تھا کہ ان کا صرف ایک آدمی ٹریس ہو سکا ہے۔ جبکہ یہ کہہ رہا ہے کہ رابرٹ نے سب کو گرفتار کر لیا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کال رابرٹ سے جبراً کرائی گئی تھی"۔ فنک نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کتاب بند کر کے ریک میں رکھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر وہ مڑا اور کمرے کے ایک اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک ہال میں داخل ہوا تو وہاں دیواروں کے ساتھ انتہائی جدید ترین مشینری نصب تھی۔ درمیان میں ایک بڑی سی میز تھی جس کے پیچھے دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ میز کے اوپر ایک مستطیل شکل کی مشین پڑی تھی اور ایک کرسی پر وہی نوجوان بیٹھا ہوا تھا جو فنک کے کمرے میں آیا تھا۔ ہال میں دوسری مشینوں کے ساتھ کئی افراد سفید گون پہنے کام کر رہے تھے۔

" آیئے ماسٹر"...... نوجوان نے فنک کو دیکھتے ہی کرسی سے اٹھ کر

کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" بیٹھو مارکر۔ تم نے واقعی مجھے آج پریشان کر دیا ہے"...... فنک نے خشک لہجے میں کہا اور میز کے پیچھے رکھی ہوئی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

" ماسٹر۔ بات واقعی پریشان کن ہے لیکن شکر ہے کہ ہمیں اس کا علم پہلے سے ہو چکا ہے"...... مارکر نے جواب دیا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر اس نے سامنے میز پر رکھی ہوئی مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد مشین کی ایک سائیڈ پر موجود سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس پر ایک ہال نما کمرے کا منظر ابھر آیا۔ کمرے میں کرسیوں پر پانچ افراد رسیوں سے بندھے ہوئے بیٹھے تھے جن میں سے ایک ہوش میں تھا جبکہ باقی چار افراد کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ یہ پانچوں ہی ایشیائی تھے۔

" ماسٹر۔ جب یہ پانچوں افراد ڈبل سیون میں لائے گئے تھے تو یہ مقامی میک اپ میں تھے پھر ان کے میک اپ صاف کر دیئے گئے۔ یہ آدمی جو ہوش میں نظر آ رہا ہے اس کا نام علی عمران ہے۔ میں آپ کو یہ فلم وہاں سے دکھا رہا ہوں جہاں سے اصل واقعات کا آغاز ہوتا ہے"...... مارکر نے کہا اور فنک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی اس کے ساتھ ہی مارکر نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"تمہیں ہوش آگیا۔ کیسے آگیا۔ ابھی تمہیں انجکشن تو لگا نہیں پھر کیسے ہوش آگیا"...... کمرے میں داخل ہونے والے نوجوان کی آواز سنائی دی کیونکہ اس کے ہونٹ ہلتے سکرین پر صاف دکھائی دے رہے تھے۔

"کمرے کا ماحول اگر خوبصورت ہو تو مجھے بغیر انجکشن کے بھی ہوش آجاتا ہے اور اس کمرے کی خوبصورتی تم خود دیکھ سکتے ہو"...... مشین سے دوسری آواز سنائی دی اور چونکہ اس بار کرسی پر بندھے ہوئے نوجوان کے ہونٹ ہلے تھے اس لئے فنک سمجھ گیا کہ یہ عمران بات کر رہا ہے۔

"ہونہہ۔ تو تم واقعی خطرناک آدمی ہو۔ چیف رابرٹ درست کہہ رہا تھا"...... نوجوان نے کہا۔ اس کے بعد عمران اور اس نوجوان کے درمیان مزید گفتگو ہوئی اور وہ نوجوان عمران کے ساتھیوں کو انجکشن لگا کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی جب عمران نے اپنے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کھولنا شروع کر دیں تو فنک چونک پڑا لیکن اس نے کوئی بات نہ کی اور خاموشی سے دیکھتا رہا۔ پھر ان سب افراد کی رسیوں سے رہائی۔ ان کے درمیان ہونے والی بات چیت کے بعد کمرے میں داخل ہونے والے چار افراد پر ان کے حملے اور انہیں بے ہوش اور بے بس کرنے کے تمام مناظر اس نے دیکھے۔

"یہ چیف رابرٹ اس کے ساتھ ڈبل سیون کا انچارج ٹونی اور ڈبل سیون کے دو محافظ ہیں ماسٹر"...... مارکر نے کمرے میں داخل ہو کر بے بس ہونے والوں کے متعلق فنک کو بتایا تو فنک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے بعد ٹونی اور اس کے دو محافظوں کی موت اور پھر عمران کی رابرٹ سے ہونے والی طویل بات چیت اس نے سنی۔ اس کے چہرے پر یہ بات چیت سن کر پہلی بار قدرے برہمی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پھر رابرٹ کی اس کے ساتھ فون پر بات چیت اور پھر رابرٹ کی موت اور اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کی اس کمرے سے باہر جانے کا سین اس نے دیکھا۔ اسی لمحے مارکر نے چند اور بٹن دبائے تو سکرین پر جھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی منظر بدل گیا۔ اب عمران اور اس کے ساتھی ایک برآمدے میں کھڑے ہوئے تھے پھر ان کے درمیان ہونے والی بات چیت میں جب وینا اور اس کی ممی کی تصویر کی بات آئی تو فنک بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ تھوڑی دیر بعد جب عمران اور اس کے ساتھی اس کوٹھی سے باہر نکل گئے تو مارکر نے مشین کے بٹن آف کر دیئے اور سکرین تاریک ہو گئی۔

"آپ نے سب کچھ سن لیا ماسٹر۔ اگر ڈبل سیون میں یہ انتظامات نہ ہوتے تو یہ تصویر والی بھیانک سازش کبھی سامنے نہ آتی اور ہم واقعی مار کھا جاتے"...... مارکر نے کہا۔

"یہ واقعی انتہائی خطرناک سازش ہے۔ یہ لوگ میرے تصور سے بھی زیادہ چالاک ہوشیار اور شاطر ہیں لیکن اب تم اس سازش کا توڑ کیا کرو گے"...... فنک نے مارکر سے مخاطب ہو کر کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"مس ڈینا کو کل یہاں لے آنے کے بعد اس کارڈ کو فوراً ضائع کر دیا جائے گا۔ اب تو یہ ہمارے لئے انتہائی آسان بات ہو گئی ہے"۔ مارکر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح تو یہ لوگ پھر غائب ہو جائیں گے۔ سنو۔ تم نے ویسا ہی کرنا ہے جیسے اس عمران نے اس سازش کا تانا بانا بنا ہے۔ مشینری کے خراب ہوتے ہی تم نے لارک کارپوریشن والوں کو انجینئر بھیجنے کا کہنا ہے البتہ جب انجینئر آ جائے جو یقیناً عمران ہو گا تو تم نے اسے فوری طور پر بے ہوش کر کے بلیو روم میں پہنچا دینا ہے اور مجھے اطلاع کرنی ہے"....... فنک نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن ماسٹر۔ اس طرح تو یہ خطرناک ترین آدمی پیلس میں داخل ہونے میں کامیاب ہو جائے گا"۔ مارکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اس کو اس کی ذہانت کی بنیاد پر ہی مات دینا چاہتا ہوں۔ اب جبکہ وہ پہچانا جا چکا ہے اب وہ یہاں آ کر ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور اس کے پکڑے جانے کے بعد اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرنا کوئی مسئلہ نہ رہے گا اور پھر میں اپنے ہاتھوں سے اسے موت کے گھاٹ اتاروں گا"....... فنک نے کہا۔

"یس ماسٹر"....... مارکر نے جواب دیا اور فنک سر ہلاتا ہوا مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

فنک پیلس سے کچھ فاصلے پر سڑک کے کنارے ایک کار کھڑی تھی اس کار میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ عمران اس وقت لارک کارپوریشن کے انجینئر الفریڈ کے میک اپ میں تھا۔ اس کی پلاننگ درست ثابت ہوئی تھی۔ ونیا صبح ہی حسب دستور اپنے ڈیڈی سے ملنے فنک پیلس پہنچ گئی تھی اور ظاہر ہے وہ عمران کی دی ہوئی اپنی ممی کی تصویر بھی ساتھ لے گئی تھی۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت گذشتہ رات کو ہی الفریڈ کے فلیٹ میں پہنچ گیا تھا۔ انہوں نے رات کو ہی الفریڈ کو گھیر لیا تھا اور عمران نے اس سے باتیں کر کے اس کا لب و لہجہ اس کا انداز اور اس کے کام کرنے کے بارے میں تمام معلومات حاصل کر لی تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ صبح لارک کارپوریشن کے چیئرمین کا فون آئے گا اور اسے حکم دیا جائے گا کہ وہ جا کر فنک پیلس میں مشینری درست کرے چنانچہ صبح ہوتے ہی عمران نے الفریڈ کا ایسا

Scanned & PDF Copy by RFI

میک اپ کر لیا تھا جو کسی مشین یا میک اپ واشر سے چیک نہ ہو سکتا تھا۔ اس نے الفریڈ کا لباس بھی پہن لیا تھا اور اس کے کام کرنے کا مخصوص بریف کیس بھی تیار کر لیا تھا اور پھر اس کی توقع کے عین مطابق تقریباً دس بجے چیئرمین کا فون آگیا اور عمران نے الفریڈ کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے اسے کہہ دیا کہ وہ فوراً فنک پیلس جا رہا ہے۔ الفریڈ کو طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا کر انہوں نے ایک الماری میں بند کر دیا تھا اور اب وہ سب فنک پیلس سے کچھ فاصلے پر موجود تھے۔

"تم لوگوں نے یہیں رہنا ہے۔ کار کی سیٹوں کے نیچے مخصوص اسلحہ موجود ہے۔ اول تو اندر ساری کارروائی میں خود ہی مکمل کر لوں گا لیکن اس کے باوجود اگر مجھے تمہاری ضرورت محسوس ہوئی تو میں تمہیں ریڈ کاشن دے دوں گا۔ میں بہرحال اندر موجود حفاظتی انتظامات کو مکمل طور پر جاتے ہی زیرد کر دوں گا اس لئے تم اطمینان سے اندر داخل ہو سکو گے۔ اس کے بعد جیسی صورتحال ہو ویسے کرنا"...... عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر کار کا دروازہ کھول کر وہ نیچے اترا۔ اس کے ہاتھ میں وہ مخصوص بریف کیس موجود تھا جس میں انتہائی حساس اور جدید مشینری کی مرمت کرنے والے جدید ترین آلات موجود تھے۔ وہ بریف کیس اٹھائے اطمینان سے قدم بڑھاتا فنک پیلس کے جہازی سائز کے پھاٹک کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ پھاٹک بند تھا۔ البتہ ستون پر فنک پیلس کی ایک بڑی سی پلیٹ موجود تھی۔ اس پلیٹ کے نیچے کال بیل کا بٹن اور ڈور فون نصب تھا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کال کا بٹن پریس کر دیا۔

"باہر کون ہے"...... ایک بھاری مردانہ آواز ڈور فون کے رسیور سے سنائی دی۔

"انجینئر الفریڈ فرام لارک کارپوریشن"...... عمران نے الفریڈ کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس نے بھیجا ہے تمہیں"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"لارک کارپوریشن کے چیئرمین نارمنڈ نے"...... عمران نے جواب دیا۔

"او کے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس جہازی سائز کے پھاٹک کے ایک کونے میں ایک چھوٹی سی کھڑکی کھل گئی اور عمران سر جھکا کر اندر داخل ہو گیا لیکن اندر داخل ہو کر وہ ابھی پوری طرح سیدھا بھی نہ ہوا تھا کہ اچانک اس کی ناک پر جیسے ایک دھماکہ سا ہوا۔ بالکل اسی طرح کا دھماکہ جیسے غبارہ پھٹتے وقت ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ذہن یکلخت اس طرح بند ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ پھر جب اس کے ذہن پر پڑا ہوا تاریک پردہ ہٹا تو عمران کی آنکھیں خود بخود کھل گئیں۔ چند لمحوں تک تو وہ لاشعوری کیفیت میں رہا پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگ اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں سابقہ منظر کسی فلم کے سین کی طرح ابھرا جب وہ چھوٹی کھڑکی سے سر جھکا کر اندر داخل ہو رہا تھا اور اس کی

Scanned & PDF Copy by RFI

ناک پر کوئی غبارہ سا پھٹا تھا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس کے جسم نے اس کے ذہن کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کا جسم مکمل طور پر بے حس و حرکت ہو چکا تھا۔ البتہ اس کا سر اس کی گردن تک حرکت کر سکتا تھا۔ جسم بے حس و حرکت ہونے کے باوجود وہ ایک کرسی پر راڈز کی گرفت میں تھا اور وہ کرسی پر اس طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے کوئی انتہائی تھکا ہوا آدمی کرسی پر نڈھال ہو کر تقریباً گر پڑتا ہے۔

"یہ سب کیسے ہو گیا"....... عمران نے لاشعوری طور پر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس نے جب اپنی آواز سنی تو وہ سمجھ گیا کہ وہ نہ صرف سوچ سکتا ہے بلکہ بول بھی سکتا ہے۔ اس نے گردن گھما کر دونوں سائیڈوں پر دیکھا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کے ساتھ راڈز والی کرسیوں پر صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور خاور بھی موجود تھے البتہ ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں وہ بے ہوش تھے۔ کمرہ خاصا بڑا تھا اور راڈز والی کرسیاں اس کمرے کی عقبی دیوار کے ساتھ رکھی ہوئی تھیں۔ کرسیاں فرش پر نصب تھیں اور کمرے کی دیواریں فرش اور چھت سب گہرے نیلے رنگ کی تھیں۔ کمرے کے ایک کونے میں شفاف شیشے کے پارٹیشن سے بنا ہوا ایک اور کمرہ تھا جس میں چار کرسیاں موجود تھیں اور کرسیوں کے سامنے ایک میز تھی جس پر ایک چھوٹی سی مشین رکھی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ یہ کمرہ خالی تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہاں انتظامات میری توقع سے بھی کہیں

زیادہ جدید تھے"....... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر کی کراہ سنی تو اس نے چونک کر تنویر کو دیکھا۔ تنویر کا سر آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھ رہا تھا۔ پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"تم لوگ یہاں کیسے پہنچ گئے"....... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو تنویر کی گردن ایک جھٹکے سے مڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ ہم کہاں آ گئے۔ یہ کونسی جگہ ہے اور یہ میرے جسم کو کیا ہوا ہے"....... تنویر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ یقیناً فنک پیلس ہے۔ میں تو چلو خود اندر آیا تھا لیکن تم یہاں کیسے پہنچ گئے"....... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ فنک پیلس۔ لیکن ہم تو کار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک کار کے قریب سے گزرتے ہوئے ایک آدمی نے کار کے اندر کوئی چیز پھینکی اور اس کے ساتھ ہی میرے ذہن پر جیسے کسی نے سیاہ چادر تان دی"....... تنویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد تنویر کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے کراہتے ہوئے سر اٹھانا شروع کر دیا اور پھر چند لمحوں کے وقفے سے ایک ایک کر کے سارے ساتھی ہوش میں آ گئے اور سب نے اسی طرح حیرت کا اظہار کیا جیسے تنویر نے کیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان کوئی بات ہوتی اچانک اس شیشے والے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک بانس کی طرح لمبا اور دبلا آدمی اندر داخل ہوا جس کا سر انڈے کی طرح صاف

Scanned & PDF Copy by RFI

تھا۔چہرہ لمبوترا تھا۔ ٹھوڑی لمبوتری سی تھی اور چہرے کی ہڈیاں باہر کو نکلی ہوئی تھیں آنکھیں چہرے کی مناسبت سے کافی بڑی اور خمار آلود سی تھیں۔وہ بڑے باوقار انداز میں چلتا ہوا آیا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہی فنک سنڈیکیٹ کا سربراہ فنک ہے کیونکہ اس کا حلیہ وہ کراؤن سے پہلے ہی معلوم کر چکا تھا۔اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی اور اسے دیکھ کر نہ صرف عمران بلکہ اس کے ساتھی بھی پہچان گئے کہ وہ وینا ہے۔وینا فنک کے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھ گئی۔اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے پریشانی کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔ان کے پیچھے دو آدمی تھے دونوں ہی نوجوان تھے وہ ان کے عقب میں رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔فنک نے ہاتھ بڑھا کر سامنے رکھی ہوئی مشین کا کوئی بٹن دبایا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو اوپر چھت سے ہلکی سی چٹک کی آواز سنائی دی۔

"عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز کو فنک اپنے پیلس میں خوش آمدید کہتا ہے"...... ایک سپاٹ اور سرد سی آواز سنائی دی۔

"بے حد شکریہ مسٹر فنک اور مس وینا فنک۔آپ کا پیلس دیکھنے کی ہمیں حسرت ہی رہ گئی۔میں نے تو سنا تھا کہ انتہائی شاندار پیلس ہے لیکن نجانے آپ نے کیوں ہمیں اسے اچھی طرح دیکھنے سے محروم رکھا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس لئے کہ تمہارے متعلق مشہور ہے کہ تم انتہائی حد تک خطرناک اور ذہین ایجنٹ ہو ویسے جس طرح تم نے الفریڈ کے روپ میں پیلس میں داخل ہونے کی پلاننگ کی وہ واقعی تمہاری ذہانت کی روشن دلیل ہے۔تم سے البتہ صرف اتنی غلطی ہو گئی کہ تم نے مجھے بھی عام بدمعاش سمجھ لیا تھا۔تمہیں یہ اندازہ نہ تھا کہ اس مخصوص اڈے میں بھی ایسی مشینری موجود ہے جس نے تمہارے اور رابرٹ کے درمیان ہونے والی گفتگو کے ساتھ ساتھ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو ٹیپ کر لی ہے اور تمہاری وہاں ساری کارروائی کی مسلسل فلم بن رہی ہے۔تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سے ہی مجھے تمہاری اس پلاننگ کا علم ہوا ورنہ یقیناً میں مار کھا جاتا"...... فنک نے اسی طرح سرد اور سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے وینا کو تو اپنی ممی کی تصویر پسند آئی تھی۔کیا تمہیں اپنی بیگم کی تصویر پسند آئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا چونکہ فنک نے بھی اسے تم سے مخاطب ہو کر بات کی تھی اس لئے اس نے بھی جواب اسی لہجے میں دیا تھا۔

"ہاں۔اچھی تصویر تھی"...... فنک نے جواب دیا۔

"میرا تمہارا بیٹی وینا سے معاہدہ ہوا تھا کہ وہ تم سے مل کر اس تصویر کی جو قیمت مقرر کرائے گی وہ مجھے قبول ہو گی۔اب جبکہ تم بھی یہاں موجود ہو اور مس وینا بھی اور تمہیں یہ تصویر بھی پسند آ چکی ہے تو پھر بولو کیا قیمت مقرر کرتے ہو اس کی"...... عمران نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"تم پاکیشیا میں اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بنک کے بارے میں بتا دو۔ اس کی قیمت وہاں جمع کرا دی جائے گی"...... فنک نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"کتنی قیمت"...... عمران نے کہا۔

"جس قدر تم اپنے وارثوں کے لئے چھوڑ جانا چاہو"...... فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو مجھے پہلے یہ سوچنا پڑے گا کہ میرا وارث کون بن سکتا ہے اور اس کے لئے کافی وقت چاہیئے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میرے خیال میں تم نے اپنی طبیعت کے مطابق کافی باتیں کر لی ہیں۔ اس لئے اب کچھ میری طبیعت کے مطابق بھی باتیں ہو جائیں"۔ فنک نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں۔ بالکل۔ ضرور۔ تمہاری طبیعت ویسے بھی مجھے پسند آئی ہے۔ قلفی کی طرح ٹھنڈی بھی اور ذائقہ دار بھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم نے میرے آدمیوں سے ڈیفنس فائل فوراً واپس حاصل کر لی تھی۔ اس کے لئے تم نے کیا طریقہ اختیار کیا تھا کیونکہ مجھے جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق تمہارا ان تک پہنچنا ناممکن تھا لیکن تم براہ راست ان تک پہنچ گئے اور وہ بھی انتہائی کم وقت میں"...... فنک نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو بڑی معمولی سی بات تھی۔ اس فائل میں ایسا کیمیکل لگا

ہوا تھا جس سے ایک خاص قسم کی شعاعیں ہر وقت نکلتی رہتی تھیں اور ہمارے سائنسدانوں کے پاس ایسی مشینری تھی جو ان نظر نہ آنے والی شعاعوں کو چیک کر سکتی تھی۔ اس مشین کے ذریعے یہ شعاعیں چیک کی گئیں اور نقشے پر اس جگہ کو بھی مارک کیا گیا تو نشاندہی ہو گئی اور فائل واپس حاصل کر لی گئی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات تھی۔ ٹھیک ہے۔ آئندہ فائل حاصل کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جائے گا۔ تمہارا شکریہ کہ تم نے یہ بات بتا دی ہے اور اس کے انعام میں تمہارے ساتھ میں یہ رعایت کر رہا ہوں کہ تمہارے ساتھیوں کو تو انتہائی عبرتناک موت مارا جائے گا جب کہ تمہیں آسان موت دی جائے گی"...... فنک نے کہا۔

"تم نے موت سپلائی کرنے کی کوئی دکان کھول رکھی ہے فنک کہ وہاں موت کی مختلف قسموں کی بوریاں رکھی ہوئی ہیں۔ کسی میں عبرت ناک موت ہے اور کسی بوری میں آسان موت"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسے ہی سمجھ لو۔ یہ میرے سامنے جو مشین رکھی ہوئی ہے اس میں بے شمار بٹن لگے ہوئے ہیں۔ بس مجھے بٹن دبانے ہوں گے اور موت تم پروار ہو جائے گی"...... فنک نے جواب دیا۔

"لیکن پہلے وضاحت تو کر دو کہ عبرت ناک موت کسے کہتے ہیں اور آسان موت کسے کہتے ہیں"...... عمران نے کہا

Scanned & PDF Copy by RFI

"بتانے سے بہتر ہے کہ تمہیں اس کا تجربہ دکھا دوں۔ تمہارا جو ساتھی قطار میں سب سے آخر میں بیٹھا ہوا ہے میں اس پر عبرتناک موت وارد کر رہا ہوں۔ اس کی جو حالت ہو گی اس سے تمہیں خود بخود معلوم ہو جائے گا کہ عبرت ناک موت کسے کہتے ہیں"...... فنک نے اسی طرح ٹھنڈے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ مشین کی طرف بڑھا۔

"ایک منٹ رک جاؤ فنک"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو فنک کا ہاتھ رک گیا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو"...... فنک نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

"تمہاری بیٹی وینا بے حد معصوم اور شریف لڑکی ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسے تمہاری ان کارستانیوں کا کوئی علم نہیں ہے جو تم یہاں بیٹھ کر کرتے رہتے ہو۔ کیا تم اس کے سامنے بے گناہ انسانوں کو عبرت ناک یا آسان موت مارنا پسند کرو گے۔ بہتر یہی ہے کہ اسے واپس بھجوا دو اور پھر جو جی چاہے کرتے رہو"...... عمران نے کہا۔

"میں جا رہی ہوں ڈیڈی"...... یکلخت وینا نے جو اب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مارکر جاؤ اور وینا کو اس کی آرام گاہ تک پہنچا آؤ"...... فنک نے کہا تو عقبی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے نوجوانوں میں سے ایک نوجوان اٹھا اور پھر وینا کے پیچھے چلتا ہوا اس، شیشے کے پارٹیشن والے کمرے سے باہر چلا گیا۔

"تمہاری لڑکی تم سے زیادہ ذہین ہے فنک۔ اس نے اپنے آپ کو ان حالات سے بچا لیا ہے جن کا تم ابھی شکار ہونے والے ہو"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ایسی باتوں سے تم کچھ حاصل نہ کر سکو گے مسٹر علی عمران"...... فنک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر بجلی کی تیزی سے بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے چھت سے کھٹاک کی آواز سنائی دی اور نیلے رنگ کی شعاعوں کا ایک دھارا سا چھت سے نکل کر قطار میں سب سے آخر میں بیٹھے ہوئے خاور کے جسم پر پڑا۔ عمران کے سارے ساتھیوں کے چہرے بگڑ گئے لیکن عمران اسی طرح اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ دوسرے لمحے ایک بار پھر کھٹاک کی آواز سنائی دی اور نیلے رنگ کی شعاعوں کا دھارا غائب ہو گیا۔ لیکن خاور اسی طرح اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا البتہ اس کا ڈھیلا پڑا ہوا جسم یکلخت تن سا گیا تھا۔

"یہ کیا ہوا۔ یہ اس آدمی پر بلاسٹرز ریز نے اثر کیوں نہیں کیا"۔ فنک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر یہی عبرت ناک موت ہے فنک تو پھر میں بھی ایسی عبرت ناک موت مرنے کے لئے تیار ہوں"...... عمران نے طنزیہ انداز میں منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم نے مجھے چیلنج کرو"...... فنک نے

Scanned & PDF Copy by RFI

پہلی بار اپنی طبیعت کے برعکس چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کے یکے بعد دیگرے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور اس کے ساتھ ہی چھت سے کھٹاک کھٹاک کی آوازیں نکلنے لگیں اور عمران سمیت سب کے جسموں پر دہی نیلے رنگ کی شعاعوں کے دھارے پڑنے لگے اور پہلے کی طرح ایک لمحے بعد دوبارہ کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی یہ دھارے غائب ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی عمران نے محسوس کیا کہ اس کے بے حس و حرکت جسم میں جیسے اچانک روح پڑ گئی ہو اس کا جسم بے اختیار تن سا گیا۔

"بلاؤ۔ مارکر کو بلاؤ۔ جلدی بلاؤ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ بلاسٹر ریز نے ان پر اثر کیوں نہیں کیا"...... فنک نے چیختے ہوئے کہا اور عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا آدمی اٹھا اور بجلی کی سی تیزی سے شیشے والے اس پارٹیشن سے باہر نکل گیا۔

"تم نے دیکھ لیا فنک کہ تم اپنے پیلس میں بھی ہم پر موت وارد کرنے میں بے بس ہو چکے ہو۔ البتہ اگر اللہ کو منظور ہوا تو یہ پیلس تمہارا مدفن بنے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ کیا تم نے کچھ کیا ہے۔ لیکن تم کیا کر سکتے ہو۔ تم تو بے بس بیٹھے ہوئے ہو"...... فنک نے تیز لہجے میں کہا اسی لمحے شیشے والے کمرے کا دروازہ کھلا اور وہی مارکر تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا ماسٹر"...... مارکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ان پر بلاسٹر ریز فائر کی ہیں لیکن ان پر کوئی اثر ہی نہیں ہوا۔ حالانکہ اب تک تو ان کے جسموں پر موجود گوشت بھی پانی بن کر بہہ جانا چاہئے تھا۔ لیکن یہ تو ویسے کے ویسے ہی بیٹھے ہیں۔ نہ ان کے حلق سے چیخیں نکل رہی ہیں اور نہ انہیں کوئی تکلیف ہو رہی ہے"۔ فنک نے چیختے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ ریز فائر تو ہوئی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ سسٹم تو درست ہے شاید ریز کی ماہیت میں کوئی فرق پڑ گیا ہو گا۔ مجھے چیک کرنا ہو گا۔ آپ ایسا کریں کہ انہیں گولیوں سے اڑا دیں"...... مارکر نے کہا۔

"نہیں پہلے تم جا کر چیک کرو کہ یہ سب کیا ہوا ہے۔ کیسے ہوا ہے کس نے ایسا کیا ہے۔ یہ بندھے ہوئے بیٹھے ہیں۔ یہ کہاں جا سکتے ہیں میں انہیں عبرت ناک موت مارنا چاہتا ہوں"...... فنک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر۔ میں ابھی چیک کرتا ہوں"...... مارکر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"تم فکر مت کرو۔ تمہیں بہرحال عبرت ناک موت ہی مارا جائے گا"...... فنک نے مارکر کے جانے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اٹھا اور دوسرے لمحے وہ بھی اس شیشے والے کمرے سے غائب ہو گیا۔

"یہ سب کیا ہوا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے فنک کے

Scanned & PDF Copy by REI

جاتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کچھ نہیں فنک نے خدائی دعویٰ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا دعویٰ پسند نہیں آیا"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا سانس اندر کی طرف کھینچ کر اپنے جسم کو سکیڑا اور پھر تیزی سے اوپر کو کھسکنا شروع کر دیا۔ راڈز جو پہلے اس کے جسم کے ڈھیلے پڑنے کی وجہ سے اسے بہت ٹائٹ محسوس ہو رہے تھے لیکن اب جسم تن جانے کی وجہ سے اور پھر سانس اندر کھینچنے کی وجہ سے اب ان راڈز اور عمران کے جسم کے درمیان قدرے فاصلہ پیدا ہو گیا تھا چنانچہ عمران کا جسم اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ گو اس کی رفتار خاصی کم تھی لیکن بہرحال وہ اوپر کو اٹھتا جا رہا تھا۔ عمران نے مسلسل سانس روک رکھا تھا اور چند لمحوں بعد ہی وہ اچھل کر کرسی پر کھڑا ہو گیا اور دوسرے لمحے اس نے نیچے فرش پر چھلانگ لگا دی۔ اب وہ کرسی کی گرفت سے آزاد ہو چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور تیزی سے اپنے ساتھیوں کی کرسیوں کے عقب میں گیا اور پھر کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی اس کے ساتھیوں کے جسموں کے گرد موجود راڈز کرسیوں کے بازوؤں میں غائب ہوتے چلے گئے اور وہ سب ایک ایک کر کے آزاد ہو گئے۔

"لیکن عمران صاحب۔ اس ہال کا تو کوئی دروازہ بھی نہیں ہے۔ پہلے میں سمجھا تھا کہ شاید عقبی طرف دروازہ ہو گا لیکن اب تو عقبی طرف بھی کوئی دروازہ نہیں ہے"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں دروازے سسٹم کے تحت نمودار ہوتے ہوں گے البتہ اس شیشے کے پارٹیشن والے کمرے کا دروازہ موجود ہے۔ اس لئے ہم نے اس راستے سے نکلنا ہے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے اس شیشے کے پارٹیشن والے کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔

"تنویر۔ آؤ میرے کاندھوں پر بیٹھ کر اوپر اٹھو اور پھر دوسری طرف کود جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ پہلے آپ جائیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دیوار کے ساتھ نیچے بیٹھ گیا۔ عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے کیپٹن شکیل کے دونوں کاندھوں پر پیر رکھے اور جھک کر اس کا سر پکڑ لیا۔ کیپٹن شکیل ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہوا شیشے کی دیوار اور چھت کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ تھا لیکن یہ فاصلہ بہرحال اتنا تھا کہ اس میں سے ایک آدمی آسانی سے گزر سکتا تھا۔ کیپٹن شکیل کے اوپر اٹھتے ہی عمران نے اچھل کر شیشے کی دیوار کے سرے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور دوسرے لمحے اس کا جسم ایک جھٹکے سے اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ جب عمران کے بازو پوری طرح سمٹ گئے تو عمران کے جسم نے تیزی سے جھولا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم گھومتا ہوا اس خلا سے گزر کر دوسری طرف لٹک گیا اور پھر پلک جھپکنے میں عمران دوسری طرف کود گیا۔ اس کے پیر جیسے ہی زمین سے لگے وہ ایک بار اچھلا اور پھر سیدھا ہو گیا۔

Scanned & PDF Copy by REI

"میں اس کمرے کا دروازہ کھولتا ہوں"....... عمران کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے وہ اس پارٹیشن والے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا اور اپنے ساتھیوں کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد سرسراہٹ کی تیز آواز ابھری اور ایک سائیڈ میں دیوار کا درمیانی حصہ تقسیم ہو کر دونوں سائیڈوں میں غائب ہو گیا۔

"آؤ جلدی"....... عمران نے اس خلا سے جھانکتے ہوئے کہا اور وہ سب تیزی سے اس خلا کی طرف بڑھے۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک سائیڈ پر ایک قد آدم مشین موجود تھی۔ جیسے ہی عمران کے ساتھی اس خلا سے نکل کر اس کمرے میں آئے عمران نے مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا اور سرسراہٹ کی آواز کے ساتھ ہی خلا برابر ہو گیا۔

"آؤ"....... عمران نے کہا اور اس کمرے کے ایک کونے میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر اس نے دوسری طرف جھانکا تو یہ ایک طویل راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی۔

"آؤ"....... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ راہداری میں داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے لیکن ابھی انہوں نے نصف راہداری طے کی ہو گی کہ اچانک سرسراہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ان سب کے قدموں تلے سے فرش اچانک غائب ہو گیا اور تیز تیز چلنے کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو بروقت سنبھال نہ سکے اور دوسرے لمحے کچھ پشت کے بل اور کچھ سر کے بل نیچے گرتے چلے گئے۔

عمران سر کے بل نیچے گرا تھا کیونکہ جس وقت فرش غائب ہوا تھا اس کا قدم آگے کی طرف بڑھ رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم بھی قدرے آگے کی طرف جھکا ہوا تھا اس لئے فرش غائب ہوتے ہی وہ سر کے بل نیچے گرنے لگا تھا۔ اس نے نیچے گرتے ہوئے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی نامانوس سی گیس اس کے ذہن سے ٹکرائی ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس کا ساتھ چھوڑ گیا۔ بس آخری احساس یہی تھا کہ وہ اسی طرح سر کے بل نجانے کس اتھاہ گہرائی میں گرتا چلا جا رہا ہے۔ پھر جس طرح تاریک بادلوں میں آسمانی بجلی چمکتی ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن پر روشنی کی لکیر سی لہرائی اور پھر یہ روشنی بڑھتی چلی گئی۔

"اسے ہوش آ رہا ہے مس"....... ایک مردانہ آواز عمران کے کانوں سے ٹکرائی اور اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا۔ اس کی آنکھیں کھل گئیں۔

"شکر ہے ورنہ میں تو سمجھی تھی کہ تمام کوشش بے کار چلی جائے گی"....... ایک نسوانی آواز عمران کے اپنے دائیں کان پر سنائی دی اور اس کی گردن تیزی سے اس طرف کو گھوم گئی اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بری طرح چونک پڑا کہ فنک کی بیٹی وینا اس کے قریب کھڑی تھی۔ عمران بستر پر لیٹا ہوا تھا اور یہ بستر اور کمرہ بتا رہا تھا کہ وہ کسی ہسپتال میں ہے۔

"اب یہ بالکل ٹھیک ہیں مس"....... دوسری طرف سے وہی

Scanned & PDF Copy by RF1

مردانہ آواز سنائی دی اور عمران کی گردن گھومی تو اس نے سفید گون پہنے ایک ادھیڑ عمر ڈاکٹر کو کھڑے دیکھا۔

"ٹھیک ہے آپ جائیں۔ میں اسے ساتھ لے جاؤں گی۔ چلو عمران نیچے اترو اور میرے ساتھ آؤ"...... وینا نے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ میرے ساتھی۔ وہ کہاں ہیں"...... عمران کو اچانک اپنے ساتھیوں کا خیال آگیا تھا۔

"وہ ٹھیک ہیں اور محفوظ جگہ پر بھی ہیں۔ صرف تمہاری بے ہوشی ختم ہونے میں نہ آرہی تھی"...... وینا نے کہا۔

"تم پہلے بول پڑتیں تو یقیناً یہ بے ہوشی اتنی طویل نہ ہوتی"۔ عمران نے بستر سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اس کے جسم پر وہی لباس تھا جو وہ الفریڈ کے روپ میں پہن کر فنک پیلس میں داخل ہوا تھا۔

"آؤ۔ باتیں بعد میں ہوں گی"...... وینا نے کہا اور مڑ کر کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ ویسے اب وہ معصوم سی لڑکی کی بجائے انتہائی باوقار خاتون لگ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی اور وقار سا تھا۔ اس کی چال بھی لڑکیوں جیسی نہ تھی۔ عمران بستر سے نیچے اترا اور اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر ایک راہداری تھی۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ وینا نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔ عمران اس کے پیچھے اس کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں ایک بڑی سی دفتری میز تھی اور اس کے سامنے دو کرسیاں اور میز کے پیچھے ایک اونچی نشست کی

ریوالونگ کرسی موجود تھی۔

"بیٹھو"...... وینا نے اس ریوالونگ کرسی پر بیٹھتے ہوئے عمران کو میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ باتیں بعد میں ہوں گی۔ پہلے مجھے میرے ساتھیوں سے ملواؤ"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا تو وینا نے میز کے کنارے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ چٹک کی آواز کے ساتھ ہی سائیڈ دیوار پر ایک کافی بڑی جگہ کسی سکرین کی طرح روشن ہو گئی۔

"دیکھو"...... وینا نے کہا اور عمران نے نظریں گھما کر دیکھا۔ سکرین پر ایک بڑے کمرے کا منظر تھا جس میں صوفوں پر اس کے سارے ساتھی بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے لیکن ان سب کے چہروں پر خاصی تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ اس لئے پریشان نظر آرہے ہیں کہ انہیں ابھی تک تمہارے ہوش میں آنے کی اطلاع نہیں ملی"...... وینا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک کارڈلیس فون نکالا اور پھر اس کے دو بٹن پریس کر دیئے۔ عمران نے دیکھا کہ کمرے میں موجود اس کے ساتھی چونک کر ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی میز پر رکھے ہوئے فون کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر صفدر اٹھ کر فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھالیا۔

"مسٹر صفدر۔ میں وینا بول رہی ہوں۔ مسٹر علی عمران کو ہوش

Scanned & PDF Copy by RFI

آگیا ہے اور وہ اس وقت میرے ساتھ میرے دفتر میں موجود ہیں ۔ میں نے ان سے چونکہ انتہائی ضروری باتیں کرنی ہیں اس لئے وہ تھوڑی دیر بعد آپ سے ملنے آئیں گے ۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو ان سے بات کر لیں"...... وینا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور فون پیس عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ برکاۃ یا برادران یوسف ثانی" ۔ عمران نے کہا۔

" وعلیکم السلام عمران صاحب ۔ لیکن آپ نے ہمیں یہ لقب کیسے دے دیا"...... دوسری طرف سے صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جس طرح تم مجھے کنوئیں میں گرا کر خود اطمینان سے کمرے میں بیٹھے گپیں ہانک رہے ہو تو اور کیا کہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہم تو خود آپ کے ساتھ ہی کنوئیں میں گرے تھے ۔ البتہ ہمیں جلدی ہوش آگیا لیکن آپ کے شاید سر پر چوٹ آئی تھی جس وجہ سے آپ کو ہوش نہ آرہا تھا اور اب ہوش آگیا ہے لیکن شاید اثرات ابھی تک باقی ہیں"...... صفدر نے جواب دیا تو عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" عمران صاحب ۔ یہ باتیں بعد میں کر لیں ۔ میں نے آپ سے ضروری بات کرنی ہے"...... وینا نے کہا۔

" او کے ۔ ابھی تفصیل سے ملاقات ہو گی تب باقی اثرات کا جائزہ لیا

جائے گی ۔ فی الحال میرے حق میں دعا کرنا کیونکہ ابھی مس وینا مذاکرات کرنا چاہتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن آف کر دیا۔

" اسی لمحے وینا نے میز کے کنارے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور چٹک کی آواز کے ساتھ ہی دیوار پر نظر آنے والی سکرین غائب ہو گئی ۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون پیس میز پر رکھ دیا جسے وینا نے اٹھا کر میز کی دراز میں ڈالا اور میز کی دراز بند کر دی ۔ وہ شاید ہر کام قرینے اور باقاعدگی سے کرنے کی عادی تھی۔

" تم کیا پینا پسند کرو گے"...... وینا نے میز کی دراز بند کرتے ہوئے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تمہاری سنجیدگی بتا رہی ہے کہ تم کافی جلدی میں ہو اور اخلاقاً پینے کے بارے میں پوچھ رہی ہو ۔ اس لئے فی الحال کچھ نہیں"...... عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" مسٹر علی عمران ۔ پہلے تو تمہیں میں یہ بتا دوں کہ میں نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اپنی جان پر کھیل کر نہ صرف بچایا ہے بلکہ فنک پیلس سے تم لوگوں کو اس طرح باہر لے آئی ہوں کہ فنک کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ تم لوگ کہاں گئے ہو"...... وینا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اس کے لئے بے حد شکریہ ۔ لیکن تم اپنا اصل تعارف تو کرا دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وینا کی بات سنتے ہی اس

Scanned & PDF Copy by RFI

کے چہرے سے سنجیدگی کا خول جیسے اتر سا گیا تھا۔

"اصل تعارف۔ کیا مطلب۔ کیا تم مجھے نہیں پہچانتے۔ میں وینا ہوں فنک کی بیٹی"....... وینا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ ویسے مجھے عورت شناسی کا دعویٰ تو نہیں ہے کیونکہ میرا واسطہ ابھی تک صرف اماں بی سے ہی پڑا ہے اور اماں بی عورت ہونے کے باوجود شناسی یا شناسائی کا نام سنتے ہی ایسی تڑاتڑ جوتیاں مارتی ہیں کہ سارے دعوے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں لیکن پھر بھی اتنا میں ضرور جانتا ہوں کہ تم وینا بہرحال نہیں ہو۔ ویسے تم نے وینا کا میک اپ اس ماہرانہ انداز میں کیا ہے کہ میں اب تک اس میک اپ کو پہچان نہیں سکا۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ اپنے میک اپ کے استاد کا نام بتا دو تاکہ میں بھی اس کے سامنے دس گز کی پگڑی اور مٹھائی کا ڈبہ رکھ کر اس کی شاگردی قبول کر لوں"....... عمران نے جواب دیا تو وینا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم نے کیسے پہچان لیا کہ میں وینا نہیں ہوں حالانکہ فنک تک مجھے نہیں پہچان سکا"....... وینا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم نے جس لہجے میں فنک کا نام لیا ہے اس لہجے میں کوئی بیٹی اور وہ بھی جو اپنے باپ سے بے پناہ محبت کرتی ہو۔ اس طرح نام نہیں لے سکتی"....... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ میں سمجھی کہ تم نے میرے میک اپ میں کوئی خامی دیکھ لی ہے"۔ وینا نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ویسے سچی بات یہ ہے کہ اگر تم میک اپ میں ہو تو پھر ایسا مکمل میک اپ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا نام ریٹا ہے لیکن میں گذشتہ ایک سال سے وینا بنی ہوئی ہوں۔ وینا کو ختم کر دیا گیا ہے۔ میں ایک تنظیم کی سربراہ ہوں اور فنک تو صرف فاک لینڈ کے سنڈیکیٹ اور چند گروپوں کا انچارج ہے جبکہ میری تنظیم بین الاقوامی حیثیت رکھتی ہے۔ اس تنظیم کا نام ہارڈ راک ہے۔ یہ تنظیم سرکاری بھی کہلائی جا سکتی ہے اور پرائیویٹ بھی۔ سرکاری اس انداز میں کہ اس تنظیم کو دراصل فاک لینڈ کی حکومت نے قائم کیا ہوا ہے لیکن وہ اسے سرکاری طور پر قبول نہیں کرتے۔ بہرحال یہ سرکاری اور پرائیویٹ اس لحاظ سے کہ میں سرکاری کاموں کے علاوہ بھی ہر کام اس تنظیم کے ذریعے کرا لیتی ہوں جس کی کوئی حکومت سرکاری طور پر اجازت نہیں دے سکتی۔ لیکن میں فنک کی بیٹی وینا بھی بنی ہوئی ہوں اس لئے کہ فنک کی موت کے بعد میں نہ صرف فنک کی بے پناہ دولت کی مالک بن جاؤں بلکہ میں اس کے سنڈیکیٹ کی سربراہ بھی بن جاؤں گی۔ جب تم یونیورسٹی آکر مجھ سے ملے اور تم نے مجھے میری ممی کا فوٹو دیا تو حقیقتاً میں یہی سمجھی تھی کہ تم اس فوٹو کو فروخت کرنا چاہتے ہو۔ فوٹو واقعی مجھے بے حد پسند آئی تھی چنانچہ آج میں جب یونیورسٹی سے فنک پیلس پہنچی تو فوٹو میرے پاس تھا لیکن فنک نے فوٹو مجھ سے لے لیا اور پھر مارکر کو بلا کر اس نے وہ فوٹو اس

Scanned & PDF Copy by RFI

کے حوالے کر دیا اور اس وقت فنک نے مجھے اس فوٹو کے بارے میں تفصیلات بتائیں اور تمہارے بارے میں بھی بتایا۔ پھر جب فنک کو بتایا گیا کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت گرفتار ہو کر بلیو روم میں پہنچ چکے ہو تو میرے کہنے پر فنک مجھے بھی ساتھ لے گیا۔ لیکن جب فنک نے تم سے ڈیفنس فائل کے بارے میں بات کی اور تم نے اسے واپس کرنے کے بارے میں تفصیل بتائی تو میں فوراً سمجھ گئی کہ تم حد درجہ ذہین آدمی ہو۔ فنک کسی حد تک تمہارا تعارف مجھ سے پہلے کرا چکا تھا لیکن اس وقت تک مجھے تمہاری ذہانت کے بارے میں اندازہ نہ تھا۔ مجھے جیسے ہی تمہاری بے پناہ ذہانت کا احساس ہوا تو میں نے فوراً تمہیں بچانے کا فیصلہ کر لیا۔ فنک نے مجھے واپس بھیجا تو مارکر بھی توقع کے مطابق میرے ساتھ آیا۔ مارکر فنک پیلس میں میرا خاص آدمی ہے۔ میں نے اس سے بات کی کہ میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو بچانا چاہتی ہوں تو مارکر مجھے ساتھ لے کر تیزی سے آپریشن روم پہنچا اور اس نے وہاں پہنچتے ہی سب سے پہلا کام یہ کیا کہ بلاسٹرز ریز کی ماہیت کو تبدیل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے مجھے کہا کہ میں اپنے کمرے میں جاؤں۔ وہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو بچا کر میرے ہیڈ کوارٹر پہنچا دے گا اور پھر مجھے اطلاع دے گا چنانچہ میں اپنے کمرے میں چلی گئی۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد مارکر نے مجھے میرے کمرے میں فون پر بتایا کہ تم لوگوں کو اس نے بے ہوشی کے عالم میں سپیشل وے سے نکال کر میرے ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا ہے۔ چنانچہ میں فنک کے پاس پہنچی تو فنک

انتہائی مطمئن اپنی لائبریری میں بیٹھا ہوا تھا۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ تم لوگوں نے فرار ہونے کی کوشش کی تھی لیکن مارکر نے بروقت تمہیں زہریلے کنوئیں میں گرا کر تمہارا خاتمہ کر دیا ہے اور اب تک اس زہریلے کنوئیں میں تمہارا گوشت تو ایک طرف تمہاری ہڈیاں بھی گل سڑ چکی ہوں گی۔ میں نے بھی یہی ظاہر کیا کہ تم واقعی مر چکے ہوں گے لیکن مجھے معلوم تھا کہ ایسا نہیں ہوا۔ میں نے پڑھائی کے دباؤ کا بہانہ کر کے فنک سے واپسی کی اجازت چاہی اور فنک کے آدمی مجھے یونیورسٹی چھوڑ گئے۔ میں وہاں سے سیدھی یہاں اپنے ہیڈ کوارٹر آ گئی۔ میں جب یہاں پہنچی تو مجھے معلوم ہوا کہ تمہارے ساتھیوں کو تو ہوش آ گیا ہے لیکن تم ابھی تک بے ہوش ہو۔ مجھے بے حد تشویش ہوئی۔ بہر حال تم ہوش میں آ گئے اور اب تم یہاں موجود ہو“....... وینا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا جبکہ عمران خاموشی سے اس کی باتیں سنتا رہا۔

”بے حد شکریہ وینا۔ تم نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو بچا کر واقعی ہم پر احسان کیا ہے اور ہم مشرقی لوگوں کی فطرت ہے کہ ہم احسان کا وزن زیادہ دیر تک اپنے کاندھوں پر نہیں رکھتے۔ اس لئے اب تم یہ بتاؤ کہ تم ہم سے کیا چاہتی ہو تاکہ تمہارا کام کر کے ہم احسان کا بوجھ اپنے کاندھوں سے اتار دیں“....... عمران نے ایک بار پھر انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ بہر حال میں بھی صاف بات کرنے کی

Scanned & PDF Copy by RFI

عادی ہوں ۔ مجھے حکومت فاک لینڈ کے سپیشل ریکارڈ روم سے ایک فائل کی نقل چاہیئے ۔ سپیشل کراس فائل ۔ یہ فائل فاک لینڈ کی ایک انتہائی خفیہ لیبارٹری سے متعلق ہے ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تحت اس ریکارڈ روم سے فائل یا اس کی کاپی حاصل کر سکتے ہیں"...... وینا نے کہا۔

" تم نے ابھی بتایا ہے کہ تمہاری تنظیم سرکاری تنظیم ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم فاک لینڈ کی حکومت کی وفادار ہو ۔ اس لحاظ سے تمہارا فاک لینڈ کی ایک لیبارٹری کی فائل اس انداز میں حاصل کرنا انتہائی حیرت انگیز بات ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ واقعی تمہاری بات درست ہے لیکن سپیشل کراس فائل تک میری بھی رسائی نہیں ہو سکتی ۔ یہ فائل صرف پرائم منسٹر کے خصوصی احکامات کے تحت اس سپیشل ریکارڈ روم سے باہر آ سکتی ہے"...... وینا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم اس فائل کا کیا کرو گی"...... عمران نے کہا تو وینا بے اختیار مسکرا دی۔

" مجھے اطلاعات مل رہی ہیں کہ کچھ اعلیٰ سرکاری حکام میری تنظیم ہارڈ راک کے خلاف وزیر اعظم کے کان بھر رہے ہیں ۔ مجھے خطرہ ہے کہ کسی بھی لمحے سرکاری طور پر اس تنظیم کو ختم کیا جا سکتا ہے ۔ میں اس فائل کی کاپی کو حفظ ماتقدم کے طور پر اپنے قبضے میں لینا چاہتی ہوں تاکہ اگر کل کو حکومت میرے خلاف کوئی کارروائی کرنا چاہے تو میں

اسے بتا سکوں کہ فاک لینڈ کی شہ رگ میرے قبضے میں ہے"...... وینا نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ میرا وعدہ رہا کہ فائل کی کاپی تمہیں مل جائے گی لیکن اس وقت جب میں اپنے مشن سے فارغ ہو جاؤں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

" تمہارا مشن اگر میں پورا کر دوں تو" ۔ وینا نے کہا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ میرا کیا مشن ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ تم فنک کا خاتمہ کرنا چاہتے ہو تاکہ فنک آئندہ پاکیشیا کے خلاف کام نہ کر سکے"...... وینا نے جواب دیا۔

" تم نے درست سمجھا ہے اور میں اپنا مشن مکمل کرنے سے پہلے اور کوئی کام نہیں کر سکتا"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" اسی لئے تو میں نے کہا ہے کہ اگر میں فنک کا خاتمہ کر دوں تو کیا تم مجھے فائل کی کاپی لا دو گے"...... وینا نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

" کیا تم ایسا کر لو گی"...... عمران نے کہا۔

" بالکل کر سکتی ہوں ۔ میں موقع کی تلاش میں تھی ۔ میرا خاص آدمی مارکر وہاں ہے ۔ وہ آسانی سے یہ کام کر سکتا ہے ۔ اس طرح مجھے فائل بھی مل جائے گی اور میں سنڈیکیٹ پر قبضہ کر کے بے پناہ طاقتور ہو جاؤں گی"...... وینا نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ اگر تم ایسا کر سکتی ہو تو پھر مجھے کیا اعتراض ہو سکتا

Scanned & PDF Copy by RFI

ہے ۔ تم میرا کام کر دو ۔ میں تمہارا کام کر دوں گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ اگر فنک کو ہلاک کر دیا جائے تو تم میرا کام کر دو گے"...... وینا نے کہا۔

"بالکل ۔ وعدہ رہا"...... عمران نے کہا۔

"او کے ۔ میں ابھی مارکر سے بات کرتی ہوں ۔ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے بعد فنک کی لاش یہاں میرے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جائے گی"...... وینا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز ایک بار پھر کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے دراز بند کر دی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ایچ ۔ آر ۔ ون بول رہی ہوں ۔ اوور"...... اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا کر کال دینا شروع کر دی۔

"یس ۔ ایچ ۔ آر ۔ ٹو اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عمران یہ آواز سنتے ہی پہچان گیا۔ یہ مارکر کی آواز تھی۔

"پاکیشیائی اے ۔ اے سے مذاکرات کامیاب رہے ہیں ۔ وہ ہمارا کام کرنے کے لئے تیار ہے لیکن پہلے وہ اپنا مشن مکمل کرنا چاہتا ہے اور میں نے اس سے وعدہ کر لیا ہے ۔ تم فوری طور پر اس وعدے کی تکمیل کرو اور ایف کی لاش ہیڈ کوارٹر پہنچا دو ۔ اوور"...... وینا نے کہا۔

"یس میڈم ۔ جیسے آپ کا حکم ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل"...... وینا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ایک بار پھر میز کی دراز کھولی اور ٹرانسمیٹر اس میں رکھ کر دراز بند کر دی

"ایک گھنٹے کے اندر اندر فنک کی لاش یہاں پہنچ چکی ہو گی"۔ وینا نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ پھر ایک گھنٹے بعد میں تمہارا کام شروع کر دوں گا ۔ لیکن اگر تم اجازت دو تو میں ایک گھنٹہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ گزار لوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں ۔ ضرور ۔ آؤ میں تمہیں ان کے کمرے تک چھوڑ آؤں"...... وینا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ بھی وینا کے پیچھے چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

فنک اپنے دفتر میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے موجود طویل و عریض دفتری میز کے ایک کونے پر ایک چھوٹا سا ٹیلی ویژن رکھا ہوا تھا جس کی سکرین روشن تھی اور فنک کی نظریں اس سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ سکرین پر ہسپتال کے ایک کمرے کا منظر تھا جس میں بیڈ پر عمران لیٹا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ بیڈ کی ایک سائیڈ پر فنک کی بیٹی وینا کھڑی تھی دوسری سائیڈ پر ایک ادھیڑ عمر ڈاکٹر کھڑا تھا۔ ڈاکٹر عمران کے بازو میں کوئی انجکشن لگانے میں مصروف تھا۔

"یہ آخر ہوش میں کیوں نہیں آرہا ڈاکٹر واسکر"....... وینا کی آواز سنائی دی۔

"اس کے ذہن میں ٹی ایس گیس کی کافی مقدار پہنچ گئی تھی۔ اس لئے اسے ہوش میں آنے کے لئے کافی وقت چاہئے۔ اگر اس کے

دوسرے ساتھیوں کی طرح اسے ٹی ایس گیس کی کم مقدار دی جاتی تو یہ بھی اپنے دوسرے ساتھیوں کی طرح جلدی ہوش میں آجاتا"۔ ڈاکٹر کی آواز سنائی دی۔ اب وہ انجکشن لگانے کے بعد عمران کی نبض پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔

"اصل میں جس جگہ پر یہ موجود تھا وہاں نیچے ہی ٹی ایس گیس کا دہانہ تھا۔ اس لئے جیسے ہی یہ نیچے گرا۔ سب سے زیادہ گیس اس کی ناک تک پہنچ گئی"....... وینا نے جواب دیا تو ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں چاہتی ہوں کہ اسے جلد از جلد ہوش آجائے کیونکہ میں نے اس سے انتہائی ضروری کام لینا ہے"....... وینا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسے ہوش آرہا ہے مس"....... ڈاکٹر نے یکلخت انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شکر ہے۔ ورنہ میں تو سمجھ رہی تھی کہ میری تمام کوشش بے کار چلی جائے گی"....... وینا نے بھی مسرت بھری آواز میں کہا اور اسی لمحے بیڈ پر لیٹے ہوئے عمران نے آنکھیں کھول کر سر کو وینا کی طرف گھمایا۔

"اب یہ بالکل ٹھیک ہیں مس"....... ڈاکٹر نے نبض سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے عمران نے گردن گھما کر ڈاکٹر کی طرف دیکھا۔ فنک خاموش بیٹھا ٹیلی ویژن کی سکرین پر یہ سارا منظر بھی دیکھ رہا تھا اور ساتھ ساتھ آوازیں بھی سن رہا تھا۔ پھر وینا اور عمران کے

Scanned & PDF Copy by RFI

درمیان گفتگو۔ عمران اپنے ساتھیوں کے بارے میں پوچھ رہا تھا اس کے بعد عمران بستر سے نیچے اترا اور وینا کے پیچھے چلتا ہوا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا چند لمحوں بعد وہ دونوں دروازہ کھول کر باہر نکل گئے اور اب سکرین پر خالی کمرہ دکھائی دے رہا تھا لیکن فنک بیٹھا دیکھتا رہا تھوڑی دیر بعد ایک جھماکے سے ٹیلی ویژن سکرین پر منظر بدلا اور اب ایک اور کمرے کا منظر نظر آنے لگا۔ یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ میز کے پیچھے اونچی نشست کی ریوالونگ کرسی پر وینا بیٹھی ہوئی تھی جبکہ میز کی دوسری طرف عمران کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ ایک سائیڈ پر دیوار کا ایک حصہ کسی سکرین کی طرح روشن تھا اور اس دیواری سکرین پر ایک اور کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا اور اس کمرے میں عمران کے ساتھی موجود تھے۔ پھر وینا نے کارڈلیس فون پر عمران کے ساتھیوں کو فون کر کے انہیں عمران کے ہوش میں آنے کی خبر سنائی اور اس کے بعد عمران نے بھی اپنے ساتھیوں سے بات کی اور پھر سکرین آف ہو گئی اور وینا اور عمران کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی جب ایک مرحلے پر عمران نے وینا کے چہرے کے میک اپ کے بارے میں طنزیہ لہجے میں بات کی تو فنک کے چہرے پر بے اختیار طنزیہ مسکراہٹ تیر گئی۔ عمران اور وینا کے درمیان کافی دیر تک گفتگو ہوتی رہی اور فنک خاموش بیٹھا توجہ سے یہ ساری گفتگو سنتا رہا۔ گفتگو کے اختتام پر وینا نے ٹرانسمیٹر پر مارکر کو کال کیا گو سکرین پر مارکر بات کرتا نظر نہ آ رہا تھا لیکن مارکر نے جو جواب دیا وہ فنک نے سن لیا تھا۔

پھر عمران نے اپنے ساتھیوں کے پاس جانے کی خواہش کا اظہار کیا اور وینا اسے لے کر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں کمرے سے باہر نکل گئے اور کمرہ خالی نظر آنے لگ گیا۔ فنک خاموش بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر جھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر منظر بدل گیا۔ اب سکرین پر اس کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا جس میں عمران کے ساتھی موجود تھے۔ پھر اس کمرے کا دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔ اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... فنک نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"مارکر بول رہا ہوں ماسٹر"....... دوسری طرف سے مارکر کی آواز سنائی دی۔

"بولو"....... فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ آپ نے کال سن لی ہے مس وینا کی طرف سے۔ اب کیا حکم ہے"....... مارکر نے کہا۔

"جیسے پہلے طے کیا گیا تھا ویسے ہی کرو۔ لیکن خیال رکھنا۔ وینا کی طرح فنک کا میک اپ بھی ہر لحاظ سے فول پروف ہونا چاہئے"۔ فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا اور پھر وہ سکرین کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اب عمران اپنے ساتھیوں سے باتیں کر رہا تھا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"یہ سب عجیب گورکھ دھندہ سا ہے عمران صاحب۔ کم از کم میری سمجھ میں تو نہیں آیا"...... عمران کے ایک ساتھی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ کس طرح"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وینا فنک کی بیٹی ہے لیکن اس کے باوجود ایک فائل کے حصول کے لئے اپنے باپ کو قتل کروا رہی ہے۔ یہ سب کیسے ممکن ہے"۔ عمران کے ساتھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ وینا نہیں ہے بلکہ وینا کے میک اپ میں ایک اور خاتون ہے اس کا اصل نام ریتا ہے اور وہ ہارڈراک تنظیم کی چیف ہے۔ فنک کی اصل بیٹی وینا کو کافی عرصہ پہلے ہلاک کر دیا گیا تھا اور اس کی جگہ ریتا نے لے لی۔ ریتا نے میک اپ ایسا کیا ہوا ہے کہ فنک بھی اسے نہیں پہچان سکا اور وہ ہر ویک اینڈ پر فنک پیلس جا کر اس سے ملتی ہے۔ فنک پیلس کا انچارج مارکر اس کا خاص آدمی ہے۔ بطور وینا جب وہ ہماری دی ہوئی تصویر لے کر فنک پیلس گئی تو اسے ہمارے متعلق علم ہوا تو اس نے مارکر سے مل کر ہمیں بچا کر وہاں سے نکلنے کی پلاننگ کر لی۔ دراصل وہ اسی موقع کی تلاش میں تھی اور پھر اسے ہماری وجہ سے یہ موقع مل گیا ہے۔ فاک لینڈ حکومت کا ایک گروپ اس کی تنظیم ہارڈراک کے خلاف ہے اس لئے وہ اسے کور کرنے کے لئے اس فائل کی کاپی حاصل کرنا چاہتی ہے لیکن چونکہ سپیشل ریکارڈ روم اس گروپ کی تحویل میں ہے اس لئے وہ خود وہاں ٹرائی نہیں کرنا چاہتی ورنہ انہیں ثبوت مل جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی پلاننگ تھی کہ فنک کی موت کے بعد وہ وینا کے روپ میں نہ صرف فنک پیلس بلکہ فنک سنڈیکیٹ پر بھی قبضہ کر لے گی۔ اس طرح نہ صرف بے پناہ جائیداد اور مال و دولت اس کے قبضے میں آجائے گی بلکہ سنڈیکیٹ کی وجہ سے اس کی طاقت میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ ویسے میرا خیال ہے کہ مارکر سے اس نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ اس سے شادی کر لے گی۔ اس لئے مارکر پوری طرح اس کا غلام بن چکا ہے اور فنک مارکر پر اندھا اعتماد کرتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے"...... اسی ساتھی نے کہا۔

"میں نے کیا سوچا ہے۔ فنک کی موت کی تصدیق ہونے کے بعد میں اس فائل کی کاپی حاصل کر کے وینا کو دے دوں گا اور اس کے بعد ہم اطمینان سے واپس چلے جائیں گے کیونکہ ہمارا مشن ہی فنک کا خاتمہ ہے۔ وہ مکمل ہو جائے گا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اس طرح یہ حکومت فاک لینڈ کے خلاف غداری نہیں ہو گی۔ آپ ان کی ایک اہم فائل وینا کے حوالے کر دیں گے"...... اس بار عمران کے ایک اور ساتھی نے کہا۔

"نہیں۔ وینا کا تعلق بھی فاک لینڈ کی حکومت سے ہے۔ فائل کہیں باہر تو نہیں جا رہی اور نہ ہی فاک لینڈ کے کسی دشمن کو مل رہی

Scanned & PDF Copy by RFI

ہے ۔ باقی یہ ہمارے لئے انتہائی اچھا موقع ہے ۔ ورنہ سب نے دیکھ لیا کہ فنک پیلس میں کیسے سخت ترین انتظامات ہیں ۔ اگر وینا کی وجہ سے مار کرنے بلاسٹر ریز کی ماہیت نہ بدلی ہوتی تو ہم سب فنک کے ہاتھوں اب تک انتہائی عبرت ناک موت مر چکے ہوتے ۔ فنک پیلس کو یقیناً باہر کے لوگوں کے لئے موت کا کنواں بنا دیا گیا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔

" لیکن عمران صاحب ۔ اس بات کی کیسے تصدیق ہو گی کہ فنک واقعی مر چکا ہے"...... اچانک عمران کے تیسرے ساتھی نے کہا اور فنک اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

" میں سمجھ گیا ہوں کیپٹن شکیل کہ تمہارے ذہن میں کیا بات ہے تم یہی سوچ رہے ہو ناں کہ جس طرح وینا نے اس قدر زبردست میک اپ کر رکھا ہے کہ فنک پیلس کی انتہائی جدید ترین مشینری بھی اس میک اپ کو ٹریس نہیں کر سکی اور مجھے خود بھی اعتراف ہے کہ میں دراصل اس کا میک اپ نہیں چیک کر سکا تھا بلکہ اس نے بات کرتے ہوئے جس طرح فنک کا نام لیا تھا اس پر میں چونکا تھا کہ یہ اصل وینا نہیں ہو سکتی ۔ کیونکہ اپنے باپ سے انتہائی محبت کرنے والی لڑکی کبھی اس طرح اپنے باپ کا نام نہیں لے سکتی اور وینا کو اپنے میک اپ میں ہونے کا اقرار کرنا پڑا تم یہ سوچ رہے ہو کہ کہیں وہ کسی اور پر فنک کا میک اپ کر کے اس کی لاش ہمارے سامنے پیش نہ کر دے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ واقعی میرے ذہن میں یہی بات تھی"...... اس آدمی جس کا نام کیپٹن شکیل لیا گیا تھا نے جواب دیا اور فنک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔ کیونکہ اس کی پلاننگ یہی تھی کہ وہ اس کھیل کے ذریعے واقعی وہ عمران کے ذریعے انتہائی اہم سرکاری فائل حاصل کرنا چاہتا تھا اور کیپٹن شکیل نے یہ بات کر کے اس کے کان کھڑے کر دیئے تھے ۔

" اس بات کا حل بھی میرے ذہن میں ہے کیپٹن شکیل"۔ عمران کی آواز سنائی دی اور فنک ایک بار پھر چونک پڑا۔

" وہ کیا"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

" فنک کی موت کے بعد ظاہر ہے فنک پیلس پر ریٹا کا بطور وینا قبضہ ہو جائے گا ۔ میں فائل حاصل کرنے سے پہلے اس سے کہوں گا کہ وہ مجھے فنک پیلس کی سیر کروائے ۔ اس طرح مجھے معلوم ہو جائے گا کہ فنک ہلاک ہوا ہے کہ نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ہاں ۔ یہ واقعی انتہائی ذہانت بھری تجویز ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور باقی ساتھیوں نے بھی اس کی بات کی تائید کر دی تو فنک نے انتہائی اطمینان بھرا سانس لیا ۔ عمران اور اس کے ساتھی باری باری باتوں میں لگ گئے لیکن یہ عام مذاق کی باتیں تھیں اس لئے فنک نے ہاتھ بڑھا کر ٹی وی آف کر دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے اس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

" یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

" مارکر سے کہو کہ مجھ سے بات کرے"...... فنک نے کہا اور اس

Scanned & PDF Copy by RFI

نے رسیور رکھ دیا ۔چند لمحوں بعد ہی گھنٹی بج اٹھی اور فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فنک نے عادت کے مطابق کہا۔

"مارکر بول رہا ہوں ماسٹر۔ حکم فرمایئے"...... دوسری طرف سے مارکر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"فنک کی لاش کا کیا ہوا"...... فنک نے پوچھا۔

"میک اپ ہو رہا ہے ماسٹر فائنل سٹیج پر ہے۔ زیادہ سے زیادہ بیس منٹ اور لگیں گے۔ اس کے بعد اسے گولی مار کر لاش میں تبدیل کر کے مادام وینا کے پاس بھجوا دیا جائے گا"...... مارکر نے جواب دیا۔

"وہاں پہنچنے سے پہلے اچھی طرح چیک کر لینا۔ کہیں مشین کی خرابی کی بنا پر میک اپ میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔ وہ عمران حد درجہ شاطر آدمی ہے"...... فنک نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ماسٹر۔ شک کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"۔ دوسری طرف سے مارکر نے کہا۔

"اس عمران نے چیکنگ کا ایک اور طریقہ بھی سوچا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ وینا سے کہے گا کہ چونکہ فنک ہلاک ہو چکا ہے اس لئے فنک پیلس اب اوپن ہو چکا ہے وہ اسے وہاں کی سیر کرائے ۔ اس طرح درحقیقت وہ اپنا شک مٹانا چاہتا ہے کہ کیا واقعی فنک ہلاک ہو چکا ہے یا اسے ڈاج دیا جا رہا ہے ۔ ظاہر ہے میری زندگی میں تو یہ ممکن نہیں ہے کہ عمران یا کوئی اور آدمی اس طرح فنک پیلس میں آزادی

سے گھوم سکتا"...... فنک نے کہا۔

"اوہ ماسٹر۔ واقعی یہ آدمی تو حد درجہ شاطر ہے"...... مارکر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں ۔اسی لئے تو میں نے اس فائل کے حصول کے لئے اس کا انتخاب کیا ہے ۔ بہرحال تم سپیشل مشین کے ذریعے وینا کو میری طرف سے بتا دو کہ عمران کا یہ ذہن ہے ۔اس لئے جب وہ فنک پیلس کی سیر کی بات کرے تو وینا کو ہچکچانا نہیں چاہئے ۔وہ اسے یا اس کے ساتھیوں کو پوری آزادی سے لے آئے ۔ میں اس دوران ایم ٹو میں رہوں گا لیکن اسے کہہ دینا کہ وہ ان لوگوں کو گھما پھرا کر واپس لے جائے ۔انہیں یہاں رہنا نہیں چاہئے"...... فنک نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ لیکن ماسٹر"...... مارکر کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"بولو"...... فنک نے کہا۔

"ماسٹر۔ کیا یہ سب ضروری ہے ۔یہ لوگ حد درجہ خطرناک ہیں ۔ ان کا خاتمہ انتہائی ضروری ہے ۔فائل کسی اور طریقے سے بھی حاصل کی جا سکتی ہے ۔آپ ان کا خاتمہ ہی کرا دیں"...... مارکر نے کہا۔

"نہیں ۔اس فائل کا حصول اس قدر آسان نہیں ہے جس قدر تم سمجھ رہے ہو اور یہ عمران ہی ہے جو یہ فائل حاصل کر سکتا ہے ۔اس کے علاوہ ہمارے لئے اس سارے سیٹ اپ میں آخر نقصان ہی کیا ہے ۔ فنک کی نقلی لاش کو وہ اصل سمجھے گا اور پھر فنک پیلس کی سیر کرے گا بس ۔اس سے زیادہ وہ کیا کر سکتا ہے لیکن اس کے معاوضے

Scanned & PDF Copy by RFI

میں ہمیں وہ فائل مل جائے تو کیا برا ہے"...... فنک نے کہا۔

"وہ یہاں آکر کوئی غلط حرکت بھی تو کر سکتا ہے ماسٹر"...... مارکر نے کہا۔

"اوہ ہاں ۔ تم ایسا کرو کہ اس کے ساتھ ساتھ رہنا اور تم پوری طرح ہوشیار رہنا ۔ اگر وہ کوئی غلط حرکت کرے تو میری طرف سے اجازت ہے اس کا خاتمہ فوری طور پر کر دینا"...... فنک نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ پھر ٹھیک ہے ۔ میں اسے غلط حرکت نہ کرنے دوں گا"...... مارکر نے جواب دیا۔

"پوری طرح محتاط رہنا۔ وہ حد درجہ ذہین آدمی ہے اور سائنسدان بھی ہے"...... فنک نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ماسٹر۔ لیکن کیا فائل کے حصول کے بعد اسے آپ زندہ واپس جانے کی اجازت دے دیں گے"...... مارکر نے کہا۔

"وہ زندہ کیسے واپس جا سکتا ہے ۔ سنڈیکیٹ کس کام آئے گا۔ اس کی اور اس کے ساتھیوں کی موت تو بہرحال فاک لینڈ میں ہی مقدر ہو چکی ہے"...... فنک نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

عمران اور اس کے ساتھی ایک بڑے ہال نما کمرے میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے ۔ ان کے ساتھ ہی ایک کرسی پر ریٹا بیٹھی ہوئی تھی اور ان کے سامنے ایک لاش پڑی ہوئی تھی ۔ فنک کی لاش ۔ اس کے سینے میں گولی ماری گئی تھی ۔ لاش ابھی تک گرم تھی ۔ یوں لگتا ہے کہ اسے مرے ہوئے زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹہ ہی گزرا ہو گا۔

"یہ ہے فنک کی لاش ۔ اب اسے اچھی طرح چیک کر لو اور اپنی تسلی کر لو"۔ ریٹا نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے تو واقعی کارنامہ انجام دیا ہے ریٹا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھا اور لاش کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سب سے پہلے تو اس کی نبض پر ہاتھ رکھا ۔ کافی دیر تک وہ اس طرح نبض پکڑے دیکھتا رہا ۔ وہ اس کی

Scanned & PDF Copy by RFI

موت کے صحیح وقت کا اندازہ لگانا چاہتا تھا۔ کیونکہ ریٹا سے اس نے اس جگہ اور فنک پیلس کے درمیانی فاصلے کے بارے میں پہلے ہی باتوں باتوں میں پوچھ لیا تھا۔ جب اسے اندازہ ہو گیا کہ واقعی فاصلے کے مطابق لاش کی پوزیشن درست ہے تو اس نے نبض چھوڑی اور ہاتھ بڑھا کر اس نے فنک کی لاش کی بند آنکھیں باری باری کھولیں اور اس کے بے نور آنکھوں میں کافی دیر تک جھانکتا رہا۔ اسے مردہ فنک کی آنکھوں میں واضح طور پر انتہائی حیرت کا تاثر منجمد نظر آیا۔ جیسے اسے مرنے سے پہلے آخری لمحے تک یہ یقین نہ ہو کہ اسے مارنے والا واقعی اسے مار بھی سکتا ہے اور یہ کافی ٹھوس ثبوت تھا۔

"آنکھوں میں کیا دیکھ رہے تھے"...... ریٹا نے پوچھا۔

"میں مرنے والے کی آنکھوں میں مارنے والے کا فوٹو دیکھ رہا تھا"...... عمران نے واپس اپنی کرسی پر آکر بیٹھتے ہوئے کہا تو ریٹا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تو پھر کس کا فوٹو نظر آیا ہے"...... ریٹا نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"مارکر کا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیا واقعی۔ میں تو سمجھی تھی کہ تم مذاق کر رہے تھے۔ مارکر نے مجھے بتایا ہے کہ اس نے خود اپنے ہاتھ سے فنک کو گولی ماری ہے لیکن تمہیں تو اس کا علم نہ تھا"۔ ریٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے مرنے والے کی آنکھوں میں اس کے آخری لمحے میں جو کچھ وہ دیکھتے ہوئے مرتا ہے مجھے وہ صاف نظر آ جاتا ہے"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ بہرحال۔ کیا اب تمہاری تسلی ہو گئی ہے یا مزید تسلی کرنا چاہو گے"...... ریٹا نے کہا۔

"میں اس لاش کا میک اپ چیک کرنا چاہتا ہوں لیکن سپیشل کراس زیرو آکسٹم گیس واشر کے ذریعے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تم چاہے بلیڈ سے اس کی کھال کیوں نہ چھیل ڈالو"...... ریٹا نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی سائیڈ میں موجود تپائی پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرٹس سے بات کراؤ"...... ریٹا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس میڈم۔ کرٹس بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرٹس۔ مسٹر عمران سے ایک میک اپ واشر کے بارے میں تفصیلات حاصل کرو اور پھر سٹور سے وہ میک اپ واشر لے کر یہاں بڑے ہال میں آجاؤ۔ لو بات کرو"...... ریٹا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"مسٹر کرٹس"...... عمران نے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"یس سر"....... دوسری طرف سے بولنے والے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سپیشل کراس زیرو آکسٹم گیس میک اپ واشر مجھے چاہئے ۔ کیا تم مہیا کر سکتے ہو"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ہمارے سٹور میں یہ موجود ہے"....... کرٹس نے جواب دیا۔

"او کے ۔ یہ میک اپ واشر بھی لے آؤ اور اس کے ساتھ ایک بوتل کھولتا ہوا پانی ۔ایک بوتل انتہائی یخ پانی اور ایک بوتل عام سادہ پانی کی بھی لے آنا"....... عمران نے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا یہ پانی بھی میک اپ صاف کرنے کے کام آتا ہے"....... ریٹا نے پوچھا۔

"ہاں"....... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور ریٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور دو آدمی ایک ٹرالی دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہوئے ۔ ٹرالی پر ایک کافی بڑی سی مشین سرخ رنگ کے کور سے ڈھکی ہوئی موجود تھی ۔ان کے پیچھے دو آدمی اور تھے جن میں سے ایک کے ہاتھ میں دو بڑی سی بوتلیں اور ایک کے ہاتھ میں ایک بوتل پکڑی ہوئی تھی ۔

"یہ تینوں بوتلیں حاضر ہیں جناب"....... اس آدمی نے کہا جس کے ہاتھ میں ایک بوتل پکڑی ہوئی تھی ۔ یہ کرٹس تھا۔ عمران اس کی آواز سے اسے پہچان گیا تھا۔

"ان کو رکھ دو ۔ پہلے میک اپ واشر سے اس لاش کا چہرہ واش کرو"....... عمران نے کہا اور کرٹس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل ایک طرف رکھی اور تیزی سے اس ٹرالی کی طرف بڑھ گیا ۔اس نے ٹرالی پر رکھی ہوئی مشین پر سے کور ہٹایا اور اس کا پلگ دیوار میں لگے ہوئے شو میں لگا کر اس نے مشین کی سائیڈ پر سے ایک شفاف شیشے کا کنٹوپ اتارا اور جھک کر اس نے کنٹوپ کو فنک کے سر اور چہرے پر چڑھانا شروع کر دیا ۔ پھر اس نے مشین کے مختلف بٹن دبائے ۔ دوسرے لمحے مشین پر کئی چھوٹے بڑے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے ۔ اس کے ساتھ ہی شفاف کنٹوپ میں جامنی رنگ کی گیس بھرنا شروع ہو گئی ۔ عمران خاموش بیٹھا یہ سب کچھ ہوتے دیکھ رہا تھا اس کے سارے ساتھی تو ویسے بھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے جب فنک کا چہرہ نظر آنا بند ہو گیا تو کرٹس نے مشین کے بٹن آف کر دیئے اور پھر چند لمحوں بعد جب مشین میں جلنے والا آخری بلب بھی ایک جھماکے سے بجھ گیا تو اس نے جھک کر کنٹوپ اتارنا شروع کر دیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نظریں فنک کی لاش پر جمی ہوئی تھیں ۔چند لمحوں بعد جب کنٹوپ ہٹا تو فنک کا ہی چہرہ سامنے آ گیا۔

"اب ایسا کرو کہ پہلے انتہائی گرم پانی سے اس کا چہرہ دھوؤ"۔ عمران نے کرٹس سے کہا اور کرٹس نے اس کے حکم کی تعمیل شروع کر

دی ۔ کھولتے ہوئے پانی نے بھی فنک کی لاش کے چہرے پر کوئی تبدیلی پیدا نہ کی تو عمران کے کہنے پر انتہائی یخ پانی کا استعمال کیا گیا لیکن نتیجہ وہی نکلا اور آخر میں سادہ پانی کا استعمال کیا گیا لیکن فنک کے چہرے میں ذرہ برابر بھی تبدیلی نہ ہوئی اور عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"بس اب مجھے سو فیصد یقین ہو گیا ہے کہ یہ لاش واقعی فنک کی ہے"...... عمران نے کہا تو ریتا بے اختیار مسکرا دی۔

"مجھے تم سے غلط بیانی کی ضرورت نہیں تھی۔ کیا اب لاش کو ہٹا دیا جائے"...... ریتا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب اسے یہاں سے ہٹا دو"...... عمران نے کہا تو ریتا نے کرٹس کو ہدایات دینا شروع کر دیں اور تھوڑی دیر بعد ٹرالی اور خالی بوتلوں کے ساتھ ساتھ فنک کی لاش بھی وہاں سے ہٹا دی گئی۔

"اب تم بتاؤ کہ تم میری مطلوبہ فائل کے حصول کے بارے میں کیا کرو گے"...... ریتا نے کہا۔

"کرنا کیا ہے۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت یہاں سپیشل ایجنسی کے چیف سے ملوں گا۔ اس کے بعد فائل میرے سامنے ہو گی اور اس کی کاپی تم تک پہنچ جائے گی۔ میرے لئے یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ اتنی آسانی سے تمہیں وہ فائل دے دے گا"...... ریتا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو وہ واقعی نہیں دے گا لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو وہ ضرور دے دے گا۔ میں فون پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف سے بات کروں گا۔ وہ براہ راست اپنے ملک کے صدر سے کہیں گے۔ پاکیشیا کا صدر فاک لینڈ کے صدر سے بات کرے گا اور فاک لینڈ کا صدر سپیشل ایجنسی کے چیف کو حکم دے گا۔ اس کے بعد وہ مجھے فائل دینے سے کیسے انکار کرے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف تمہاری بات مان جائے گا"...... ریتا نے کہا۔

"ہاں۔ تم مجھے فون دو۔ میں ابھی تمہارے سامنے بات کر لیتا ہوں"...... عمران نے کہا تو ریتا اٹھی اور اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک کارڈلیس فون پیس نکال کر عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔ لیکن فون پیس دے کر اس نے اس کے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔ عمران نے پاکیشیا کا رابطہ نمبر پریس کیا اور پھر فون پیس کو اس نے بجلی کی سی تیزی سے میز کی سطح سے نیچے کر کے ایکسٹو کے نمبر پریس کر دیئے۔ لیکن اس کا انداز اس قدر فطری تھا کہ ریتا کو شک نہ ہو سکتا تھا کہ عمران نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

"ایکسٹو"...... چند لمحوں بعد کمرے میں ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی اور ریتا بے اختیار چونک پڑی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب فاک لینڈ سے"...... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

Scanned & PDF Copy by RFI

"کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا۔

"چیف ۔ میں نے یہاں ایک پارٹی سے باقاعدہ معاہدہ کیا ہے کہ اگر یہ پارٹی ہمارا مشن مکمل کر دے تو ہم اس کا مشن مکمل کر دیں گے ہمارا مشن فنک کا خاتمہ تھا لیکن یہاں حالات ایسے ہیں کہ ہم نے محسوس کیا کہ ہم کسی صورت بھی فنک تک نہیں پہنچ سکتے اور نہ اس کا خاتمہ کر سکتے ہیں جبکہ اس پارٹی کی پوزیشن ایسی ہے کہ وہ فنک کا خاتمہ آسانی سے کر سکتی ہے اور وہ پارٹی ویسے تو حکومت فاک لینڈ کی سرکاری پارٹی ہے لیکن حکومت کا ایک موثر حلقہ اس کی مخالفت کر رہا ہے اور اس موثر حلقے سے اپنے تحفظ کے لئے وہ پارٹی حکومت فاک لینڈ کی ایک انتہائی خفیہ لیبارٹری کی فائل کی نقل حاصل کرنا چاہتی ہے لیکن یہ فائل سپیشل سٹور میں ہے اور وہاں سے صرف فاک لینڈ کے پرائم منسٹر کی خصوصی اجازت سے وہ فائل باہر آ سکتی ہے ۔ میں نے آپ کے بھروسے پر وعدہ کر لیا اور دوسری پارٹی نے اپنی شرط پوری کر دی ہے ۔ فنک کی لاش اس وقت میرے سامنے پڑی ہوئی ہے اور میں نے اسے اچھی طرح چیک کر کے تسلی کر لی ہے کہ وہ واقعی فنک کی لاش ہے اب میں نے اپنا وعدہ پورا کرنا ہے ۔ اس لئے آپ برائے مہربانی پاکیشیا کے صدر سے بات کریں تاکہ وہ فاک لینڈ کے پرائم منسٹر صاحب کو کہہ کر وہ فائل فاک لینڈ کی سیکرٹ سروس کے چیف کے حوالے کر دیں ۔ چیف صاحب مجھے وہ فائل دیکھنے دیں ۔ میں اپنے

ساتھ ایک ایسا خفیہ کیمرہ لے جاؤں گا جس سے میں اس فائل کی کاپی تیار کر لوں گا اور کسی کو علم بھی نہ ہو گا ۔ اس طرح ہماری طرف سے بھی معاہدہ مکمل ہو جائے گا"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اگر تم نے معاہدہ کر لیا ہے تو ٹھیک ہے ...... کام ہو جائے گا لیکن دو روز بعد"......... دوسری طرف سے اسی طرح سرد لہجے میں کہا گیا۔

"دو روز بعد کیوں جناب ۔ اس پارٹی نے ہمارا مشن فوری مکمل کر دیا ہے تو ہمیں بھی ان کا کام فوری طور پر مکمل کر لینا چاہئے اور پھر یہ کام ہوتے ہی ہم فوری واپس پاکیشیا روانہ ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"صدر صاحب دو روز کے نجی دورے پر دارالحکومت سے باہر ہیں ۔ اس لئے مجبوری ہے ۔ دو روز بعد بہر حال کام ہو جائے گا ۔ تم دو روز بعد مجھے کال کر کے اس فائل کی تفصیلات بتا دینا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔ عمران نے فون پیس آف کر کے میز پر رکھتے ہوئے ایک طویل سانس لیا۔

"شکر کرو مس ریٹا کہ چیف مان گیا ہے ۔ ورنہ وہ ایسے کاموں کے نزدیک بھی نہیں پھٹکتا ۔ بہر حال دو روز بعد تمہارا کام ہو جائے گا ۔ اب اسے فائنل سمجھیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"ہاں ۔ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے کیونکہ میں نے بھی سنا ہوا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف جب کوئی وعدہ کر لیتا ہے تو اسے ہر صورت میں پورا کرتا ہے"...... ریٹا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"مس ریٹا ۔ اب جبکہ فنک ختم ہو گیا ہے اور تم بطور ریٹا فنک کی جائیداد کی مالک اور سنڈیکیٹ کی چیف بن گئی ہو تو میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے ساتھیوں سمیت فنک پیلس کی مکمل سیر کروں ۔ وہاں کے انتظامات کا جائزہ لوں میں نے ایسے انتظامات بڑی بڑی لیبارٹریوں میں بھی نہیں دیکھے ۔ میرا خیال ہے اس میں تو تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے وہاں کی سیر کا پروگرام کیوں بنایا ہے"...... ریٹا نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ نہیں مس ریٹا ۔ ایسی تو کوئی بات نہیں ۔ صرف تجسس کی وجہ سے میں وہاں سب کچھ دیکھنا چاہتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم واقعی ذہین آدمی ہو گو تم نے اپنے طور پر فنک کی لاش کو اچھی طرح چیک کر لیا ہے لیکن اس کے باوجود تم پوری طرح مطمئن نہیں ہو اور اب تم اس سیر کے بہانے آخری چیکنگ کرنا چاہتے ہو ۔ ظاہر ہے اگر فنک زندہ ہوا تو میں تمہیں وہاں کی سیر نہیں کرا سکوں گی اور اگر

وہ مر چکا ہے تو میں وہاں کی سیر کرا دوں گی ۔ بولو یہی بات ہے ناں ۔ بہرحال ٹھیک ہے ۔ مجھے تمہاری یہ خواہش پوری کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ میں ابھی انتظامات کرتی ہوں"...... ریٹا نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آج پتہ چلا ہے کہ بزرگ کیوں کسی ذہین عورت سے شادی کرنے سے کتراتے تھے ۔ واقعی اگر عورت ذہین ہو تو اچھے اچھے ذہین مردوں کی ذہانت کے پر کٹ جاتے ہیں"...... عمران نے کہا اور ریٹا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"شادی کے چکر میں نہ پڑنا ۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں ساری عمر شادی نہیں کروں گی ۔ میں کسی مرد کی بالادستی کا تصور تک نہیں کر سکتی ۔ البتہ دوستی ہو سکتی ہے"...... ریٹا نے کہا۔

"تم بے شک شادی نہ کرو ۔ کیونکہ اب تو تم بالکل ہی آزاد ہو ۔ فنک ہلاک ہو چکا ہے ۔ لیکن میری اماں بی ابھی زندہ ہیں اور ڈیڈی بھی جس روز اماں بی نے میری شادی کا حتمی فیصلہ کر لیا بس اسی روز شادی ہو جائے گی ۔ انہوں نے مجھے کان سے پکڑ کر نکاح خوان کے سامنے لا بٹھانا ہے اور پھر اس وقت تک میرے سر پر جوتیاں پڑتی رہنی ہیں جب تک میں نے ہاں نہیں کر دینی ۔ اس لئے تم کرو نہ کرو ۔ میری مجبوری ہے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم اپنی مدر سے اس قدر ڈرتے ہو ۔ حیرت ہے"...... ریٹا نے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا

Scanned & PDF Copy by RFI

"ہمارے مشرق میں جب تک شادی نہ ہو ماں سے ڈرنا پڑتا ہے اور شادی کے بعد یہ خوف ایک دوسری عورت کی طرف شفٹ ہو جاتا ہے اور وہ ہے بیوی"...... عمران نے کہا تو ریٹا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

فنک ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے دیوار پر ایک بڑی سی مشین نصب تھی۔ جس کے درمیان ایک سکرین روشن تھی۔ کرسی کے سامنے ایک چھوٹی سی میز تھی جس پر ایک جدید ساخت کا چھوٹا سا ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا۔ کمرہ ہر طرف سے مکمل طور پر بند تھا۔ اس میں نہ ہی کوئی کھڑکی تھی نہ دروازہ اور نہ کوئی روشندان تھا۔ لیکن چھت پر ایک چھوٹا سا خانہ بنا ہوا تھا جس کے اندر سے تیز روشنی نکل کر پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ مشین خاموش تھی اور اس کے اندر موجود سکرین تاریک تھی۔ فنک بار بار گھڑی دیکھ رہا تھا۔ پھر اچانک میز پر پڑے ہوئے اس جدید ساخت کے ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی اور فنک نے جھپٹ کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ وینا کالنگ۔ اوور"...... بٹن پریس ہوتے ہی وینا کی

Scanned & PDF Copy by RFI

آواز سنائی دی۔

"یس۔ اوور"...... فنک نے حسب عادت مختصر سی بات کرتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی۔ عمران نے آپ کی لاش کی انتہائی تفصیل سے چیکنگ کی ہے لیکن اسے کوئی خامی نظر نہیں آئی۔ اس لئے اب اسے یقین ہو گیا ہے کہ یہ آپ کی لاش ہے۔ اوور"...... وینا نے کہا۔

"تفصیل بتاؤ۔ اس نے کیسے چیکنگ کی۔ اوور"...... فنک نے سپاٹ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے وینا نے عمران کی چیکنگ کی پوری تفصیل بتا دی۔ فنک خاموش بیٹھا یہ ساری تفصیل سنتا رہا۔

"ہونہہ۔ یہ آدمی واقعی بے حد ذہین ہے۔ خاص طور پر لاش کی آنکھوں میں آخری لمحات کا منظر دیکھنے والی بات انتہائی حیرت انگیز ہے یہ تو اچھا ہوا کہ میرے حکم پر اس آدمی کو مارکر نے خود گولی مار کر ہلاک کیا ہے۔ اس لئے مارکر کی تصویر اور حیرت اس آدمی کی آنکھوں میں باقی رہ گئی ورنہ تو ہماری ساری منصوبہ بندی دھری کی دھری رہ جاتی۔ بہرحال اس فائل کے بارے میں اس سے بات ہوئی۔ اوور"۔ فنک نے کہا۔

"یس ڈیڈی۔ اس نے میرے سامنے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کو فون کیا ہے۔ اوور"...... وینا نے کہا۔

"پھر کیا بات ہوئی۔ اوور"...... فنک نے پہلی بار قدرے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے وینا نے اسے عمران اور پاکیشیا

سیکرٹ سروس کے چیف کے درمیان ہونے والی تمام بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ یہ دو روز والا مسئلہ خراب ہو گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ دو روز تک اسے زندہ رکھنا پڑے گا۔ اوور"...... فنک نے کہا۔

"کوئی فرق نہیں پڑتا ڈیڈی۔ دو روز سے کوئی فرق نہیں پڑتا اصل بات تو اس کے چیف کے ماننے کی تھی اور اس کے چیف نے اس کی بات مان لی ہے۔ اوور"...... وینا نے کہا۔

"وہ تو اسے ماننا ہی تھی کیونکہ اسی اطلاع پر تو میں نے یہ ساری گیم کھیلی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف علی عمران پر اندھا اعتماد کرتا ہے۔ اوور"...... فنک نے کہا۔

"بالکل ڈیڈی۔ واقعی اس نے عمران سے کوئی تفصیل نہیں پوچھی اور نہ ہی کوئی بحث کی۔ اگر پاکیشیا کا صدر نجی دورے پر نہ ہوتا تو شاید آج ہی فائل کی کاپی ہمیں مل جاتی۔ اوور"...... وینا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر دو روز تک اسے اور اس کے ساتھیوں کو اپنے ہیڈ کوارٹر میں رکھو اور کیا ہو سکتا ہے۔ اوور"...... فنک نے کہا۔

"ڈیڈی۔ آپ کی اطلاع کے عین مطابق عمران نے فنک پیلس کی سیر کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اوور"...... وینا نے کہا۔

"اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ بات چیت میں اس بات کا انکشاف کیا تھا۔ وہ حتمی طور پر اس بات کا یقین کر لینا چاہتا ہے کہ کیا

Scanned & PDF Copy by RFI

واقعی فنک ہلاک ہو چکا ہے یا نہیں ۔ تم اسے بے شک یہاں لے آؤ ۔ میں ایم ٹو میں منتقل ہو چکا ہوں ۔ البتہ تم نے اور مارکر نے ہر وقت اس کے قریب رہنا ہے ۔ اول تو ایم ٹو کو وہ کسی صورت بھی ٹریس نہیں کر سکتا اور اگر وہ کر لے تو پھر مارکر کو میں نے کہہ دیا ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا فوری خاتمہ کر دے ۔ اوور" .... فنک نے کہا ۔

" ایم ٹو کو وہ کیسے ٹریس کر سکتا ہے ڈیڈی ۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے ۔ اوور" .... وینا نے جواب دیا ۔

" ہمیں ہر صورت حال کو سامنے رکھ کر ہی پلاننگ کرنی پڑتی ہے ۔ اوور" .... فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" او کے ڈیڈی ۔ پھر میں اسے اور اس کے ساتھیوں کو لے آؤں ۔ اوور" .... وینا نے کہا ۔

" ہاں لے آؤ ۔ میں مارکر کو کہہ دیتا ہوں ۔ اوور اینڈ آل" ۔ فنک نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن آف کیا اور پھر تیزی سے اس پر ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی ۔

" ہیلو ہیلو ۔ فنک کالنگ ۔ اوور" .... فریکونسی ایڈجسٹ کر کے فنک نے بٹن آن کیا اور کال دینا شروع کر دی ۔

" مارکر بول رہا ہوں ماسٹر ۔ اوور" .... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے مارکر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

" مارکر ۔ وینا نے ابھی مجھے رپورٹ دی ہے کہ اس عمران نے

تمہاری تیار کردہ لاش کو میری لاش سمجھ لیا ہے ۔ اس نے میک اپ کی ہر طرح سے چیکنگ کر لی ہے ۔ لیکن وہ اس میک اپ کو واش نہیں کر سکا ۔ اوور" ..... فنک نے کہا ۔

" یہ میک اپ واش ہو ہی نہیں سکتا تھا ماسٹر ۔ یہ میک اپ تو کھال کا جزو بن گیا تھا ۔ میک اپ تو وہ صاف ہو سکتا ہے جو کھال کے اوپر ہو ۔ اوور" ...... مارکر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا ۔

" ہاں ۔ مجھے معلوم ہے ۔ بہرحال وینا اسے اور اس کے ساتھیوں کو لے کر فنک پیلس آ رہی ہے ۔ میں ایم ٹو میں منتقل ہو چکا ہوں ۔ تم نے ان کا استقبال کرنا ہے اور پھر انہیں فنک پیلس کی سیر کرانی ہے اور اسے کسی صورت بھی احساس نہیں ہونا چاہئے کہ میں زندہ ہوں ۔ سمجھ گئے ہو ۔ اوور" .... فنک نے کہا ۔

" یس ماسٹر ۔ اوور" .... مارکر نے جواب دیا ۔

" ٹرانس مشین آن کر دینا ..... تاکہ میں یہاں ایم ٹو میں بیٹھ کر اس کی ساری سیر کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکوں ۔ اوور" ..... فنک نے کہا ۔

" یس ماسٹر ۔ اوور" .... مارکر نے جواب دیا ۔

" میں نے پہلے جو ہدایات دی ہیں کہ اگر عمران یا اس کا کوئی ساتھی کوئی ایسی حرکت کرنے لگے جس سے فنک پیلس یا وینا کو کوئی خطرہ ہو تو پھر تم نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ان کا خاتمہ کر دینا ہے ۔ اوور" .... فنک نے کہا ۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"یس ماسٹر۔آپ بے فکر رہیں۔غلط حرکت کر کے وہ یہاں سے زندہ کیسے واپس جاسکتے ہیں۔اوور"...... مارکر نے جواب دیا۔

"او کے۔اوور اینڈ آل"...... فنک نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے میز پر رکھ دیا۔

"ایک بار اس فائل کی کاپی میرے ہاتھ آجائے پھر دیکھنا عمران کہ میں تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا کیا حشر کرتا ہوں"...... فنک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد اچانک کمرے میں سیٹی کی آواز سنائی دی تو فنک بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔اسی لمحے سامنے دیوار میں نصب ایک مشین پر مختلف بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور اس کے ساتھ ہی اس کے درمیان موجود سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔چند لمحوں تک سکرین پر آڑھی ترچھی لکیریں نظر آتی رہیں پھر ایک منظر نظر آنے لگ گیا جس پر ایک برآمدہ نظر آرہا تھا۔اس برآمدے میں عمران اور اس کے ساتھی چلتے ہوئے اندرونی طرف آرہے تھے۔عمران کے ساتھ وینا اور مارکر تھے۔عمران باتیں کر رہا تھا اور وینا اور مارکر دونوں ہنس رہے تھے لیکن ان کی آوازیں یہاں سنائی نہ دے رہی تھیں۔اس لئے فنک خاموش بیٹھا صرف تصویر دیکھتا رہا۔پھر جیسے جیسے عمران اور اس کے ساتھی فنک پیلس میں گھومتے رہے ساتھ ساتھ سکرین پر مناظر بھی بدلتے چلے گئے۔عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے اور ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات دیکھ کر فنک کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ تیر رہی تھی۔تقریباً دو گھنٹے تک عمران اور اس کے ساتھی فنک پیلس میں گھومتے رہے۔انہوں نے پیلس کے تقریباً ہر کمرے اور ہر جگہ کو دیکھا۔سب سے زیادہ وقت انہوں نے سنٹرل آپریشن روم میں گزارا جہاں عمران نے ہر مشین کو ایک ایک کر کے بڑے غور سے دیکھا۔وہیں انہیں مشروبات پلائے گئے اور آخر کار تقریباً دو گھنٹوں بعد عمران اور اس کے ساتھی وینا کے ساتھ فنک پیلس سے واپس چلے گئے۔واپس جاتے وقت عمران کے چہرے پر انتہائی گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے اور ان تاثرات کو دیکھ کر فنک بھی پوری طرح مطمئن ہو گیا۔جب وہ لوگ وینا کے ساتھ فنک پیلس سے واپس چلے گئے تو مشین بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین بھی تاریک ہو گئی اسی لمحے ٹرانسمیٹر پر کال آگئی تو فنک نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔مارکر کالنگ۔اوور"...... مارکر کی آواز سنائی دی۔

"یس اوور"...... فنک نے کہا۔

"ماسٹر آپ نے دیکھ لیا ہو گا کہ یہ لوگ یہاں سے مکمل طور پر مطمئن ہو کر واپس چلے گئے ہیں۔اوور"...... مارکر نے کہا۔

"ہاں۔میں نے دیکھ لیا ہے اور میں یہی چاہتا تھا۔اوور"۔فنک نے جواب دیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔اب آپ واپس اپنے آفس تشریف لے آئیں۔اوور"...... مارکر نے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"ہاں - اب مجھے یہاں رہنے کی کیا ضرورت ہے - تم سپیشل وے کھول دو - اوور اینڈ آل"...... فنک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے میز کی دراز میں رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا - چند لمحوں بعد ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور پھر کمرے کے دائیں طرف کی دیوار درمیان سے علیحدہ ہو کر دونوں اطراف میں سمٹتی چلی گئی - اب وہاں ایک خلا سا نمودار ہو گیا تھا - فنک اطمینان سے اس خلا کی طرف بڑھ گیا - اس کے چہرے پر گہرا اطمینان موجود تھا -

فاک لینڈ کے دارالحکومت سان کے سب سے بڑے گرینڈ ہوٹل کے ایک کمرے میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا - فنک پیلس سے واپسی پر گو وینا نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنے ہیڈ کوارٹر میں رہائش اختیار کرنے پر کافی زور دیا تھا لیکن عمران نے اسے قائل کر لیا تھا کہ وہ یہاں رہ کر مقامی سیکرٹ سروس کو مشکوک نہیں کرنا چاہتا - عمران نے وینا کو بتایا تھا کہ پاکیشیا کے صدر مملکت کے فون سے پہلے وہ اپنے طور پر مقامی سیکرٹ سروس کے چیف سے مل کر اسے اس فائل کے بارے میں ذہنی طور پر تیار کرنا چاہتا ہے تاکہ اچانک کال آنے پر وہ مشکوک نہ ہو جائیں اور ایسا نہ ہو کہ فاک لینڈ کا پرائم منسٹر کال کے باوجود مقامی سیکرٹ سروس کی کسی مشکوک رپورٹ کی بنا پر فائل دینے سے انکار کر دے - اس لئے ان کا کھلے عام کسی ہوٹل میں ٹھہرنا بے حد ضروری ہے اور عمران کے ان ٹھوس

Scanned & PDF Copy by RFI

دلائل کی بنا پر وینا بھی اس کے موقف کے قائل ہو گئی تھی اور پھر عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کے ہیڈ کوارٹر سے نکل کر ہوٹل میں آکر ٹھہر گیا تھا۔یہاں انہوں نے اپنے اصل ناموں اور کاغذات سے ہی کمرے بک کرائے تھے۔

"عمران صاحب۔آخر یہ سب چکر کیا چل رہا ہے۔آخر ہمیں اس فائل میں اس قدر دلچسپی لینے کی کیا ضرورت ہے۔ہمارا مشن مکمل ہو گیا ہے۔اب ہمیں فوراً واپس چلا جانا چاہئے"...... صفدر نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیسے مکمل ہو گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔کیا فنک ہلاک نہیں ہوا"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر وہ اس قدر آسانی سے ہلاک ہو سکتا تو پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو تم جیسے نامی گرامی سیکرٹ ایجنٹوں کو یہاں بھیجنے کی کیا ضرورت تھی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔لیکن وہ فنک کی لاش اور آپ کی اس قدر تفصیلی چیکنگ۔کیا وہ فنک کی لاش نہیں تھی"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔نہ ہی وہ فنک کی لاش تھی اور نہ ہی یہ خاتون ریٹا ہے۔یہ فنک کی بیٹی وینا ہی ہے۔یہ سارا کھیل دراصل فنک اس فائل کے حصول کے لئے کھیل رہا ہے۔جیسے ہی فائل اس کے ہاتھ میں آئی۔دوسرے لمحے ہم پر چاروں طرف سے گولیوں کی بارش شروع ہو جائے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔کیا یہ کمرہ محفوظ ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ہاں۔میں نے یہاں آتے ہی مکمل چیکنگ کر لی ہے۔یہاں کوئی ڈکٹافون یا اس قسم کا کوئی آلہ نہیں ہے اور ریٹا یا وینا یا فنک کے لئے ضروری بھی تھا کہ وہ یہاں ایسی کوئی چیز نہ رکھیں۔وہ ہمیں کسی بھی صورت میں مشکوک کرنے کا رسک نہیں لے سکتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔وینا تو ایک سیدھی سادھی معصوم سی لڑکی تھی جبکہ یہ ریٹا تو خاصی تیز طرار عورت ہے۔ان دونوں کے مزاج اور کردار میں تو خاصا فرق ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔مجھے بھی وینا کی اس اداکاری پر خاصی حیرت ہوئی۔لیکن بہرحال وہ وینا ہی ہے۔ریٹا نہیں ہے۔عمران نے جواب دیا۔

"آپ کو کیسے یقین ہے۔کیا آپ نے اس کا میک اپ چیک کر لیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔اس کے چہرے پر میک اپ ہوتا تو چیک ہوتا۔البتہ اس فنک کی لاش پر میک اپ ضرور تھا لیکن یہ میک اپ اس قدر مکمل اور فول پروف تھا کہ میں پوری کوشش کر لینے کے باوجود اسے واش نہیں کر سکا۔لیکن فنک پیلس کی سیر کے دوران میں نے وہ خاص مشین

Scanned & PDF Copy by RFI

دیکھ لی ہے جس سے کسی دوسرے آدمی پر فنک کا میک اپ کیا گیا تھا یہ مشین واقعی میرے لئے نئی ہے لیکن اس کا طریقہ کار میں نے سمجھ لیا ہے اور اب سرداور سے کہہ کر ایسی مشین تیار کرائی جا سکتی ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر فنک کی لاش پر میک اپ تھا تو اسے صاف ہو جانا چاہئے تھا"...... صفدر نے کہا۔

"یہی تو اصل بات ہے۔ اس مشین کے ذریعے میک اپ نہیں کیا جاتا بلکہ اصل کھال کی ساخت کو تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ ان لوگوں نے شاید اس کا پہلے سے بندوبست کیا ہوا تھا یا ویسے ہی حفظ ماتقدم کے طور پر فنک نے یہ انتظامات کئے ہوئے ہونگے اور ایسا آدمی تلاش کر کے وہاں رکھا ہوا تھا جس کی جسمانی ساخت اور چہرے کی ساخت تقریباً اس سے ملتی جلتی ہو۔ باقی کام مشین نے کر دیا۔ نتیجہ یہ کہ وہ سو فیصد فنک کی لاش بن گئی"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اگر فنک ہلاک نہیں ہوا تو پھر فنک نے ہمیں اپنے پیلس کی سیر کیوں کرنے دی"...... خاور نے کہا۔

"تمہیں یاد ہے کہ جب وینا کے ہیڈ کوارٹر میں میں نے تم سے تمہارے کمرے میں ملاقات کی تھی تو میں نے وہاں جان بوجھ کر اس بات کو ڈسکس کیا تھا کہ میں شک مٹانے کے لئے فنک پیلس کی سیر کروں گا۔ مجھے مکمل یقین تھا کہ یہ بات فنک تک پہنچ جائے گی اور فنک اپنے پیلس کی سیر میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالے گا اور وہی

ہوا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ ہم تو پھر اس پیلس سے باہر آگئے ہیں۔ اب دوبارہ اندر جانا اور فنک کو تلاش کرنا تو تقریباً ناممکن ہے کیونکہ اس پیلس کی حفاظتی انتظامات واقعی ایسے ہیں کہ اس میں داخلہ ناممکن ہے"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارا کیا خیال تھا کہ میں واقعی فنک پیلس کی سیر کرنا چاہتا تھا۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ مجھے کسی حد تک ان حفاظتی انتظامات کے بارے میں علم تھا۔ میں دراصل اس آپریشن کنٹرول آفس میں نصب سپر ماسٹر کمپیوٹر کو اچھی طرح چیک کرنا چاہتا تھا۔ جس سے تمام حفاظتی انتظامات کنٹرول کئے جاتے ہیں اور میں نے اسے چیک کر لیا ہے اور اب اس سپر کمپیوٹر کی مدد سے ہم نے فنک پیلس میں داخل ہونا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو اس کے تمام ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا سپر کمپیوٹر ہمارے لئے وہاں کا راستہ کھول دے گا"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اگر کوشش کی جائے تو ایسا ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر"...... صفدر نے کہا۔

"مجھے رات ہونے کا انتظار ہے۔ یہاں اس کمرے میں گو چیکنگ کا کوئی آلہ نصب نہیں کیا گیا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ باہر بھی

Scanned & PDF Copy by RFI

ہماری نگرانی نہ ہو رہی ہوگی۔وینا یافنک دونوں ہی ہر لمحے ہماری ہر کارروائی سے واقف ہونا ضروری سمجھیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کئی پیشہ ور قاتلوں کی ڈیوٹی بھی لگا رکھی ہو جو ہمارے ساتھ سائے کی طرح رہیں کہ جیسے ہی ہم کوئی ایسی حرکت کرنے لگیں جس سے ان کے مفادات کو خطرہ لاحق ہو تو وہ ہم پر اچانک فائر کھول دیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا رات کو یہ نگرانی ختم ہو جائے گی"...... اس بار خاور نے پوچھا۔

"ختم نہیں ہوگی لیکن انہیں آسانی سے ڈاج دیا جا سکتا ہے۔اس ہوٹل میں ہر رات ڈانسنگ فنکشن ہوتا ہے۔جس میں شہر کا اعلیٰ طبقہ باقاعدگی سے حصہ لیتا ہے۔لیکن اس پروگرام کو عام لوگوں سے خفیہ رکھا جاتا ہے کیونکہ اس میں ایسے اعلیٰ حکام بھی حصہ لیتے ہیں جو عام حالات میں ایسا کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔اس کے لئے انتظامیہ نے ایک خصوصی خفیہ راستہ بنایا ہوا ہے۔میں نے اس ہوٹل کا انتخاب اسی خفیہ راستے کے لئے ہی کیا ہے اور بھاری قیمت دے کر خصوصی کارڈ بھی حاصل کر لیا ہے جو ہم سب کے لئے ہے۔اس راستے سے ہم اطمینان سے نکل جائیں گے اور نگرانی کرنے والوں کو علم تک نہ ہوگا کہ ہم ہوٹل سے باہر گئے بھی ہیں یا نہیں"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیا دیئے۔

"میرا خیال ہے کہ ہم رات کا کھانا یہیں کمرے میں ہی منگوا لیں

تاکہ نگرانی کرنے والے مطمئن ہو جائیں"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔پھر تقریباً دو گھنٹوں تک وہ اس کمرے میں بیٹھے اس موضوع پر ہی باتیں کرتے رہے۔اس کے بعد انہوں نے کھانا منگوایا۔کھانا کھانے کے بعد انہوں نے کافی پی اور جب ویٹرز برتن واپس لے گئے تو عمران نے ان سب کو اٹھنے کا اشارہ کیا۔

"عمران صاحب۔ہمارے پاس اسلحہ بھی نہیں ہے۔کیا وہاں اسلحے کی ضرورت نہ پڑے گی"...... صفدر نے کہا۔

"ہم پہلے مارکیٹ جائیں گے۔نہ صرف اسلحہ بلکہ میں نے مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر بھی خریدنا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب دروازے کی طرف بڑھ گئے۔تھوڑی دیر بعد وہ ایک خصوصی لفٹ کے ذریعے ہوٹل کے نیچے بنے ہوئے ایک خصوصی تہہ خانے میں پہنچ گئے یہ واقعی ڈانسنگ ہال تھا۔جس کے کناروں پر کرسیاں اور میزیں موجود تھیں اور ان کرسیوں پر عورتیں اور مرد بیٹھے ہوئے تھے۔کئی جوڑے ڈانسنگ فلور پر ڈانس کرنے میں بھی مصروف تھے ہال میں میوزک کا شور سنائی دے رہا تھا۔عمران اور اس کے ساتھی خاموشی سے چلتے ہوئے ایک راہداری میں مڑ گئے جہاں سے عورتیں اور مرد آ رہے تھے۔وہ اس راہداری سے گزر کر ایک دروازے پر پہنچے۔وہاں دو دربان موجود تھے۔

"آپ لوگ ابھی سے واپس جا رہے ہیں ابھی سے"...... دربان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے جیب سے ایک کارڈ نکالا

Scanned & PDF Copy by RFI

اور دربان کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"جاؤ خود بھی عیش کرو اور اپنے دوستوں کو بھی کراؤ۔ ہم نے ایک ضروری کام کرنا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دربان کے چہرے پر کارڈ دیکھ کر یکلخت بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ شکریہ سر۔ یہ تو آپ نے ہمیں خرید لیا ہے سر"۔ دربان نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے باقاعدہ سیلوٹ مار دیا۔

"بس تم نے بھول جانا ہے کہ ہم ادھر سے باہر گئے ہیں"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے باہر آگیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ تھے۔ یہ ایک سڑک تھی جس پر ٹریفک چل رہی تھی لیکن اس طرف عمارت پر کسی کلب کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ عمران خاموشی سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی کچھ فاصلے پر اس کے پیچھے چل رہے تھے۔

"ہم نے بس میں مارکیٹ جانا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر ایک بس سٹاپ پر آکر وہ سب رک گئے۔ وہاں کے قاعدے کے مطابق سٹاپ پر موجود افراد نے باقاعدہ قطار بنا رکھی تھی۔ بسیں ہر پانچ منٹ کے بعد آرہی تھیں اور جتنے افراد اس سٹاپ پر اترتے، قطار میں سے اتنے ہی افراد سوار ہو جاتے۔

"ہم نے مین مارکیٹ سٹاپ پر اترنا ہے"...... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور تھوڑی دیر بعد ایک بس وہاں آکر رکی اور شاید یہ حسن اتفاق تھا کہ جتنی عمران اور اس کے ساتھیوں کی تعداد تھی اتنے ہی افراد اس سٹاپ پر اترے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سب اکٹھے ہی بس میں سوار ہو گئے۔ عمران نے ٹکٹیں لیں اور پھر وہ اطمینان سے سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد مین مارکیٹ سٹاپ آگیا اور وہ سب نیچے اتر گئے۔ سٹاپ کے سامنے ایک ریسٹورنٹ تھا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو وہاں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود وہ مارکیٹ کی طرف بڑھ گیا اس نے مارکیٹ کی ایک بڑی دکان سے ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر خریدا اور پھر ایک اور دکان سے اس نے پانچ میگنم پاور ریز پسٹل بھی خرید کر انہیں ایک ڈبے میں پیک کرا کر وہ واپس اس ریسٹورنٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی وہاں بیٹھے ہاٹ کافی پینے میں مصروف تھے۔

"اس ڈبے میں میگنم پاور ریز پسٹلز ہیں ایک ایک لے لو۔ لیکن سوائے اشد ضرورت کے کوئی اسے استعمال نہ کرے"...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ وہ ان انتہائی طاقتور شعاعوں والے پسٹلز کی طاقت سے اچھی طرح واقف تھے یہ شعاعیں اس قدر طاقتور تھیں کہ بڑی سے بڑی چٹان کو ایک لمحے میں نیست و نابود کر سکتی تھیں۔ عمران نے اپنے لئے بھی ہاٹ کافی منگوالی۔

"عمران صاحب۔ اس بار آپ بڑے پراسرار سے لگ رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"چلو شکر ہے پر تو ہوں۔ خالی اسرار رہ جاتا تو میں تمہارا کیا بگاڑ سکتا تھا"...... عمران نے جواب دیا اور صفدر سمیت باقی ساتھی بھی بے

Scanned & PDF Copy by RFI

اختیار ہنس پڑے۔

"کافی پینے کے بعد عمران اٹھا اور صفدر نے بل ادا کیا اور پھر وہ سب ریسٹورنٹ سے باہر آ گئے۔ ایک بار پھر وہ سب بس سٹاپ پر کھڑے فنک پیلس کے قریب والے سٹاپ کی طرف جانے والی بس کا انتظار کر رہے تھے۔ چونکہ عمران کو معلوم تھا کہ یہاں چلنے والی ٹیکسیاں بھی زیادہ تر سنڈیکیٹ کی ہی ملکیت ہیں اس لئے وہ کسی قسم کا رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب بس کے ذریعے فنک پیلس سے تقریباً ایک کلو میٹر کے فاصلے پر موجود بس سٹاپ پر اتر گئے۔ وہاں سے پیدل چلتے ہوئے وہ فنک پیلس کے عقبی حصے کی طرف بڑھنے لگے۔ فنک پیلس کے عقبی حصے کی طرف بھی ایک بڑی اور معروف شاہراہ تھی جس کی دوسری طرف ایک ہوٹل تھا۔ عمران کا رخ اس ہوٹل کی طرف تھا پھر تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھی اس ہوٹل کی تیسری منزل میں کمرے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ تیسری منزل کے تمام کمروں کی کھڑکیاں فنک پیلس کی طرف ہی کھلتی تھیں۔

"اب کمرے کا دروازہ بند کر دو تاکہ کھل جا سم سم کی کارروائی کا آغاز کیا جا سکے"...... عمران نے اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا اور خاور نے مڑ کر دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔ عمران نے جیب سے وہ ٹرانسمیٹر نکالا جو اس نے مارکیٹ سے خریدا تھا اور اس پر ایک مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اسے ایک بار پھر چیک کیا اور پھر اس

کا بٹن آن کر دیا۔ ٹرانسمیٹر پر ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"سپر کمپیوٹر ڈی ایس ون سکس کال اٹنڈ کرو۔ اوور"۔ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا اور سب ساتھی اس کی بدلی ہوئی آواز اور لہجہ سن کر چونک پڑے کیونکہ یہ آواز اور لہجہ مارکر کا تھا۔

"یس۔ سپر کمپیوٹر ڈی ایس ون سکس اٹنڈنگ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ہی ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"سپر سپیشل وے کوڈ دوہراؤ۔ اوور"...... عمران نے اسی لہجے میں کہا۔

"سپر سپیشل وے کوڈ الیون الیون زیرو ون۔ اوور"...... وہی مشینی آواز سنائی دی۔

"انٹرنس تفصیل دوہراؤ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"انٹرنس ہوٹل گرین وڈ سپیشل روم تھری تھری ون۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سپیشل وے اوپن کوڈ دوہراؤ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"سپیشل وے اوپن کوڈ۔ میگی سٹار زیرو زیرو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سپر کمپیوٹر ڈی ایس ون سکس کال کلوز۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبایا اور ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر اس نے ایک سائیڈ پر رکھی ہوئی میز پر

Scanned & PDF Copy by RFI

رکھ دیا۔

"حیرت ہے۔ کمپیوٹر نے وہ سب کچھ اس قدر اطمینان سے بتا دیا ہے جیسے وہ آپ کے ماتحت ہو"۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ان مشینوں میں یہی سب سے بڑی خامی ہوتی ہے کہ یہ صرف اپنے مخصوص کوڈز پر ہی کام کرتی ہیں۔ کوڈز کی اور کمپیوٹر کی ساخت معلوم ہو جائے تو پھر یہ مشینیں الہ دین کے چراغ کے جن کی طرح غلام بن جاتی ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ نے مارکر کے لہجے میں بات کی ہے۔ کیا کمپیوٹر آواز اور لہجے کو چیک نہیں کر سکتا۔ جبکہ ایسے سپر کمپیوٹر تو خودکار انداز میں سب چیکنگ کر لیتے ہیں"....... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مارکر نے سپر کمپیوٹر کے آپریٹنگ سیکشنز میں اپنی آواز اور لہجے کو فیڈ کیا ہوا ہے جبکہ چیکنگ شعبے میں فنک کی آواز فیڈ ہے اور یہ انتہائی خاص بات تھی جیسے ہی مجھے یہ بات معلوم ہوئی میرا کام آسان ہو گیا۔ ورنہ اگر چیکنگ سیکشنز میں بھی مارکر کی آواز فیڈ ہوتی تو پھر سپر کمپیوٹر لامحالہ پہلے چیک کرتا پھر حرکت میں آتا"....... عمران نے جواب دیا اور کیپٹن شکیل سمیت سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ہوٹل گرین وڈ تو یہی ہے لیکن اس کا سپیشل روم کہاں ہو گا"....... صفدر نے کہا۔

"نیچے تہہ خانوں میں سپیشل رومز بنائے جاتے ہیں۔ مجھے کچھ کچھ اندازہ تھا کہ یہ سپیشل وے یقیناً اس ہوٹل یا اس کے اردگرد کسی

عمارت میں ہو گا کیونکہ ایسے سپیشل وے اچانک بھاگنے کے لئے بنائے جاتے ہیں اور ایسی صورت میں ہوٹلوں یا کمرشل عمارتوں کے کمرے خاصے کارآمد رہتے ہیں"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ اب اس سپیشل روم کو بھی چیک کر لیں"....... عمران نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

فنک اپنے بیڈ روم میں بستر پر لیٹا ٹی وی پر چلنے والی ایک ایڈونچر فلم دیکھنے میں مصروف تھا۔ ایڈونچر ٹائپ فلمیں اسے بے حد پسند تھیں اور وہ رات کو سونے سے پہلے وی سی آر پر ایسی ایک فلم ضرور دیکھتا تھا وہ فلم دیکھنے میں پوری طرح مگن تھا کہ اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ فنک گھنٹی کی آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس نے مارکر کو انتہائی سختی سے منع کیا ہوا تھا کہ اسے بیڈ روم میں سوائے ٹاپ ایمرجنسی کے کسی صورت بھی ڈسٹرب نہ کیا جائے اور مارکر بھی اس کی ہدایت کی سختی سے تعمیل کیا کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ گھنٹی کی آواز سن کر فنک بے اختیار اچھل پڑا تھا۔ بیڈ روم میں کال آنے کا مطلب تھا کہ کوئی ٹاپ ایمرجنسی پیش آگئی ہے۔ فنک نے جلدی سے ساتھ رکھا ہوا ریموٹ کنٹرولر اٹھا کر ٹی وی آف کیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... فنک کا لہجہ اسی طرح ٹھہرا ہوا تھا۔

"مارکر بول رہا ہوں ماسٹر۔ ڈسٹرب کرنے کی معذرت چاہتا ہوں میں نے کال اس لئے کی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی سپیشل وے کے ذریعے فنک پیلس میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ وہ ایکس روم تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن شاید ان کی بدقسمتی کہ ان میں سے کسی کا پیر ایکس روم کے فرش میں نصب بی ایکس سسٹم والے حصے پر پڑ گیا جس کی وجہ سے ایکس روم کا خودکار بی ایکس سسٹم آن ہو گیا اور وہ سب اس میں قید ہو گئے۔ بی ایکس سسٹم آن ہونے کی اطلاع مجھے سپر کمپیوٹر نے دے دی۔ میں اس اطلاع پر بے حد حیران ہوا۔ میرے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن جب میں نے چیکنگ کی تو بی ایکس میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ اب میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ ان کا کیا کیا جائے۔ سائنائیڈ گیس اٹیک کے ذریعے ان کا خاتمہ کر دیا جائے یا جیسے آپ حکم دیں"..... مارکر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن سپیشل وے کا انہیں علم کیسے ہوا اور انہوں نے اسے کھولا کیسے"..... فنک کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میری تو خود سمجھ میں نہیں آیا۔ سپیشل وے سسٹم تو کمپیوٹر کو خصوصی ہدایات دیئے بغیر کھل ہی نہیں سکتا اور کمپیوٹر کو ہدایات دینے کے لئے مخصوص کوڈ کا علم یا مجھے ہے یا آپ کو"..... مارکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"یہ تو انتہائی خطرناک مسئلہ ہے۔ اگر اس عمران نے سپر کمپیوٹر کو اپنی آواز سے استعمال کر کے سپیشل وے کھول لیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ پورا فنک پیلس ہی ان کے کنٹرول میں آسکتا ہے"...... فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سپر کمپیوٹر کو تو وہ کسی صورت کنٹرول کر ہی نہیں سکتے۔ اگر وہ ایسا کرتے تو پھر وہ بی ایکس کو بھی کنٹرول میں کر لیتے کیونکہ اسے بھی سپر کمپیوٹر ہی کنٹرول کرتا ہے اور بی ایکس آن ہونے کی اطلاع بھی مجھے سپر کمپیوٹر نے ہی دی ہے"...... مارکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا عمران اور اس کے ساتھی بی ایکس میں قید ہیں"...... فنک نے پوچھا۔

"یس ماسٹر"...... مارکر نے جواب دیا۔

"لیکن جب صبح کو یہ لوگ آزادانہ طور پر پورے فنک پیلس کی سیر کر گئے ہیں تو پھر ان کی اس طرح آمد کا کیا مقصد ہے"...... فنک نے کہا۔

"اسی بات پر تو میں خود حیران ہوں ماسٹر"...... مارکر نے جواب دیا۔

"اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ عمران یقیناً میری تلاش میں ہی خفیہ راستے سے اندر داخل ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اسے معلوم ہے کہ میری لاش جعلی تھی اور اس نے اب تک اداکاری کی ہے"...... فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں ماسٹر۔ آپ مجھ سے زیادہ ذہین ہیں"۔ مارکر نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ وینا سے میری بات کراؤ۔ پھر میں ان کے متعلق کوئی فیصلہ کروں گا"...... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر پہلی بار لکیریں سی ابھر آئی تھیں اور بڑی بڑی مخمور آنکھوں میں سوچ کا عنصر نمایاں ہو گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فنک نے کہا۔

"وینا بول رہی ہوں ڈیڈی۔ مارکر نے جو کچھ بتایا ہے کیا یہ درست ہے"...... دوسری طرف سے وینا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"اسے غلط بیانی کی کیا ضرورت تھی۔ تمہارے آدمیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کیوں نہیں کی"...... فنک نے کہا۔

"وہ تو اب بھی نگرانی کر رہے ہیں۔ ان کی رپورٹ کے مطابق تو عمران اور اس کے ساتھی گرینڈ ہوٹل میں اپنے اپنے کمروں میں موجود ہیں۔ انہوں نے کھانا بھی وہیں کمروں میں ہی منگوایا تھا۔ وہ جب سے گرینڈ ہوٹل گئے ہیں باہر ہی نہیں نکلے"...... وینا نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ فوراً فنک پیلس آجاؤ۔ پھر بات ہو گی"...... فنک نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ بستر سے اٹھا۔ اس نے وارڈروب سے اپنا لباس نکالا اور ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ

Scanned & PDF Copy by RFI

باتھ روم سے باہر آیا تو اس کے جسم پر مکمل لباس تھا۔ اس نے بیڈ روم کا دروازہ کھولا اور راہداری میں سے ہوتا ہوا وہ اپنے مخصوص دفتر میں پہنچ گیا۔ اس نے وہاں موجود فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس ماسٹر"....... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

"جب وینا آجائے تو اسے میرے دفتر بھجوا دینا اور مارکر سے کہو کہ وہ مجھے کال کرے"....... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ہی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... فنک نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"مارکر بول رہا ہوں ماسٹر"....... دوسری طرف سے مارکر کی آواز سنائی دی۔

"عمران اور اس کے ساتھی بی ایکس میں کس پوزیشن میں ہیں"....... فنک نے پوچھا۔

"بی ایکس میں وہ سپر گیس کی وجہ سے بے ہوش ہیں ماسٹر"۔ دوسری طرف سے مارکر نے جواب دیا۔

"ان کی تلاشی لی ہے"....... فنک نے پوچھا۔

"نہیں ماسٹر۔ آپ کے حکم کے بغیر میں بی ایکس سسٹم کو آف نہیں کرنا چاہتا تھا"....... مارکر نے جواب دیا۔

"جب وہ بے ہوش پڑے ہیں تو پھر سسٹم کو آف کرنے سے کیا ہو گا۔ سسٹم آف کر دو اور پہلے ان سب کی مکمل تلاشی لو اور پھر انہیں اس بار بلیک روم نمبر تھری میں پہنچا دو۔ وینا کے آنے پر میں ان کے متعلق حتمی فیصلہ کروں گا"....... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً بیس پچیس منٹ بعد اسے فون پر وینا کی آمد کی اطلاع دی گئی اور چند لمحوں بعد دفتر کا دروازہ کھلا اور وینا اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ سب کیسے ہو گیا ڈیڈی۔ یہ لوگ اندر کیسے داخل ہو گئے"۔ وینا نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو"....... فنک نے اسی طرح ٹھنڈے سے لہجے میں کہا اور وینا سر ہلاتی ہوئی میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"یہ حقیقت ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت سپیشل وے کھول کر فنک پیلس میں خفیہ طور پر داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اگر ہماری خوش قسمتی سے اس کا یا اس کے کسی ساتھی کا پیر بی ایکس سسٹم پلیٹ پر نہ آجاتا تو یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا جو سوالات تمہارے ذہن میں پیدا ہو رہے ہیں وہی سوالات میرے اور مارکر کے ذہنوں میں بھی موجود ہیں لیکن ہم نے پہلے اس بات کا فیصلہ کرنا ہے کہ عمران نے یہ قدم کیوں اٹھایا ہے اس کا مقصد کیا تھا"۔ فنک نے کہا۔

"صاف ظاہر ہے ڈیڈی۔ وہ آپ کو ٹریس کرنے کے لئے یہاں آیا ہے۔ میں تو سمجھی تھی کہ اسے یقین آگیا ہے کہ آپ کو ہلاک کر دیا گیا

Scanned & PDF Copy by RFI

ہے لیکن اس کی اس حرکت نے یہ واضح کر دیا ہے کہ وہ دراصل ہمیں دھوکہ دے رہا تھا اور اب تو مجھے بھی یقین ہے کہ اسے میری اس بات کا یقین بھی نہ آیا ہو گا کہ میں وینا نہیں ریٹا ہوں"...... وینا نے جواب دیا۔

"لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ اسے شک کہاں اور کیسے پڑا"۔ فنک نے کہا۔

"یہ تو وہی بتا سکتا ہے ڈیڈی"...... وینا نے جواب دیا۔

"تم نے جو مقصد بتایا ہے میرے ذہن نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے اس لئے اب میرا خیال ہے کہ ہمیں اس فارمولے پر لعنت بھیج دینی چاہئے۔ ہم نے عمران کو استعمال کرنے کی جو گیم کھیلی تھی وہ سو فیصد ناکام رہی ہے۔ عمران نے خود استعمال ہونے کی بجائے دراصل ہمیں استعمال کرنے کی پلاننگ کی اور ہماری بجائے وہ اپنی پلاننگ میں کامیاب رہا"...... فنک نے کہا۔

"ٹھیک ہے ڈیڈی۔ مجھے آپ کی زندگی سے وہ فارمولا زیادہ عزیز نہیں ہے"...... وینا نے جواب دیا۔

"گڈ۔ میں تمہارے منہ سے یہی بات سننا چاہتا تھا۔ تمہارے کہنے پر میں نے یہ پلاننگ کی تھی۔ اس لئے میں چاہتا تھا کہ تم خود ہی اس سے دستبردار ہو جاؤ"...... فنک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ عمران ابھی زندہ ہے"...... وینا نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... فنک نے کہا۔

"نہیں اسے اپنے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتارنا چاہتی ہوں"۔ وینا نے کہا۔

"جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے وینا۔ اس کھیل میں جذبات ہمیشہ ناکامی کے راستے پر انسان کو ڈال دیتے ہیں۔ عمران کی موت تو اب بہر حال دور نہیں ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس سے یہ پوچھ لوں کہ اس نے سپیشل وے کیسے کھولا اور اسے ہماری پلاننگ میں کس کمزوری نے مشکوک کیا ہے"...... فنک نے کہا۔

"ڈیڈی۔ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اور کوئی چکر چلا دے۔ آپ اسے فوری ہلاک کرا دیں"...... وینا نے کہا۔

"میں نے اسے اسی لئے بلیک روم نمبر تھری میں بھجوا دیا ہے۔ وہ ایسی جگہ ہے جہاں سے اس کی روح تو باہر آ سکتی ہے لیکن اس کا جسم کسی صورت بھی باہر نہیں آ سکتا اور وہاں ہم اس کے ذہن کو کنٹرول کر کے اس سے تمام حالات بھی معلوم کر سکتے ہیں"...... فنک نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... وینا نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا تو فنک نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز میں کہا گیا۔

"مارکر کو کہو مجھ سے بات کرے"...... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور

Scanned & PDF Copy by RFI

اٹھالیا۔

"یس"...... فنک نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" مارکر بول رہا ہوں ماسٹر"...... دوسری طرف سے مارکر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" عمران اور اس کے ساتھی کس پوزیشن میں ہیں"...... فنک نے پوچھا۔

" وہ سب بلیک روم نمبر تھری میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں ماسٹر"...... مارکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ تم اب بلیک روم کے آپریشن سیکشن میں پہنچ جاؤ۔ میں اور وینا وہیں آرہے ہیں"...... فنک نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی وینا بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

" آؤ"...... فنک نے دفتر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے وینا سے کہا اور وینا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

دفتر سے نکل کر وہ مختلف راہداریوں سے گزرتے ہوئے ایک مخصوص لفٹ کے ذریعے ایک اور کمرے میں پہنچے اور پھر وہاں سے ایک اور راہداری میں پہنچ گئے جس کے اختتام پر ایک ٹھوس دیوار تھی اس کے ساتھ ہی ایک دروازہ تھا جس کے باہر مارکر کھڑا ہوا تھا۔ جیسے ہی فنک اور وینا وہاں پہنچے مارکر نے دروازہ کھول دیا اور فنک اور وینا اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کے سامنے والی دیوار شفاف شیشے کی تھی لیکن شیشے کی دوسری طرف گھپ اندھیرا تھا۔ کمرے میں چار کرسیاں موجود تھیں۔ ایک سائیڈ پر دیوار کے ساتھ ایک مشین نصب تھی جس کے سامنے ایک آدمی سفید کوٹ پہنے کھڑا تھا۔ اس نے فنک اور وینا دونوں کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور ان دونوں نے صرف سر ہلا کر اس کے سلام کا جواب دیا اور پھر وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ مارکر ان کے عقبی رو میں موجود دو کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

" ان کی تلاشی لی تھی مارکر"...... فنک نے گردن موڑے بغیر عقب میں بیٹھے ہوئے مارکر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس ماسٹر۔ لیکن ان کے پاس سے کچھ بھی برآمد نہیں ہوا"۔ مارکر نے جواب دیا۔

" ٹونی"...... فنک نے اس بار گردن موڑ کر سائیڈ میں کھڑے ہوئے سفید کوٹ والے آدمی سے کہا جس نے انہیں سلام کیا تھا۔

" یس ماسٹر"...... ٹونی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تم نے بلیک روم میں موجود عمران کو شناخت کر لیا ہے"۔ فنک نے پوچھا۔

" ماسٹر۔ وہ جب اپنے ساتھیوں کے ساتھ آپریشن ہال میں آیا تھا چیف مارکر نے اس کا تعارف ہم سب سے کرایا تھا"...... ٹونی نے جواب دیا۔

" میں اس عمران کے ذہن کو کنٹرول کر کے اس سے سوالات پوچھنا چاہتا ہوں"...... فنک نے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"یس ماسٹر۔ کیا میں کارروائی شروع کر دوں"...... ٹونی نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ پہلے میں اس سے ویسے ہی بات کروں گا۔ جب میں کہوں تب مشینی کارروائی کرنا۔ پہلے نہیں"...... فنک نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... ٹونی نے جواب دیا۔

"بلیک روم کو روشن کرو اور ان سب کو ہوش میں لے آؤ"۔ فنک نے کہا اور ٹونی تیزی سے مشین کی طرف مڑا اور اس نے اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے شیشے کی دوسری طرف پھیلا ہوا گھپ اندھیرا روشنی میں بدل گیا۔ اب وہاں فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے پانچ افراد نظر آنے لگے۔ ایک سائیڈ پر عمران بھی پڑا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ ان کی طرف تھا۔ ٹونی مسلسل مشین پر کام کر رہا تھا اور پھر کمرے کی چھت سے دودھیا رنگ کی گیس نکل کر کمرے میں بھرنا شروع ہو گئی۔ چند لمحوں بعد کمرہ اس دودھیا رنگ کی گیس سے بھر گیا اور عمران اور اس کے ساتھی نظر آنا بند ہو گئے لیکن پھر یہ دودھیا گیس غائب ہونا شروع ہو گئی اور چند لمحوں بعد کمرہ ایک بار پھر پہلے کی طرح روشن ہو گیا۔

"مائیک مجھے دو"...... فنک نے کہا اور ٹونی نے مشین کی سائیڈ پر ہک سے لٹکا ہوا مائیک اتار کر فنک کی طرف بڑھا دیا۔ مائیک کے ساتھ لچھے دار تار موجود تھی جس کا دوسرا مشین سے منسلک تھا۔

"چند لمحوں بعد عمران کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے اور پھر اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے باقی

ساتھیوں کے جسموں میں بھی حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے۔

"کیا تم تک میری آواز پہنچ رہی ہے"۔ فنک نے مائیک کے سرے پر لگا ہوا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اٹھ کر بیٹھتے ہوئے دیکھا۔ وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

"کیا تم تک میری آواز پہنچ رہی ہے"...... فنک نے ایک بار پھر کہا۔

"ارے یہ تو فنک کی آواز ہے۔ کہیں قبر سے تو نہیں بول رہا وہ"...... اچانک اس چھوٹے کمرے میں جہاں فنک، وینا اور مارکر موجود تھے عمران کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور فنک بے اختیار مسکرا دیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

عمران کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی آہستہ آہستہ روشنی میں تبدیل ہوتی جا رہی تھی کہ اچانک اس کے کانوں میں فنک کی آواز پڑی ۔ وہ کچھ کہہ رہا تھا ۔ گو اس کی آواز تو عمران کے ذہن نے شناخت کر لی تھی لیکن اس کے الفاظ اس کے ذہن میں واضح نہ ہو سکے تھے ۔ عمران کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے فنک کی آواز کہیں بہت دور سے آ رہی ہو ۔ لیکن اس کا یہ اثر ضرور ہوا کہ عمران کا ذہن ایک جھماکے سے روشن ہو گیا ۔

"کیا تم تک میری آواز پہنچ رہی ہے" .... ایک بار پھر فنک کی آواز سنائی دی لیکن اب الفاظ واضح تھے اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا ۔

"ارے ۔ یہ تو فنک کی آواز ہے ۔ کہیں قبر سے تو نہیں بول رہا وہ" .... عمران نے بے اختیار ہو کر کہا ۔ یہ اور بات تھی کہ اب اس کا

شعور پوری طرح بیدار ہو چکا تھا اور اس نے سامنے شیشے کی دیوار کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے فنک اور اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی وینا اور عقب میں بیٹھے ہوئے مارکر کو بھی دیکھ لیا تھا ۔ ایک طرف ایک قد آدم مشین بھی دیوار میں نصب تھی ۔ جس کے سامنے سفید کوٹ پہنے ایک نوجوان کھڑا اسے آپریٹ کر رہا تھا ۔ فنک کے ہاتھ میں لچھے دار تار سے منسلک ایک مائیک موجود تھا ۔

"قبر سے تو وہ بولتا ہے عمران جو مر چکا ہو" .... فنک کا جواب سنائی دیا ۔

"تو تم زندہ ہو ۔ حیرت ہے ۔ میں نے تو اپنی آنکھوں سے تمہاری لاش دیکھی تھی" .... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس نے نظریں گھما کر کمرے کا جائزہ بھی لے لیا ۔ اس کے باقی ساتھی بھی ایک ایک کر کے اٹھ کر بیٹھ رہے تھے ۔ ان سب کے چہروں پر بھی حیرت کے ساتھ ساتھ تشویش کے تاثرات نمایاں تھے ۔ وہ سب سپیشل روم میں داخل ہو کر سپیشل وے کھلوانے میں کامیاب ہو گئے تھے پھر عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس سپیشل وے میں داخل ہو گیا جو ایک طویل سرنگ پر مبنی تھا ۔ اس سرنگ کا اختتام ایک بڑے سے کمرے میں ہوا ۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کمرے کو کراس کر ہی رہا تھا کہ اچانک سائیں سائیں کی تیز آواز کے ساتھ ہی ان کے گرد شیشے کی دیواریں زمین سے نکل کر چھت تک پہنچ گئیں اور وہ اس شیشے کے کیبن میں قید سے ہو گئے ۔ پھر ابھی وہ اس صورت حال پر

Scanned & PDF Copy by RFI

غور کر رہے تھے کہ اچانک فرش سے سرخ رنگ کا دھواں سا نکلا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر کسی نے اچانک تاریک چادر سی ڈال دی ہو اور اب یہ چادر اتری تو عمران نے اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو اس کمرے کے فرش پر پڑے ہوئے دیکھا اس کمرے کی دیوار اور چھت کا رنگ گہرا سیاہ تھا۔ ایک کونے میں شیشے کی دیوار تھی جو فرش سے نکل کر چھت میں غائب ہو رہی تھی اس کے پیچھے پہلے کی طرح ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں چار کرسیاں موجود تھیں۔ ایک سائیڈ پر دیوار کے ساتھ ایک قد آدم مشین موجود تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ وہ ایک بار پھر ٹریپ ہو گیا ہے۔ یہ فنک پیلس تو واقعی سائنسی پھندہ ثابت ہو رہا تھا لیکن اسے یہ دیکھ کر دل میں ایک عجیب سی اطمینان کی لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی کہ فنک زندہ ہے اور فنک نے اسے دھوکہ دینے کے لئے جو ٹریپ تیار کیا تھا عمران اس ٹریپ میں نہ آسکا لیکن اب اس کا ذہن تیزی سے اس بات پر بھی ساتھ ساتھ غور کر رہا تھا کہ اس بار اس پھندے سے بچنے کے لئے اسے کیا ترکیب استعمال کرنی چاہئے .... کیونکہ اتنا تو اسے بھی یقین تھا کہ اب فنک اس فائل کو بھی بھول جائے گا۔ لیکن بظاہر تو یہاں سے نکلنے یا فنک اور اس کے ساتھیوں پر قابو پانے کی کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

"مجھے اس بات پر تو حیرت ہے کہ تم نے اپنے طور پر میک اپ واش کرنے کے سب طریقے آزما لئے لیکن اس کے باوجود تمہیں یہ

یقین کیوں نہ آیا کہ میں مر چکا ہوں"...... فنک نے کہا۔

"اگر لاش تیار کرنے والے خود ہی بھانڈا پھوڑ دیں تو پھر حیرت کی کون سی بات باقی رہ جاتی ہے"...... اچانک عمران نے ایک خاص آئیڈیئے کے مطابق بات کرتے ہوئے کہا۔ وہ اب فنک اور مارکر کے درمیان غلط فہمی پیدا کرنا چاہتا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تمہیں اطلاع دی گئی تھی"...... عمران کے آئیڈیئے کے عین مطابق فنک نے اچھلتے ہوئے کہا۔ وہ یقیناً عمران کی بات کی تہہ تک پہنچ گیا تھا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ تم ذہین آدمی ہو لیکن یہ بتا دوں کہ ہر ذہین آدمی میں سب سے بڑی خامی یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنی ناک کے نیچے نہیں دیکھا کرتا۔ ویسے وہ ساری دنیا کی نگرانی کرتا رہتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس اس کا کیا ثبوت ہے"...... فنک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے عقب میں بیٹھا ہوا مارکر اسی طرح اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ شاید وہ اب تک اصل بات نہ سمجھ سکا تھا اور یہی حالت وینا کی تھی۔

"مجھے ثبوت پیش کر کے کیا ملے گا۔ ظاہر ہے جب میں نے مر ہی جانا ہے تو پھر مجھے اس سے کیا کہ کون کیا کرتا ہے اور کس نے کیا کیا ہے اور آئندہ اس نے کیا کرنا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"نہیں ۔ تمہیں یہ سب کچھ تفصیل سے بتانا پڑے گا ۔ یہ میرے لئے انتہائی اہم ہے"...... فنک نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی ۔ یہ آپ نے کیا باتیں شروع کر دی ہیں ۔ یہ عمران کیا کہہ رہا ہے ۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آرہا"...... اچانک ساتھ بیٹھی ہوئی وینا نے حیرت بھرے لہجے میں فنک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہارا ڈیڈی تم سے کچھ زیادہ تجربہ کار اور ذہین ہے بے بی ۔ وہ اس دنیا کو تم سے زیادہ بہتر انداز میں جانتا ہے جہاں اصل معاملہ مفادات کا ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہارے پاس واقعی کوئی ثبوت موجود ہے"...... اچانک فنک نے کہا۔

"ہاں ۔ ایسا ثبوت کہ جسے کوئی بھی نہ جھٹلا سکے گا لیکن تمہیں ثبوت کی کیا ضرورت ہے ۔ تم میری بات پر یقین ہی کیوں کرتے ہو"...... عمران نے اسے پوری طرح اپنے ڈھب پر لانے کے لئے کہا۔

"کیا ثبوت ہے ۔ بولو"...... فنک نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس قدر ذہانت کے دعویٰ کے باوجود کیوں احمقوں جیسی باتیں کر رہے ہو ۔ کیا تم یہی چاہتے ہو کہ جو کچھ بعد میں ہونا ہے وہ ابھی اور فوراً ہو جائے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مارکر"...... اچانک فنک نے گردن موڑ کر عقب میں بیٹھے ہوئے مارکر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... مارکر نے جلدی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے

کہا۔

"میرے دفتر کی سب سے نیچے والی دراز میں سرخ رنگ کی ڈائری موجود ہے ۔ تم خود جا کر اسے لے آؤ"...... فنک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... مارکر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر سائیڈ میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ چند لمحوں بعد وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"اب بولو"...... فنک نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صرف ایک اشارہ دے سکتا ہوں ۔ کیا تمہارے خیال میں کوئی شخص باہر سے سپیشل دے کھول سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو فنک یکلخت چونک پڑا۔

"لیکن پھر تمہاری گرفتاری ۔ اسے کس خانے میں فٹ کیا جائے"...... فنک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بیٹی مس وینا کے خانے میں فنک ۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ ہمارا تعلق مشرق سے ہے اور مشرق کے لوگ اپنی جان پر تو کھیل سکتے ہیں لیکن کسی خاتون پر جبراً قبضہ کرنے کی کسی پلاننگ کا ساتھ نہیں دے سکتے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ میں سمجھ گیا ہوں ۔ ٹھیک ہے ۔ اب میں خود ہی اس سے نمٹ لوں گا"...... فنک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔ اس کے اٹھتے ہی وینا بھی کھڑی ہو گئی ۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت

Scanned & PDF Copy by RFI

کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ڈیڈی۔ آپ جارہے ہیں۔ کیوں۔ اس طرح اچانک"....... وینا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آؤ وینا میرے ساتھ۔ یہ لوگ یہاں سے کہیں نہیں جاسکتے۔ لیکن مجھے پہلے ایک ایسے معاملے کی تہہ تک پہنچنا ہے جو میرے لئے کسی بھی لمحے انتہائی خطرناک ثابت ہوسکتا ہے"....... فنک نے ٹھہرے ہوئے مگر انتہائی سرد لہجے میں کہا اور مائیک مشین کے پاس کھڑے آدمی کی طرف بڑھا دیا۔

"تم یہیں رہو گے ٹونی۔ جب تک میں واپس نہ آؤں اور تم نے خیال رکھنا ہے کہ یہ لوگ کوئی شرارت نہ کر سکیں"....... فنک نے اس آدمی سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وینا کاندھے اچکاتی ہوئی اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھی اور چند لمحوں بعد وہ دونوں ہی دروازے سے باہر نکل گئے۔ اب اس شیشے کی دیوار کے پیچھے والے کمرے میں وہ سفید کوٹ والا نوجوان موجود تھا جس کا نام ٹونی لیا گیا تھا۔

"آپ نے خوبصورت کھیل کھیلا ہے عمران صاحب۔ اس سے ہمیں وقت تو مل گیا ہے لیکن اس وقت سے فائدہ کیسے اٹھایا جائے گا"....... اچانک کیپٹن شکیل نے پاکیشیائی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس دنیا میں سارا جھگڑا ہی وقت کا ہے کیپٹن"....... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ شیشے کی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے چلتے ہوئے اس شیشے کی دیوار کی طرف بڑھنے لگے۔ ٹونی مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے میں مصروف تھا۔ اس کی توجہ ان کی طرف نہ تھی۔

"تمہارا نام ٹونی ہے"....... عمران نے دیوار کے قریب جا کر کہا تو وہ نوجوان بے اختیار اچھل کر مڑا۔

"ہاں۔ میرا نام ٹونی ہے۔ تم نے ماسٹر کو کیا کہہ دیا ہے میں نے کبھی اسے اس موڈ میں نہیں دیکھا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"....... ٹونی نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مائیک کا بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"ہاں خاص نہیں بلکہ خاص الخاص اور ہوسکتا ہے کہ تمہاری خوش قسمتی کے دور کا آغاز ہو گیا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ویسے اس کی توجہ پوری طرح اس مشین کی طرف تھی۔ وہ انتہائی غور سے اس مشین کا معائنہ کرنے میں مصروف تھا۔

"کیسی خوش قسمتی۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"....... ٹونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا یہ مشین سپر کمپیوٹر کے کنٹرول سے آزاد ہے"....... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے کہا تو ٹونی چونک پڑا۔

"تم سپر کمپیوٹر کے بارے میں کیسے جانتے ہو"....... ٹونی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تم اس وقت آپریشن ہال میں موجود تھے جب ہم

Scanned & PDF Copy by REI

لوگ وہاں مس ڈینا کے ساتھ سیر کے لئے آئے تھے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہاں ۔ میں وہاں موجود تھا لیکن تم سپیشل دے سے اندر کیسے داخل ہوئے"...... ٹونی نے کہا۔

"تم پہلے میرے سوال کا جواب دو ۔ کیا یہ مشین سپر کمپیوٹر سے آزاد ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ یہ خود مختار یونٹ ہے اور صرف اسی بلیک روم کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے"...... ٹونی نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں سپر کمپیوٹر کے بارے میں مکمل معلومات نہیں ہیں ۔ بہرحال ٹھیک ہے ۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں ۔ تمہاری قسمت"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ۔ کیا کہنا چاہتے ہو ۔ اس مشین کا واقعی سپر کمپیوٹر سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... ٹونی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے ۔ وہ سرخ رنگ کا بڑا سا بٹن دیکھ رہے ہو ۔ یہ بٹن اپنی ساخت کے لحاظ سے ہی بتا رہا ہے کہ یہ زیرو الیون لنکڈ دے کا بٹن ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"زیرو الیون لنکڈ دے ۔ وہ کیا ہوتا ہے ۔ یہ بٹن تو سوا کسی گیس کا بٹن ہے"...... ٹونی نے کہا۔

"سوا کسی گیس کا بٹن اس ساخت کا ہو ہی نہیں سکتا ۔ بہرحال ٹھیک ہے ۔ ہو گا"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ کر اس نے شیشے کی دیوار کے ساتھ پشت لگا دی ۔ اب عمران کا منہ اپنے ساتھیوں کی طرف تھا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں ۔ میں تو سمجھا تھا کہ یہ صاحب کچھ جانتے ہوں گے"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"میں سب کچھ جانتا ہوں ۔ میں مارکر کا نمبر ٹو ہوں ۔ تم مجھے چکر دینا چاہتے ہو ۔ تمہارا مطلب ہے کہ میں سوا کسی گیس آن کر دوں"...... ٹونی نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران تیزی سے مڑا۔

"کیا میں تمہیں شکل سے احمق نظر آرہا ہوں کہ میں تمہیں خود سوا کسی گیس فائر کرنے کا کہوں گا ۔ مجھے یہ معلوم ہے کہ سوا کسی گیس تیزی سے اعصاب کو شل کر دیتی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ واقعی سوا کسی گیس کا ہی بٹن ہے ۔ کہو تو میں تمہیں تجربہ کر کے دکھا دوں تاکہ جب تمہارے اعصاب شل ہوں تو تمہیں خود ہی یقین آجائے"...... ٹونی نے اس بار انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"عقلمند آدمی ۔ ہمیں اس تجربے سے کیا فائدہ ہو گا ۔ تم مہربانی کرو اور اس تجربے کو رہنے دو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹونی نے ہاتھ بڑھا کر اس سرخ رنگ کے بٹن کو پوری قوت سے پریس کر دیا ۔ دوسرے لمحے کمرے کی چھت سے ہلکی سی سرسراہٹ کی آواز سنائی دی اور چھت سے دودھیا رنگ کی تیز گیس کمرے میں فائر ہونے لگی ۔ اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی ریت کے خالی ہوتے

Scanned & PDF Copy by RFI

ہوئے بوروں کی طرح نیچے گرتے چلے گئے۔ انہیں یوں محسوس ہوا تھا جیسے ان کے جسموں سے اچانک قوت غائب ہو گئی ہو۔ وہ سن سکتے تھے۔ سمجھ سکتے تھے لیکن نہ ہی بول سکتے تھے اور نہ حرکت کر سکتے تھے۔ عمران کا گرتے ہوئے چہرہ شیشے کی دیوار کی طرف تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہیں ماسٹر ناراض نہ ہو۔ ویری بیڈ۔ میں نے جذبات میں آکر سواکسی گیس فائر کر دی"...... ٹونی کی آواز سنائی دی۔ وہ بڑبڑا رہا تھا لیکن اس کے الفاظ واضح طور پر عمران کے کانوں تک پہنچ رہے تھے۔ وہ ٹونی کو دیکھ رہا تھا۔ ٹونی چند لمحے ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا رہا پھر وہ تیزی سے مشین کی طرف مڑا اور اس نے اس سرخ رنگ کے بٹن کے نیچے لگے ہوئے دو سفید رنگ کے بٹن یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے۔ ان بٹنوں کے دبتے ہی اس بڑے کمرے میں جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے تیز سرسراہٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسم کے رگ و پے میں توانائی کی لہریں سی دوڑ گئی ہوں۔ وہ سب تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہوئے ہی تھے کہ اچانک شیشے کی دیوار یکلخت تڑختی چلی گئی اسی لمحے عمران نے تڑختی ہوئی شیشے کی دیوار پر زور سے لات ماری اور ایک دھماکے سے دیوار کا کافی بڑا حصہ ٹوٹ کر اندر جا گرا۔ ٹونی حیرت سے آنکھیں پھاڑے کھڑا یہ سب کچھ ہوتا اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران کا بازو گھوما اور ٹونی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اس کے ساتھ ہی عمران نے لات اس کی کنپٹی پر ماری اور اٹھنے کی لاشعوری کوشش کرتا ہوا ٹونی ایک بار پھر چیخ مار کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ عمران نے جھک کر اس کے لباس کی تلاشی لینا شروع کر دی اور چند لمحوں بعد وہ سیدھا ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک ریوالور موجود تھا۔ عمران کے ساتھی بھی شیشے کی ٹوٹی ہوئی دیوار سے گزر کر اس کمرے میں پہنچ گئے تھے۔

"یہ سب کیسے ہو گیا عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"یہ باتیں کرنے کا وقت نہیں ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ ہم نے آپریشن کنٹرول روم پر قبضہ کرنا ہے۔ آؤ۔ لیکن تم میں سے نہ کوئی بولے گا اور نہ سائیڈ دیواروں کو ہاتھ لگائے گا اور راہداری کے درمیان سے گزرنا ہے"...... عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر دوسری طرف راہداری میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی راہداری میں آگئے اور پھر وہ راہداری کے عین درمیان میں دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ چونکہ عمران سارے فنک پیلس کا پہلے اچھی طرح معائنہ کر چکا تھا اس لئے وہ اس طرح دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا جیسے یہ فنک پیلس اس نے خود تعمیر کرایا ہو۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک چھوٹی سی راہداری میں داخل ہو گئے۔ اس میں ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران نے ایک سائیڈ پر رک کر سر آگے کیا اور کھلے دروازے سے دوسری طرف جھانکا۔ یہ وہی ہال تھا جس میں مشینیں نصب تھیں اور مشینوں کے سامنے سفید کوٹوں میں

Scanned & PDF Copy by RFI

ملبوس افراد کھڑے ہوئے تھے ۔ عمران کچھ دیر تک جھانکتا رہا ۔ وہ دراصل یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ مارکر یا فنک تو یہاں موجود نہیں ہے ۔ جب اس کی تسلی ہو گئی تو اس نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھر ریوالور ہاتھ میں پکڑے وہ اندر داخل ہو گیا ۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی تھے ۔

" خبردار ۔ اگر کسی نے حرکت کی تو گولیوں سے اڑا دوں گا" ۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا ۔ تو مشینوں کے سامنے کھڑے ہوئے افراد تیزی سے مڑے اسی لمحے عمران نے ٹریگر دبا دیا ۔ اور ایک آدمی چیخ مار کر اچھلا اور پھر ایک دھماکے سے نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا ۔

" خبردار ۔ ہاتھ اوپر اٹھا کر درمیان میں آجاؤ ۔ اگر کسی نے بھی اس کی طرح غلط حرکت کی تو یہی انجام ہو گا ۔ جلدی کرو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو سب افراد جن کی تعداد دس کے قریب تھی سروں پر ہاتھ رکھے تیزی سے آگے بڑھے اور درمیان میں آکر کھڑے ہو گئے ۔ اپنے ساتھی کو اس طرح مرتے دیکھ کر ان کے چہروں پر شدید خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

" ان کے عقب میں جا کر ان کی تلاشی لو ۔ صفدر تم نے میرے عقب میں دروازے کا خیال رکھنا ہے"...... عمران نے کہا اور صفدر کے علاوہ باقی ساتھی تیزی سے آگے بڑھے اور پھر وہ ان سب کے عقب میں پہنچ گئے ۔ چند لمحوں بعد ان میں سے دو کی جیبوں سے ریوالور برآمد ہو گئے ۔

" صرف ان دو کے پاس ریوالور تھے"...... خاور اور تنویر نے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ اب میرے پاس آجاؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھی تیزی سے واپس عمران کے قریب آگئے ۔

" ہم نے ان سب کا فوری خاتمہ کرنا ہے"...... عمران نے پاکیشیائی زبان میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ کو جھٹکا تو ہال فائرنگ کی تیز آوازوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا ۔ خاور اور تنویر نے بھی عمران کے ساتھ ہی فائرنگ کھول دی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے سب افراد فرش پر گر کر تڑپنے لگے ۔ ہال میں ہر طرف خون ہی خون پھیل گیا ۔ عمران تنویر اور خاور اس وقت تک چوکنے انداز میں کھڑے رہے جب تک وہ سب ساکت نہیں ہو گئے ۔

" دروازے کی سائیڈوں میں کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے اپنا ریوالور خالی ہاتھ کھڑے کیپٹن شکیل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر اسے ریوالور دے کر وہ دوڑتا ہوا ایک کافی بڑی مشین کی طرف بڑھ گیا ۔ اس مشین کے سامنے پہنچ کر وہ چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا ۔ پھر اس نے تیزی سے اس کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ بٹن پریس کر کے اس نے دو تین نابوں کو گھمایا اور پھر ایک ہینڈل کو کھینچ لیا مشین میں سے گونج کی ہلکی سی آواز پیدا ہوئی تو عمران نے ہینڈل چھوڑ دیا جو کھٹاک کی آواز سے واپس اپنی جگہ پر چلا گیا ۔ عمران نے ایک بار پھر مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے ۔ وہ اب

Scanned & PDF Copy by RFI

ڈائلوں پر حرکت کرتی ہوئی سوئیوں کو بغور دیکھ رہا تھا۔ ساتھ ساتھ وہ دونوں ہاتھوں سے دو نابوں کو بھی ایک دوسرے کی مخالف سمتوں میں گھماتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ چھوڑ دیئے اور تیزی سے واپس مڑا۔

"آؤ۔ اب ہمیں فنک، مارکر اور اس وینا کو تلاش کرنا ہوگا"۔ عمران نے کہا اور دروازے سے نکل کر واپس راہداری میں آگیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے باہر آگئے۔ عمران مختلف راہداریوں میں گھومتا ہوا آخرکار ایک چھوٹی سی راہداری میں پہنچ گیا جس میں چار دروازے تھے اور یہ چاروں ہی بند تھے۔ عمران نے ہر دروازے کے ساتھ کان لگائے اور پھر ایک دروازے کے ساتھ اس نے جیسے ہی کان لگائے۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ سی تیر گئی۔ اس نے آہستہ سے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ تھوڑا سا کھل گیا۔ اب اندر سے فنک کی تیز آواز سنائی دی رہی تھی۔

"تمہیں بتانا پڑے گا مارکر۔ ہر صورت میں بتانا پڑے گا"۔ فنک کا لہجہ بے حد سرد تھا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور پھر دروازے پر زور سے لات ماری اور اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے ایک کونے میں شیشے کا پارٹیشن بنا ہوا تھا اور مارکر اس پارٹیشن والے کمرے میں کھڑا ہوا تھا جبکہ فنک ہاتھ میں مائیک پکڑے ایک میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی پشت دروازے کی طرف تھی۔ میز پر ایک چھوٹی سی مشین موجود تھی جس پر مختلف رنگوں کے بلب جل بجھ رہے تھے۔ وینا ایک سائیڈ پر صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اس طرح اندر داخل ہونے پر فنک بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر مڑا۔ وینا بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو چکی تھی۔

"میں بتاتا ہوں تمہیں فنک"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما تو فنک جو عمران اور اس کے ساتھیوں کی اس طرح اچانک آمد پر بوکھلائے ہوئے انداز میں انہیں دیکھ رہا تھا۔ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف جا گرا۔ اسی لمحے صفدر کی لات گھومی اور فنک کے حلق سے ایک اور زوردار چیخ نکلی اور اس کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

"ڈیڈی۔ ڈیڈی"...... وینا نے فنک کو اس طرح گرتے دیکھ کر چیختے ہوئے اس کی طرف بڑھنے کی کوشش کی تو خاور کا ہاتھ گھوما اور وینا بھی فنک کی طرح چیختی ہوئی اچھل کر پہلو کے بل نیچے گری اور پھر ساکت ہو گئی۔ مارکر پارٹیشن کے پیچھے خاموش کھڑا یہ سب کچھ ہوتے دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

"یہاں یقیناً اسلحہ ہوگا۔ ہر دیوار میں موجود الماری کھول کر دیکھو"...... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا تو خاور اور تنویر دیوار میں نصب دو الماریوں کی طرف بڑھ گئے۔ ایک الماری میں دوسرے اسلحہ کے ساتھ ساتھ جدید ساخت کی دس بارہ مشین گنیں بھی موجود تھیں جبکہ دوسری الماریاں صرف مختلف اسلحے کے میگزینوں سے بھری ہوئی تھیں۔

Scanned & PDF Copy by RFI

" یہ گنیں لے لو اور باہر چلے جاؤ۔ پیلس میں اب جتنے بھی افراد موجود ہوں ان میں سے ایک کو بھی زندہ نہیں رہنا چاہئے میں اس دوران مارکر سے بات کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ حفاظتی سسٹم۔ کہیں ہم پھر کسی چکر میں نہ پھنس جائیں"...... خاور نے کہاں۔

"نہیں۔ میں نے سپر کمپیوٹر کا لنک بٹن آف کر دیا ہے۔ اب ہر مشین اپنے طور پر خود مختار ہو چکی ہے۔ اب اسے آن کیا جائے گا تو وہ کام کرے گی ورنہ نہیں۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو ہم یہاں فنک کے اس خصوصی شعبے میں اب تک زندہ نہ کھڑے ہوتے"...... عمران نے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" کیپٹن شکیل۔ تم باہر جا کر کہیں سے رسی وغیرہ لے آؤ تاکہ فنک کو باندھا جا سکے"...... عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیوں ان چکروں میں پڑتے ہو۔ اب جبکہ یہ قابو میں آ چکے ہیں تو ان کا خاتمہ کرو اور نکل چلو"...... تنویر نے مشین گن میں میگزین فٹ کرتے ہوئے کہا۔

" یہ فنک اسرائیل کا انتہائی خاص ایجنٹ ہے اس سے تو میں نے بہت کچھ معلوم کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو تنویر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب کمرے سے باہر نکل گئے تو عمران نے میز پر رکھا ہوا مائیک اٹھایا اور اس کی سائیڈ پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

" تم نے خاصے سخت جان ہونے کا ثبوت دیا ہے مارکر کہ ابھی تک فنک کو اس سازش کے بارے میں کچھ نہیں بتایا جو تم فنک کے خلاف کر رہے تھے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" میں نے کوئی سازش کی ہو تو بتاؤں۔ نجانے ماسٹر فنک کو کس نے بہکا دیا ہے کہ میرے لاکھ یقین دلانے کے باوجود اسے کسی طرح یقین ہی نہ آ رہا تھا۔ لیکن تم لوگ بلیک روم سے کیسے آزاد ہو گئے اور یہاں تک کیسے پہنچ گئے"...... مارکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ابھی فنک ہوش میں آ کر یہی سوال کرے گا۔ اس لئے اس وقت میں جو جواب دوں گا وہ تم بھی سن لینا۔ لیکن فنک کے ہوش میں آنے سے پہلے میری ایک بات سن لو اور اس پر اچھی طرح غور کر کے مجھے جواب دینا۔ تمہارے اس جواب پر تمہاری زندگی یا موت کا انحصار ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ میں نے حلف لیا ہوا ہے اور میں جان تو دے سکتا ہوں لیکن حلف نہیں توڑ سکتا"...... مارکر نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پہلے میری بات سن لو۔ جو کچھ میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں وہی، مجھے میں دینا یا فنک سے بھی معلوم کر سکتا ہوں لیکن تم ہاتھیوں کی اس لڑائی میں ایک معمولی سے ٹڈے کی حیثیت رکھتے ہو اور میں نہیں چاہتا کہ تم خواہ مخواہ اس لڑائی میں موت کے گھاٹ اتر جاؤ"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... مارکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"صرف اتنا کہ فنک نے سنڈیکیٹ کے بارے میں تفصیلی ریکارڈ کہاں رکھا ہوا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ بلیک میلنگ سٹف جس کی وجہ سے فاک لینڈ کے حکام بے بس ہیں اور فنک اور اس کے سنڈیکیٹ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتے"...... عمران نے جواب دیا۔

"مجھے اس بارے میں کچھ نہیں معلوم"...... مارکر نے جواب دیا۔

"تم شاید اس خیال میں ہو کہ ابھی آپریشن کنٹرول روم والوں کو یہاں کے حالات کا علم ہو جائے گا اور وہ لوگ وہیں سے کسی مشین کے ذریعے ہم پر قابو پا لیں گے تو اس خیال کو ذہن سے نکال دو۔ آپریشن کنٹرول روم میں موجود تمام افراد ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور میرے ساتھیوں نے سپر کمپیوٹر کا مین لنک بھی دیگر تمام مشینری کے ساتھ آف کر دیا ہے۔ اس لئے اب آٹو میٹک چیکنگ اور ایکشن کا کوئی سکوپ باقی نہیں رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ تمہارے سامنے میرے ساتھی اسلحہ لے کر اس کمرے سے باہر گئے ہیں۔ میں نے انہیں ہدایات دے دی ہیں کہ وہ اس وقت واپس آئیں جب فنک پیلس میں موجود ہر شخص کا خاتمہ نہیں ہو جاتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو مارکر کے چہرے پر یکلخت شدید گھبراہٹ اور خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ سب۔ یہ سب کچھ کیسے ممکن ہو گیا"...... مارکر نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ تم ہاتھیوں کے درمیان ہونے والی لڑائی میں گھاس کے ایک چھوٹے سے ٹڈے کی حیثیت رکھتے ہو۔ اس لئے میں تمہیں موقع دے رہا ہوں کہ تم اپنی جان بچا لو۔ فنک اور دینا کا تو میں نے بہرحال خاتمہ کر ہی دینا ہے۔ اس طرح اگر تم چاہو تو فنک سنڈیکیٹ کے پورے کاروبار پر بھی قبضہ کر سکتے ہو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں مجھے کچھ نہیں معلوم"...... مارکر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر تم میرے لئے بے کار ہو اور مجھے معلوم ہے کہ اس مشین پر موجود یہ سرخ رنگ کا بٹن پریس ہوتے ہی تم انتہائی عبرت ناک موت کا شکار ہو جاؤ گے۔ او کے۔ پھر تمہاری مرضی۔ میں یہ بٹن دبا رہا ہوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنی انگلی اس سرخ بٹن پر رکھ دی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ مت مارو مجھے۔ مجھے نہیں معلوم۔ مجھے بس اتنا ہی معلوم ہے کہ ماسٹر فنک نے تمام ریکارڈ کسی بنک کے خصوصی لاکر میں رکھا ہوا ہے۔ لیکن کس بنک میں اس کا مجھے علم نہیں ہے"...... مارکر نے یکلخت دہشت زدہ ہوتے ہوئے کہا اور اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا تو عمران نے تیزی سے گردن موڑی تو اس نے کیپٹن شکیل کو اندر داخل ہوتے دیکھا۔ اس کے ہاتھ میں نائلون کی رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔

"دینا کو مت باندھنا"...... عمران نے کہا اور پھر وہ مارکر کی طرف

Scanned & PDF Copy by RFI

متوجہ ہو گیا۔

" دیکھو مارکر ۔ ضد کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے ۔ اس لاکر کے بارے میں پوری تفصیل بتادو"....... عمران نے کہا۔

" میں نے بتادیا ہے ۔ اس کے علاوہ میں کچھ نہیں جانتا"....... مارکر نے جواب دیا اور عمران نے اس کے لہجے سے ہی محسوس کر لیا کہ وہ جان بوجھ کر غلط بیانی کر رہا ہے ۔

" آخری بار کہہ رہا ہوں ۔ سچ بول دو"....... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

" میں سچ کہہ رہا ہوں ۔ مجھے نہیں معلوم"............... مارکر نے کہا تو عمران نے یکلخت ایک جھٹکے سے سرخ بٹن پریس کر دیا ۔ دوسرے لمحے شیشے والے کمرے میں نیلے رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا اور مارکر کی انتہائی کربناک چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا ۔ مارکر فرش پر گر کر کسی ذبح ہونے والی بکری کی طرح پھڑک رہا تھا پھر اس کی چیخیں آہستہ آہستہ ڈوبتی چلی گئیں ۔ اب اس کا جسم دھوئیں میں چھپ گیا تھا ۔ چند لمحوں بعد دھواں غائب ہونے لگا اور پھر مارکر کا جسم دکھائی دینے لگا ۔ وہ مردہ پڑا ہوا تھا ۔ اس کے جسم کا گوشت پانی بن کر بہہ رہا تھا ۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کی لاش کی بجائے ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ پڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔

" انتہائی خوفناک حربہ ہے عمران صاحب"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔ وہ فنک کو رسی سے باندھنے کے بعد عمران کی کرسی کے عقب میں

کھڑا ہوا تھا۔

" مارکر کی موت لازمی تھی کیونکہ یہ واحد آدمی ہے جو اگر اس شیشے کے پارٹیشن سے باہر آجاتا تو اس کے منہ سے نکلے ہوئے چند الفاظ سپر کمپیوٹر کو چالو کر دیتے اور پھر ہم سب کا اس سے بھی زیادہ عبرت ناک انجام ہوتا"....... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور پھر صفدر تنویر اور خاور اندر داخل ہوئے ۔

" چھ افراد اور تھے انہیں ختم کر دیا گیا ہے اور ہاں ۔ اس ٹونی کا بھی خاتمہ کر دیا ہے ۔ وہ ابھی تک وہیں بے ہوش پڑا ہوا تھا"....... صفدر نے کہا۔

" یہ مارکر کہاں گیا ۔ یہ ڈھانچہ کس کا ہے"....... خاور نے حیرت سے شیشے والے کمرے میں پڑے ہوئے ہڈیوں کے ڈھانچے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل نے انہیں تفصیل بتا دی ۔

" اب اس فنک کا کیا کرنا ہے ۔ اسے ختم کرو اور نکل چلو یہاں سے اب تو کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہی"....... تنویر نے کہا۔

" صرف فنک کی موت ہی ہمارا مشن نہیں ہے ۔ ہم نے اس پورے سنڈیکیٹ کو جڑ سے اکھاڑنا ہے ۔ اس کے لئے اس سنڈیکیٹ کا بھی خاتمہ ضروری ہے اور اس کے لئے مجھے اس کا تفصیلی ریکارڈ چاہئے"....... عمران نے کہا۔

" پھر ہوش میں لے آؤ اسے اور میرے حوالے کر دو ۔ پھر دیکھو یہ

Scanned & PDF Copy by RFI

کس طرح بولتا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ انتہائی ٹھنڈے دماغ کا آدمی ہے۔ یہ اتنی آسانی سے قابو میں نہیں آئے گا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے وہاں بلیک روم میں کیا کیا تھا۔ جب ہمارے جسم شل ہو گئے تھے۔ اس وقت تو مجھے یہی خیال آ رہا تھا کہ آپ کا داؤ الٹا ہو گیا ہے لیکن بعد میں اس کا نتیجہ انتہائی حیرت انگیز نکلا"...... صفدر نے کہا۔

"میں نے فنک کو ایک فرضی سازش کے چکر میں الجھا کر وقت حاصل کرنے کی کوشش کی تھی اور میں اس کوشش میں کامیاب رہا تھا۔ میں نے فنک کو اشارہ کیا کہ مارکر اس کے خلاف ہمارے ساتھ مل کر سازش کر رہا ہے اور ثبوت کے طور پر میرا دیا گیا اشارہ بھی وہ سمجھ گیا حالانکہ مارکر اور وینا کو یہ بات سمجھ نہ آئی تھی لیکن فنک نے اپنی ذہانت سے ایک اہم سوال کر دیا کہ اگر مارکر ہمارے ساتھ مل کر سازش کر رہا تھا تو پھر اس نے ہمیں گرفتار کیوں کرا دیا۔ اس پر میں نے اسے بتایا کہ ایسا وینا کی وجہ سے ہوا ہے میں نے اسے اشارے کنائے میں بتا دیا کہ مارکر ہم سے مل کر نہ صرف فنک پیلس اور سنڈیکیٹ پر بھی قبضہ کرنا چاہتا ہے بلکہ وہ وینا پر بھی جبراً قبضے کا خواہشمند ہے اور ہم نے مشرقی ہونے کے ناطے اس کی مخالفت کی جس کی وجہ سے اس نے ہمیں گرفتار کرا دیا۔ یہ بات اس قدر نیچرل تھی کہ فنک اسے سچ سمجھ بیٹھا۔ مجھے معلوم تھا کہ اگر فنک کے ذہن میں مارکر کے خلاف شک جڑ پکڑ گیا تو وہ فوری کارروائی کرنے پر مجبور ہو جائے گا کیونکہ مارکر اس ساری مشینری کا انچارج تھا۔ اس کی سازش فنک کے لئے ایٹم بم سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتی تھی اور وہی ہوا۔ وہ وینا کو لے کر مارکر سے انکوائری کرنے چلا گیا۔ اسے یقین تھا کہ ہم بلیک روم سے کسی صورت بھی نہ نکل سکیں گے لیکن اس مشین کو دیکھ کر مجھے ایک ترکیب سمجھ میں آ گئی۔ میں نے ٹونی کو اکسا کر سوا کسی گیس کا بلیک روم میں فائر کرا دیا۔ اس سے ہمارے اعصاب تو شل ہو گئے لیکن سوا کسی گیس پورے بلیک روم میں پھیل گئی۔ مجھے یقین تھا کہ ٹونی اس جذباتی حرکت پر فنک کے خوف کی وجہ سے فوراً ہی اینٹی سوا کسی گیس استعمال کرے گا اور وہی ہوا۔ اس نے فوراً ہی اینٹی سوا کسی گیس استعمال کر دی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں گیسوں نے مل کر شیشے کی دیوار پر دباؤ ڈالا اور یہ دباؤ اس قدر شدید ہوتا ہے کہ بعض اوقات موٹی موٹی دیواریں بھی بنیادوں سے اکھڑ جاتی ہیں۔ بہرحال اس کا اثر شیشے کی دیوار پر پڑا اور وہ ٹوٹ گیا۔ اس کے بعد کی کارروائی کا تمہیں علم ہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ سوا کسی گیس کے بعد اینٹی سوا کسی گیس ہی استعمال کی جاتی ہو گی۔ پھر تو ٹونی کو بھی علم ہو گا کہ اس کا کیا نتیجہ نکلے گا"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اینٹی سوا کسی گیس اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب

Scanned & PDF Copy by RFI

سوا کسی گیس فائر ہونے والی جگہ سے پوری طرح خارج ہو جائے۔ اس کے لئے کم از کم دس پندرہ منٹ کا وقفہ لازمی چاہئے۔ ٹونی سے حماقت یہ ہوئی کہ اس نے فوراً ہی اینٹی سوا کسی گیس کا فائر کر دیا اور میرا انداز درست ثابت ہوا۔ اس طرح ہم آزاد ہونے میں کامیاب ہو گئے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ بعض اوقات ایسے ایسے کام کر جاتے ہیں کہ مجھے بھی شک ہونے لگتا ہے کہ جیسے آپ مستقبل میں دیکھ کر یہ کام کرتے ہوں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انسانی نفسیات کو اگر درست طور پر استعمال کیا جائے تو بعض اوقات واقعی حیرت انگیز نتائج سامنے آتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ہمیشہ ہی اندازے درست ہوں۔ کبھی کبھی اندازے غلط بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہم نے چونکہ جدوجہد تو کرنا ہی ہوتی ہے اس لئے ہمیں ہر پہلو کو آزمانا پڑتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ فنک کے کراہنے کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک کر اس کی طرف مڑ گئے۔ عمران نے بھی کرسی کا رخ فنک اور وینا کی طرف موڑ لیا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب صوفوں پر بیٹھ گئے۔ فنک نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی تکلیف کے تاثرات ابھر آئے۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

"تم۔ تم نے یہ سب کیسے کر لیا۔ تم بلیک روم سے کیسے نکلے اور پھر زندہ سلامت یہاں تک پہنچ بھی گئے۔ یہ سب کیسے ہوا۔ مارکر یہاں میری قید میں تھا۔ پھر یہ سب کیسے ہو گیا"...... فنک نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"میں نے مارکر کو تمہاری قید سے آزاد کرا دیا ہے۔ تم اس کا ڈھانچہ شیشے والے کمرے میں پڑا دیکھ سکتے ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو فنک کی گردن ایک زوردار جھٹکے سے شیشے والے کمرے کی طرف گھوم گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ۔ تم نے کیا کیا ہے۔ یہ۔ یہ تو"...... فنک کے چہرے پر پہلی بار خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم بھی تو اسے اسی عبرت ناک موت کی دھمکی دے رہے تھے۔ اگر تم اس پر گیس کا فائر کر دیتے۔ تب بھی مارکر کا یہی حشر ہوتا"۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ تم مجھے اور وینا کو چھوڑ دو۔ تم جتنی دولت چاہو۔ میں تمہیں دینے کے لئے تیار ہوں اور یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ فنک سنڈیکیٹ یا میرے گروپس کبھی تمہارے یا پاکیشیا کے خلاف کوئی حرکت نہیں کریں گے"...... فنک نے کہا۔

"پہلے تم میری بات سن لو۔ فنک پیلس میں موجود تمام افراد کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اب یہاں ہمارے علاوہ صرف تم اور تمہاری بیٹی

Scanned & PDF Copy by RFI

ویناز ندہ موجود ہیں۔ دوسری بات یہ کہ سپر کمپیوٹر کا مین لنک میں نے مشینری سے آف کر دیا ہے۔ اس لئے اب تمہارے یہ حفاظتی انتظامات ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور تمہیں بھی نہیں بچا سکتے اور آخری بات یہ ہے کہ صرف تمہاری یا وینا کی موت سے پاکیشیا کو کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ ایک آدمی کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور نہ ہی مجھے تمہارے اس سنڈیکیٹ سے کوئی دلچسپی ہے۔ یہ فاک لینڈ والوں کا اپنا درد سر ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم کیا چاہتے ہو"...... فنک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"صرف اتنی بات بتا دو کہ فاک لینڈ کے اعلیٰ حکام کا وہ کون سا گروپ ہے جو تمہارے خلاف ہے لیکن تمہاری طاقت کی وجہ سے کھل کر تمہارے خلاف کوئی کام نہیں کر پا رہا۔ وہ گروپ جس کی وجہ سے تم میرے ذریعے وہ خصوصی فائل حاصل کرنا چاہتے تھے"...... عمران نے کہا۔

"تم یہ جان کر کیا کرو گے"...... فنک نے حیران ہو کر پوچھا۔

"تم صرف میرے سوال کا جواب دو۔ میں یہاں تمہارے ساتھ مذاکرات کرنے نہیں آیا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میرے خلاف فاک لینڈ کا نو منتخب وزیراعظم ہے لیکن وہ اس لئے میرے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتا کہ یہاں کے تمام اعلیٰ حکام میری مٹھی میں ہیں"...... فنک نے جواب دیا۔

"مجھے تو اطلاع ملی تھی کہ فاک لینڈ سیکرٹ سروس کا چیف بوفیلڈ

تمہارے خلاف ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہ بھی ہے لیکن اس کی بیوی سے متعلق ایسی اہم دستاویزات میرے قبضے میں ہیں کہ میرے خلاف ہونے کے باوجود میرے خلاف بھاپ بھی منہ سے نہیں نکال سکتا"...... فنک نے جواب دیا۔

"لیکن اگر میں تمہیں ہلاک کر دوں تب تم ان کاغذات کا کیا کرو گے"...... عمران نے کہا

"پورے فاک لینڈ میں سنڈیکیٹ کا جال پھیلا ہوا ہے اور اس کے علاوہ چیکنگ گروپس بھی کام کر رہے ہیں میرے بعد وہ میری جگہ سنبھال لیں گے"...... فنک نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اور تمہارے ساتھی اسرائیلی ایجنٹ ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے اعتراف ہے اور یہ سارا سیٹ اپ اسی لئے ہے کہ حکومت فاک لینڈ اسرائیل کی طفیلی بنی رہے"...... فنک نے جواب دیا۔

"کیوں۔ اس سے اسرائیل کو کیا فائدہ ہوگا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیونکہ اسرائیل کی اہم ترین دفاعی لیبارٹریاں فاک لینڈ میں قائم ہیں"...... فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بھی کسی لیبارٹری کے انچارج ہو"...... عمران نے پوچھا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"صرف میں نہیں پورا فنک سنڈیکیٹ انچارج ہے"۔ فنک نے جواب دیا۔

"تم نے سنڈیکیٹ کے بارے میں جو ریکارڈر کھا ہوا ہے وہ کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرے پاس کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ تم چاہو تو پورے فنک پیلس کی تلاشی لے سکتے ہو"...... فنک نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ یہ ریکارڈ ایک خصوصی بنک لاکر میں موجود ہے"...... عمران نے انکشاف کیا تو فنک بے اختیار چونک پڑا۔

"تم۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ لیکن یہ غلط ہے۔ تم چاہو تو سارے فاک لینڈ کے بنک لاکرز چیک کر لو"...... فنک نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں چیکنگ کرتا پھروں۔ تم خود بتاؤ گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے خود نہیں معلوم۔ سنڈیکیٹ کے گروپس کو معلوم ہوگا"۔ فنک نے جواب دیا۔

"صفدر"...... عمران نے صفدر کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"یس"...... صفدر نے جواب دیا۔

"میں اس پارٹیشن کو کھولتا ہوں۔ تم وینا کو اسی بے ہوشی کے عالم میں اٹھا کر اندر ڈال دو"...... عمران نے کہا اور مڑ کر اس نے مشین

کے نچلے حصے میں موجود دو بٹن پریس کر دیئے۔ دوسرے لمحے سرر کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی پارٹیشن کی سائیڈ کی دونوں دیواریں زمین میں غائب ہو گئیں۔ صفدر نے وینا کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور لے جا کر مارکر کے ڈھانچے کے قریب فرش پر ڈال دیا۔

"اس کا ناک اور منہ بند کر کے اب ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا اور صفدر نے جھک کر فرش پر پڑی ہوئی وینا کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب وینا کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو وہ سیدھا ہو گیا۔

"اب باہر آجاؤ"...... عمران نے کہا اور صفدر تیزی سے واپس آگیا۔ عمران نے ایک بار پھر مشین کے دونوں بٹن پریس کر دیئے اور سرر کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ایک بار پھر شیشے کی دیواریں زمین سے نکل کر چھت سے جا کر مل گئیں۔ اسی لمحے وینا کی کراہنے کی آواز سنائی دی۔

"تم وینا کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو"...... فنک نے جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا یکلخت تیز لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں۔ ہم خواتین پر تشدد کے قائل نہیں ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے وینا اٹھ کر بیٹھ گئی اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ دوسرے لمحے اس کی نظریں اپنے ساتھ پڑے ہوئے مارکر کے ڈھانچے پر پڑیں تو وہ بری طرح چیختی ہوئی اچھل کر ایک کونے میں جا کھڑی ہوئی۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"یہ ڈھانچہ مارکر کا ہے وینا۔ اچھی طرح اسے دیکھ لو۔ یہ اس مارکر کا ہے جو فنک پیلس کی تمام مشینری کا انچارج تھا اور جس کے منہ سے ایک لفظ کے نکلتے ہی سپر کمپیوٹر حرکت میں آجاتا تھا اور ناپسندیدہ افراد پر قیامت ٹوٹ پڑتی تھی"...... عمران نے مائیک کا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے باہر نکالو۔ پلیز۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے باہر نکالو۔ ورنہ میں مر جاؤں گی"...... وینا نے انتہائی خوفزدہ انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کا جسم تھر تھر کانپ رہا تھا۔

"اس بنک کا نام بتا دو جہاں سنڈیکیٹ کا ریکارڈ موجود ہے"۔ عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ پلیز۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے یہاں سے نکالو"...... وینا نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"جب تک بنک کا نام نہیں بتاؤ گی تمہیں اس ڈھانچے کے ساتھ ہی رہنا ہوگا۔ ہم فنک کو ختم کر کے یہاں سے چلے جائیں گے اور فنک پیلس میں کوئی آدمی زندہ نہیں ہے۔ جو تمہیں یہاں سے باہر نکال سکے اس لئے تمہیں یہیں اس ڈھانچے کے ساتھ ہی اس وقت تک رہنا ہوگا جب تک تم بھوکی پیاسی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر نہیں جاتی"...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ مجھے نہیں معلوم"...... وینا نے چیختے ہوئے کہا۔

"تنویر۔ اس فنک کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالو اور چلو یہاں سے۔ فنک کو ہم پیلس سے باہر نکل کر گولی مار دیں گے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتی ہوں۔ رک جاؤ۔ مجھے یہاں چھوڑ کر مت جاؤ۔ اس بنک کا نام سوکارس بنک ہے۔ سوکارس بنک"...... یکلخت وینا نے چیختے ہوئے کہا۔

"کیا وینا ٹھیک کہہ رہی ہے"...... عمران نے مڑ کر فنک سے پوچھا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ جا کر سوکارس بنک کو چیک کر لو۔ تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا"...... فنک نے جواب دیا۔

"وینا تمہارا والد نہیں چاہتا کہ تم یہاں سے زندہ باہر نکلو۔ لیکن میرا وعدہ کہ اگر تم بنک کی برانچ کا نام اور اس خصوصی لاکر کے بارے میں تفصیل بتا دو تو میں نہ صرف تمہیں یہاں سے باہر نکالوں گا بلکہ زندہ بھی چھوڑ دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں مرنا نہیں چاہتی۔ پلیز۔ مجھے باہر نکالو۔ میں بتا دیتی ہوں سوکارس بنک کی برک لین برانچ میں ریکارڈ ہے۔ سپیشل لاکر نمبر ون۔ پلیز مجھے باہر نکالو"...... وینا نے چیختے ہوئے کہا۔

"اس لاکر کو آپریٹ کون کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"بنک مینجر بوفیلو۔ یہ بنک فنک سنڈیکیٹ کی ملکیت ہے"۔ وینا

Scanned & PDF Copy by RFI

نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب تم باہر آ سکتی ہو"...... عمران نے کہا اور پھر تنویر کی طرف مڑ گیا۔

"تنویر۔ مسٹر فنک کو بے ہوش کر کے اس پارٹیشن میں ڈال دو"...... عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر جو اٹھ کھڑا ہوا تھا کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور فنک چیخ مار کر وہیں صوفے پر ہی پہلو کے بل گرا اور پھر رول ہوتا ہوا نیچے فرش پر جا گرا۔ تنویر نے لات چلائی اور فنک کا حرکت کرتا ہوا جسم ساکت ہو گیا۔

"مم۔ مم۔ مت مارو ڈیڈی کو۔ مت مارو"...... وینا نے پارٹیشن کے اندر سے چیختے ہوئے کہا۔

"اب اس کی رسیاں کھول دو اور پھر اسے اٹھا کر پارٹیشن میں لے جاؤ"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اس کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ جب وہ فنک کو اٹھائے پارٹیشن کے قریب پہنچا تو عمران نے ایک بار پھر مشین کے نچلے حصے کے دو بٹن پریس کر دیئے۔ سرر کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی شیشے کی دونوں دیواریں فرش میں غائب ہو گئیں تو وینا دوڑتی ہوئی باہر آئی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اسے روکتا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے عمران کے سامنے رکھی ہوئی مشین پر ہاتھ مارنے کی کوشش کی لیکن عمران شاید اس سچوئشن کے لئے پہلے سے ہی تیار تھا۔ اس کا ہاتھ حرکت میں آیا اور وینا چیختی ہوئی اچھل کر دو قدم دور جا گری اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی۔ خاور نے مشین

گن کی نال اس کی گردن سے لگا دی۔

"خبردار۔ اسی طرح پڑی رہو۔ اگر حرکت کی تو گولی مار دوں گا"...... خاور نے غراتے ہوئے کہا۔

"میرے ڈیڈی کو مت مارو۔ ڈیڈی کو مت مارو"...... وینا نے فرش پر پڑے پڑے چیختے ہوئے کہا۔

"تو پھر وہ کوڈ بتا دو جو فنک اور بنک مینجر بوفیلو کے درمیان طے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"سن سٹرائیک کوڈ ہے۔ سن سٹرائیک"...... وینا نے کہا۔

"خاور۔ ہٹ جاؤ اور اسے کرسی پر بیٹھنے دو۔ لیکن اگر یہ کوئی بھی غلط حرکت کرے تو بے شک گولی سے اڑا دینا"...... عمران نے خاور سے کہا اور خاور پیچھے ہٹ گیا۔ وینا تیزی سے اٹھی لیکن دوسرے لمحے جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح وینا نے انتہائی برق رفتاری سے خاور کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹ لی اور پھر اسی تیز رفتاری سے پیچھے ہٹتی چلی گئی۔

"ہا۔ ہا۔ اب تمہیں میں بتاؤں گی کہ وینا کیا کر سکتی ہے"...... وینا نے طنزیہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا قہقہہ ختم ہوتا۔ اچانک کمرے میں ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی وینا چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری اور بری طرح تڑپنے لگی سب کی نظریں تنویر کی طرف اٹھ گئیں جو فنک کو پارٹیشن کے اندر لٹا کر باہر آ چکا تھا۔ اس کا ہاتھ کوٹ کی جیب میں تھا اور کوٹ کی جیب میں اب

Scanned & PDF Copy by RFI

واضح طور پر سوراخ نظر آرہا تھا۔ وینا کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر دور جا گری تھی جبکہ وہ خود فرش پر گر کر چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئی۔

"یہ ابھی مشین گن کا فائر کھول دیتی۔ اس لئے مجبوراً مجھے فائر کرنا پڑا"...... تنویر نے کہا۔

"میں اس کے ذریعے اس بات کی تصدیق کرنا چاہتا تھا کہ جو کچھ اس نے کہا ہے وہ درست بھی ہے یا نہیں۔ بہرحال کیا کیا جا سکتا ہے مقدرات اٹل ہوتے ہیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم اس کے ہاتھ پر بھی فائر کر سکتے تھے تنویر"...... صفدر نے کہا۔

"کر تو سکتا تھا لیکن میں نے رسک لینا پسند نہیں کیا"...... تنویر نے جواب دیا۔

"آپ اس فنک سے تصدیق کر لیں"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ انتہائی ٹھنڈے دماغ کا آدمی ہے۔ ایسے آدمی اطمینان سے مر تو جاتے ہیں لیکن اپنی مرضی کے خلاف زبان نہیں کھولتے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ وینا اس مشین کے ذریعے کیا کرنا چاہتی تھی"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا جو ایک طرف صوفے پر اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔

"اس مشین میں ایسا سسٹم بھی موجود ہے جو اس کمرے میں موجود ہر آدمی کو بے حس کر سکتا ہے۔ وینا یہی کام کرنا چاہتی تھی"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اب ختم کرو اس لعنتی فنک کو اور چلو یہاں سے۔ بنک کا معلوم ہو گیا ہے۔ پورا بنک ہی بموں سے اڑا دیتے ہیں۔ اپنے آپ سارا ریکارڈ ختم ہو جائے گا"...... تنویر نے کہا۔

"ریکارڈ ختم ہو جائے گا لیکن سنڈیکیٹ ختم نہیں ہو گا۔ جب تک یہ سارا ریکارڈ فاک لینڈ سیکرٹ سروس کے چیف تک نہیں پہنچ جاتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اسے بتا دو۔ اب وہ اتنا بھی گیا گزرا نہیں ہو گا کہ اس لاکر سے ریکارڈ بھی حاصل نہ کر سکے"...... تنویر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب یہی کرنا پڑے گا۔ اس فنک کو ہوش میں لے آؤ اور پھر گولیوں سے اڑا دو"...... عمران نے کہا اور تنویر تیزی سے مڑ کر واپس اس پارٹیشن کی طرف گیا جہاں فنک بے ہوش اور بندھا ہوا پڑا تھا۔ دوسرے لمحے تنویر نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا اور کمرہ ایک بار پھر دھماکوں کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ تنویر نے ریوالور کی کئی گولیاں بے ہوش فنک کے سینے میں اتار دی تھیں۔

"ارے ارے ہوش میں تو لے آنا تھا۔ ایک بے ہوش اور بندھے ہوئے آدمی پر ہی فائر کھول دیا تم نے"...... عمران نے کہا۔

"اس جیسے بدمعاشوں کے ساتھ اخلاقیات برتنا اپنے آپ کے ساتھ .

ظلم ہے۔ جب اس نے مرنا ہی ہے تو بے ہوشی کیا اور ہوش کیا"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ظاہر ہے تنویر کی اپنی فطرت تھی اور عمران کی اپنی۔

فاک لینڈ کے پرائم منسٹر ہاؤس کے ایک خصوصی کمرے میں صفدر کیپٹن شکیل تنویر اور خاور بیٹھے ہوئے تھے لیکن عمران ابھی تک نہ آیا تھا۔ فنک اور وینا کے خاتمے کے بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت فنک پیلس سے نکل کر واپس ہوٹل گرینڈ پہنچ گیا تھا لیکن وہاں پہنچتے ہی عمران نے خود بھی مقامی میک اپ کر لیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی مقامی میک اپ میں لے آیا۔ اس کے بعد انہوں نے خاموشی سے ہوٹل چھوڑ دیا اور وہ سب دارالحکومت کے ایک اور ہوٹل کنساس پہنچ گئے جہاں نئے اور مقامی ناموں سے کمرے لئے گئے کیونکہ فنک اور وینا کی موت کی خبر کسی بھی وقت آؤٹ ہو سکتی تھی اور ظاہر ہے اس کے بعد سنڈیکیٹ کے خوفناک قاتل پاگل کتوں کی طرح ان کی تلاش میں نکل کھڑے ہوتے کیونکہ وینا کا گروپ ان کی نگرانی کرتا رہا تھا اس لئے انہیں لامحالہ معلوم ہو جانا تھا کہ یہ ساری کارروائی عمران اور اس کے

Scanned & PDF Copy by RFI

ساتھیوں نے کی ہے۔ عمران کنساس ہوٹل سے یہ کہہ کر چلا گیا تھا کہ وہ سنڈیکیٹ کا ریکارڈ بنک لاکر سے نکلوانے اور سنڈیکیٹ کے خلاف کارروائی کے لئے کوئی مناسب لائحہ عمل اختیار کرنے کا جائزہ لینے جا رہا ہے اور جب تک وہ واپس نہ آئے کوئی ساتھی اپنے کمرے سے باہر نہ جائے۔ پھر رات کو اس کا فون آگیا کہ وہ ابھی مصروف ہے۔ اس طرح صفدر اور دوسرے ساتھیوں کو تین روز تک کمروں میں چھپ کر رہنا پڑا۔ البتہ اخبارات کے ذریعے انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ فنک پیلس اچانک ایک خوفناک دھماکے سے مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے اور حکومت فاک لینڈ نے فنک سنڈیکیٹ کے خلاف انتہائی بھرپور ایکشن شروع کر دیا ہے۔ اس ایکشن کی وجہ سے فنک سنڈیکیٹ بھی اپنی بقا کے لئے کھل کر سامنے آگیا تھا اور پورے دارالحکومت میں قتل و غارت کا بازار گرم ہو گیا اور ان حالات کو دیکھتے ہوئے حکومت فاک لینڈ کو دوسرے روز ہنگامی حالت کا اعلان کرتے ہوئے باقاعدہ کرفیو نافذ کرنا پڑا اور دارالحکومت کا نظم و نسق باقاعدہ فوج نے سنبھال لیا تھا۔ دو روز تک کرفیو نافذ رہنے کے بعد آج صبح کرفیو کی پابندیاں ختم کر دی گئیں اور اس کے ساتھ ہی ٹیلی ویژن پر پرائم منسٹر کی تقریر بھی نشر کی گئی جس میں انہوں نے فنک سنڈیکیٹ کے بدمعاشوں پیشہ ور قاتلوں غنڈوں سمگلروں اور اس سنڈیکیٹ میں شامل اہم جرائم پیشہ عناصر کے بارے میں تفصیلات بتائیں اور اعلان کیا کہ سنڈیکیٹ میں شامل اہم جرائم پیشہ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور دارالحکومت کو ان غنڈہ

عناصر سے مکمل طور پر پاک کر دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے کرفیو اٹھانے کا بھی اعلان کیا اور صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے ہوٹل کی کھڑکیوں سے لوگوں کو خوشی سے سڑکوں پر ناچتے ہوئے دیکھا۔ پورے دارالحکومت میں عام اور شریف لوگوں نے فنک سنڈیکیٹ کے خاتمے پر باقاعدہ جشن نجات منایا اور حکومت کی کارکردگی کی دل کھول کر تعریف کی۔

"عمران ان سارے دنوں میں مسلسل غائب رہا تھا لیکن صفدر اور دوسرے سب ساتھی اچھی طرح سمجھتے تھے کہ اس ساری کارروائی کے پیچھے عمران کا ہی ہاتھ ہے پھر اب سے ایک گھنٹہ پہلے عمران کا فون آگیا۔ اس نے بھی فون پر یہی بتایا کہ فنک سنڈیکیٹ کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اب وہ اپنے میک اپ ختم کر کے اپنے اصل چہروں میں آجائیں کیونکہ اب ہر قسم کا خطرہ دور ہو چکا ہے اور ساتھ ہی اس نے انہیں بتایا کہ پرائم منسٹر نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا باقاعدہ شکریہ ادا کرنے کے لئے پرائم منسٹر ہاؤس میں ایک تقریب منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے جس میں صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے شرکت کرنی ہے۔ عمران نے انہیں بتایا کہ انہیں پرائم منسٹر ہاؤس لے جانے کے لئے حکومت کی طرف سے خصوصی سرکاری کاریاں ہوٹل پہنچ رہی ہیں۔ اس لئے وہ تیار رہیں۔ ساتھ ہی اس نے کہا تھا کہ وہ ایک انتہائی ضروری کام میں مصروف ہے اس لئے وہ براہ راست ہی پرائم منسٹر ہاؤس پہنچ کر ان سے آملے گا۔ چنانچہ وہی ہوا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

پرائم منسٹر ہاؤس سے گاڑیاں انہیں لینے پہنچ گئیں اور صفدر اور دوسرے ساتھی تیار ہو کر یہاں پہنچ گئے۔ یہاں ان کا انتہائی شاندار اور پروقار انداز میں استقبال کیا گیا۔ تب سے وہ اس کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں مشروبات پیش کئے گئے لیکن ابھی تک نہ ہی عمران آیا تھا اور نہ ہی پرائم منسٹر صاحب ان سے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔ چونکہ کافی وقت گزر گیا تھا اس لئے اب یقیناً وہ بور ہونا شروع ہو گئے تھے۔

"مجھے تو لگتا ہے کہ ہمیں یہاں بلا کر قید کر دیا گیا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس قدر پر تکلف اور شاندار قید تو قسمت والوں کو ہی نصیب ہوتی ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ عمران نجانے کیا کرتا پھر رہا ہے۔ اب جبکہ فنک سنڈیکیٹ ختم ہو گیا ہے تو اب اس کی کیا مصروفیت رہ گئی ہے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ عمران صاحب ان لیبارٹریوں کے چکر میں ہوں گے جو اسرائیل نے یہاں خفیہ طور پر قائم کر رکھی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ عمران صاحب کا اصل ٹارگٹ بھی وہی لیبارٹریاں ہی تھیں۔ فنک سنڈیکیٹ کے خاتمے سے انہیں کیا دلچسپی ہو سکتی ہے"...... صفدر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی

دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔ وہ سب عمران کی ہیئت دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے۔ سوائے تنویر کے باقی سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ عمران اپنے مخصوص ٹیکنی کلر لباس میں تھا چہرے پر حماقتوں کا آبشار پوری روانی سے بہہ رہا تھا اور وہ اندر داخل ہو کر اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے کوئی دیہاتی زندگی میں پہلی بار شہر میں آنکلا ہو۔

"عمران صاحب۔ شکر ہے آپ کی شکل تو نظر آئی"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"...... عمران نے چونک کر ان کی طرف اس طرح دیکھتے ہوئے کہا جیسے وہ سب اسے پہلی بار نظر آئے ہوں۔

"ایک پہلے ہی انتظار کرا کر بور کیا تھا۔ اب آکر بور کرو گے"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ مسلمان نہیں ہیں"...... عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے ان سے مخاطب ہو کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں نہیں ہیں۔ الحمد اللہ ہم سب مسلمان ہیں۔ لیکن یہ بات آپ نے کیوں کی ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم نے میرے سلام کا جواب دینے کی بجائے یہ بور بور کی رٹ لگا دی ہے۔ مسلمان تو سلام کا جواب دیتے ہیں"...... عمران نے

Scanned & PDF Copy by RFI

منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے باقاعدہ اس کے سلام کا باری باری جواب دینا شروع کر دیا۔

"خدایا تیرا شکر ہے۔اس کافروں کے ملک میں مسلمانوں سے تو ملاقات ہوئی۔ورنہ میں تو سلام کر کر کے تھک گیا لیکن کوئی جواب ہی نہ دیتا تھا۔ بلکہ جواب دینے کی بجائے یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر وہ مجھے دیکھنے لگتے جیسے میں نے سلام کرنے کی بجائے کوئی ایسا منتر پڑھ دیا ہے کہ ابھی سب لوگ پتھر کے بن جائیں گے"...... عمران نے اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم رہے کہاں۔ہمیں یہاں آئے ہوئے دو گھنٹے ہو گئے ہیں اور تم اب آرہے ہو۔کیا تم نے ہمیں اپنا ماتحت سمجھ رکھا ہے کہ ہم بیٹھے تمہاری آمد کا انتظار کرتے رہیں"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ویری سوری تنویر۔دراصل وہ تمہارا نقاب پوش چیف ہے ناں۔اس نے میرا ناطقہ بند کر دیا۔میں نے جب اسے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے فاک لینڈ میں فنک اور فنک سنڈیکیٹ کا مکمل خاتمہ کرنے کا زریں اور شاندار کارنامہ سرانجام دیا ہے تو اس نے فوراً ہی حکم دے دیا کہ تم سب کو تمہارے اس شاندار کارنامے پر اس کی طرف سے مبارکباد پیش کی جائے۔بس کچھ نہ پوچھو کتنا خراب ہوا ہوں۔پورے دارالحکومت کے بازار اور دکانیں چھان ماری ہیں حتیٰ کہ کباڑیوں تک سے پوچھ آیا ہوں لیکن کہیں سے

مبارکباد ہی نہیں مل سکی۔جس سے پوچھتا ہوں کہ مبارک باد ہے وہ میری شکل دیکھ کر نفی میں سر ہلا دیتا ہے۔آخر تنگ آکر میں نے سوچا کہ مبارک باد کو پاکیشیا سے ہی یہاں درآمد کیا جائے چنانچہ وہاں آرڈر بھجوایا۔وہاں سے بھی بس مبارک ہی مل سکی ہے باد کا مسئلہ اب خود مجھے حل کرنا پڑے گا"...... عمران نے اس بار بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو صفدر اور خاور دونوں قہقہہ مار کر ہنس پڑے جبکہ تنویر بھی عمران کی اس بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔ کیپٹن شکیل کے لبوں پر بھی مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔

"تو پھر آپ لے آئے ہیں مبارک"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ورنہ وہ تمہارا نقاب پوش چیف میری جان کو آجاتا۔ اس لئے مجبوری تھی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں اس طرح ڈالا جیسے مبارک نکال رہا ہو۔سب اسے انتہائی پر تجسس نظروں سے دیکھنے لگے جیسے بچے کسی شعبدہ باز کو اس وقت دیکھتے ہیں جب وہ کوئی شعبدہ دکھانے والا ہو۔لیکن جب عمران کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔عمران کے ہاتھ میں ایک رنگ برنگا بغیر پھولا ہوا غبارہ تھا۔

"ارے ارے۔اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے۔یہ سب تمہارے چیف کے حکم سے ہو رہا ہے"...... عمران نے غبارے کے ایک سرے کو ایک ہاتھ میں اور دوسرے کو دوسرے ہاتھ میں پکڑ کر زور سے کھینچتے

Scanned & PDF Copy by RFI

ہوئے کہا۔

"تو یہ مبارک ہے ۔ یہ تو غبارہ ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ بھی چونکہ بیٹھے بور ہو رہے تھے اس لئے اب عمران کی باتوں سے ہی لطف لے رہے تھے۔

"مبارک عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مطلب ہوتا ہے باعث برکت ۔ نیک ۔ سعید ۔ لیکن اگر اس کے ساتھ باد کا لفظ لگ جائے تو فارسی زبان کا لفظ ہے اور جس کے معنی ہیں ہوا۔ یعنی مبارک میں باد بھر دی جائے تو پھر اس کا مطلب ہو جاتا ہے خوشی ۔ بلکہ خوشی سے پھول جانا اور صرف غبارہ ہی ایسی چیز ہے جو باد یعنی ہوا سے پھولتا ہے ۔ اس لئے غبارے کو مبارک کہا جا سکتا ہے ۔ اب میں اس میں باد بھرتا ہوں پھر تو تمہیں کوئی اعتراض نہ ہوگا اور تم اسے اپنے چیف کی طرف سے قبول کر لو گے"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے غبارے کو منہ سے لگایا اور اس میں ہوا بھرنا شروع کر دی ۔ دوسرے لمحے غبارہ تیزی سے پھولتا چلا گیا۔ جب غبارہ پھولا تب اس پر لکھا ہوا لفظ ان سب کو دکھائی دیا اور اس لفظ کو پڑھ کر کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔ غبارے پر مختلف رنگوں سے لفظ احمق لکھا ہوا تھا۔

"یہ تو تمہارے لئے مبارک باد ہے"...... تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میری تو باد ہے۔ باقی سب کچھ تمہارا ہے"...... عمران نے بڑے

معصوم سے لہجے میں کہا تو کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔ عمران اب پھولے ہوئے غبارے کے منہ کو گانٹھ دینے میں مصروف ہو گیا۔

"یہ کیا تماشہ ہے ۔ اگر پرائم منسٹر صاحب آگئے تو"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ بھی عمران کے اس دلچسپ مذاق سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"تو تم اپنی طرف سے انہیں مبارک باد پیش کر دینا"...... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے اور عمران نے جو غبارے کے منہ کو گانٹھ دے کر بند کر چکا تھا غبارے کو چھوڑ کر اسے ہاتھوں سے اسے اچھالتا ہوا دروازے کی طرف گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک چوڑے جسم اور لمبوترے سے چہرے والا مقامی اندر داخل ہوا۔ غبارہ اس کی ناک سے جا کر پوری قوت سے ٹکرایا اور ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور وہ آدمی اس اچانک افتاد اور دھماکے سے چیختا ہوا بجلی کی سی تیزی سے واپس مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا اور پھٹا ہوا غبارہ فرش پر گر گیا۔

"ارے ۔ ارے ۔ یہ تو فاک لینڈ سیکرٹ سروس کا چیف بوفیلو تھا اسے کیا ہوا"...... عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے ۔ اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے ایک بار پھر کھلا اور بوفیلو ہاتھ میں ریوالور پکڑے تیزی سے اندر داخل ہوا لیکن دوسرے لمحے سامنے موجود عمران کو دیکھ کر وہ بے اختیار ٹھٹھک کر

Scanned & PDF Copy by RFI

رک گیا۔

"یہ۔یہ۔تم۔تم یہاں اندر۔مگر وہ میری ناک پر کیا چیز پھٹی تھی اور وہ دھماکہ کیسے ہوا تھا۔میں تو سمجھا تھا کہ اندر کوئی دشمن گروپ پہنچ گیا ہے"...... بوفیلو نے انتہائی حیرت بھرے بلکہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔لیکن اس کے لہجے میں بے تکلفی نمایاں تھی۔

"اب کیا کیا جائے سر چیف ہوتے ہی ایسی مخلوق ہیں۔ایک چیف نے مبارکباد پیش کرنے کا حکم دے دیا اور دوسرے چیف کی ناک تک جب مبارکباد پہنچی تو چیف صاحب خوفزدہ ہو کر بھاگ نکلے"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔کیا مطلب۔کیا یہ کوئی شرارت تھی"...... بوفیلو نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور جیب میں رکھتے ہوئے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"یہ مبارکباد تھی اور اب خالی مبارک رہ گئی ہے۔اس میں باد بھرنے کے چکر میں میرے دونوں پھیپھڑے خالی ہو گئے اور تمہاری ناک نے ایک لمحے میں باد نکال دی۔وہ دیکھو۔وہ پڑی ہے مبارک"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مبارک۔وہ کیا ہوتی ہے"...... بوفیلو نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر فرش پر پڑا پھٹا ہوا غبارہ اس طرح اٹھایا جیسے وہ کوئی انتہائی خطرناک چیز ہو۔

"اوہ۔یہ تو بیلون ہے۔یہ یہاں کیسے آگیا"...... بوفیلو نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

"بیلون۔اوہ۔تو تم اسے بیلون کہتے ہو۔میں خواہ مخواہ مبارک پوچھتا رہا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ تمہارا مذاق تھا لیکن میرے لئے یہ مذاق نہ تھا۔میں تو واقعی پریشان ہو گیا تھا"...... بوفیلو نے ہنستے ہوئے کہا اور پھٹا ہوا غبارہ ایک طرف پھینک دیا۔

"میرا نام بوفیلو ہے اور میں فاک لینڈ سیکرٹ سروس کا چیف ہوں"...... بوفیلو نے اس بار صفدر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو صفدر اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور صفدر کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی کھڑے ہو گئے لیکن عمران اسی طرح کرسی پر بیٹھا رہا۔صفدر نے جواب میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرا دیا۔

"مجھے آپ حضرات سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے۔آپ جیسے سیکرٹ ایجنٹ تو پوری دنیا کے لئے ایک بہت بڑا سرمایہ ہیں"۔بوفیلو نے عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"یہ واقعی سرمایہ ہیں بلکہ سرمایہ دار ہیں۔صرف میں بے مایہ ہوں"...... عمران نے کہا تو بوفیلو بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارے متعلق میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تم کتنے بے مایہ ہو۔بہرحال میں یہ اطلاع دینے آیا تھا کہ پرائم منسٹر صاحب ابھی تشریف لانے والے ہیں"...... بوفیلو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ دونوں لیبارٹریاں قبضے میں آگئی ہیں"۔

Scanned & PDF Copy by RFP

عمران نے چونک کر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب دونوں لیبارٹریوں پر فاک لینڈ کا قبضہ مکمل ہو چکا ہے فاک لینڈ کے سائنسدان وہاں پہنچ چکے ہیں اور پرائم منسٹر صاحب اس کے لئے خصوصی طور پر تمہارا شکریہ ادا کریں گے"۔ بوفیلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کتنا ادا کریں گے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کتنا۔ کیا مطلب۔ میں نے کہا ہے شکریہ ادا کریں گے"۔ بوفیلو نے عمران کے اس طرح چونکنے پر حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"وہی تو پوچھ رہا ہوں کہ کتنا ادا کریں گے۔ واپسی کا کرایہ نکال کر کچھ بچ بھی جائے گا یا......" عمران نے کہا اور بوفیلو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"پرائم منسٹر صاحب بھی تمہاری انہی باتوں پر حیران ہوتے ہیں۔ میں نے بڑی مشکل سے انہیں سمجھایا ہے کہ ایسی باتیں کرنا تمہاری عادت میں شامل ہے"...... بوفیلو نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور درمیانے جسم کا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے سوٹ میں ملبوس ایک اور آدمی بھی اندر داخل ہوا۔

"پرائم منسٹر صاحب"...... بوفیلو نے آہستہ سے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ صفدر اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے لیکن عمران اسی طرح بیٹھا رہا۔

"کیا ہوا۔ یہ تم سب کیوں کھڑے ہو گئے ہو۔ کیا بھاگنے کا ارادہ ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب تشریف لائے ہیں"...... بوفیلو نے غصیلے لہجے میں اور ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"انہیں بیٹھا رہنے دیجئے۔ انہوں نے فاک لینڈ کے لئے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے میرا تو دل چاہتا ہے کہ میں ان کے سامنے دست بستہ کھڑا رہوں"...... پرائم منسٹر صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ اوہ۔ یہ آواز تو واقعی پرائم منسٹر صاحب کی ہے"۔ عمران نے یکلخت بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھنے کی کوشش کی تو کرسی سمیت فرش پر جا گرا۔

"پلیز عمران صاحب۔ کچھ پاکیشیا کی عزت کا ہی خیال کریں"۔ یکلخت صفدر نے آگے بڑھ کر زمین پر گرے ہوئے عمران کو اٹھاتے ہوئے آہستہ سے کہا جبکہ تنویر کا چہرہ عمران کی اس حرکت پر بری طرح بگڑ سا گیا تھا۔

"پاکیشیا کی عزت۔ کہاں ہے"...... عمران نے اٹھ کر اس طرح ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا جیسے وہ کسی کو تلاش کر رہا ہو۔

"اب اگر تم نے ایسی حرکت کی تو تمہیں گولی مار دوں گا"۔ تنویر نے آہستہ سے پاکیشیائی زبان میں کہا لیکن اس کے لہجے میں غراہٹ تھی۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"حرکت میں تو برکت ہے۔ میرا مطلب ہے مبارک ہوتی ہے اور تم مجھے حرکت سے یعنی مبارک سے منع کر رہے ہو۔ جبکہ تمہارے چیف کا حکم ہے کہ تمہیں مبارک میرا مطلب ہے حرکت پیش کی جائے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس طرح اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا جیسے اب تک کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ جبکہ بوفیلو نے صفدر اور اس کے ساتھیوں کا پرائم منسٹر سے تعارف کرانا شروع کر دیا۔

"مجھے آپ لوگوں سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے۔ میں نے تو چاہا تھا کہ ایک شاندار تقریب منعقد کی جائے جس میں آپ حضرات کو شاندار خراج تحسین پیش کیا جائے۔ آپ لوگوں نے اپنی جان پر کھیل کر فاک لینڈ کو اسرائیل کے آکٹوپس جیسے پنجوں سے بچایا ہے۔ اب ہم کھل کر اسرائیل کے خلاف کام کر سکیں گے۔ ہم اس کے لئے آپ سب کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔ ہم نے سرکاری طور پر بھی حکومت پاکیشیا کو شکریہ کا خط لکھا ہے"...... پرائم منسٹر صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک طرف رکھی ہوئی خصوصی کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے پیچھے آنے والا آدمی ان کی کرسی کے عقب میں بڑے چوکنا انداز میں کھڑا ہو گیا تھا۔

"جناب۔ پرائم منسٹر صاحب۔ میں بھی حکومت پاکیشیا کی طرف سے آپ کا اور آپ کی حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اسرائیل کے بے پناہ دباؤ کے باوجود ہمیشہ درپردہ حکومت پاکیشیا کا

ساتھ دیا ہے اور اب حکومت پاکیشیا کو مکمل یقین ہے کہ فاک لینڈ اور پاکیشیا کے درمیان ہر سطح پر تعاون میں بے پناہ اضافہ ہو گا"۔ یکلخت عمران نے بولتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر انتہائی ٹھوس سنجیدگی طاری تھی۔ ایسی سنجیدگی جیسے اس کے چہرے پر زندگی بھر کبھی مسکراہٹ تک نہ آئی ہو۔ پرائم منسٹر صاحب کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"بالکل ایسا ہی ہو گا۔ اب چونکہ آپ سنجیدہ ہو گئے ہیں اس لئے میں آپ سے خاص طور پر یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھ سے پہلی ملاقات میں کہا تھا کہ اسرائیل کی فاک لینڈ میں تین خفیہ لیبارٹریاں ہیں لیکن آپ نے جو ریکارڈ ہمیں دیا ہے اس میں دو لیبارٹریوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ کیا واقعی کوئی تیسری لیبارٹری بھی ہے یا آپ نے صرف اندازاً ایسا کہہ دیا تھا"...... پرائم منسٹر صاحب نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیبارٹریاں تو واقعی تین ہیں لیکن ان میں سے ایک لیبارٹری ایسی ہے جس کا کوئی ریکارڈ فنک کے پاس نہیں ہے اور نہ اسے اس کے بارے میں علم تھا اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ دونوں لیبارٹریاں جن کا ریکارڈ ملا ہے اور جس پر آپ نے قبضہ کیا ہے یہ اسرائیل کے لئے اس قدر اہمیت نہیں رکھتیں جس قدر وہ تیسری لیبارٹری اہمیت رکھتی ہے۔ اب تک آپ نے جو کارروائی کی ہے اس پر یقیناً اسرائیل نے کوئی احتجاج نہ کیا ہو گا کیونکہ اسے یہی معلوم ہے کہ تیسری لیبارٹری محفوظ

Scanned & PDF Copy by RFI

ہے اور محفوظ رہے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ کو علم ہے تو پلیز۔ آپ فاک لینڈ پر مزید یہ احسان بھی کر دیں کہ اس لیبارٹری کے بارے میں حکومت فاک لینڈ کو مطلع کر دیں"...... پرائم منسٹر صاحب نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کے کان میں تو کہہ سکتا ہوں بشرطیکہ یہ بات پروٹوکول کے خلاف نہ ہو"...... عمران نے کرسی سے اٹھ کر پرائم منسٹر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر یہاں تو کوئی ایسا آدمی نہیں ہے کہ......" پرائم منسٹر نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے کمرہ ایک دھماکے کے ساتھ ساتھ چیخ سے گونج اٹھا اور پرائم منسٹر کے ساتھ ساتھ بوفیلو اور عمران کے ساتھی بھی بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

"خبردار۔ اگر حرکت کی تو"...... عمران نے زمین پر گرے ہوئے آدمی کی گردن پر رکھے ہوئے پیر کو موڑتے ہوئے کہا۔ یہ وہی آدمی تھا جو پرائم منسٹر کے عقب میں کھڑا ہوا تھا۔ عمران نے پرائم منسٹر کی کرسی کے قریب پہنچ کر اچانک دونوں ہاتھوں سے کرسی کے قدرے دائیں طرف کھڑے آدمی کو اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا تھا اور یہ دھماکہ اس آدمی کے نیچے گرنے کا ہی تھا اور چیخ بھی اسی کے حلق سے نکلی تھی۔ اس آدمی نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے حرکت کرنے سے روک دیا تھا۔ اس آدمی کے عمران کی لات کی طرف اٹھے ہوئے ہاتھ بے جان ہو کر نیچے گر گئے تھے۔ اس کا

چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا اور آنکھیں ابل کر باہر نکل آئی تھیں۔ اس کے حلق سے اب خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگی تھیں۔

"یہ۔ یہ تو میرا ذاتی محافظ ہے۔ یہ تو انتہائی بااعتماد ترین آدمی ہے یہ آپ کیا کر رہے ہیں"...... پرائم منسٹر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کا بااعتماد ترین ذاتی محافظ اسرائیل کا انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت اس آدمی کی گردن سے پیر ہٹایا اور پھر کوٹ کی جیب سے کلپ ہتھکڑی نکال کر اس نے جھک کر اس آدمی کو پلٹ کر اوندھا کیا اور دوسرے لمحے اس نے انتہائی برق رفتاری سے اس کی دونوں کلائیاں اکٹھی کر کے ان میں ہتھکڑی لگا دی۔ گردن پر بے پناہ دباؤ کی وجہ سے وہ آدمی پیر ہٹ جانے کے باوجود اپنے آپ کو پوری طرح حرکت نہ دے پا رہا تھا۔

"عمران۔ یہ ہیری ہے۔ پرائم منسٹر صاحب کا انتہائی بااعتماد آدمی"...... بوفیلو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسی لئے اسے زندہ رکھا ہے تاکہ پرائم منسٹر صاحب خود اپنے کانوں سے اس سے تفصیل سن لیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"بوفیلو۔ ہیری کی ہتھکڑی کھلواؤ۔ میں اس کی گارنٹی دیتا ہوں۔ عمران صاحب کو غلط فہمی ہوئی ہے"...... اچانک پرائم منسٹر نے سیکرٹ سروس کے چیف بوفیلو سے مخاطب ہو کر انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... بوفیلو نے کہا اور ہیری کی طرف بڑھنے لگا جب صفدر

Scanned & PDF Copy by RFI

نے اٹھا کر کھڑا کر دیا تھا اور اس کا بازو پکڑے ہوئے تھا۔

"رک جاؤ بو فیلو۔ ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"کیا۔ کیا مطلب تم ہم پر ریوالور نکال رہے ہو۔ تمہاری یہ جرأت تمہیں معلوم نہیں کہ کسی ملک کے پرائم منسٹر پر ریوالور نکالنا غداری ہے اور اس کی سزا موت ہے اور تم یہ اسلحہ یہاں لے کیسے آئے۔ کیا تمہاری تلاشی نہیں لی گئی تھی"...... پرائم منسٹر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ ان کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے اور چہرہ غصے کی شدت سے مسخ ہو کر رہ گیا تھا۔

"یہ کیا کر رہے ہو نانسنس۔ ریوالور جیب میں ڈالو۔ ورنہ"۔ اس بار بو فیلو نے بھی غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو۔ ورنہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میرا نشانہ کیسا ہے"...... عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تنویر سے مخاطب ہو گیا۔

"تنویر۔ یہ ہتھکڑی پکڑو"...... عمران نے دوسرے ہاتھ سے جیب میں سے ایک اور کلپ ہتھکڑی نکال کر تنویر کی طرف پھینکتے ہوئے کہا تو تنویر نے ہتھکڑی جھپٹ لی۔

"کیا۔ کیا مطلب کیا اب تم کسی اور کو ہتھکڑی لگاؤ گے۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ بلاؤ سیکورٹی فورس کو"...... پرائم منسٹر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب کے ہاتھوں میں ہتھکڑی لگا دو"...... عمران نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ریوالور والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ساتھ کھڑے ہوئے بو فیلو کی کنپٹی پر ریوالور کا دستہ اتنی قوت سے لگا کہ بو فیلو جسے شاید خواب میں بھی توقع نہ تھی کہ عمران اس پر وار بھی کر سکتا ہے۔ چیختا ہوا اچھل کر ایک دھماکے سے نیچے گرا۔ اس نے نیچے گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے تیزی سے موڑ دیا۔ ادھر تنویر عمران کے منہ سے بات نکلتے ہی بھوکے عقاب کی طرح پرائم منسٹر صاحب پر جھپٹ پڑا تھا۔ پرائم منسٹر صاحب کے حلق سے چیخیں نکلنے لگیں کیونکہ تنویر نے اس کا ذرہ برابر بھی لحاظ نہ کیا تھا اور اسے اٹھا کر یوں فرش پر پٹخ دیا تھا کہ جیسے وہ فاک لینڈ کا پرائم منسٹر نہ ہو بلکہ ایک معمولی سا مجرم ہو۔ دوسرے لمحے وہ اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈال چکا تھا اور اسی لمحے عمران نے بھی بو فیلو کی گردن سے پیر ہٹا لیا۔

"آئی۔ ایم سوری بو فیلو۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو تم اپنے پرائم منسٹر کو بچانے کے لئے لامحالہ مداخلت کرتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم پاگل ہو گئے ہو۔ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ یہ تم نے کیا کر دیا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ تم نے پرائم منسٹر کے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈال دی ہے۔ میں نے تمہاری تعریفیں کر کر کے پرائم منسٹر صاحب کے کان کھالئے تھے اور تم نے۔ چھوڑ دو انہیں چھوڑ دو۔ اب

Scanned & PDF Copy by RFI

بھی وقت ہے ۔ میں سنبھال لوں گا ۔ تم انہیں چھوڑ دو"...... بوفیلو نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بے اختیار چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

" ادھر تنویر نے پرائم منسٹر کے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈال کر اسے ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا تھا ۔ پرائم منسٹر صاحب کا چہرہ پتھر کی طرح سپاٹ تھا اور آنکھیں پھیل کر کانوں سے جا لگی تھیں ۔ چہرے پر ایسی دہشت تھی جیسے دنیا کا کوئی عجوبہ ان کی نظروں کے سامنے آگیا ہو ۔ حیرت اور غصے کی شدت سے ان کی قوت گویائی بھی جیسے سلب ہو کر رہ گئی تھی ۔

" تم نے میری تعریفیں کی ہیں تو چلو میں عزت بھی تمہارے کھاتے میں ڈال دیتا ہوں کہ پرائم منسٹر کے چہرے پر موجود ماسک بھی تم اپنے ہاتھوں سے اتار دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا ۔ کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو"......بوفیلو عمران کی بات سن کر بے اختیار چیختا ہوا اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا ۔ عمران کے سب ساتھیوں کی نظریں بھی پرائم منسٹر پر جم سی گئی تھیں حتیٰ کہ خاموش کھڑا ہوا ان کا ذاتی محافظ بھی حیرت سے پرائم منسٹر کو دیکھنے لگا تھا ۔

" یہ ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا تم واقعی پاگل ہو گئے ہو تم نے بھیانک جرم کیا ہے ناقابل تلافی جرم ۔ تم نے ملک کے منتخب پرائم منسٹر کو ذلیل کیا ہے"......پرائم منسٹر نے اچانک غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت دروازے کی طرف جانے کے لئے قدم بڑھائے لیکن اس کا بازو پکڑے ہوئے کھڑے تنویر

نے ایک جھٹکے سے اسے وہیں کھڑا کر دیا۔

" خبردار ۔ ورنہ ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا تو پرائم منسٹر جیسے یکلخت سہم سا گیا۔

" بوفیلو یقین کرو یہ فاک لینڈ کا پرائم منسٹر نہیں ہے ۔ یہ ماسک میک اپ میں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوفیلو بجلی کی سی تیزی سے پرائم منسٹر کی طرف بڑھا ۔ پرائم منسٹر نے اپنا چہرہ بچانے کی بے حد کوشش کی لیکن تنویر نے اس کا دوسرا بازو بھی پکڑ لیا اور چند لمحوں بعد جب بوفیلو نے پرائم منسٹر کی گردن پر تیزی اور بے چینی سے ٹٹولتے ہوئے ہاتھ ایک جھٹکے سے اوپر کو اٹھائے تو ایک پتلا سا ماسک اوپر کو اٹھتا چلا آیا اور جب یہ ماسک علیحدہ ہوا تو وہاں پرائم منسٹر کی بجائے ایک قطعی مختلف آدمی کھڑا ہوا تھا ۔

" براڈلے تم اور پرائم منسٹر کے میک اپ میں"...... بوفیلو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن براڈلے نے کوئی جواب نہ دیا۔

" یہ کون صاحب ہیں ۔ ان کا تعارف تو کرا دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ دارالحکومت کا پولیس چیف براڈلے ہے"...... بوفیلو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تو یہ صاحب ہیں فنک سنڈیکیٹ کے اصل کرتا دھرتا"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" کیا ۔ کیا مطلب"...... بوفیلو نے چونک کر عمران کی طرف

Scanned & PDF Copy by RFI

دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم سیکرٹ سروس کے چیف ہو بوفیلو اور مجھے معلوم ہے کہ سیکرٹ سروس کا دائرہ کار صرف ملک سے باہر کی تنظیموں کے ساتھ رہتا ہے۔ تمہیں اندرونی طور پر کام کرنے والے لوگوں کے بارے میں معلومات حاصل نہیں ہیں۔ فنک سنڈیکیٹ صرف بدمعاشوں کے ایک ٹولے کا نام نہیں ہے۔ فنک سنڈیکیٹ میں اصل اہمیت ان مختلف گروپس کی ہے جنہیں کوئی نام نہیں دیا جاتا۔ صرف گروپس کہا جاتا ہے۔ یہ گروپس بالکل سیکرٹ سروس اور خفیہ ایجنسیوں کے انداز میں کام کرتے ہیں۔ ان کی تربیت بھی اسی انداز میں کی جاتی ہے جو ریکارڈ بنک لاکر سے ملا اس میں صرف سنڈیکیٹ کے بدمعاشوں اور جرائم پیشہ افراد کے متعلق معلومات موجود تھیں۔ ان گروپس کے بارے میں قطعاً کوئی مواد نہ تھا۔ جبکہ میرا مقصد ان گروپس کا خاتمہ تھا۔ پھر سنڈیکیٹ کا ایک ایسا آدمی میرے ہاتھ لگ گیا جو ان میں سے ایک گروپ جسے فنک نرسٹ کا نام دیا گیا تھا اس سے متعلق تھا میں نے اس سے تمام معلومات اگلوا لیں۔ اس سے مجھے پتہ چلا کہ ان گروپس کا چیف دراصل براڈلے نامی ایک آدمی ہے لیکن وہ اس کے بارے میں تفصیل نہ جانتا تھا۔ پھر میں نے براڈلے کے بارے میں جب مزید معلومات حاصل کیں تو مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ براڈلے دراصل پولیس چیف ہے اور فنک سنڈیکیٹ گروپس کا اصل کرتا دھرتا یہی ہے۔ پھر معلوم ہوا کہ پولیس چیف پرائم منسٹر ہاؤس میں موجود ہے تو میں یہاں آ گیا۔ یہاں اس سٹنگ روم میں آنے سے پہلے میں نے اس کے متعلق معلوم کیا تو پتہ چلا کہ پرائم منسٹر صاحب اپنے خصوصی کمرے میں پولیس چیف کے ساتھ ضروری کام میں مصروف ہیں اور ان کا حکم ہے کہ انہیں کسی صورت بھی ڈسٹرب نہ کیا جائے۔ چنانچہ میں یہاں آ گیا پھر اچانک پرائم منسٹر صاحب آ گئے۔ میں پرائم منسٹر صاحب سے تمہارے ساتھ تفصیلی ملاقات کر چکا تھا اس لئے اس کے اندر داخل ہوتے ہی میں سمجھ گیا کہ یہ پرائم منسٹر صاحب نہیں ہیں۔ پھر میں تسلی کے لئے کرسی سمیت نیچے فرش پر گر گیا اور پھر مجھے حتمی طور پر یقین ہو گیا کہ یہ پرائم منسٹر بہرحال نہیں ہے کیونکہ ملاقات کے دوران میں نے پرائم منسٹر صاحب کے دائیں ہاتھ کی ایک انگلی کے بالکل سرے پر ایک سیاہ رنگ کا چھوٹا سا تل دیکھا تھا۔ چونکہ اس کے ہاتھ کا رخ نیچے کی طرف تھا اس لئے میں فرش پر گر گیا اور پھر میں نے دیکھ لیا کہ اس کے ہاتھ کی انگلی پر تل نہیں ہے اس کے ساتھ ساتھ جب اس نے مجھ سے گفتگو کی تو مجھے مکمل یقین ہو گیا کہ یہ پرائم منسٹر نہیں ہے۔ کیونکہ میں پرائم منسٹر صاحب سے تفصیلی ملاقات کر چکا تھا جبکہ اس کا انداز ایسے تھا جیسے میں پہلی بار مل رہا ہوں اس طرح صورت حال میری سمجھ میں آ گئی۔ گو ماسک میک اپ انتہائی مہارت سے کیا گیا تھا لیکن جب مجھے یقین ہو گیا تو پھر ماسک میک اپ چاہے جتنی بھی مہارت سے کیا جائے بہرحال چیک کر لیا جاتا ہے"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو بوفیلو کے چہرے پر انتہائی حیرت کے

Scanned & PDF Copy by RFI

ساتھ ساتھ شرمندگی کے تاثرات بھی نمایاں ہوتے چلے گئے۔

"آئی ایم سوری عمران۔ تم واقعی میری توقع سے بھی کہیں زیادہ ذہین آدمی ہو۔ بہرحال اب پرائم منسٹر صاحب کو فوری تلاش کرنا ہے یہ انتہائی خطرناک صورت حال ہے"...... بوفیلو نے کہا۔

"جا کر اس خصوصی کمرے کو چیک کرو۔ مجھے یقین ہے کہ پرائم منسٹر صاحب وہیں کسی صوفے کی آڑ میں یا کسی الماری میں بے ہوش پڑے ہوں گے اور ہاں۔ ہیری صاحب کو بے شک ساتھ لے جاؤ کیونکہ یہ آدمی غلط نہیں ہے۔ میں نے اسے صرف اس لئے بے بس کیا تھا کہ یہ بہرحال پرائم منسٹر صاحب کا ذاتی محافظ ہے۔ اگر میں پہلے پرائم منسٹر پر ہاتھ ڈال دیتا تو اس نے ہم پر فائر کھول دینا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے صفدر کو اشارہ کر دیا کہ وہ ہیری کی ہتھکڑی کھول دے۔

"میں اسے ساتھ لے جاتا ہوں تاکہ یہ خود نشاندہی کر دے کہ پرائم منسٹر صاحب کہاں ہیں"...... بوفیلو نے براڈلے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ حماقت ہوگی۔ یہ اس کمرے میں بطور پرائم منسٹر داخل ہوا ہے۔ اب اگر یہ اس کمرے سے بطور براڈلے باہر گیا تو پورے پرائم منسٹر ہاؤس میں چہ مگوئیاں شروع ہو جائیں گی اور اگر یہ خبر اخبار میں آگئی کہ اس طرح پرائم منسٹر کو بے بس کر کے اس کے میک اپ میں ایک دوسرا آدمی کام کرتا رہا ہے تو پورے فاک لینڈ کی

سخت بے عزتی ہو جائے گی۔ تم جاؤ اور کسی خفیہ راستے سے پرائم منسٹر صاحب کو یہاں لے آؤ۔ اگر تمہیں ایسے راستے کا علم نہ ہو تو اس ہیری کو یقیناً علم ہوگا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے جناب۔ آپ آئیں"...... ہیری نے جس کے ہاتھ اب آزاد ہو چکے تھے۔ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور بوفیلو سر ہلاتا ہوا اس کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں کمرے سے باہر نکل گئے۔

"براڈلے صاحب کو کرسی پر بٹھا دو"...... عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر نے اسے ایک کرسی پر دھکیل دیا۔

"عمران صاحب۔ ایسی سچوئشن پہلے تو کبھی سامنے نہیں آئی کہ کوئی آدمی پرائم منسٹر کا روپ دھار لے۔ یہ تو بہت بڑا اقدام ہے"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ اقدام صرف اس تیسری لیبارٹری کو بچانے اور ہم سب کو ختم کرنے کے لئے اٹھایا گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ ہمیں ختم کرنے۔ وہ کیسے"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تنویر۔ براڈلے صاجب کی تلاشی لو"...... عمران نے کہا تو تنویر نے آگے بڑھ کر کرسی پر بیٹھے ہوئے براڈلے کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر اس نے تھوڑی دیر بعد کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا مگر

Scanned & PDF Copy by RFI

چھوٹا سا پسٹل نکال لیا۔

"یہ جدید لیزر ریز پسٹل ہے۔ اس کا ایک فائر ہم سب کو ایک لمحے میں پگھلا کر پانی میں تبدیل کر دیتا۔ سچوئشن اس تیزی سے بدلی کہ براڈلے صاحب کو اسے نکالنے اور فائر کرنے کا موقع ہی نہ مل سکا"۔ عمران نے پسٹل تنویر کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

"تم اب بھی بچ نہ سکو گے۔ میرے آدمی باہر موجود ہیں"۔ یکلخت براڈلے نے چیختے ہوئے کہا وہ اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"تم ہماری فکر نہ کرو براڈلے۔ لوگوں نے ہمیں ڈھیٹ ہڈی کا خطاب ویسے ہی نہیں دے رکھا۔ ہم واقعی ڈھیٹ ہڈی ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں واقعی تیسری لیبارٹری کا علم ہے"...... اس بار براڈلے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ تو اب تم بتاؤ گے۔ مجھے الہام تو نہیں ہوتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم نے پرائم منسٹر صاحب کو کیوں کہا تھا کہ تمہیں تین لیبارٹریوں کا علم ہے"...... براڈلے نے چونک کر کہا۔

"کیا تم نے پرائم منسٹر کا روپ دھارنے سے پہلے ان سے معلومات حاصل کی تھیں"...... عمران نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"میرے آدمی پرائم منسٹر کی نقل و حرکت چیک کرتے رہتے تھے کیونکہ وہ ذہنی طور پر اسرائیل کے خلاف تھے۔ انہوں نے بعد میں مجھے

بتایا کہ تم نے تیسری لیبارٹری کی بات کی ہے تو مجھے فوراً ایکشن میں آنا پڑا"...... براڈلے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بدقسمتی سے میں ان لیبارٹریوں کے بارے میں کافی کچھ جانتا ہوں جن دو لیبارٹریوں کا ریکارڈ فنک سے ملا۔ ان لیبارٹریوں کی تفصیل دیکھنے کے بعد مجھے معلوم ہو گیا کہ اصل مین لیبارٹری تیسری ہو گی کیونکہ ان دونوں لیبارٹریوں میں صرف ایک میزائل کے خصوصی پارٹس بنائے جاتے تھے۔ ایسے پارٹس جن کی علیحدہ علیحدہ کوئی اہمیت نہ تھی اور اگر ان پارٹس کو اکٹھا کر لیا جائے تو تب بھی ان کی کوئی خاص اہمیت نہیں بنتی لہذا لامحالہ ان پارٹس کو کسی خاص میزائل میں استعمال کیا جاتا ہو گا اور اس میزائل کی اصل فیکٹری وہی ہو گی اور شاید اسے خفیہ رکھنے کے لئے یہ سارا انتظام کیا گیا کہ دو لیبارٹریاں فنک کے چارج میں دی گئیں جبکہ تیسری لیبارٹری تمہارے چارج میں دے دی گئی اور تمہارا اور فنک کا براہ راست کوئی لنک نہ رکھا گیا تاکہ تم کسی صورت بھی سامنے نہ آسکو"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر ان کا لنک کیسے ہوتا ہو گا عمران صاحب"...... خاور نے کہا۔

"میرا اندازہ ہے کہ ان کا رابطہ اسرائیل کے کسی ایجنٹ کے ذریعے ہوتا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا اور خاور کے ساتھ ساتھ باقی ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے کمرے کا ایک اندرونی دروازہ کھلا اور پرائم منسٹر صاحب اندر داخل ہوئے۔ ان کے

Scanned & PDF Copy by RFI

پیچھے بوفیلو اور اس کے پیچھے ہیری تھا۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔

"عمران صاحب۔ آپ نہ صرف میرے محسن ہیں بلکہ پورے فاک لینڈ کے بھی محسن ہیں"...... پرائم منسٹر نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا اور پھر سارے پروٹوکول بالائے طاق رکھ کر وہ بڑے جذباتی انداز میں آگے بڑھ کر عمران سے باقاعدہ بغل گیر ہو گئے۔ جذبات کی شدت سے ان کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"ج۔ ج۔ جناب۔ محسن کو زندہ رہنے کا بھی حق ہے"...... عمران نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا تو پرائم منسٹر صاحب بے اختیار ہنستے ہوئے پیچھے ہٹ گئے اور پھر وہ عمران کے ساتھیوں کی طرف مڑ گئے۔ انہوں نے سب سے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور سب نے اپنا اپنا تعارف ان سے کرایا۔

"مجھے بوفیلو نے تفصیل سے بتا دیا ہے۔ اس پولیس چیف نے فون کر کے مجھ سے سیکرٹ گفتگو کے لئے وقت مانگا اس نے کہا کہ وہ فنک سنڈیکیٹ کے سلسلے میں ایک خصوصی انکشاف کرنا چاہتا ہے۔ چونکہ یہ پولیس چیف جیسے اہم عہدے پر تھا۔ اس لئے میں نے وقت دے دیا اور پھر اس نے اچانک میرے سر پر وار کر دیا اور میں بے ہوش ہو گیا۔ اس کے بعد بوفیلو نے مجھے ہوش دلایا"...... پرائم منسٹر صاحب نے کرسی پر سر جھکائے بیٹھے ہوئے براڈلے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس نے اتنا بڑا اقدام دراصل اس تیسری لیبارٹری کو محفوظ رکھنے کے لئے اٹھایا ہے جس کی تفصیل کا اسے ہی علم ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرے گروپس جو اس کے تحت ہیں اس کا ریکارڈ بھی اس کی تحویل میں ہو گا۔ اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو ہم ان سے کسی علیحدہ کمرے میں پوچھ گچھ کریں"...... عمران نے کہا۔

"بالکل کرو۔ میری طرف سے پوری اجازت ہے"...... پرائم منسٹر صاحب نے فوراً ہی اجازت دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ کام آپ مجھ پر چھوڑ دیں"...... بوفیلو نے منت بھرے لہجے میں کہا۔ پرائم منسٹر کے سامنے اس نے عمران سے بے تکلفانہ لہجے کی بجائے تکلف بھرے انداز میں گفتگو شروع کر دی تھی۔

"سوچ لو۔ ایسا نہ ہو کہ پھر تم بھی مجھے محسن کہنے پر مجبور ہو جاؤ"۔ عمران نے بدستور بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو پرائم منسٹر صاحب ایک بار پھر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"وہ تو میں اب بھی آپ کو کہوں گا۔ آپ میرے ہی نہیں پورے فاک لینڈ کے محسن ہیں"...... بوفیلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے محسن بننے سے زیادہ اس بات سے دلچسپی ہے کہ فاک لینڈ میں اسرائیل کی یہ تیسری لیبارٹری بھی ختم کر دی جائے اور وہ گروپس بھی جو اس فنک سنڈیکیٹ کے تحت کام کرتے ہیں اور انہوں نے دراصل پاکیشیا میں اہم دفاعی فائل اڑانے کی کوشش کی تھی"...... عمران نے

Scanned & PDF Copy by RFI

کہا۔

" آپ فکر نہ کریں ۔ سب کچھ آپ کی مرضی کے مطابق ہو جائے گا"....... بوفیلو نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

" اوکے ۔ پھر مجھے اجازت"....... عمران نے پرائم منسٹر صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں ۔ ابھی نہیں ۔ آپ میرے پرسنل مہمان ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ آج رات کا کھانا آپ لوگوں کے ساتھ کھانے کا اعزاز حاصل کروں"....... پرائم منسٹر صاحب نے کہا

" اوہ ۔ جناب ۔ یہ آپ کے لئے اعزاز نہیں ۔ ہمارے لئے اعزاز ہوگا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ کیوں ۔ میرے لئے کیوں اعزاز نہ ہوگا"....... پرائم منسٹر صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا

" اس لئے جناب کہ اعزاز مرتبے کو کہتے ہیں اور پرائم منسٹر سے بڑا مرتبہ اور کیا ہو سکتا ہے ۔ البتہ ہمیں یہ مرتبہ ضرور مل جائے گا کہ ہم نے پرائم منسٹر صاحب کے ساتھ کھانا کھایا ہے ۔ کم از کم میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف صاحب پر تو رعب جما سکتا ہوں ناں"۔ عمران نے کہا تو پرائم منسٹر سارا پروٹوکول بھول کر ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف صاحب سے تو میری بات نہیں ہوئی ۔ البتہ سیکرٹری وزارت خارجہ سے میری بات ہوئی ہے ۔ انہوں

نے آپ کی بے حد تعریف کی ہے"....... پرائم منسٹر صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" شکر ہے کہ آپ کی بات میری ڈیڈی سے نہیں ہوئی ۔ ورنہ شاید آپ مجھے کھانا کھلانا تو ایک طرف مجھ سے بات کرنا بھی گوارا نہ کرتے"....... عمران نے بے اختیار ہو کر کہا۔

" باپ اپنے بیٹے کو سب سے زیادہ جانتا ہے"....... تنویر نے آہستہ سے کہا تو عمران نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور پرائم منسٹر صاحب ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑے ۔ اس کے ساتھ ہی عمران اور دوسرے ساتھی بھی ہنس پڑے اور پھر وہ پرائم منسٹر صاحب کے ساتھ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ بوفیلو براڈلے کو بازو سے پکڑے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" کھانے کے وقت تک رپورٹ مل جائے گی یا کھانا ہضم ہونے کے بعد ملے گی"....... عمران نے بوفیلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کھانے سے بہت پہلے"....... بوفیلو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے بھی مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

" پرائم منسٹر صاحب کے ساتھ وہ سب ایک اور کمرے میں پہنچ گئے پرائم منسٹر صاحب نے ان کے ساتھ بیٹھ کر مشروب پیا اور پھر ایک ضروری میٹنگ کا کہہ کر وہ چلے گئے۔

" عمران صاحب ۔ آپ نے اس قدر اہم آدمی کو بوفیلو کے حوالے کیوں کر دیا ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بوفیلو کے بس کا نہیں ہے"۔

Scanned & PDF Copy by RFI

پرائم منسٹر صاحب کے جاتے ہی صفدر نے کہا۔

"تو میں اس کا کیا کرتا۔ اچار ڈالتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ آپ خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ براڈلے کو اس تیسری لیبارٹری کے بارے میں بھی علم ہے اور وہ فنک سنڈیکیٹ کے خصوصی گروپس کا بھی انچارج ہے"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ تو میں نے بوفیلو اور پرائم منسٹر پر رعب جمانے کے لئے کہا تھا ورنہ اسرائیلی اتنے احمق نہیں ہیں جتنا ہم انہیں سمجھتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا تو صفدر کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ نے یہ سب ڈرامہ کیا تھا"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی جب بوفیلو بوکھلایا ہوا آئے گا کہ براڈلے کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے تب ڈرامہ مکمل ہو گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہی ہوا۔ اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور بوفیلو انتہائی وحشت زدہ انداز میں اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

"عمران۔ عمران۔ وہ۔ وہ"...... بوفیلو نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہنا شروع کیا لیکن گھبراہٹ کی شدت سے اس سے فقرہ مکمل نہ ہو رہا تھا۔

"یہی کہنا چاہتے ہو ناں کہ براڈلے کو گولی مار دی گئی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو بوفیلو بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا"...... بوفیلو نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔ پرائم منسٹر کی عدم موجودگی میں اس کا لہجہ ایک بار پھر بے تکلفانہ ہو گیا تھا۔

"ایسے آدمیوں کا انجام یہی ہوا کرتا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے"...... عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایک گارڈ نے اسے گولی مار دی اور پھر خودکشی کر لی۔ میرے تصور میں ہی نہ تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے"...... بوفیلو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شکر کرو کہ اس نے خودکشی سے پہلے تمہیں گولی نہیں مار دی۔ ویسے تم خواہ مخواہ اسے خودکشی کہہ رہے ہو۔ اس کے جسم میں یقیناً کوئی بم پھٹا ہو گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ اچانک دھماکہ ہوا اور اس کے جسم کے پرخچے اڑ گئے مگر۔ مگر تمہیں"...... بوفیلو کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔

"مجھے معلوم تھا کہ ایسا ہی ہونا تھا۔ تمہارا کیا خیال تھا کہ اسرائیلی اپنے اس قدر اہم آدمی کو اطمینان سے تمہارے حوالے کر دیں گے۔

Scanned & PDF Copy by RFI

تمہیں اس بارے میں پہلے سوچنا چاہیے تھا"........... عمران نے جواب دیا۔

" مجھے دراصل اس بات کا اندازہ نہ تھا کہ میرے آفس کا گارڈ ہی اسرائیلی ایجنٹ ہوگا"....... بوفیلو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ اب کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

" تمہارا گارڈ ایسا نہیں ہوگا۔ اس کی جگہ اسرائیلی ایجنٹ نے لے لی ہوگی۔ بہرحال اب تو جو ہونا تھا ہو گیا"....... عمران نے کہا۔

" لیکن اب پرائم منسٹر صاحب کو میں کیا جواب دوں گا"۔ بوفیلو نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

" تم انہیں کہہ دینا کہ تم نے براڈلے سے تمام معلومات حاصل کر لی تھیں۔ لیبارٹری کے متعلق بھی اور گروپس کے متعلق بھی۔ اس کے بعد اسے گولی مار دی گئی"....... عمران نے جواب دیا۔

" کیا مطلب۔ پھر میں انہیں معلومات کہاں سے مہیا کروں گا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"........ بوفیلو نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ کام میں کر دیتا ہوں۔ آخر تم میرے کلاس فیلو ہو اور دوست بھی"....... عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک لفافہ نکال کر بوفیلو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو بوفیلو بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا اس نے جلدی سے لفافہ لے کر اسے کھولا۔ اس کے اندر چند کاغذ موجود تھے۔ اس نے کاغذ کھولے اور انہیں تیزی سے پڑھنا شروع کر دیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی یہ تو وہی معلومات ہیں جو میں اس براڈلے سے حاصل کرنا چاہتا تھا۔ مگر یہ تمہارے پاس کیسے آگئے"....... بوفیلو نے انتہائی پاگلوں جیسے انداز میں کہا۔

" تمہیں فاک لینڈ والوں نے شاید کسی خاص سفارش کی بنا پر سیکرٹ سروس کا چیف بنا دیا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر براڈلے کو ان کا علم ہوتا تو براڈلے اس طرح ہمارے سامنے آنے کا رسک لیتا براڈلے کو اس کا کوئی علم نہیں تھا۔ اسی لئے تو میں نے اطمینان سے اسے تمہارے حوالے کر دیا تھا جس پر میرا ساتھی صفدر بھی مجھ سے ناراض ہو رہا تھا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" پھر۔ پھر۔ یہ کاغذات۔ یہ کہاں سے آگئے"....... بوفیلو نے بچوں جیسے تجسس سے پوچھا۔

" میں اپنے ساتھیوں کو ہوٹل میں چھوڑ کر اور میک اپ کر کے سیدھا واپس فنک پیلس گیا تھا اور پھر میں نے وہاں کی انتہائی تفصیلی تلاشی لی۔ وہاں کے ایک انتہائی خفیہ سیف سے مجھے یہ لفافہ مل گیا جبکہ اس کے ساتھ ایک اور کاغذ ملا جس میں اس بنک کا نام اور لاکر کے بارے میں کوڈ بھی تفصیل سے درج تھا۔ اسرائیل کے لئے اصل اہمیت ان کاغذات کی تھی اس لئے فنک نے انہیں اپنے پاس رکھا ہوا تھا جبکہ سنڈیکیٹ کے بارے میں مواد اس نے بنک لاکر میں اس لئے رکھوا دیا تھا تاکہ عام طور پر یہی سمجھا جائے کہ تمام ریکارڈ بنک لاکر میں ہے۔ پھر میں نے باہر آکر فنک پیلس کو اس سپر کمپیوٹر کو ہدایت دے

Scanned & PDF Copy by RFI

کر تباہ کر دیا۔ اس کے بعد میں تمہارے پاس آیا تاکہ تم مجھے پرائم منسٹر صاحب سے ملوا دو۔ اس کے بعد کی صورت حال کا تمہیں علم ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن پھر براڈلے نے کیوں اتنا بڑا رسک لیا کہ پرائم منسٹر صاحب کے میک اپ میں تمہارے پاس آیا"...... بو فیلو نے کہا۔

"اسرائیل صرف اتنا معلوم کرنا چاہتا تھا کہ کیا مجھے اس تیسری لیبارٹری اور گرد پس کے متعلق معلومات ہیں یا نہیں۔ کیونکہ میں نے پرائم منسٹر صاحب کو کہہ دیا تھا کہ اسرائیل کی تین لیبارٹریاں فاک لینڈ میں ہیں اور یہ بات اسرائیل تک پہنچ گئی۔ یہاں کے حالات تو تم جانتے ہو کہ اسرائیلی ایجنٹوں کا یہاں ہر طرف جال پھیلا ہوا ہے۔ براڈلے کا مشن یہی تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ اس کے کوٹ کے کالر میں جو پھول لگا ہوا ہے وہ دراصل ایک طاقتور رسیور ہے۔ میں اسے پہچانتا تھا لیکن چونکہ میں اسرائیل کو یہ یقین دلانا چاہتا تھا کہ مجھے اس بارے میں معلومات نہیں ہیں تاکہ یہ گرد پس فوری طور پر انڈر گراؤنڈ نہ کر دیئے جائیں اور لیبارٹری تباہ نہ کر دی جائے۔ چنانچہ یہاں ہونے والی بات چیت اسرائیلی حکام تک پہنچ گئی اور وہ مطمئن ہو گئے کہ مجھے اس کا علم نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے براڈلے کا خاتمہ کر دیا۔ چونکہ مجھے معلوم تھا کہ براڈلے سے انہوں نے صرف یہی کام لینا ہے اس لئے میں نے اسے تمہارے ساتھ بھیجنے کی حامی بھر لی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم۔ تم میری توقع سے بھی کہیں زیادہ گہرے ہو۔ تمہارے ذہانت کا کوئی جواب ہی نہیں ہے۔ مجھے فخر ہے کہ تم میرے کالج فیلو بھی رہے ہو اور دوست بھی ہو"...... بو فیلو نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

"اس بار تم نے محسن کا لفظ استعمال نہیں کیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بو فیلو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"تم نے واقعی یہ لفافہ دے کر مجھ پر احسان کیا ہے۔ ورنہ پرائم منسٹر صاحب تو مجھے کچا چبا جاتے"...... بو فیلو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ تو پرائم منسٹر آدم خور ہیں۔ اسی لئے انہوں نے ہمیں کھانے کی دعوت دی ہے"...... عمران نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو اس بار بو فیلو کے ساتھ ساتھ عمران کے ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

ختم شد